



ڈاکٹر ذاکر حسین لائبریری

**DR. ZAKIR HUSAIN LIBRARY**

JAMIA MILLIA ISLAMIA  
JAMIA NAGAR

NEW DELHI

Please examine the book before  
taking it out. You will be res-  
ponsible for damages to the book  
discovered while returning it.







بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

CHURKID 1965-66

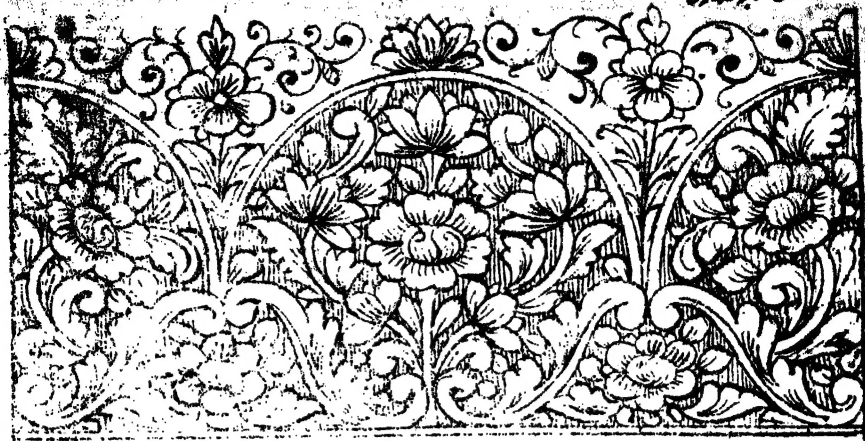
الحمد لله الذي جعل كتاب طائفة علماء فقهائنا في قانون اعدشده



انجام ام احمد الانام محمد عبد الاعفا الصمد بار اول در ۱۸۹۵

۶۸۲

مطبع دارالافتاء دارالعلوم  
 دارالافتاء دارالعلوم



بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد باری تعالیٰ شانہ

ہو اللہ الذی لا الہ الا ہو علم الغیب و الشہادۃ ہو الرحمن الرحیم ۵ ہو اللہ الذی لا الہ الا ہو  
 الملک القدوس السلام المؤمن المہین العزیز الجبار المتکبر یمن اللہ ما یشکر کن ۵ ہو اللہ  
 الخالق البارئ المصور لا الہ الا ہو الرحمن الرحیم لا الہ الا فی السموات والارض و ہو العزیز الحکیم ۵  
 نعت فخر عالم صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہ تعالیٰ ۵ لقد جاءکم رسول من انفسکم  
 عزیز علیہ باعتم حرص علیکم بالؤمنین روفت راکیم و امرسلک الاربعۃ للعلمین انسان  
 کی کیا مجال ہے جو حمد و نعت میں قلم اٹھائے یا کوئی حرت زبان پر لائے یہ سچ ہے شعر  
 ملاوت حمد و نعت اولیٰ ست برخاک ادب خفتن پسجودی میوان کردن در کونہیوان نفتن  
 اما بعد فقیر حقیر بندہ ناچیز محمد عبد العزیز مخلص جلیل عفا اللہ عنہ فرخ آبادی ناظرین  
 مسئل جلیلہ کی خدمت میں عرض کرتا ہے کہ حق تعالیٰ نے میرے قلب تیرہ و  
 تار میں القافر یا کہ بہت سے علمائے نامدار و فضلاء کا مگارنے کتب پر پر فرمایا ہے  
 کا ترجمہ کر کے اپنے اپنے واسطے ذخیرہ بخشش بہم پہنچایا ہے تو بھی مجھ سے امیدوار

ب۔ مقبرہ کا ترجمہ کر کہ جس سے عوام الناس مومنین اُردو خوانوں کو نفع پہنچے لہذا  
 سے مٹول پیدا ہوئی اور غور کیا تو معلوم ہوا کہ اکثر عمدہ اور ضروری کتابوں کا  
 نام ہے مگر ایک کتاب مختصر قدوری مصنفہ امام اجل ابو الحسن بن احمد بن  
 رافضی اللہ علیہ کی کہ معتبر و مستند اور قدیم کتاب ہے کہ جس کے حوالے  
 غیرہ میں پائے جاتے ہیں اور نیز اکثر مدارس میں داخل درس ہے اور  
 سارے دربان میں اس کا ترجمہ بھی نہ دیکھا گیا ہے نہ سنایا گیا ہاں فارسی زبان  
 میں زابریں الصالحین صاحب نے اس کتاب کا عمگ کی ساتھ ترجمہ کیا ہے  
 کہ جسکو مختصر ہی ترجمہ کہہ سکتے ہیں مگر بوجہ فارسی ہونے کے عام فہم نہیں ہے اور غلط بھی  
 ہے لہذا اس کا ترجمہ اردو میں کیا جائے تو مناسب معلوم ہوتا ہے کیونکہ یہ کتاب فقہین  
 ہمارے دین کے قانون کا حصہ اول ہے اور انتظام ظاہری اسکے متعلق ہے  
 حصہ کا نام تصوف ہے کہ وہ انتظام باطنی سے تعلق رکھتا ہے اس حصہ  
 بندی کرنے والے بظاہر کم معلوم ہوتے ہیں اور حصہ اولیٰ کی پابندی  
 نے اکثر ہیں پس اس کتاب کے ترجمہ کرنے سے یقین ہے کہ بہتوں کو فائدہ  
 پہنچے گا یہی سبب اپنی بے علمی اور کم ہمتی نے حافظ صاحب کا شعر یاد دلایا شعر  
 اوسن خراب کجا بہین تغادرت رہ از کجا ست تا بہ کجا اسکے ساتھ ہی حلال  
 طرف سے دلین والا گیا کہ کیون تو نا امید ہوتا ہے سچی تیری طرف سے  
 ہم ہماری طرف سے غرض میں آمادہ ہو گیا اور یہ بھی خیال آیا کہ اس کا خیر  
 نتیجہ ہیسی وزیران ذکر کی ہے بند رہنا برا ہے شعر قابل مومن ست گر کند ترا  
 این زبانی برگ خزانست بکامم بے توبہ اب حق تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں۔ شعر  
 نوار رحمت ساز جاغم را پے کلید مخزن اسرار دل گردان زبانی را پے اور نام اس کا  
 ضروری رکھا گیا امید کہ حق تعالیٰ اس سے تمام مومنین کو نفع پہنچائے



جو تھے داہنی طرف سے شروع کرنا پانچویں اعضا کا گرد پڑھونا۔ مسئلہ وضو توڑنے والی  
 کون سی چیزیں ہیں جو شے آگے یا پیچھے سے نکلے اس سے وضو ٹوٹتا ہے آگے سے نکلنے والی  
 چیزیں ہیں۔ ایک پیشاب دوسرے منی تیسرے ندی چوتھے ودی پانچویں شکریزہ  
 چھٹے کیرا و خون احتضاد وغیرہ کہ جو رتوں کو آتا ہے۔ پیچھے سے توڑنے والی یہ ہیں ایک  
 پنج دوسرے کیرا تیسرے پھیلاؤ وغیرہ اور ان سب چیزوں سے بھی وضو ٹوٹتا ہے۔ ایک  
 بیوشی دوسرے دیوانگی تیسرے خواب گراں اور ان چار شے بھی وضو ٹوٹتا ہے خون  
 بہتا ہوا اور پیپ اور زرد آب اور قی منہ بھر کر جو تھے ہنسنا ساتھ تھقے کے اس نماز میں کہ  
 جس میں سجدہ اور رکوع ہو۔ مسئلہ جنابت غسل میں کس چیزیں فرض ہیں۔ تین چیزیں  
 اول کلی کرنا دوسرے ناک میں پانی ڈالنا تیسرے تمام بدن پر پانی بہانا امام مالک  
 کے نزدیک یہ تین اور چوتھے بدن کا ملنا۔ اور امام شافعی کے نزدیک دو چیزیں فرض ہیں ایک  
 نہایت کرنا دوسرے تمام عضو کا دھونا۔ مسئلہ غسل جنابت موافق سنت کے کیونکر ہے  
 کہ غسل کرنے والا اس طرح غسل کرے۔ پہلے اپنے دونوں ہاتھ دھوے پھر اندام نہانی  
 پھر اگر کوئی نجاست بدن پر لگی ہو اسکو دور کرے پھر وضو کرے جیسے نماز کے واسطے  
 رہا ہے پھر تین بار پانی اپنے سر اور جسم سے بہائے اگر بلندی پر کھڑا ہو کر نہائے تو پاؤں  
 کو بھی وضو کے ساتھ دھوے اور اگر وہ جگہ پست ہو تو غسل کے بعد دھوے۔ مسئلہ  
 غسل جنابت میں عورتوں کو بال کھولنا واجب ہیں یا نہیں۔ اگر بالوں کی جڑوں میں پانی  
 پہنچا سکتی ہیں تو بالوں کا کھولنا واجب نہیں ہے اگر نہیں پہنچا سکتی ہیں تو کھولیں۔  
 مسئلہ غسل کے طرح کے ہیں۔ چار فرض چار سنت ایک مستحب اہد ایک واجب چار  
 غسل جو فرض ہیں یہ ہیں۔ اول منی کو دھونے کا خواب یا بیداری میں دوسرے جمع ہونا دو  
 سنون کا گو منی نہ نکلے تیسرے پاک ہونا حیض سے چوتھے پاک ہونا نفاس سے۔ چار سنون  
 ہیں ایک غسل جمع کا دوسرے عید دن کا تیسرے عرنے کے دن کا چوتھے

صلوات اللہ علیہ وسلم

احرام باندھنے کے وقت کا۔ وہ غسل جو واجب ہے مرد کا غسل ہے اور مستحب غسل وہ ہے  
 کہ اگر کما جس سال میں بائع ہو جائے یا کافر مسلمان ہو۔ مذی اور دوی کے نکلنے سے  
 غسل واجب ہوتا ہے یا نہیں۔ غسل واجب نہیں ہے وضو واجب ہے مسئلہ پانی سے  
 طرح کے مین و طرح کے مین ایک مطلق پانی دو تہے مقید۔ مطلق پانی وہ ہے جیسے پانی  
 مینہ کا اور دریائوں کا اور چشموں کا اور کٹوں کا۔ اور پانی مقید وہ ہے کہ جیسے گھاس کو یا  
 اور کسی چیز کو چھوڑیں اور اس سے پانی نکلے جیسے درخت کے چنوں کا پانی اور تریوں کا  
 پانی ایسے ہی باقلے کا پانی اور سر کر اور گاجر کا پانی اور نشاستہ گھلا ہوا اور دودھ یا سب پانی  
 مقید میں ان سب پانیوں سے وضو جائز نہیں ہے اگر نجاست کسی جگہ لگی ہو تو ان سے  
 وضو ناجائز ہے اور مطلق پانی سے وضو وغیرہ جائز ہے۔ مسئلہ اگر پاک پانی میں نشان  
 اور صابون اور زعفران ملی ہو تو اس سے وضو جائز ہے یا نہیں جائز ہے۔ جانا چاہیے کہ  
 خاص کر پانی کی تین صفیں ہیں۔ ایک رنگ و دھبے مڑے تیسرے بوا اگر ان تین صفوں  
 سے کسی شے پاک لٹانے سے یا ایک جگہ دیر تک نہ مہرنے سے دھین بدل جاوین اور ایک باقی  
 رہے تو اس سے وضو کرنا جائز نہیں ہے۔ اور اگر دو صفیں برقرار ہیں اور ایک بدل جائے  
 تو وضو جائز ہے یہ قاعدہ اکثر ہے۔ مسئلہ جو پانی تھرا ہوا ہو اور اس میں کوئی نجاست  
 تو اس جگہ اور اس پانی سے وضو جائز ہے یا نہیں۔ جائز نہیں ہے خواہ وہ پانی تھوڑا ہو یا بہت  
 ہو بشرطیکہ وہ درود سے کم ہو اور جاری نہ ہو اس واسطے کہ پیغامبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے  
 نگاہ رکھنا چاہئے پانی کو نجاست سے جیسا کہ کمپیشاب نہ کرے تم میں سے کوئی شخص شہر  
 ہوئے پانی میں اور نہ غسل جنابت سے اور حدیث دوسری۔ جب بیدار ہو تم میں سے کوئی  
 شخص تو ہاتھ نہ ڈالے پانی کے برتن میں جب تک تین بار نہ دھوئے نہیں معلوم کہ رات  
 کو ہاتھ تمہارے کہاں ہے مسئلہ اگر جاری پانی میں نجاست گرے تو اس سے  
 وضو کرنا جائز ہے یا نہیں۔ اگر اثر نجاست کا ظاہر نہ ہو جائز ہے کیونکہ اس میں نجاست

طہ اس کا کتبچہ ہر مسافر کو خود قاری کے ساتھ رکنا ہوتا ہے اور پاک پانی یا نہیں لازم ہے ۱۶



پہلی سہیل مسئلہ اگر بڑے حوض میں ایک طرف کوئی نجاست گرے تو دوسری  
 طرف وضو جائز ہے یا نہیں۔ تو غور کریں پانی کو ایک طرف جنبش دینے سے دوسری  
 طرف جنبش ہوتی ہے تو جائز نہیں اور اگر نہیں ہوتی ہے تو دوسری طرف جائز ہے  
 کہ وضو کرے اس واسطے کہ ظاہر ہے کہ نجاست دوسری طرف نہیں پونجی۔ وفت اسکو  
 اب کثیر کہتے ہیں فقہاء نے اسکی مقدار وہ درود مفرکی ہے۔ مسئلہ نہ جانور کہ جن میں  
 ستا ہوا خون نہیں ہے اور پانی میں بھی نہیں ہے جیسے کہ کچھ اور کھٹی اور بھڑا اور بھو پانی میں  
 سرخا میں تو پانی خراب ہوتا ہے یا نہیں۔ خراب نہیں ہوتا۔ مسئلہ۔ ایسے ہی وہ  
 جانور کہ پانی میں رہتے ہیں جیسے کہ گھیل اور سنڈک اور کچھ اور کبک اگر پانی میں مرجا میں  
 تو پانی ناپاک ہوتا ہے یا نہیں۔ ناپاک نہیں ہوتا مسئلہ پانی مستل کو ناپاک ہے وہ پانی ہے کہ جس سے  
 وضو کر کے حدت دور کیا ہو یا بوجہ جنابت کے غسل کیا ہو وہ پانی مستل ہے۔ مسئلہ  
 مستل پانی کا کیا حکم ہے۔ امام ابو یوسفؒ کے نزدیک حکم اسکا مانند نجاست خیفہ کے  
 ہے۔ اور امام محمدؒ کے نزدیک پاک ہے۔ پاک کرنے والا نہیں ہے لیکن امام ابو یوسفؒ  
 کے نزدیک حکم اسکا مانند نجاست خلیفہ کے ہے یعنی مانند خون اور پیپ اور شراب  
 کے ہے اگر خون دریم اور جو کچھ خلیفہ ہے اگر اس سے کوئی نجاست مقدار درم سے  
 زیادہ کپڑے پر لگ جائے تو بقول اجماع مانع نماز ہے ایسے ہے اگر پانی مستل مقدار درم  
 سے زیادہ کپڑے پر لگ جائے تو نزدیک ابو حنیفہ کے مانع نماز ہے اور امام ابو یوسفؒ  
 کے نزدیک حکم اسکا مانند نجاست خیفہ کے ہے نجاست خیفہ کیا ہے جیسے پیپ  
 ان جو پاؤں کا اگر جکا گوشت حلال ہے اگر کپڑے پر لگ کر حدت گذر جائے یعنی چھو جائے  
 کپڑے تک پونج جائے تو مانع جواز نماز ہے اور حکم آب مستل کا بھی اسی طرح ہے اگر  
 چھو جائے کپڑے پر نہ ہو تو جواز نماز کا مانع نہیں ہے اگر اس سے زیادہ تر ہو تو اس کپڑے سے  
 نماز پڑھنی جائز نہیں لیکن امام محمدؒ کے نزدیک پاک ہے پاک کرنے والا نہیں ہے

اگر پانی میں نجاست گریں تو پانی نجس ہوگا  
 اگر پانی میں نجاست نہ گریں تو پانی پاک رہے گا



اپنے فی نفس پاک ہے اور خواہ اس سے جائز نہیں۔ مسئلہ سب نکالیں و بافت کرنے  
 سے پاک ہو جاتی ہیں یا نہیں۔ پاک ہو جاتی ہیں مگر سورا اور آدمی کی کھال پاک نہیں  
 ہوتی ہے۔ سوئی بوجہ پلیدی کے اور آدمی کی بوجہ بزرگی کے۔ مسئلہ بال اور ہڈی  
 مرقار کی پاک ہے یا نہیں۔ ہمارے علماء کے نزدیک جب تک کوئی آلائش یا خون نہ ہو  
 نہ لگا ہو پاک ہے مسئلہ اگر کنوئین میں کوئی نجاست گر پڑے تو کیا کرنا چاہیے  
 پہلے اس شخص چیز کو نکالیں پھر تمام پانی نکالیں۔ مسئلہ اگر کنوئین میں چوبایا چڑیا یا موش  
 مرے کئے ڈول کھینچنا چاہیے۔ بیس سے تیس تک۔ اگر کسی کنوئین میں آدمی یا سورا  
 یا بکری گر کر مر جائے تو تمام پانی نکالا جاوے گا۔ مسئلہ اگر کنوئین میں کبوتر یا مرغی یا  
 بلی مر جائے تو کتنے ڈول نکالیں۔ چالیس سے ساٹھ تک نکالیں۔ اگر دو چوہے مرین تو اما  
 ابو حنیفہ اور ابو یوسف کے نزدیک بیس سے تیس تک اور امام محمد کے نزدیک چالیس سے  
 ساٹھ تک اگر تین چوہے کنوئین میں گرین تو امام ابو حنیفہ کے نزدیک چالیس سے بیکر ساٹھ  
 تک نکالیں۔ اور امام ابو یوسف کے نزدیک اسی طرح بیس سے تیس تک کھینچے۔  
 اگر چار چوہے مرین ہی حکم ہوگا۔ اور اگر پانچ چوہے گرین تو با اتفاق چالیس سے ساٹھ  
 ڈول تک نکالیں۔ اور اگر چھ یا سات یا آٹھ یا نو گرین ہی حکم ہوگا۔ اور جو دخل گرین تو ایک  
 بکری کا حکم ہوگا یعنی تمام پانی اس کنوئین کا نکالا جاوے گا۔ مسئلہ اگر کسی کنوئین میں  
 کوئی جانور گر کر بھول جائے یا بھٹ جائے تو کل پانی کنوئین کا نکالا جاوے گا مسئلہ  
 ڈولوں کی کتنی شرط ہے یا نہیں۔ ہمارے تینوں علماء کے نزدیک شرط نہیں ہے  
 اور امام زفر کے نزدیک شرط ہے۔ اگر ایک ڈول ایسا کھینچیں کہ جس میں  
 بیس ڈول پانی سمائے تو تینوں اماموں کے نزدیک جائز ہے۔ اور اسکو  
 حساب میں بیس ڈول قرار دیں گے۔ اور امام زفر کے نزدیک وہ ایک ڈول ہے۔ اور  
 انیس ویسے ہی اور کھینچیں گے جب کنواں پاک ہوگا مسئلہ اگر کنوئین کا سوت کھلا ہے

ملے تو نہ علماء سے نہ قول پر ہے ۱۱

اور اس میں کھلی بجا سنت کرے اور پانی جہنم نکالیں اسی قدر پھر آجائے تو کیا کریں اور  
 پانی کس طرح نکالیں۔ جانتا چاہیے کہ اس باب میں بہت سے قول ہیں۔ امام ابو حنیفہ کے  
 تین قول ہیں۔ پہلا قول کہ سوڈول نکالیں۔ دوسرا قول یہ کہ دو سوڈول نکالیں۔ تیسرا  
 قول یہ کہ نام پانی پھین لیں مگر نہیں ہے کہ کوئی نہ کہیں۔ اور امام ابو یوسف کے بھی  
 چند قول ہیں۔ پہلا قول یہ کہ چلو پانی کا اندازہ جو ان کے حکم پر نکالیں۔ دوسرا قول یہ  
 کہ برہم اس کنوئین کے ایک گڑھا پانی کی درازی اور کنوئین کی چوڑائی کے برابر کھودیں اور پانی  
 نکال نکال کر اس گڑھے میں دالتے جائیں حتیٰ کہ وہ گڑھا بھر جائے تب جانے کہ کنواں پاک  
 ہوا۔ امام محمد کے دو قول ہیں۔ پہلا قول یہ کہ سوڈول سے ڈھائی سو تک۔ دوسرا قول  
 ڈھائی سوڈول سے تین سو تک۔ مسئلہ۔ اگر کسی کنوئین میں سے کوئی مرغی یا چوہا نکلے اور میں  
 معلوم ہے کہ کب گرا ہے تو گئے رات دن کی نماز پھیریں۔ اگر لوگوں نے اس پانی سے وضو کیا  
 ہے اور کپڑے دھوئے ہیں اور وہ مرغی اور چوہا پھولا پھٹا نہیں ہے تو ایک رات دن  
 کی پھیریں اور اگر پھل گیا ہے اور پھٹ گیا ہے تو تین رات دن کی۔ اور جو کپڑا دھویا  
 ہے اسکو پھر دوبارہ دھو دیں یا امام ابو حنیفہ کے نزدیک ہے اور امام ابو یوسف اور امام محمد  
 کے نزدیک نماز پھیریں جب تک ان کو نہ معلوم ہو کہ کب گرا ہے۔ مسئلہ سب جوٹھے  
 گئے طرح کے ہیں۔ چار طرح کے۔ اول پاک دوسرا پلیدہ تیسرا مکروہ۔ چوتھا مشکوک۔ جھوٹا  
 آدمی کا اور اس جانور کا کہ کھانا حلال ہے پاک ہے۔ جھوٹا کتے اور سور کا اور جنگلی  
 دیمون کا پلیدہ ہے جھوٹا مرغی کو چرگ اور بلی کا اور ان جانوروں کا جو گھروں میں رہتے  
 ہیں جیسے سانپ اور چوہا اور مثل ان کے مکروہ ہے۔ جھوٹا گدھے اور خچر کا مشکوک ہے  
 مسئلہ۔ اگر کسی شخص کے پاس پانی مشکوک ہے اور مٹی پاک اور سوائے اس پانی کے  
 اور پانی نہیں ہے تو کیا کرے۔ وضو بھی کرے اور تیمم بھی کرے۔ پہلے وضو کرے یا تیمم  
 علماء کے نزدیک اسکو اختیار ہے جو چاہے سو کرے لیکن امام نضر کے نزدیک پہلے وضو کرے پھر تیمم

## باب التیمم

تیمم کرنا خاص کسکو جائز ہے۔ اس مسافر کو جسکو پانی نہ ملے یا وہ شخص کہ شہر کے باہر گیا اور پانی میں نہ ہو اس میں ایک میل کا فاصلہ ہو یا اس سے زیادہ ہو تیمم کرنا جائز ہے۔ یا کوئی بیمار ہو اور غوث کرے کہ اگر وضو کروں گا تو مرض بڑھ جائے گا جائز ہے کہ تیمم کرے۔ ایسے ہی اگر جنازہ حاضر ہو اور ولی اسکا غیر ہو یا عید گاہ میں نماز کے واسطے گیا ہو اور غوث کرے کہ وضو کرنے تک نماز جاتی رہے گی تیمم کرنا جائز ہے۔ مسئلہ تیمم کے واسطے کئے مضر بین ہیں۔ دو۔ ایکٹ منہ پر۔ دوسرے ہاتھوں پر کہینوں تک۔ مسئلہ تیمم حدیث و جناب میں یکساں ہے یا نہیں۔ دونوں میں یکساں ہے۔ مسئلہ تیمم کرنا کس کس چیز سے جائز ہے۔ جو کچھ زمین کی جنس سے ہو جیسے پتھر اور جیلا اور خاک صدیکہ صوفیہ اور ہر تال اور جو کچھ ان کے مانند نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام محمد کے جائز ہے اور امام ابو یوسف کے نزدیک جائز نہیں ہے مگر دو چیز سے ایک خاک دوسرے ریگ پاک سے اور امام شافعی کے نزدیک سوائے خاک پاک کے اور کسی چیز سے جائز نہیں ہے۔ اور جو چیز گلانے سے گل جائے مثل سونے اور چاندی اور تانبے اور پتیل اور رائیگ وغیرہ کے کسی سے تیمم جائز نہیں ہے مسئلہ نیت تیمم میں کیا ہے اور وضو میں کیا ہے۔ تیمم میں فرض ہے اور وضو میں مستحب ہے علما ثلاثہ کے نزدیک۔ اور امام زفر کے نزدیک دونوں میں مستحب ہے۔ اور امام شافعی کے نزدیک دونوں یک فرض ہے مسئلہ تیمم کس چیز سے ٹوٹا ہے۔ جس سے وضو ٹوٹتا ہے۔ ایک چیز تیمم کو زیادہ توڑتی ہے یعنی پانی کا بلنا اور اسپر قادر ہونا مسئلہ ناپاک مٹی سے تیمم کرنا جائز ہے یا نہیں۔ نہیں جائز ہے۔ مسئلہ تیمم میں دو مضر بین ہیں ایکٹ کو چہرہ پر مسح کرے اور دوسری ضرب کو ہاتھوں پر کہینوں تک مسح کرے۔ مسئلہ اگر پانی لینے کی امید ہو تو مستحب ہے کہ نماز آخر وقت میں پڑھے اگر پانی مل گیا وضو کرے ورنہ تیمم کرے۔ مسئلہ ایک تیمم سے جہد فرض و

نفل چاہیں اور اگر سکتے ہیں یا نہیں۔ ہمارے علماء کے نزدیک کر سکتے ہیں لیکن امام شافعی کے نزدیک فقط ایک فرض اور اگر سکتے ہیں اور نفل جقدر چاہیں اور اگر ہیں۔ مسئلہ اگر کسی شخص کو نماز کا وقت تنگ ہو گیا ہے اور وہ وضو کر سکتا ہے تو اسکو تیمم کرنا جائز ہے یا نہیں۔ جائز نہیں ہے چاہیے کہ وضو کرے اور نماز پڑھے اگر وقت پائے اور پڑھے ورنہ قضا کرے مسئلہ اگر ایسے ہی جموں کی نماز کا وقت تنگ ہووے اور غوث کرے کہ اگر وضو کیا جائے تو نماز جاتی رہے گی تیمم کرے یا نہ کرے۔ جائز نہیں ہے بلکہ وضو کرے اگر نماز جمعہ کی ملے تو ادا کرے اور جو نہ ملے تو پھر پڑھے مسئلہ اگر کوئی مسافر اپنے اسباب میں پانی رکھ کر بھول جائے اور تیمم کر کے نماز پڑھے پھر اسکو یاد آیا کہ اسباب میں پانی ہے تو امام ابو حنیفہؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک نماز نہ پھیرے اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک اعلوہ کرے۔ مسئلہ خاص کر تیمم کرنے والے کو پانی کا تلاش کرنا شرط ہے یا نہیں۔ ہمارے علماء کے نزدیک اگر اسکے گمان میں پانی قریب نہیں تو تلاش شرط نہیں ہے مگر کوئی علامت مانند سبزہ اور درختوں کے اور جو کچھ ان کے مانند دیکھے اور جانے کہ پانی قریب ہے تو تلاش کرے اور امام شافعی کے نزدیک شرط ہے اگرچہ کوئی علامت دیکھے یا نہ دیکھے۔ ایک میل طے اور ایک میل باقی اور اسی طرح آگے پیچے تلاش کرے مسئلہ اگر دو رفیق سفر میں ہیں ان میں سے ایک کے پاس پانی ہے اور دوسرے کے پاس نہیں ہے تو اسکو کہہ پانی نہیں رکھتا ہے تیمم کرنا قبل اس کے کہ جس کے پاس پانی ہے طلب کرے جائز ہے یا نہیں جائز نہیں ہے بلکہ اس سے پانی طلب کرے اگر دیدے تو وضو کرے اور جو نہ دے تو تیمم کرے۔ لیکن اگر اس سے پانی مانگا اور اس نے مذیابچہ تیمم سے نماز پڑھے بعد اسکے دوسرا رفیق پانی دینے لگا تو نماز کا اعادہ کرے یا نہ کرے نہ کرے لیکن اگر اس سے نہیں مانگا اور تیمم کیا اور نماز پڑھی پھر اسکے بعد وہ رفیق پانی دینے لگا تو اس صورت میں نماز پھر سے

باب المسح علی الخفين  
مؤذن برج علی الخفين

مسح ہو کر فرض ہے یا سنت یا جائز مسح ہو کر کا سنت جائز ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 واکر وسلم سے ثابت ہوا ہے۔ اس صفت کے واسطے کہ جو واجب کرنا والا ہے وضو کا۔ نہ جہا  
 کرنے والا غسل کا جبکہ موزہ پہن کر وضو کامل پر حدیث ہوا ہو۔ مسئلہ۔ یقیم کو ایک رات دن  
 محض دن پر مسح جائز ہے اور مسافر کو کلے رات دن۔ یقیم کو ایک رات دن۔ مسافر کو تین رات  
 دن مدت مسح کی کب تمام ہوتی ہے۔ حدیث کے وقت سے حدیث کے وقت تک بیٹے  
 مثلاً ایک شخص صبح کی نماز کے وقت وضو کیا اور پھر چاشت کے وقت اسکو حدیث ہوا  
 تو دوسرے روز چاشت کے وقت مسح باطل ہوگا۔ مسئلہ مسح مغزو کے اوپر کرنا چاہیے  
 یا نیچے۔ ہمارے علماء کے نزدیک فقط اوپر۔ اور امام شافعی کے نزدیک دونوں جانب مسح  
 کے اٹھلیوں پر کرنا چاہیے۔ تین ثابت اٹھلیوں سے اگر تین سے کم ہوگا تو جائز نہیں ہے۔  
 مسئلہ پٹے جوے سورس پر مسح کرنا جائز ہے یا نہیں۔ اگر چھ تین انگشت خرد سے کم ہے تو جائز  
 ہے۔ اگر تین انگشت یا اس سے زیادہ ہے تو جائز نہیں ہے۔ امام شافعی کے نزدیک اگر کئی  
 سو داغ سوئی کی نوک کے برابر ہوں جائز نہیں ہے۔ اور امام مالک کے نزدیک جب تک  
 موزہ پنکر راہ چل سکتا ہے جائز ہے۔ چینی کو موزے پر مسح کرنا جائز نہیں ہے مسئلہ کون  
 چیز موزے کے مسح کو توڑتی ہے۔ جو چیز وضو کو توڑتی ہے۔ تین چیزیں اور بھی مسح کو توڑتی ہیں  
 ایک پھٹن موزہ کی۔ دوسرے موزے کو پائوں میں کالنا۔ تیسرے مدت کا تمام ہونا جب  
 مدت تمام ہووے۔ ہمارے علماء کے نزدیک اگر وضو رکھتا ہو فقط پائوں کو دھوے ورنہ  
 از سر نو کرے۔ اور امام شافعی کے نزدیک اگرچہ وضو رکھتا ہو یا نہ رکھتا ہو از سر نو کرے۔  
 مسئلہ اگر کسی یقیم نے مسح کیا اور پھر مسافر ہوا تو مسح کو کس طرح تمام کرے۔ اگر ایک رات میں  
 گزر گیا ہو از سر نو کرے اور نگذرا ہو تو تین رات دن پورے کرے۔ مسئلہ اگر کسی مسافر  
 نے مسح کیا اور پھر یقیم ہوا تو کیا کرے۔ اگر ایک رات دن گزر گیا ہو تو از سر نو مسح کرے اگر  
 اگر نہیں گزرا ہے تو ایک رات دن پورا کرے مسئلہ جو موق جو ایک جزا موزے پر بیٹھے ہیں

تمام قدر ممکن کسی قدر ساق کا ڈھنگ لیتا ہے اس پر مسح جائز ہے۔ مسئلہ غزوی بوجہ مسح کرنا جائز ہے یا نہیں؟ مسئلہ چار طرح کا ہے۔ ایک یہ کہ جواب سخت بنی ہوئی ہو اور جلد یا نعل ہو یا نعلانہ ہو وہ سب پر کھٹ تہی ہو اور جلد یا نعل بھی ہو باتفاق جائز نہیں و تہی نہ ہو و جہ میں اختلاف ہے جیسے سخت دہنی ہو اور جلد اور نعل نہ ہو تو امام ابو حنیفہ کے نزدیک جائز نہیں ہے اور امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک جائز ہے چوتھے صرف جلد یا نعل ہو اس پر بھی باتفاق جائز ہے و جلد اسکو کہتے ہیں جس پر ہر طرف چڑا لگا ہوا ہو اور نعل وہ کہ صرف پی تلے پر چڑا لگا ہوا ہو۔ مسئلہ مسح کرنا پگڑی پر اور لوپی پر اور گھونگھٹ پر اور دستانہ پر جائز ہے یا نہیں۔ جائز نہیں ہے۔ مسئلہ زخم پر جوچی باندھی جاتی ہے اس پر مسح کرنا جائز ہے یا نہیں۔ جائز ہے اگرچہ بے وضو باندھی ہو۔ مسئلہ اگر وہ پنی کپڑے کی زخم سے گرڑے مسح باطل ہو گا یا نہیں۔ اگر زخم اچھا ہو گیا ہو تو باطل ہو جائے گا اور اچھا نہیں ہوا ہے تو باطل نہیں ہو گا۔ مسئلہ موزے کے مسح میں اگر جبرہ یعنی پنی کے مسح میں کئے فرق میں ایک کپڑے کے مسح میں کئی مدت متواتر جبرہ کے مسح کی مدت متفرق نہیں ہو و جبرہ کہ اگر موزہ بے وضو ہنا ہو تو اس پر مسح کرنا جائز نہیں ہے اور اگر جبرہ بے وضو باندھا ہے تو جائز ہے تیسرے یہ کہ اگر موزہ بانوں سے نکل جائے تو مسح باطل ہو جائے گا اور اگر جبرہ بغیر اچھے ہونے کے کھل کر گرڑے تو مسح باطل ہو گا۔

### باب الحیض

اکثر مدت حیض کی کئی دن اور زیادہ مدت حیض کی کئی دن ہیں۔ امام ابو حنیفہؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک کم مدت تین روز ہیں اور زیادہ مدت دس روز اور امام شافعیؒ کے نزدیک کم مدت ایک روز اور زیادہ مدت پندرہ روز۔ اور امام مالکؒ کے نزدیک کم مدت ایک ساعت اور زیادہ مدت کی کوئی حد نہیں۔ مسئلہ خون حیض کے لون کیا کیا ہیں یعنی رنگ۔ عورت حیض کی حالت میں جو سفیدی اور سنہری اور سیاہی اور زردی جو کچھ دیکھے ہر سب حیض میں جب تک سفیدی خالص نہ دیکھے۔ جب سفیدی خالص کیسے پاں ہوئی

نہ ہوئی یا ہے

ن تہجدی کسی پر ہے

ن تہجدی کسی پر ہے

ن تہجدی کسی پر ہے

۱۵۰

مسئلہ سیاہی حیض کا نہیں۔ امام ابو حنیفہ اور امام نووی کے نزدیک اگر اول کے دنوں میں سیاہی دیکھے حیض نہ ہوگا۔ اگر آخر میں دیکھے تو حیض ہے۔ مسئلہ حیض کے احکام کئے ہیں۔ آٹھ ہیں۔ ایک تہجد کو نماز کو ساقط کرے دوسرے یہ کہ روزہ کو متوقف کرے لیکن نماز کی قضاء نہ کرے اور روزہ کی قضا کرے تیسرے یہ کہ خاوند اس سے نزدیکی نہ کرے چوتھے یہ کہ خاوند کعبہ کا طواف نہ کرے پانچویں یہ کہ مسجد میں نہ آوے چھٹے یہ کہ قرآن مجید نہ پڑھے ساتویں یہ کہ کلام اللہ کو بے غلاف نہ چھوئے آٹھویں یہ کہ اگر خاوند اسکا طلاق دیدیوے تو تین حیض اسکی مدت میں گزرے۔ مسئلہ حائضہ اور جنب کو قرآن مجید پڑھنا جائز ہے یا نہیں۔ جائز نہیں ہے۔ مسئلہ بے وضو کو قرآن مجید چھونا جائز ہے یا نہیں۔ جائز نہیں ہے۔ گرنے غلاف کے اور چولی کو بھی مس کر سکتا ہے مگر قرآن مجید میں سلی نہ ہو۔ مسئلہ اگر کسی کا دس سے پہلے حیض کا خون متوقف ہو تو اسکے خاوند کو اسکے ساتھ نزدیکی کرنا جائز نہیں ہے تا وقتیکہ اسپر ایک نماز کا وقت گزرنے یا غسل نہ کرے۔ مسئلہ اگر دس روز بعد ہوئے ہوں تو غلاف کو پہلے اسکے کہ وہ غسل کرے اور ایک وقت نماز کا اسپر گزرے نزدیکی کرنا جائز ہے یا نہیں۔ ہمارے تینوں علماء کے نزدیک جائز ہے۔ اور امام نووی اور امام شافعی کے نزدیک جائز نہیں ہے جب تک غسل نہ کرے۔ مسئلہ اگر حیض کی حالت میں طہر واقع ہو تو کیا حکم ہے ایام حیض میں غسل یوم کے اندر دو خونوں کے بیچ میں طہر واقع ہو تو وہ طہر دم جاری کے حکم میں ہوگا یعنی ایام طہر اور ایام دم میں غلطیوں کا مجبور اگر دس دن سے زیادہ ہو تو طہر بھی غسل دم جاری کے ہوگا۔ مسئلہ کثرت باکی کی کس قدر ہے اور زیادہ مدت کس قدر کثرت باکی کی پندرہ روزہ میں اور زیادہ کی کوئی حد نہیں۔ مسئلہ کون کونسا خون استحاضہ کا ہے۔ پلخ خون استحاضہ کے ہیں۔ ایک وہ جو نو برس کی عمر سے پہلے آئے دوسرے جو تین روزہ سے کم آئے تیسرے وہ جو دس روز سے زیادہ آئے چوتھے وہ جو حمل کی حالت میں آئے



پانچویں وہ جو بعد از ولادت چالیس روز سے زیادہ آگے۔ یہ پانچویں خون غلظت کے لئے نہیں  
اور اسکا خاندان سے وطن بھی کر سکتا ہے۔ مسئلہ اگر کسی عورت کو دس روز سے زیادہ  
خون آئے اور وہ عورت عادت مقرر رکھتی ہے تو اسی عادت کی طرف رجوع کرے۔ اور  
اگر عادت نہیں رکھتی ہے تو اسکو دس روز حیض کے ہون گے اور باقی اتنا ضہ کے مسئلہ  
اگر کوئی عورت بالغ ہوئی اور ساتھ بلوغ کے خون بھی جاری ہوا اور تھمنا نہیں ہے تو اسکا  
کیا حکم ہے۔ ہر مہینہ کے دس روز حیض میں محبوب ہون گے باقی اتنا ضہ میں۔ مسئلہ  
وہ عورت کہ مستحاضہ ہو اور وہ مرد کہ جسکا بول جاری ہو یا خون و مٹی بہتی ہو تو کیا کرے۔  
ہر وقت کی نماز کے واسطے وضو کرے ہمارے علماء کے نزدیک۔ اور امام شافعی کے  
نزدیک ہر فرض نماز کے واسطے اسکو وضو کرنا چاہیے۔ مسئلہ صاحب عذر ایک وضو سے  
فرض و نفل کس قدر پڑھ سکتے ہیں ہمارے علماء کے نزدیک وقت رہنے تک جب قدر چاہیں  
پڑھ سکتے ہیں۔ امام شافعی کے نزدیک فرض ایک اور نفل جب قدر چاہیں پڑھ سکتے ہیں اور  
امام مالک کے نزدیک فقط ایک فرض اور ایک نفل پڑھ سکتے ہیں مسئلہ وضو صاحب  
عذر کا کب باطل ہوتا ہے۔ امام ابو حنیفہ اور امام محمد کے نزدیک وقت کے نکلنے پر دوسرے  
وقت کے آنے پر اور امام ابو یوسف کے نزدیک وقت خارج ہونے اور داخل ہونے  
دونوں سے باطل ہوتا ہے ساتھ امام زفر کے نزدیک وقت کے داخل ہونے سے  
باطل ہوتا ہے۔ خارج ہونے سے فائدہ اس مسئلہ کا اس طرح ظاہر ہوتا ہے مثلاً اگر صاحب  
سختی صبح کی نماز وضو کر کے پڑھی تو نماز چاشت بھی اُس وضو سے پڑھ سکتا ہے یا نہیں۔  
ہمارے علماء کے نزدیک نہیں پڑھ سکتا ہے اسواسطے کہ خروج وقت سے وضو اسکا  
جائز ہے اور امام زفر کے نزدیک پڑھ سکتا ہے اسواسطے کہ ان کے نزدیک وقت کے  
داخل ہونے سے وضو اسکا باطل ہوگا اور جو ابھی داخل نہیں پایا ہے پڑھ سکتا ہے۔  
اور ایسے ہی اگر کوئی صاحب عذر نماز چاشت کا وضو کرے تو ظہر کی نماز اُس وضو سے پڑھ سکتا ہے

مذہب فقہ حنفی کا نام مسئلہ امام ابو حنیفہ اور امام محمد اور امام ابو یوسف کے ہوتے ہیں

بہ نسبت مذہب حنفی پڑھتا ہے



یائنین۔ امام ابو حنیفہ اور امام شافعی کے نزدیک پڑھ سکتا ہے۔ اور امام زہری کے نزدیک نہیں پڑھ سکتا ہے اور یہی قول امام ابو یوسف کا بھی ہے۔ مسئلہ۔ نفاس کس خون کہتے ہیں۔ وہ خون ہے جو رگ کا پیدا ہونے کے بعد دیکھا جائے۔ اور وہ خون جو پید ہونے سے پہلے دیکھا جائے اسکا ضد ہے۔ مسئلہ۔ کم مدت نفاس کی کس قدر اور زیادہ مدت کس قدر ہے۔ کم کی کوئی حد مقرر نہیں ہے اور زیادہ مدت ہمارے علماء کے نزدیک چالیس روز ہیں۔ اور امام شافعی کے نزدیک کم کی کوئی مدت نہیں اور زیادہ مدت ساٹھ روز ہیں اور امام مالک کے نزدیک ستر روز۔ مسئلہ۔ اگر کسی عورت کے ڈونچے خروان پیدا ہوں تو نفاس کا شروع ہونا پہلے بچے سے مانتا جائے گا یا پچھلے سے۔ امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف کے نزدیک پہلے بچے سے اور امام محمد اور امام زہری کے نزدیک دوسرے بچے سے۔

## باب الانجاس

نجاست کے مسائل

تماز پر مرنے والے کو کئے چیزیں پاک چاہئیں تین چیزیں۔ ایک جسم کا پاک ہونا دوسرے کپڑے کا تیسرے جگہ کا۔ مسئلہ۔ نجاست کے دھونے کے واسطے کون سا پانی ہونا چاہیے۔ آب مطلق ہو یا آب مقید۔ پانی مطلق سے بالاجماع جائز ہے لیکن پانی مقید سے امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف کے نزدیک پاک کرنا جائز ہے۔ اور امام محمد اور امام زہری اور امام شافعی کے نزدیک جائز نہیں ہے مسئلہ۔ اگر مرنے پر کوئی نجاست لگ جائے تو دل دینے سے پاک ہو گا یا دھونے سے۔ امام ابو حنیفہ کے نزدیک اگر تر ہو تو دھونے سے اور اگر خشک ہو تو نہ دھونے سے اور امام محمد کے نزدیک خشک ہو تو دھونے ہی سے پاک ہو گا۔ مسئلہ۔ منی پاک ہے یا پلید۔ ہمارے علماء کے نزدیک پلید ہے۔ اگر تر ہو تو دھونی چاہیے اگر خشک ہو تو ہاتھ سے لے کر پاک کرنا چاہیے اور امام محمد اور امام زہری کے نزدیک جب تک

دھوئی جائے پلک ہنر کی مسئلہ اگر کوئی نجاست اُمید یا معلوم دین ہو تو کئی دینے سے پاک ہوگی یا دھونے سے۔ امام ابو حنیفہؒ اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک مل دینے سے پاک ہوگی اور امام محمدؒ اور امام شافعیؒ کے نزدیک دھونے سے مسئلہ اگر زمین پر کوئی نجاست پڑی ہو اور دھوپ سے خشک ہو جائے یہاں تک کہ نجاست کا اثر ظاہر نہ ہو تو اس میں پر نماز پڑھنا اور اس سے تیمم کرنا جائز ہے یا نہیں۔ علماء ائمہ کے نزدیک نماز پڑھنا جائز ہے اور تیمم کرنا ناجائز ہے اور امام زعفرانؒ اور امام شافعیؒ کے نزدیک دونوں چیزیں جائز نہیں اور امام مالکؒ کے نزدیک دونوں چیزیں جائز ہیں۔ مسئلہ اگر نجاست غلیظہ کپڑے وغیرہ کو لگ جائے مثل خون اور پیپ اور شراب کے اور جو کچھ ان کے مانند ہو اسکی مقدار کس قدر ہے کہ جو مانع نماز ہے۔ اگر ایک درم یا اس سے کم ہے تو مانع نماز نہیں ہے۔ اگر ایک درم سے زیادہ ہے تو جائز نہیں ہے کہ اس کپڑے سے نماز پڑھے۔ امام شافعیؒ کے نزدیک اگر کئی چھینٹیں سوئی کی ٹوک کے برابر پڑی ہوں تو بھی جائز نہیں ہے مسئلہ اگر نجاست خفیفہ مثل مٹیاب ان جانوروں کے کہ جنگلے گوشت کھائے جاؤ زمین کپڑے پر پڑ جائے تو کس مقدار سے نماز جائز ہے۔ امام ابو حنیفہؒ اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک اگر کپڑا چارم سے کم بھر ہے تو مانع صلوٰۃ نہیں ہے اگر چارم آلودہ ہو گیا ہے تو مانع نماز ہے۔ اور امام محمدؒ کے نزدیک اگر کل کپڑا تر ہو جائے تو بھی نماز جائز ہے۔ مسئلہ نجاست کا پاک کرنا کس طرح ہے۔ دو طرح پر ایک یہ کہ جو نجاست دکھائی دیتی ہے اسکا مین یعنی جیسے کہ خون وغیرہ دوسرے وہ کہ اسکا جسم معلوم ہو جیسے مٹیاب یا آب مستعمل لیکن وہ کہ جسکا مین معلوم نہ ہو اسکا ہرے کہ نشان اسکا جا رہا ہے اگر دماغ کا کھونا دشوار ہو تو معاف ہے دوسرے وہ کہ دکھائی نہ دے اسکو اسقدر دھونا چاہیے کہ دھونے والا نہ کہ قلب کو اطمینان ہو جائے پاک ہے مسئلہ استنجا کیا ہے۔ سنت مذکورہ ہے۔ اور استنجا کس چیز سے جائز ہے۔ پھر سے اور دھیلے سے اور جو ان کے مانند ہو مسئلہ اگر ناپاکی مخرج سے

سے نکلنے کی چیز

اور اگر وہ نجاست ہو تو اسکی مقدار کس قدر ہے

نماز کی چیز

نہیں ہوتا ہے

تجاوز کرے تو اسکا لزام نہیں ہو سکتا اگر باقی کے دھونے سے اور یہ قول امام کو کا ہے  
اور امام ابوحنیفہ اور امام ابو یوسف کے نزدیک جوامعات یعنی ہر تہیق میں سے دھونا  
جائز ہے کہ ان سے نجاست کو زائل کر سکیں مسئلہ - استنجہ میں ڈھیلون کا ٹکڑا شرط  
ہے یا نہیں - ہمارے علماء کے نزدیک شرط نہیں ہے - امام شافعی کے نزدیک شرط  
ہے - مسئلہ استنجائے طح پر ہے - چھ طرح پر - ایک فرض دوسرا واجب تیسرا سنت  
چوتھا مستحب پانچواں مکروہ چھٹا بدعت - فرض وہ ہے کہ ناپاکی علاوہ خرج کے ایک درم  
سے زیادہ بدن کو لگی ہو - واجب وہ ہے جو ایک درم کے برابر ہو - سنت وہ ہے جو ایک  
درم سے کم ہو مستحب وہ ہے کہ ناپاکی نے خرج سے تجاوز نہ کیا ہو تو خرج کھان کرے  
اور پانی سے دھو وے اور مکروہ ہے یہ دھوے ہاتھ سے استنجا کرنا اور کھانے کی چیز سے مثل  
نمک وغیرہ کے ڈھیلے کے اور بدعت وہ ہے کہ کوئی چیز لگی ہو اور دھونے -

۲۸ ۱۰  
۳۹

## کتاب الصلوٰۃ باب اوقات الصلوٰۃ

نماز اور اس کے وقتوں کے مسائل

اول وقت نماز صبح کا کونسا ہے اور آخر وقت کیا ہے - اول وقت صبح صادق کے  
شروع ہونے سے اور آخر وقت آفتاب کے نکلنے تک - مسئلہ - ظہر کی نماز کا اول وقت  
کونسا ہے - جب سورج ڈھلے - آخر وقت کمان تک ہے - سایہ اصلی کے سوا ہر چیز  
کے سایہ کے دو چند ہونے تک - امام ابو یوسف اور امام محمد کے نزدیک سوائے  
سایہ اصلی کے ہر چیز کے ایک چند سایہ ہونے تک مسئلہ - عصر کی نماز کا اول وقت  
کیا ہے اور آخر وقت کمان تک ہے - اول وقت ظہر کے وقت کا تمام ہونا اور آخر  
وقت آفتاب کے غروب ہونے تک مسئلہ - مغرب کی نماز کا اول وقت کب سے  
ہے اور آخر وقت کمان تک ہے - اول وقت آفتاب کے غروب ہونے کے بعد اور  
آخر وقت شفق چھٹنے تک - مسئلہ شفق کیا چیز ہے - امام ابوحنیفہ کے نزدیک وہ سفید ٹکڑا

طہ

کہ جو بعد سہری کے ظاہر ہوتی ہے اور بقیل صابین کے وہ سہری ہے جو بعد زہوب آفتاب ظاہر ہوتی ہے یا پر فتویٰ ہے مسئلہ اول وقت عشاء کی نماز کا کیا ہے اور آخر وقت کیا ہے اول وقت شفق کے چھینے سے آخر وقت صبح صادق کے نکلنے تک۔ مسئلہ وتر کا وقت کیا ہے۔ امام ابو حنیفہ کے نزدیک وقت وتر کا اور عشاء کی نماز کا ایک ہی ہے لیکن جو فضیلت کے پہلے فرض پڑھے اور بعد سنت اور بعد اسکے وتر پڑھے۔ امام ابو یوسف اور امام محمد کے نزدیک وتر کا وقت نہیں ہوتا جب تک عشاء کی نماز نہ پڑھے۔ فائدہ اس مسئلہ کا یوں ظاہر ہوتا ہے کہ اگر کسی شخص نے عشاء کی نماز پڑھی اور وتر میں تاخیر کی اور پھر آخر شب میں اس نے وتر پڑھی اور اسکو معلوم ہوا کہ عشاء کی نماز بے وضو پڑھی ہے تو امام ابو حنیفہ کے نزدیک عشاء کی نماز کا ہی اعادہ کرنا چاہیے۔ اور امام ابو یوسف اور امام محمد کے نزدیک وتر اور عشاء کی نماز دونوں کو پھرے۔ مسئلہ وتر کا آخر وقت کہاں تک ہے۔ صبح صادق ہونے تک مسئلہ صبح کی نماز میں مستحب کیا ہے۔ نماز روشنی میں پڑھے۔ اور امام شافعی کے نزدیک تا کی میں پڑھے اور ایسے ہی نلہر کی نماز میں بھی مستحب ہے کہ موسم گرما میں تاخیر کرے اور موسم سرما میں جلدی اور عصر کی نماز میں دھوپ کے زرد ہو جانے سے پہلے تک اور مغرب کی نماز میں جلدی کرنا اور عشاء کی نماز میں تہائی رات گزرنے تک مسئلہ وتر میں مستحب کیا ہے جو شخص آخر شب میں پڑھا دوست رکھتا ہے وہ آخر شب میں پڑھے اور جو شخص پہلی رات میں اٹھنے پر قادر نہ ہو وہ اول وقت پڑھے اور سورہ ہے۔

## باب الاذان

اذان کے مسائل

اذان کیا چیز ہے۔ خاص پانچ نمازوں کے واسطے اور جمعہ کے واسطے سنت ہے اور ہوا ان کے اور نمازوں کے واسطے سنت نہیں ہے جیسے نماز جنازہ اور نماز عیدین اور نماز اکسوف خسوف۔ مسئلہ اذان کی صفت کیا ہے۔ جیسی معروف ہے مسئلہ

اذان میں ترجیح ہے یا نہیں۔ ہمارے علماء کے نزدیک ترجیح نہیں بلکہ اگرچہ یہ ترجیح ہے۔ ترجیح کیا چیز ہے۔ شہادتین کو کر کر کرنا یعنی ہر گھنٹے کو چار مرتبہ کنا۔ سب نمازوں کی اذان میں اس سے زیادہ نہیں کہ جو موقوف ہے مگر صبح کی اذان میں ہی علی الصلح کے بعد الصلوٰۃ خیر من النوم دوبارہ کہے۔ مسئلہ اقامت کی بھی وہی صفت ہے کہ جو اذان کی ہے یعنی وہی الفاظ ہیں مگر اقامت میں ہی علی الصلح کے بعد دو قعات الصلوٰۃ دو بار کہے اور اذان کو بلند آواز سے کہے اور ہر کلمہ کو الگ الگ کہے اور اقامت پست آواز سے کہے اور برابر کہتا چلا جائے اور جب اذان کنا چاہے منہ قبلے کے طرف کرے جب ہی علی الصلوٰۃ پر پونچھے منہ سیدھی طرف پھیرے اور جب ہی علی الصلح پر پونچھے منہ بائیں طرف پھیرے اور بانٹوں کو نہ پھیرے مگر جگہ بلند ہو مانند منارہ کے اس جگہ صرف منہ کا پھیرنا کافی نہ ہو تو پاؤں سے دھڑا دھڑ پھر جاؤ مسئلہ اگر کسی شخص کی نماز فوت ہو جائے اور وہ چاہتا ہے کہ تضا کرے اذان و اقامت کے یا نہیں۔ اول کے لیے اذان بھی کہے اور اقامت بھی کہے اور نمازوں کے واسطے اختیار ہے چاہے اذان و اقامت دونوں کے یا فقط اقامت پر کفایت کرے۔ از مترجم یعنی اگر کسی کی گیارہ نمازیں فوت ہوئی ہوں تو پہلی نماز کے واسطے اذان و اقامت دونوں ضرور ہیں۔ دس جو باقی ہیں ان میں مختار ہے۔ مسئلہ اذان اور اقامت بے وضو کہنا درست ہے یا نہیں۔ اذان بے وضو کہنا جائز ہے بلا کر اہت اور اقامت کہنا جائز ہے باکر اہت مسئلہ جب کو اذان اور اقامت کہنا جائز ہے یا نہیں۔ اذان کہنا جائز ہے مگر باکر اہت۔ اور اقامت ناجائز ہے۔ مسئلہ اذان وقت سے پہلے کہنا جائز ہے یا نہیں۔ جائز نہیں ہے مگر صبح کی اذان امام ابو یوسفؒ اور امام شافعیؒ اور امام مالکؒ کے نزدیک اور بقول اہل ہند کے بھی اگر صبح کے پہلے کہے تو جائز ہے اور امام ابو حنیفہؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک جائز نہیں۔ جب تک صبح کی نماز کا وقت نہیں۔

## باب شروط الصلوٰۃ

ناز کی شرطیں

شرط نازی کے ہیں۔ چہرین۔ ایک یا کہ وہ کہے اگر وضو نہ ہو۔ و شرب پاکی نجاست سے  
 بیشک شرمورت کا چھپانا۔ چوتھے قبیلہ کے طرف منہ کرنا۔ پانچویں وقت کا ہونا۔ چھٹے نیت  
 مسئلہ شرم و کا کہان سے کہان تک ہے۔ سات کے نیچے سے زانو کے نیچے تک ہات  
 شرمورت میں ہے یا نہیں۔ ہمارے علماء کے نزدیک نہیں ہے۔ اور امام شافعی کے  
 نزدیک ہے مسئلہ شرمورت آزادہ عورت کا کہان سے کہان تک ہے۔ سوا منہ اور  
 دونوں ہتھیلیوں اور قدم کے سب شرمورت ہے۔ شرفندی کا کہان سے کہان تک ہے  
 ہرم و کا شرمورت ہے وہی نوڈی کا بھی ہے مگر دو چیزیں زیادہ ہیں۔ پٹھ اور پٹیت اور سکا  
 اسکے جو ہے شرمورت نہیں مسئلہ اگر کسی شخص کے کپڑے میں نجاست لگی ہے اور پانی  
 بھی اُس کے پاس نہیں ہے جو دھو دے اور دوسرا کپڑا بھی نہیں رکھتا ہے تو اُس کپڑے  
 سے نماز جائز ہے یا نہیں۔ امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف کے نزدیک اختیار ہے چاہے  
 ہر نہ نماز اشارہ سے بیچ کر پڑھے چاہے اُس کپڑے سے کھڑا ہو کر وضو الافضل۔ اور امام محمد کے  
 نزدیک جائز نہیں ہے مگر اسی کپڑے کے ساتھ۔ مسئلہ اگر کسی شخص کے پاس کپڑا نہیں  
 ہے اور تنگا ہے نماز کھڑے ہو کر پڑھے یا بیٹھ کے۔ اختیار ہے چاہے کھڑے ہو کر پڑھے  
 چاہے بیٹھ کے۔ مگر بیٹھ کر پڑھنا بہتر ہے۔ مسئلہ نیت اور تکبیر کے درمیان میں کوئی کام  
 کرنا جائز ہے یا نہیں۔ نہیں جائز ہے۔ مسئلہ قیام کی طرف منہ کرنا فرض ہے یا نہیں  
 فرض ہے۔ اگر جو خوف کے قبیلہ کی طرف منہ نہ کر سکے جس طرف چاہے نماز پڑھے۔  
 مسئلہ اگر کسی شخص کو قبلہ نہ معلوم ہو اور نہیں جانتا ہے کہ کس طرف ہے کیا کرے۔  
 اول سے قوی ہے جس طرف اسکا گمان ہووے قبلہ اسی طرف ہے اُس طرف منہ  
 کرے اور نماز پڑھے۔ مسئلہ اگر کسی شخص نے نماز پڑھی پھر معلوم ہوا کہ قبلہ اُس طرف

نہ تھا کہ جس صفت نماز میں ہے کیا کرے۔ اگر نماز کے باہر اسکو یاد آیا تو نماز کو نہ پھر سنا اور اگر نماز کے وہ بیان میں اسکو یاد آیا تو اسطرح پھر جائے اور باقی نماز کو پورا کر دے پھر اپنی گونہ پھیرے

باب صفة الصلوة

ارکان نماز کے کئے میں چھ ہیں۔ ایک قیام دوسرے قرات۔ تیسرے رکوع۔ چوتھے سجود۔ پانچویں تشہد۔ چھٹے باہر نماز سے بقیہ خود۔ یہ فرض ہے فقط امام ابوحنیفہ کے نزدیک اور امام ابو یوسف اور امام محمد کے نزدیک فرض نہیں ہے۔ ایسے ہی تو یہ یعنی بعد رکوع کے سیدھا ہونا اور جلسہ دارالیمین امام ابو یوسف کے نزدیک فرض ہے اور امام ابوحنیفہ اور امام محمد کے نزدیک فرض نہیں ہے مسئلہ تکبیر اولیٰ نفس نماز سے ہے یا نہیں امام ابوحنیفہ اور امام ابو یوسف کے نزدیک نفس نماز سے نہیں ہے اور امام محمد کے نزدیک نفس نماز سے ہے مگر فرض اتفاق ہے مسئلہ نماز شروع کرنے والے کو کیا کرنا چاہیے۔ پہلے اٹھو ٹھوکان کی دونوں ہاتھ اٹھا کر اللہ اکبر کہے۔ مسئلہ اگر اللہ اکبر کے بدلے میں اللہ اعظم یا اللہ اجل یا الرحمن اکبر کہے جائز ہے یا نہیں۔ امام ابوحنیفہ اور امام محمد کے نزدیک جائز ہے۔ اور امام ابو یوسف کے نزدیک جائز نہیں ہے مگر اللہ اکبر یا اللہ الاکبر یا اللہ الکیس کہے۔ اور امام شافعی کے نزدیک جائز نہیں ہے مگر اللہ اکبر یا اللہ الاکبر۔ اور امام مالک کے نزدیک جائز نہیں ہے سوائے اللہ اکبر کے مسئلہ تکبیر اولیٰ کے بعد کیا کرے۔ ہمارے علماء کے نزدیک سیدھے ہاتھ کو بائیں پر رکھے اور ان کے نیچے باندھے اور امام شافعی کے نزدیک سینے پر باندھے۔ پھر سبحانک اللہم وبحمدک آخر تک پڑھے۔ پھر اس کے بعد اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم اور بسم اللہ الرحمن الرحیم آہستہ اور سورہ فاتحہ پڑھے اور جو سورہ یاد دہیا تین آیتیں جہان کی چاہے پڑھے۔ مسئلہ جب امام احمد پڑھے اور والا نصائین پڑھنے تو مقتدی کیا کہے۔ مقتدی آمین کہے مگر آہستہ پھر تکبیر کمر رکوع میں جائے اور ہاتھوں کو دونوں زانو پر رکھے اور انگلیوں کو کشادہ رکھے اور ہاتھ کو جھکا لے اور سر کو اونچا نہ کرے اور زیادہ جھکا بھی نہ دے بلکہ برابر رکھے اور

طریقہ پختہ ہے۔ نماز صفت کے نزدیک نماز شروع کرنے والے کو کیا کرنا چاہیے۔

رکوع تین تین بار سبحان ربی العظیم کہے اور یہ تین بار کنائفت کا دینی درجہ ہے اگر زیادہ کہے  
 بہتر ہے پھر رکوع سے سر اٹھائے یعنی توبہ کرے اور مع اللہ من حمدہ ربنا لک الحمد کہے اگر نما  
 ہووے اور اگر مقتدی ہووے تو مع اللہ من حمدہ نہ کہے بلکہ ربنا لک الحمد کہے جب رکوع سے  
 سیدھا کھڑا ہوا یعنی توبہ سے مجدد میں جائے دونوں ہاتھوں کو زمین پر رکھے اور منہ کو ان  
 کے درمیان میں رکھے اور پیشانی اور ناک کو زمین پر رکھ دے توجہ پورا ہوا اور جب زمین  
 بھی تین بار سبحان ربی الاعلیٰ کہے جیسا کہنے رکوع میں بیان کیا مسئلہ اگر پیشانی فقط زمین  
 پر رکھے اور ناک زمین کو نہ لگائے تو جائز ہے یا نہیں۔ ہمارے علماء کے نزدیک جائز ہے  
 مگر اگر اہل بیت اور اگر ناک زمین کو نہ لگائے اور پیشانی نہ لگائے تو امام ابوحنیفہ کے نزدیک جائز  
 ہے مگر اگر اہل بیت ابو یوسف اور حمزہ کے نزدیک جائز نہیں ہے مگر عذر کے ساتھ ہی پر فتویٰ ہے  
 مسئلہ اگر کوئی شخص گہری کے بیچ پر یا ناک پر توجہ کرے جائز ہے یا نہیں۔ ساتھ اگر اہل  
 کے جائز ہے مسئلہ بغاوت کو نماز میں کشادہ رکھے یا نہیں۔ کشادہ رکھے اور بیٹ کو بھی  
 اور انوسے علیحدہ رکھے اور پاؤں کی انگلیوں کو قبلہ کے طرف رکھے پھر توجہ سے سر اٹھائے  
 اور اللہ اکبر کہے اور اسی طرح دوسرا توجہ کرے اور دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کرے کہ  
 جیسے پہلی رکعت میں کیا ہے مگر بحائک اللهم وبحمک اور اعوذ بک سے اور ہاتھ نہ اٹھاوے  
 اگر تکبیر اٹھائے میں پھر جب دوسری رکعت کے دوسرے توجہ سے سر اٹھاوے تو بائیں  
 پاؤں کو بچھا کر اپنے پیچھے اور سیدھے پاؤں کو کھڑا رکھے اور پاؤں کی انگلیاں قبلہ کی طرف  
 رکھے اور دونوں ہاتھ اپنے زانوؤں پر رکھے اور انگلیوں کو کھلا ہوا رکھے اور تشہد پڑھے  
 یعنی التحیات اللہ سے اشد ان لا الہ الا اللہ و اشد ان محمد عہدہ و رسولہ تک اور آخر کے  
 دو رکعتوں میں فقط فاتحہ پڑھے اور آخر نماز میں اسی طرح بیٹھے کہ جیسے توجہ اٹھائے میں بیٹھا تھا  
 تشہد پڑھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے پھر ایسی کوئی دعا پڑھے کہ جو قرآن مجید  
 کے فضائل کے مانند ہو۔ ایسی دعا نہ پڑھے کہ جس کے الفاظ ادیسوں کے کلام سے مشابہ ہوں پھر



سیدی طرف سلام پھیرے اور کہے السلام۔ درجۃ الشہادۃ اسی طرح اکیلے سلام کرے۔  
اور جب سیدی طرف سلام کہے تو نیت کرے کہ میں سلام کرتا ہوں مسلمانوں اور فرشتوں کو  
کہ جو اس طرف ہیں اسی طرح بائیں جانب کو بھی کرے لیکن امام غزالی کے نزدیک پہلے فرشتوں کی  
نیت کرے پھر مومنوں کی۔ اور امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف کے نزدیک پہلے نیت  
مومنوں کی پھر فرشتوں کی اور اگر مقتدی امام کے داہنی طرف ہے تو پہلے سلام میں میت  
مسلمانوں اور فرشتوں کی کرے اور اگر امام کے بائیں طرف ہے تو پہلے امام کی نیت کو کرے  
پھر مومنوں کی پھر فرشتوں کی اور اگر مقتدی امام کے بائیں طرف ہے تو پہلے سلام میں  
امام کو نیت میں مقدم کرے پھر مومنوں کی پھر فرشتوں کی اور دوسرے سلام میں نیت  
مومنوں اور فرشتوں کی کرے اور اگر امام کے برابر ہو یعنی امام کی پشت پر تو دونوں سلاموں  
میں امام اور مومنوں اور فرشتوں کی نیت کرے۔ مسئلہ کے نمازین میں کہ جن میں قرأت  
بآواز بلند پڑھی جاتی ہے صبح کی نماز میں مغرب کی نماز میں عشاء کی نماز میں جمعہ اور عیدین میں  
اور اگر تنہا پڑھے تو اسکو اختیار ہے چاہے پکار کر پڑھے اور چاہے آہستہ پڑھے مسئلہ  
وتر کے رکعت ہیں۔ ہمارے علماء کے نزدیک تین رکعت ہیں ایک سلام سے۔ اور امام شافعی  
کے نزدیک مصلیٰ کو اختیار ہے چاہے ایک سلام سے پڑھے چاہے دو سلام سے پڑھے  
مسئلہ دعائے قنوت تمام سال برابر پڑھے یا سال کے بعض دنوں میں۔ ہمارے علماء کے  
نزدیک تمام سال یعنی ہمیشہ۔ اور امام شافعی کے نزدیک رمضان کی پندرہویں تاریخ سے آخر  
مک پر پڑھے۔ مسئلہ سوائے نماز وتر کے دعائے قنوت پڑھنا پڑھنا ہمارے علماء کے نزدیک  
پڑھے اور امام شافعی کے نزدیک صبح کی نماز میں رکوع کے بعد پڑھے۔ مسئلہ کوئی نماز ایسی  
ہے کہ اس میں کوئی سورۃ معین کر کے پڑھیں یا نہیں۔ مکروہ ہے اگر ایک سورۃ مقرر کر کے  
پڑھیں بلکہ جو کچھ قرآن مجید سے زبان پر آئے پڑھیں۔ مکروہ نہیں کہ جسکو ایک ہی سورۃ یاد  
اسکو جائز ہے کہ وہی سورۃ پڑھے مسئلہ کم سے کم قرآن مجید کی کتنی قدر قرأت سے نماز جائز ہے

امام ابو حنیفہ کے نزدیک ایک آیت بھی جائز ہے اگرچہ چھوٹی ہو جیسے کہ تم نظر اور مدح و ستائش اور امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک جائز نہیں ہے جب تک تین آیتیں چھوٹی یا ایک آیت بڑی جیسے کہ آیت الکرسی یا مثل اسکے پڑھے مسئلہ مقتدی کو امام کے ساتھ قرآن پڑھنا جائز ہے یا نہیں۔ ہمارے علماء کے نزدیک جائز نہیں۔ امام شافعیؒ کے نزدیک فاتحہ پڑھنا فرض ہے مسئلہ امام کو کئے میں کرنا چاہیں اور مقتدی کو نہ۔ امام کو ایک نیت کرنی چاہیے اور مقتدی کو دو۔ ایک اپنی اور دوسری نیت امام کی کو میں اقتدا کرتا ہوں اس امام کے ساتھ۔

## باب الحجۃ

جماعت کے سائل

جماعت کیا چیز ہے۔ سنت مؤکدہ ہے۔ مسئلہ سب لوگوں میں امامت کے واسطے کون شخص بہتر ہے۔ جو سب لوگوں میں فقیہ زیادہ ہو اگر سب لوگ فقہاء ہوں تو وہ شخص جس کو قرآن شریف زیادہ تر یاد ہو اگر قرآن مجید پڑھنے میں بھی سب یکساں ہوں تو وہ شخص جو پرہیزگار زیادہ ہو اگر اس میں بھی برابر ہوں تو ان میں جو بڑھان زیادہ ہو اگر عمر میں بھی برابر ہوں تو ان میں جو خوبصورت ہو۔ مسئلہ گنوار اور نامینا اور فاسق اور غلام اور حرامی کی امامت کرنا جائز ہے یا نہیں۔ جائز ہے مگر کراہت کے ساتھ مسئلہ۔ امام کے واسطے نماز میں مستحب کیا ہے۔ نماز کو مقتدیوں پر راز نہ کرے۔ مسئلہ اگر عورتیں نہا گھبریں جماعت کریں تو جائز ہے یا نہیں۔ جائز ہے مگر کراہت کے ساتھ لیکن ان میں سے جو امامت کرنا چاہے تو اس کو اول صف کے وسط میں کھڑا کریں آگے نہ بڑھادیں مسئلہ۔ اگر امام کے ساتھ ایک ہی مقتدی ہو تو کس طرف کھڑا کرنا چاہیے۔ امام کے دہنی طرف برابر میں اور اگر وہ دونوں تو امام کے پیچھے کھڑے ہوں مسئلہ۔ مردوں کو عورتوں کی اقتدا جائز ہے یا نہیں نہیں جائز ہے۔ مسئلہ۔ اگر مسجد میں مرد اور عورتیں اور لڑکے اور بچے جماعت کی نماز کے واسطے

جمع ہوں تو صفوں میں کیونکر کھڑے ہوں۔ جب امام آئے کھڑا ہوتا تو اول صف میں مرد کھڑے ہوں دوسری میں لڑکے تیسری میں خنثی چوتھی میں عورتیں۔ مسئلہ۔ اگر کوئی عورت مشہدۂ نماز میں مرد کے برابر کھڑی ہو کر شریک نماز ہوئے اور امام نے اسکی امامت کی نیت بھی کر لی تو نماز کس کی خراب ہوگی مرد کی نماز خراب ہوگی یعنی نماز فاسد ہوگی۔ عورت کی نماز فاسد نہیں ہوگی اور اگر امام نے عورت کی امامت کی نیت نہیں کی تو نماز مرد کی درست ہوگی اور عورت کی نماز نہ ہوگی مسئلہ۔ عورتوں کو جماعت میں حاضر ہونا جائز ہے یا نہیں۔ جوان عورتوں کو باتفاق جائز نہیں ہے مگر بڑھی عورتوں کو تین نمازوں میں حاضر ہونا جائز ہے۔ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک وہ نمازین۔ ہیں صبح اور مغرب اور عشاء کی۔ اور امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک کسی نماز میں جائز نہیں ہے۔ مسئلہ۔ جن لوگوں کو کوئی عذر نہ ہوا وہ تہذیب ہوں تو ایسے صاحب عذر کی کہ جسکو سلسلہ ابول کا عارضہ ہوا اقتدا کرنا جائز ہے یا نہیں۔ جائز نہیں ہے۔ اور ایسے ہی پاک عورت کو استحاضہ والی کی اقتدا جائز نہیں ہے۔ اور ایسے ہی کپڑے پہنے ہوئے کو برہنہ کی اقتدا جائز نہیں ہے۔ ایسے ہی اگر کوئی شخص نفل پڑھتا ہو تو فرض پڑھنے والے کو اقتدا جائز نہیں ہے۔ ہاں اگر کوئی شخص فرض پڑھتا ہو تو اس کے پیچھے نفل پڑھنا جائز ہے۔ مسئلہ۔ اگر کسی شخص نے ایک امام کے ساتھ جماعت سے نماز پڑھی پھر اسکو معلوم ہوا کہ امام بے وضو تھا تو یہ شخص نماز کا اعادہ کرے یا نہیں۔ ہمارے علماء کے نزدیک اعادہ کرے۔ اور امام شافعیؒ کے نزدیک اعادہ نہ کرے۔ مسئلہ۔ اگر وضو والا تیمم والے کی اقتدا کرے تو جائز ہے یا نہیں۔ امام ابو حنیفہؒ اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک جائز ہے اور امام محمدؒ کے نزدیک جائز نہیں ہے مسئلہ۔ پانچوں دھویا ہوا آدمی اس شخص کی اقتدا کر سکتا ہے کہ جسے مونہ پر مس کیا ہو باتفاق کر سکتا ہے مسئلہ۔ تیمم ہوا آدمی کھڑے ہو کر پانچوں کی اقتدا کر سکتا ہے یا نہیں۔ امام ابو حنیفہؒ اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک جائز ہے۔ اور امام محمدؒ کے نزدیک جائز نہیں۔ مسئلہ۔ اگر فارسی اتنی یعنی

نہایت ہی اسی ہے۔

فتویٰ پرسی ہے ۱۲

ان پرہ کے چھپے اقتدار کے توجاز ہے یا نہیں۔ نہیں جائز ہے۔ قادیانی اس شخص کو کہتے ہیں کہ جو قرآن پڑھا ہوا ہو اور اُسی وہ ہے جو قرآن پڑھا ہو۔ مسئلہ اگر کوئی شخص انارون سے نماز پڑھتا ہے یعنی رکوع و سجود نہیں کر سکتا ہے تو اسکی اقتدا ایسے شخص کو جائز ہے کہ جو کچھ اور سجود اور قیام پر قادر ہو۔ نہیں جائز ہے۔ مسئلہ اگر کوئی شخص ایک فرض پڑھتا ہو تو دوسرا فرض اُسکے ساتھ پڑھنا جائز ہے یا نہیں۔ یعنی مثلاً کوئی شخص عصر کی نماز پڑھتا ہو اور دوسرا کوئی شخص ظہر کی نماز کی اُسکے ساتھ اقتدار کرے۔ جائز نہیں ہے۔ مسئلہ نفل پڑھنے والے کو نفل پڑھنے والے کی اقتدا جائز ہے یا نہیں۔ جائز ہے مسئلہ نمازی کو نماز میں کئے چیزیں مکروہ ہیں۔ ایک اپنے بدن سے کھیلنا دوسرے کپڑے کھیلنا تیسرے انکریاں نماز کی جگہ سے ہٹانا مگر سجدہ کی واسطے ایک بار ہٹانا جائز ہے اگر سجدہ کرنا دشوار ہو۔ چوتھے انگلیاں چپکانا۔ پانچویں گولے پر ہاتھ رکھنا۔ چھٹے کپڑے کا ٹکنا۔ ساتویں چار زانو بیٹھنا یعنی پالتی مار کر مگر عذر کے ساتھ۔ آٹھویں قعدہ میں کتے کی طرح بیٹھنا۔ نوٹین کسی کو نماز میں سلام کا جواب ہاتھ سے دینا۔ دسویں بانوں میں گرہ لگا کر نماز پڑھنا۔ گیارہویں کپڑے کو بیٹھنا بارہویں دانتوں کی نکلی ہوئی چیز کھانا۔ لیکن نماز میں باہر سے کھانا پینا نماز کو فاسد کرتا ہے اگرچہ قلیل ہو۔ تیرہویں دانے یا مین دیکھنا نماز میں۔ سب مکروہ ہیں۔ مسئلہ اگر کسی شخص کو نماز میں حدت ہو تو کیا کرے۔ اگر امام ہو تو غلیفہ کرے اور خود جاکر وضو کرے اور واپس آئے اور اُسی جگہ سے بنا کر کے نماز کو پورا کرے اگر بات نہ کی ہو اور اگر از سر نو پڑھے تو بہتر ہے۔ مسئلہ اگر تشدید کے بعد حدت ہو تو کیا کرے۔ وضو کرے اور سلام پھیرے۔ مسئلہ اگر کوئی شخص نماز میں سو جائے پھر اُٹھتا سلام ہو جائے یا نماز میں دیوانہ ہو جائے یا بیہوش ہو جائے یا تہقیر کے ساتھ ہنسے تو کیا کرے۔ وضو کر کے نماز سرے سے پڑھے مسئلہ اگر کوئی شخص نماز میں قصد اُبات کرے یا بھول کر تو نماز اسکی باطل ہوگی یا نہیں۔ ہاں علماء کے نزدیک فاسد ہو جائیگی اور امام شافعی کے نزدیک بھول کر بات کرنے سے باطل ہو کر

لے چکر اسکا نہ ہو۔ اگر لگا کر دے گا اور دوسرا نماز میں نہ لے گا۔ نماز میں نہ لے گا۔ سلام نماز میں نہ لے گا۔

اور عمدہ اسے باطل ہوگی مسئلہ اگر کوئی تہجد کے مقدار میں پھر نماز احدث کیا یا بات کی یا ایسا کام کیا کہ جس سے نماز خراب ہو جاتی ہے اسکا کیا حکم ہے۔ نماز کا حد نہ ہوگی بلکہ پوری ہو جائیگی مگر وہ رہے گی مسئلہ اگر کوئی تیمم والا نماز میں پانی دیکھے تو تیمم اسکا باطل ہوگا یا نہیں۔ اگر پانی پر قادر ہے تو باطل ہو جائے گا ہمارے علماء کے نزدیک اور امام شافعی کے وقت قول میں کہ باطل ہوگا اور دوسرے سے باطل نہ ہوگا۔ مسئلہ اگر کوئی تیمم والا بقدر تشہد کے آخر نماز میں بیٹھے پھر پانی کو دیکھے یا مسح کی برکت تمام ہو جائے یا مؤذہ عمدہ آتھو اسکا پائون سے کھینچے یا انہی تھا اور کوئی سورت سیکھ لے یا برہنہ تھا کپڑا لٹکایا یا اشارہ سے نماز پڑھنے والا تھا اور رکوع و سجود پر قادر ہوا یا صاحب ترتیب کو گذشتہ نماز یاد آئی یا امام پڑھے ہوئے کو حدیث ہوا بعد ان پڑھ کو خلیفہ کیا یا صبح کی نماز میں آفتاب نکل آیا یا جبیر مسح کیا ہوا نہم کے اچھے ہو جانے سے گر پڑا یا عورت کو استحاضہ تھا اور نماز کا وقت نکل گیا یا جمعہ کی نماز میں عصر کا وقت آگیا تو انکا کیا حکم ہوگا۔ امام ابو حنیفہ کے نزدیک ان بارہوں صورتوں میں نماز باطل نہ ہوگی اور امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک باطل نہ ہوگی یعنی نماز پوری ہو جائے گی۔

۱۰۹  
۱۰۹  
نہجۃ الساریہ

## باب قضاء الفوات

فوات نمازوں کے مسائل  
اگر کسی شخص کی کوئی نماز فوت ہوئی اور دوسری نماز کا وقت آگیا تو پہلے کون سی نماز پڑھے اگر نماز کے وقت میں گنجائش ہے تو پہلے فوت نماز کو ادا کرے اگر وقت تنگ ہے تو پہلے وقتی نماز پڑھے۔ مسئلہ ترتیب نماز کے وجہوں سے ساقط ہوتی ہے۔ تین وجہ سے ایک فراوانی دوسری تنگی وقت کی۔ تیسری فوت شدہ نمازوں کا حد کثرت کو پونع جانا اور حد کثرت کو ہم بیان کریں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔ بھول جانے کی صورت یہ ہے کہ شلا کسی شخص نے نظر کی نماز پڑھی پھر اسکو یاد آیا کہ صبح کی نہیں پڑھی ہے تو کیا کرے۔ اس صبح کی نماز کو پڑھے اور نظر کی نماز کا اعادہ نہ کرے۔ اسکو بھول جانا کہتے ہیں۔ وقت کی تنگی

کی صورت یہ ہے کہ شمس شخص نے عشا کی نماز نہیں پڑھی اور صبح کی نماز میں اسکو یاد آیا اور وقت میں تنگی ہوتی جاتی ہے تو کیا کرے۔ اگر وقت ایسا ہے کہ چھ رکعت نماز کی پہنکتا ہے تو منہور باقی ہے پہلے عشا کی نماز پڑھے کیونکہ وہ تنگی وقت کی نہیں ہے اور اس کے بعد صبح کی نماز پڑھے۔ اگر وقت ایسا ہے کہ اتنی رکعتیں نہیں پڑھ سکتا ہے تو پہلے صبح کی نماز ادا کرے پھر بعد طلوع آفتاب عشا کی پڑھے۔ اسکو وقت کی تنگی کہتے ہیں۔ اور کثرت کی صورت یہ ہے کہ ایک شخص کی نمازین فوت ہوئی ہیں اگرچہ سے کم ہوں تو ان کو اسی طرح ادا کرے کہ جس طرح فوت ہوئی ہیں یعنی با ترتیب۔ لیکن اگرچہ ہوں تو ترتیب ساقط ہو جائیگی۔ اسکو پاپا ہے پہلے پڑھے اور یہ قول امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف کا ہے۔ اور امام محمد کے نزدیک پانچ تک کثرت ہے تو جب پانچ نمازین فوت ہوں تو ترتیب ساقط ہو جائیگی لیکن امام زفر کے نزدیک حد کثرت ایک مہینہ کی نمازین میں جب مہینہ سے زیادہ ہوں کی تب ترتیب ساقط ہوگی۔ اور امام شافعی کے نزدیک ترتیب بالکل شرط نہیں ہے۔ اور ابن ابی لیلیٰ کے دو قول ہیں ایک قول یہ ہے کہ ایک سال تک ترتیب ساقط نہیں ہوتی ہے اور جو ایک سال ہو جائے تو ترتیب ساقط ہو جاتی ہے اور دوسرا قول یہ ہے کہ کل ترتیب ساقط ہو جاتی ہے۔

## باب الاوقات التي يكره فيها الصلوة

ان وقتوں میں نماز پڑھنا مکروہ ہے

کے وقت میں کہ جن میں نماز پڑھنا جائز نہیں تین وقت ہیں۔ ایک سوچ نکلنے کے وقت دوسرے ٹھیک دوپہر کو۔ تیسرے آفتاب کے غروب ہونے کے وقت۔ اگر اسی دن کی عصر کی نماز کو غروب کے وقت ادا کرے تو جائز ہے۔ اور ان تینوں وقتوں میں سجدہ تہوت اور نماز جنازہ مکروہ تحریمہ ہے اور قضا نماز جائز نہیں ہے۔ اور طواف کے بعد جو نفل پڑھی جاتی ہیں وہ بھی جائز نہیں ہیں یہ وقت جو بیان ہوئے ان میں نماز منوع ہے۔

اور چھ وقت مکروہ ہیں۔ ایک یہ کہ صبح صادق ہونے کے بعد نماز صبح سے پہلے سوا دو سنت کے اور نماز پڑھنا دوسرے صبح کی نماز کے بعد آفتاب کے بلند ہونے تک تیسرے بعد نماز عصر کے غروب آفتاب تک۔ چوتھے بعد غروب ہونے آفتاب کے اور پہلے نماز مغرب کے۔ پانچویں جمعہ کے روز خطیب کے خطبہ پڑھنے کے وقت چھٹے عید کے روز عید گاہ میں عید کی نماز سے پہلے ان چھ وقتوں میں نماز نفل پڑھنا مکروہ ہے۔ اگر قضا نماز کو ان وقتوں میں پڑھے تو کچھ ڈر نہیں ہے۔

## باب النوافل والسنۃ

نفلوں اور سنتوں کا بیان

ہر نماز میں گئے گئے سنتیں ہیں۔ جانتا چاہیے کہ صبح کی نماز میں فرض سے پہلے دو رکعتیں ہیں۔ ظہر میں فرض سے پہلے چار رکعتیں اور دو رکعتیں بعد فرض کے اور چار رکعتیں عصر کے وقت فرض سے پہلے اور چاہے دو ہی پڑھے اور دو رکعتیں مغرب کے فرضوں کے بعد اور چار رکعتیں عشاء کے فرضوں سے پہلے اور چار رکعتیں فرضوں کے بعد اور چاہے دو ہی رکعت پڑھے فرضوں کے بعد ان چار کی جگہ مسئلہ نماز نفل دن اور رات میں دو دو کر کے پڑھے یا چار چار کر کے امام ابو حنیفہ کے نزدیک رات دن میں چار چار کر کے۔ اور امام ابو یوسف اور امام محمد کے نزدیک رات میں دو دو اور دن میں چار چار کر کے مگر امام شافعی کے نزدیک دو دو کر کے پڑھے مسئلہ اگر کوئی شخص رات میں نفل کی راہ سے آٹھ رکعتیں ایک سلام سے پڑھے تو جائز ہے یا نہیں۔ امام ابو حنیفہ کے نزدیک جائز ہے بلا کر است۔ اور امام ابو یوسف اور امام محمد کے نزدیک مکروہ ہے مگر ہر دو رکعت پر سلام پھیرنا جائز ہے۔ مسئلہ قرآن پڑھنا فرض کی گئی رکعتوں میں واجب ہے۔ دو میں باقی میں وہ مختار ہے۔ چاہے فاتحہ پڑھے اور چاہے تسبیح اور چاہے خاموش رہے۔ امام شافعی کے نزدیک چاروں میں۔ اور امام مالک کے نزدیک تین میں۔ اور حسن بصری کے

فقہی کی پڑ ہے ۱۲

کے نزدیک ایک رین - میں - اور ابو بکر صم اور ابن علیہ کے نزدیک قرأت فرض نہیں ہے مسئلہ نماز نفل میں کئے رکعتوں میں قرأت پڑھنا واجب ہے - کل رکعتوں میں - مسئلہ - اگر کسی شخص نے نماز نفل شروع کی اور پھر فاسد کر دی تو کیا کرے - ان کی قصایں دو رکعت پڑھے اور اسی طرح اس صورت میں کرے مثلاً چار رکعت نفل کی نیت کر کے نماز شروع کی پھر اداں بعد سے میں بیجا پھر کھڑا ہو کر بعد شروع شفیعہ ثانیہ نماز فاسد کی تو بھی اتفاق واجب ہے کہ دو رکعت نماز قضا پڑھے - مسئلہ اگر ایک شخص نماز نفل بھیج کر پڑھتا ہے اور ٹھکے ہونے کی طاقت رکھتا ہے تو جائز ہے یا نہیں - جائز ہے - امام شافعی کے نزدیک جائز نہیں ہے - مسئلہ اگر کوئی شخص نماز نفل کو کھڑے ہو کر شروع کرے اور پھر بیٹھ کر تمام کرے جائز ہے یا نہیں - امام ابو حنیفہ کے نزدیک جائز ہے - اور امام ابو یوسف اور امام محمد کے نزدیک اگر عذر ہو تو جائز ہے ورنہ جائز نہیں - مسئلہ اگر کوئی شخص سناڑے اور یا بان میں نماز کا وقت آگیا ہے اور اونٹ وغیرہ سے نیچے نہیں اتر سکتا ہے تو نماز کیونکر پڑھے - دابہ پر فرض جائز نہیں لیکن نماز نفل پڑھنا دابہ پر جائز ہے دابہ قبلہ کی طرف متوجہ ہو یا نہ ہو رکوع و سجود اشارے سے ادا کرے - واللہ اعلم

## باب سجود السہو

سجدہ سہو کے مسائل

سجدہ سہو نماز پڑھنے والے پر اس وقت واجب ہوتا ہے کہ نماز میں کوئی کچھ کم کرے یا کچھ زیادہ کرے اور اہستہ پڑھنے کی جگہ بلند پڑھے یا بلند پڑھنے کی جگہ اہستہ پڑھے اس وقت سجدہ سہو کرنا واجب ہوتا ہے مسئلہ سجدہ سہو کیونکر کرے جب قعدہ آخر میں تشہد کے مقدار میں لے ایک طرف سلام پھیرے اور دو سجدے سو کے کرے بعد اسکے تشہد پڑھے اور سلام نماز کا پھیرے - مسئلہ سجدہ سہو اگر امام پر واجب ہو تو مقتدیوں پر واجب ہوتا ہے یا نہیں - مقتدیوں پر بھی واجب ہے لیکن اگر امام سجدہ سہو کرے تو مقتدی



بھی کریں اگر امام ذکرے تو مقتدی بھی نہ کریں مسئلہ اگر کسی نے نماز میں سو گیا اور قعدہ  
 اولیٰ میں نہ بیٹھا اور بعد اس کے نماز ہی میں اُسکو یاد آیا کہ اول قعدہ میں نہیں بیٹھا ہوں  
 تو قعدہ کی طرف پھرے یا نہ پھرے۔ غور کرنا چاہیے کہ اگر ایسے وقت میں اُسکو یاد آیا ہے  
 کہ بیٹھنے کے قریب ہے تو بیٹھ جائے ورنہ سو کر یاد اگر کھڑی ہونے کے قریب ہے تو کھڑا ہو جائے  
 اور نماز کو تمام کر کے سجدہ سو کرے۔ مسئلہ اگر کسی کو اس طرح سو ہووے کہ آخر کے قعدہ  
 میں نہ بیٹھا یا پانچویں رکعت کو کھڑا ہو جائے اور پھر اُسکو یاد آئے پھر نوٹ کر بیٹھے نہیں  
 اگر پانچویں رکعت کا سجدہ کر لیا ہے تو نہ بیٹھے اور ایک رکعت اور پڑھے تو چھ نفل ہو جائیگی  
 اور فرض نہ ہوگی اور اگر اس پانچویں رکعت کا سجدہ نہیں کیا ہے تو نوٹ کر بیٹھ جائے  
 اور سجدہ سو کا کرے نماز اسکی پوری ہو جائیگی۔ اور اگر چوتھی رکعت میں آخر کے قعدہ  
 میں بیٹھا اور ابھی سلام نہیں پڑھا اور کھڑا ہو گیا اور گمان کیا کہ یہ قعدہ اولیٰ ہے پھر  
 پانچویں رکعت میں اُسکو یاد آیا کہ یہ قعدہ آخر تھا اگر پانچویں رکعت کا سجدہ نہیں کیا ہے  
 تو بیٹھ کر قعدہ کرے اور سلام پھیرے۔ اور اگر پانچویں رکعت میں سجدہ کر لیا ہے تو  
 ایک رکعت اس کے ساتھ اور پڑھے تو چھ رکعتیں ہو جائیں پھر سلام پھیرے اس  
 صورت میں چار فرض ہوں گے اور دو نفل۔ مسئلہ اگر کسی کو نماز میں شک پڑے  
 کہ تین رکعتیں پڑھی ہیں یا دو تو کیا کرے۔ اگر یہ شک پہلے مرتبہ ہو تو نماز کو پھرے اور  
 اگر یہ شک بہت دفعہ ہوا تو گمان غالب پر بنا کرے اور اگر گمان غالب کسی طرف نہیں  
 تو یقین پر بنا کرے یعنی کم کو اختیار کر کے نماز کو تمام کرے۔

## باب صلوٰۃ المریض

مریض کی نماز کے سائل

اگر کوئی شخص بیمار ہے کہ کھڑے ہو کر نماز نہیں پڑھ سکتا ہے تو کس طرح پڑھے۔ بیٹھ کر  
 پڑھے رکوع و سجود کے ساتھ۔ مسئلہ اگر رکوع و سجود بھی نہیں کر سکتا ہے تو کیونکر پڑھے

اشارے سے پڑے مگر رکوع کے وقت نہ کہ کھٹکالے اور سجدے کے وقت اس سے زیادہ جھکا لے  
 تاکہ رکوع و سجود میں فرق ہو جائے اور سجدے کے واسطے منہ کے سامنے کوئی چیز استعرا بلند نہ  
 رکھے کہ جس میں جھکنا نہ پڑے بلکہ اسی طرح اشارے سے سجدہ کرنا چاہیے کہ جیسا بیان ہوا یہ  
 کوئی شے بلند سامنے رکھ لے جس پر جھک کر سجدہ کرے۔ مسئلہ اگر بیٹھ بھی نہیں سکتا ہے تو کیونکر  
 پڑے۔ چپٹ لیٹے اور پانوں قبیلے کے طرف کرے اور سر اٹھا کر رکوع و سجود کا اشارہ کرے اور  
 اگر نماز کو اشارہ سر سے بھی نہ پڑ سکے تو موقوف رکھے۔ اور چشم و ابرو اور دل کے اشارے سے  
 نہ پڑے مسئلہ اگر کوئی شخص کھڑے ہونے پر قادر ہے اور رکوع و سجود پر قادر نہیں ہے تو  
 کیونکر نماز پڑے۔ امام ابو حنیفہؒ اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک قیام لازم نہ ہوگا اور امام محمدؒ کے  
 نزدیک قیام لازم ہوگا۔ مسئلہ اگر کوئی شخص کھڑے ہو کر نماز پڑھتا تھا اور نماز ہی میں  
 بیمار ہو گیا تو کیا کرے۔ نماز بیٹھ کر تمام کرے مگر رکوع و سجود کے ساتھ اور اگر رکوع و سجود پر بھی  
 قادر نہ ہو تو اشارے سے پڑے جیسا اوپر مذکور ہوا مسئلہ ایسے ہی اگر کسی بیمار نے بیٹھ کر نماز  
 شروع کی اور اسی نماز میں کھڑے ہونے پر قادر ہو گیا تو کیا کرے یعنی اسی نماز پر بنا کرے  
 یا نہیں امام ابو حنیفہؒ اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک اسی نماز پر بنا کرے پورا کرے اور اگر اشارے  
 سے پڑھتا تھا سر سے پڑے مسئلہ اگر کوئی شخص میوش ہوا اور بیوشی سے نماز میں  
 اسکی فوت ہوئی تو اسکی قضا واجب ہوگی یا نہیں یحییٰ کہ پانچ نمازین فوت ہوئی ہیں  
 یا پانچ سے کم اگر پانچ سے کم فوت ہوئی ہیں قضا واجب ہوگی اور اگر پانچ یا زیادہ فوت  
 ہوئی ہیں تو قضا واجب نہ ہوگی۔

## باب سجدۃ السلاوۃ

سجدۃ تلاوت کے مسائل

قرآن میں سجدے کے جگہ ہیں۔ چودہ جگہ۔ ایک سورہ اعراف کے آخر میں۔ دوسرا سورہ رعد  
 تیسرا سورہ نحل میں چوتھا سورہ نبی اسرائیل میں۔ پانچواں سورہ مریم میں۔ چھٹا سورہ حج

کے اول میں۔ ساتواں سورہ فرقان میں۔ اٹھواں سورہ نمل میں۔ نوں سورہ الم تنزیل  
 میں۔ دسواں سورہ صا میں۔ گیارہواں سورہ بقرہ میں۔ بارہواں سورہ النجم میں۔ ستر  
 سورہ اذا السماء انشقت میں۔ چودھواں سورہ اقرآ باسمہ میں۔ مسئلہ عیدہ تلاوت کا کیا  
 حکم ہے۔ ہمارے علماء کے نزدیک واجب ہے۔ مسئلہ عیدہ تلاوت کس پر واجب ہے تا  
 ہے پڑھنے والے پر اور سنے والے پر سنے والا قرآن کے سنے کا قصد رکھتا ہو یا نہ  
 رکھتا ہو۔ مسئلہ اگر امام عیدہ کی آیت پڑھے تو امام اور مقتدی پر واجب ہے کہ عیدہ  
 کریں یا نہیں۔ واجب ہے لیکن اگر امام عیدہ کرے تو مقتدی بھی کریں اور اگر امام نکرے  
 تو مقتدی بھی نکرے اور اگر مقتدی آیت عیدہ کی پڑھے تو نہ مقتدی پر واجب ہے نہ امام  
 پر۔ مسئلہ اگر کوئی شخص خارج از نماز عیدہ کی آیت پڑھے تو ان سنے والوں پر جو نماز پڑھتے  
 ہوں عیدہ واجب ہے یا نہیں۔ باتفاق واجب ہے لیکن نماز سے باہر اگر عیدہ نکرے  
 نہ نماز میں مسئلہ اگر نماز میں عیدہ کر لیں تو جائز ہے یا نہیں۔ امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف  
 کے نزدیک نماز تو جائز ہے مگر وہ عیدہ عیدہ تلاوت میں محسوب نہوگا۔ اور امام محمد کے نزدیک  
 نماز باطل ہو جائے گی۔ مسئلہ اگر کوئی شخص عیدہ کی آیت کو بار بار پڑھے تو ہر دفعہ کے  
 پڑھنے پر عیدہ کرے یا نہیں۔ ایک ہی عیدہ واجب ہوگا اگرچہ بہت دفعہ پڑھے۔ اور  
 ایسے ہی اگر کوئی شخص باہر نماز کے عیدہ کی آیت پڑھے پھر اٹھے اور نماز میں کھڑا ہو کر  
 اسی عیدہ کی آیت کو پڑھے اور ایک عیدہ کرے جائز ہے یا نہیں۔ یہی ایک عیدہ کافی  
 ہوگا دونوں کے پڑھنے میں اور لیکن اگر باہر نماز کے آیت عیدہ کی پڑھی اور عیدہ کیا اور پھر  
 تھوڑی دیر کے بعد نماز میں کھڑا ہوا اور اسی آیت عیدہ کو پڑھا تو دوسرا عیدہ کرنا چاہیے  
 اور وہ عیدہ کہ پہلے اس سے کیا ہے اس دوسرے عیدہ کو کافی نہوگا۔ مسئلہ اگر  
 کوئی چاہے کہ عیدہ تلاوت ادا کرے تو کہو نہ کرے تب تکیر کے اور بے ماتحہ اٹھائے عیدہ کرے  
 اور تب تکیر کرے سر اٹھائے اور نہ تشہد کے واسطے بیٹھے اور نہ سلا کہے اور وہ دعا

کہ مسجد کے واسطے کافی ہے پڑھے۔

## باب صلوة المسافر

مسافر کی نماز کے مسائل

عمر گزری

وہ سفر کو ان سبب سے کہ جس میں احکام شریعہ کے بدل جاتے ہیں کوئی شخص اپنے شہر سے اُس جگہ جانے کا قصد کرے کہ اسکے شہر سے تین رات دن کی راہ ہو یا نہ یا وہ لڑے ہوئے اونٹ کی رفتار سے یا پاؤہ میاں چال سے اور کشتی کہ جو پانی میں چلتی ہے حکم اسکا یہ نہیں بلکہ متوسط چال کی کشتی تین شب و روز میں جتنی دور جاسکے اتنی مسافت سفر ہر یامین معتبر ہوگی۔ مسئلہ۔ مسافر کو فرض کئے پڑھنے چاہئیں۔ چار فرض والی نماز کے دو فرض پڑھنا چاہئیں دو سے زیادہ جائز نہیں۔ اگر کوئی چار رکعتیں پڑھے تو دیکھنا چاہیے کہ اگر پہلے قعدہ میں بیٹھا ہے تو دو فرض ہوں گے اور دو نفل ہمارے علماء کے نزدیک۔ اور امام شافعی کے نزدیک چاروں رکعتیں فرض ہوں گی۔ اور اگر پہلے قعدہ میں نہیں بیٹھا ہے تو امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف کے نزدیک چاروں رکعتیں نفل ہوں گی۔ اور امام محمد کے نزدیک باطل ہو جائے گی۔ مسئلہ۔ مسافر دو رکعتیں کہے شروع کرے جب شہر کی آبادی سے علاحدہ ہو جائے۔ مسئلہ۔ مسافر کے چیز سے مقیم ہو جاتا ہے۔ تین چیز سے ایک یہ کہ کسی شہر میں پندرہ روز رہنے کی نیت کرے دوسرے مقیم امام کی اقتدا کرنے سے تیسرے جب اپنے شہر میں پونچھے خواہ نیت پندرہ روز کی کرے یا نہ کرے غرض ان تینوں جگہ چار رکعتیں پڑھے۔ اور اگر کسی شہر میں پندرہ روز سے ٹھہرنے کی نیت کر لے گا تو مقیم نہوگا مسئلہ۔ اگر کوئی مسافر کسی شہر میں پونچھ کر اور پندرہ روز ٹھہرنے کی نیت کرے اور کہتا رہے کہ آج جاؤں گا یا کل اور برسوں رہے تو نماز کس طرح پڑھے۔ دہوی کوعت پڑھے اگرچہ برسوں رہے مسئلہ۔ اگر لشکر اسلام دارالحرب میں پونچھا اور پندرہ روز رہنے کی نیت کی تو مقیم ہوگا یا نہیں۔ امام ابو حنیفہ اور امام محمد کے نزدیک مقیم نہوگا۔ اور امام ابو یوسف

کے نزدیک اگر خیموں وغیرہ میں رہے گا تو نیت اقامت کی درست نہوگی اور اگر شہر یا پہاڑ  
 آتر چکا تو درست ہوگی۔ اور امام نے فرمے کہ نزدیک اگر لشکر اسلام کو کوئی قوت و شوکت ہو  
 تو چار رکعتیں پڑھے ورنہ دو یعنی مسافر ہے گا۔ مسئلہ مقيم کو مسافر کے ساتھ نماز میں اتھکا  
 کرنا جائز ہے یا نہیں جائز ہے لیکن جب مسافر مقيموں کی امامت کرے تو دو رکعت  
 پڑھ کر سلام پھیر دے اور متعجب ہے کہ ان مقيموں سے کہدے کہ نماز اپنی پوری کرو  
 میں مسافر ہوں مسئلہ اگر کوئی مقيم مسافروں کی امامت کرے تو کتنے رکعتیں پڑھے۔ مقيم  
 امام چار رکعتیں پڑھے اور مسافر بھی انکی متابعت میں چار رکعتیں پڑھیں۔ مسئلہ ایک  
 شخص کا گھر ایک شہر میں تھا پھر وہاں سے نقل کر کے دوسرے شہر میں جا کر مقيم ہوا پھر اس  
 دوسرے شہر سے چلا کر مسافر ہوا اور پہلے شہر میں جہاں اسکا گھر تھا پونچا وہ مقيم ہوگا یا نہیں۔ وہ  
 مسافر ہے یعنی دو ہی رکعت پڑھے جب تک اپنے دوسرے شہر میں پونچے۔ مسئلہ  
 اگر کوئی مسافر مکہ اور منامین پندرہ روز رہنے کی نیت کرے تو نماز میں قصر کرے یا نہیں  
 قصر کرے یعنی دو ہی رکعت پڑھے کیونکہ یہ نیت اقامت کی درست نہیں ہے یعنی کہ اور منام  
 دو چیزیں ہیں۔ پندرہ دن کی نیت ایک جگہ ہونی چاہیے۔ مسئلہ اگر ایک شخص کی کچھ زمین  
 اپنے شہر میں فوت ہو میں سفر میں چاہتا ہے کہ انکی قضا کرے تو کتنے رکعتیں پڑھے چار  
 رکعتیں پڑھے اور ایسے ہی اگر کسی کی سفر میں نماز میں فوت ہوئی ہیں تو حضور میں دو رکعت سے  
 انکی قضا کرے۔ مسئلہ گنہگار اور مطیع سفر کی رخصت میں یکساں ہیں یا نہیں۔ ہاں  
 علماء کے نزدیک یکساں ہیں یعنی دونوں کو قصر کرنا چاہیے۔ گنہگار وہ ہے کہ رہزنی کرے اور  
 مسلمانوں کو نقصان پہنچائے۔ اور مطیع اسکو کہتے ہیں کہ تجارت کے واسطے سفر کرے  
 یا حج کے لیے۔ مسئلہ دو نمازوں کا جمع کرنا جائز ہے یا نہیں۔ فعلاً جائز ہے اور وقتاً جائز  
 نہیں فعلاً کیونکہ ہے۔ جیسے کہ ظہر کی نماز آخر وقت میں پڑھیں اور عصر کی نماز کو اول وقت  
 میں پڑھ کر دونوں کو ایک جگہ جمع کریں۔ اور وقتاً وہ ہے کہ ظہر کے وقت میں عصر کی نماز پڑھیں

جائز نہیں ہے مگر وفات اور مزدغین کو وفات میں عصر کی نماز کو نذر کے وقت میں پڑھیں جائز ہے۔ از شریح۔ اسی طرح مزدغین مغرب اور عشاء کو جمع کرنے کا عشاء کے وقت میں حکم ہے مسئلہ کشتی میں نماز بیٹھ کر پڑھنا جائز ہے یا نہیں۔ امام ابو حنیفہ کے نزدیک جائز ہے اگرچہ کھڑے ہونے کی قوت رکھتا ہو۔ اور امام ابو یوسف اور امام محمد کے نزدیک جائز نہیں ہے مگر عذر کے ساتھ۔

## باب صلوٰۃ المجموعہ

جمع کی نماز کے مسائل

نماز جمعہ کی کئی شرطوں سے واجب ہے پانچ شرطوں سے۔ ایک یہ کہ شہر جامع ہونا چاہیے دوسرے بادشاہ صاحب حکم جو کو قائم کرے تیسرے جماعت چوتھے خطبہ پانچویں وقت خطبہ کو چاہیے کہ دو خطبے پڑھے اور دونوں خطبوں کے درمیان بیٹھ کر علیحدگی ظاہر کرے مسئلہ خطبہ بیٹھ کر پڑھے یا کھڑے ہو کر۔ کھڑے ہو کر با وضو۔ مسئلہ اگر خطیب فقط خدا تعالیٰ کے ذکر ہی پر کفایت کرے تو جائز ہے یا نہیں۔ امام ابو حنیفہ کے نزدیک جائز ہے اور امام ابو یوسف اور امام محمد کے نزدیک جائز نہیں جب تک خطبہ دراز نہ پڑھے بلکہ اتنا کہ لوگ اس کو خطبہ کہیں۔ مسئلہ اگر خطیب بیٹھ کر بے وضو خطبہ پڑھے تو جائز ہے یا نہیں۔ جائز ہے مگر کراہت کے ساتھ۔ مسئلہ نماز جمعہ کی جماعت کے واسطے کتنے آدمی چاہئیں۔ امام ابو حنیفہ کے نزدیک کم سے کم سو اے امام کے تین شخص ہوں اور امام ابو یوسف اور امام محمد کے نزدیک سو اے امام کے دو شخص۔ مسئلہ جمعہ کی نماز میں قرائت بلند پڑھے یا آہستہ اور سورۃ معین پڑھے یا جون سی چاہے۔ قرائت بلند پڑھے اور سورۃ معین کر کے نہ پڑھے جہاں سے چاہے قرآن میں سے پڑھے۔ مسئلہ مسافروں اور غلاموں اور بیماروں اور عورتوں پر جمعو واجب ہے یا نہیں۔ اپنی جمعو واجب نہیں ہے لیکن اگر حاضر ہوں تو سب کے ساتھ جمعہ پڑھیں وقت کے فرض سے ادا ہو جائیں گے یعنی ظہر سے۔

نماز جمعہ کی شرائط پانچ ہیں۔ ایک شہر جامع ہونا چاہیے۔ دو بادشاہ صاحب حکم جو کو قائم کرے۔ تیسرا پانچ شرطوں سے۔ ایک یہ کہ شہر جامع ہونا چاہیے۔ دوسرے بادشاہ صاحب حکم جو کو قائم کرے۔ تیسرے جماعت چوتھے خطبہ پانچویں وقت خطبہ کو چاہیے کہ دو خطبے پڑھے اور دونوں خطبوں کے درمیان بیٹھ کر علیحدگی ظاہر کرے۔ مسئلہ خطبہ بیٹھ کر پڑھے یا کھڑے ہو کر۔ کھڑے ہو کر با وضو۔ مسئلہ اگر خطیب فقط خدا تعالیٰ کے ذکر ہی پر کفایت کرے تو جائز ہے یا نہیں۔ امام ابو حنیفہ کے نزدیک جائز ہے اور امام ابو یوسف اور امام محمد کے نزدیک جائز نہیں جب تک خطبہ دراز نہ پڑھے بلکہ اتنا کہ لوگ اس کو خطبہ کہیں۔ مسئلہ اگر خطیب بیٹھ کر بے وضو خطبہ پڑھے تو جائز ہے یا نہیں۔ جائز ہے مگر کراہت کے ساتھ۔ مسئلہ نماز جمعہ کی جماعت کے واسطے کتنے آدمی چاہئیں۔ امام ابو حنیفہ کے نزدیک کم سے کم سو اے امام کے تین شخص ہوں اور امام ابو یوسف اور امام محمد کے نزدیک سو اے امام کے دو شخص۔ مسئلہ جمعہ کی نماز میں قرائت بلند پڑھے یا آہستہ اور سورۃ معین پڑھے یا جون سی چاہے۔ قرائت بلند پڑھے اور سورۃ معین کر کے نہ پڑھے جہاں سے چاہے قرآن میں سے پڑھے۔ مسئلہ مسافروں اور غلاموں اور بیماروں اور عورتوں پر جمعو واجب ہے یا نہیں۔ اپنی جمعو واجب نہیں ہے لیکن اگر حاضر ہوں تو سب کے ساتھ جمعہ پڑھیں وقت کے فرض سے ادا ہو جائیں گے یعنی ظہر سے۔

نماز جمعہ کی شرائط

تو جہاں سے ہے

اگر کوئی مسافر یا بیمار یا غلام جمعہ کی اقامت کرے تو جائز ہے یا نہیں۔ جائز ہے مسئلہ  
اگر کوئی شخص جمعہ کے روز ظہر کی نماز گھر میں پڑھی پھر اسے قصد کیا کہ میں جمعہ کی نماز  
پڑھوں اور امام منور نماز میں ہے تو اسکی ظہر کی نماز کا کیا حکم ہے۔ امام ابو حنیفہ کے  
نزدیک جسوقت جامع مسجد کی طرف چلے گا فوراً نماز ظہر اسکی فاسد ہو جائے گی اور  
امام ابو یوسف اور امام محمد کے نزدیک نماز ظہر اسکی فاسد نہوگی جب تک نماز جمعہ میں غائب  
نہوگا اور مکروہ ہے معذورون کو کہ ظہر کی نماز کو جمعہ کے روز جماعت سے پڑھیں اسی  
طرح قیدیون کو جماعت کرنا مکروہ ہے۔ چاہیے کہ ہر شخص نماز اپنی الگ الگ پڑھے مسئلہ  
اگر کوئی شخص امام کو جمعہ کی نماز میں پاسے تو کیا کرے۔ اسکے ساتھ نماز جمعہ کی ادا کرے  
یعنی دو رکعت اور اگر چہجدے یا تشدد میں ملے تو دوہی رکعت جمعہ کی تنہا پڑھے۔ اور امام  
محمد کے نزدیک اگر امام کے ساتھ ایک رکعت پاسے یا زیادہ تو جمعہ کی نماز ادا کرے اور  
اگر نہ ملے تو چار رکعتیں ظہر کی پڑھے امام کی تحریر کے ساتھ ۱۰ اور لوگوں کو چاہیے کہ جمعہ کے  
روز جس وقت اول اذان سنتین خرید و فروخت کو ترک کریں اور جمعہ کی نماز کی طرف توجہ  
ہوں مسئلہ جب خطیب جمعہ کے روز خطبے کے واسطے آئے تو اور لوگوں کو کیا کرنا چاہیے۔  
خاموش رہیں اور نماز نہ پڑھیں جب تک خطیب خطبے سے فارغ نہ ہو جائے اور جب  
خطیب منبر پر جائے تو مؤذن اسکے سامنے نماز کی اذان کہے اور جب خطبہ سے  
فارغ ہو تو اقامت کہے پھر نماز جمعہ کی پڑھیں۔

## باب العیدین

عید کی نماز کے مسائل

مسلمانوں کے واسطے عید الفطر میں مستحب کیا ہے صبح کو عید گاہ میں حاضر ہونے سے پہلے  
کچھ کھائیں اور غسل کریں اور عمدہ لباس پہنیں اور خوشبو لگائیں اگر میسر ہو پھر عید گاہ کو  
جائیں۔ مسئلہ عید الفطر کے روز عید گاہ کی راہ میں آواز سے تکیہ کریں یا نہیں امام

جو خیفہ کے نزدیک تکبیر پھر کہیں اور امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ اور امام شافعیؒ کے نزدیک کہیں۔ مسئلہ عید گاہ میں عید کی نماز سے پہلے نفل نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں۔ ہمارے علماء کے نزدیک جائز نہیں ہے۔ مسئلہ عید کی نماز کا وقت کب ہوتا ہے۔ جہوت آفتاب بلند ہو کہ اسپر نظر نہ ٹھہرے کب تک رہتا ہے۔ زوال سے پہلے تک۔ مسئلہ عید کی نماز کی کئی رکعتیں ہیں۔ دو رکعت اور امام ہر رکعت میں جو سورۃ چاہے باواز بلند پڑھے۔ عید کی نماز میں امام کے تکبیرین کہے۔ بقول عبداللہ بن مسعودؓ کے نو تکبیرین کہے پانچ تکبیرین اول رکعت میں اور چار دوسری رکعت میں۔ جب امام عید کی نماز ادا کرنے کا ارادہ کرے تو چاہیے کہ پہلے تکبیر نحر یہ کہے اسکے بعد تین تکبیرین اور کہے بعد اسکے قرآن پڑھے یعنی فاتحہ اور کوئی سورۃ۔ پھر تکبیر کہے اور رکوع میں جائے تو اول رکعت میں پانچون تکبیرین ہو جائیں گی جب ایک رکعت پڑھ چکے تو دوسری رکعت کو قرآن مجید سے شروع کرے جب قرائت پڑھ چکے تین تکبیرین کہے پھر چوتھی تکبیر لکر رکوع میں جائے تو دوسری رکعت میں چھ تکبیر رکوع کے چار ہو جائیں گی تو دونوں رکعتوں کی ملکر نو تکبیرین ہو جائیں گی یہ قول امام ابو خیفہ کا ہے اور عبداللہ ابن عباسؓ کے تین قول ہیں ایک قول یہ ہے کہ بارہ تکبیرین کے سات پہلی میں اور پانچ دوسری میں۔ اور قول دوسرا یہ ہے کہ تیرہ تکبیرین کے سات پہلی میں اور پانچ دوسری میں اور قول تیسرا یہ ہے کہ پندرہ تکبیرین کے آٹھ پہلی میں اور سات دوسری میں۔ اس صورت میں ہر رکعت میں چھ تکبیرین زیادہ ہوں گی۔ اور قول امیر المؤمنین علیؓ کا یہ ہے کہ عید الفطر میں گیارہ تکبیرین کے چھ اول میں اور پانچ دوسری میں تو ہر رکعت میں چار زیادہ ہوں گی مسئلہ پہلے تکبیر کے باقرآن مجید پڑھے عبداللہ بن مسعودؓ کا قول ہے کہ پہلی رکعت میں نو تکبیرین کہے پھر قرائت کرے اور دوسری رکعت میں پہلے قرآن پڑھے پھر تکبیرین کہے اور اسکو نوالی میں القرائتین کہتے ہیں اور امیر المؤمنین

مردی ای پڑھے

مردی ای پڑھے

مردی ای پڑھے



نہایت پر غور سے دیکھو کہ یہاں تک کہ یہ مسئلہ نہایت ہی عجیب و غریب ہے

نہایت ہی عجیب و غریب ہے

حضرت علی کا ارشاد ہے کہ دونوں کعتوں میں پچھتے قرآن پڑھے پھر تکبیر پڑھے۔  
 توالی میں التکبیر والقرآن کہتے ہیں۔ اور بعد اللہ بن عباس کا قول یہ ہے کہ دونوں کعتوں  
 میں پہلے تکبیر پڑھے پھر قرآن پڑھے۔ اسکو توالی میں القرآن والتکبیر کہتے ہیں۔ مسئلہ۔  
 پہلے تکبیر پڑھے یا بھانک اللہم و بھوک پڑھے۔ پہلے بھانک اللہم و بھوک پڑھے  
 پھر تکبیر پڑھے پھر عود پڑھے پھر قرآن پڑھے یعنی عود تکبیرات کے پیچھے اور قرأت سے  
 پہلے پڑھے۔ اور امام ابو یوسف کے قول میں یوں ہے کہ پہلے بھانک اللہم و بھوک و عود  
 پڑھے پھر تکبیر پڑھے پھر قرآن پڑھے۔ اور امام ابو زاعی کا قول یہ ہے کہ پہلے تکبیر پڑھے  
 پھر بھانک اللہم و بھوک پڑھے پھر عود اس کے بعد قرآن پڑھے مسئلہ خبطہ پہلے نماز کے پڑھے  
 یا نماز کے بعد۔ نماز کے بعد و خبطہ پڑھے اور ان میں لوگوں کو صدقہ فطر کے احکام سنائے  
 مسئلہ اگر کسی شخص کی عید کی نماز فوت ہوئی یعنی عید گاہ میں اسوقت پہنچا کہ نماز ہوگ  
 فارغ ہو چکے وہ شخص قضا کرے یا نہیں۔ امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف کے نزدیک قضا  
 واجب نہیں ہے۔ اور امام محمد اور امام شافعی کے نزدیک قضا واجب ہوگی۔ مسئلہ  
 اگر بار و غیرہ سے چاند چھپا رہا اور لوگوں نے نہیں دیکھا اور بعد زوال کے لوگ چاند دیکھنے  
 کی گواہی دین تو اس روز نماز پڑھیں یا نہیں۔ اس دن نہ پڑھیں بلکہ دوسرے روز پڑھیں  
 اور اگر دوسرے روز کوئی عذر ایسا ہو کہ جیسے پانی کا متواتر برسنا یا اور کوئی خوف پیدا ہو جائے  
 تو تیسرے روز نماز پڑھیں یا نہیں۔ نہ پڑھیں۔ مسئلہ عید اضحیٰ میں لوگوں کے واسطے سحب  
 کیا ہے غسل کریں نئے کپڑے پہنیں اور خوشبو لگائیں اور کھانے میں دیر کریں یعنی نماز  
 سے فارغ ہو کر کھائیں اور عید گاہ میں نماز پڑھیں مسئلہ عید اضحیٰ میں عید گاہ کی راہ میں  
 تکبیر کہتے ہوے جائیں یا نہیں۔ تمام علماء کا اتفاق ہے کہ تکبیر بجز کہتے ہوے جائیں مسئلہ  
 عید اضحیٰ میں کسے کعتیں پڑھیں۔ دو کعتیں پڑھیں مثل عید الفطر کے بعد نماز کے دو خطبے  
 پڑھیں و خطیب کو چاہیے کہ لوگوں کو تعزانی کرنا اور اس کے احکام سنائے اور ایام قشر کی

تکبیرین اگر عید اضحیٰ کے روز کوئی عذر ہو جائے کہ اس روز نماز نہ پڑھ سکیں تو دوسرے روز پڑھیں اور اگر دوسرے روز بھی کوئی عذر ہو تو تیسرے روز پڑھیں اور اگر تیسرے روز بھی کوئی عذر ہو تو چوتھے روز پڑھیں۔ مسئلہ ایام تشریق کی تکبیرین کس روز سے شروع کریں۔ امیر المؤمنین حضرت عمر اور حضرت عثمان اور حضرت علی اور عبداللہ بن مسعود متفق ہیں کہ نوین تاریخ ذی الحجہ کی صبح سے شروع کریں۔ لیکن ختم میں اختلاف رکھتے ہیں عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ وہ آٹھ نمازیں ہیں کہ جن میں تکبیر کمین نبی نوین کی صبح کو شروع کریں دسویں یعنی عید کے روز عصر کے وقت ختم کریں اور یہ قول امام اعظم ابو حنیفہ کا مختار ہے۔ اور امیر المؤمنین علی کا ارشاد ہے کہ تیرہویں تاریخ کی عصر کو ختم کریں اور تیسریں نمازیں ہیں اور اس قول کو امام ابو یوسف اور امام محمد نے اختیار کیا ہے۔ اور امیر المؤمنین عمر کے دو قول ہیں ایک میں بائیس نمازیں ہیں اور ایک میں پچیس۔ اور امیر المؤمنین عثمان غنی کا اختتام میں کوئی قول نہیں ہے اور قول کا مانند عبداللہ بن عباس اور عبداللہ ابن عمر اور زید ابن ثابت اور عائشہ کا یہ ہے کہ عید کے روز ظہر سے شروع کریں لیکن اختتام میں اختلاف کرتے ہیں عبداللہ بن عباس کہتے ہیں کہ تیرہویں تاریخ کی صبح کو تمام کریں اور یہ پندرہ نمازیں جو ہیں اور عبداللہ ابن عمر فرماتے ہیں کہ تیرہویں کی ظہر کو ختم کریں یہ سولہ نمازیں جو ہیں اور زید ابن ثابت فرماتے ہیں کہ تیرہویں کی عصر کو ختم کریں اور یہ سترہ نمازیں جو ہیں اور حضرت عائشہ کا اختتام میں کوئی قول نہیں ہے۔ مسئلہ تکبیر کو کب کرے یوں کہ اللہ اکبر اللہ اکبر لا اللہ الا اللہ واللہ اکبر واللہ اکبر واللہ اکبر۔ مسئلہ تکبیرات ایام تشریق کے وجوب کی لئے شرطیں ہیں امام ابو حنیفہ کے نزدیک پانچ ہیں ایک یقیم ہونا دوسرے شہر چاہے تیسرے جماعت جو تھے جماعت متحب پانچویں نماز فرض کا ہونا چاہیے اور نماز افضل اور نماز قضا نہ ہو۔ اور جماعت متحب وہ ہے کہ جماعت مردوں کی ہو نہ عورتوں کی۔ اور امام ابو یوسف کے نزدیک کوئی ایسا شرط نہیں ہے۔

لا یشترک فیہ

لا یشترک فیہ

لا یشترک فیہ

## باب صلوٰۃ الکسوف

سورج گہن کی نماز کے مسائل  
سورج گہن میں نماز کو نو رکڑیں۔ امام جماعت کے ساتھ دو رکعت نماز پڑھے شل نفل کے سورج ہر  
علماء کے نزدیک ہر رکعت میں ایک رکوع کرے اور امام شافعی کے نزدیک ہر رکعت  
میں دو رکوع کرے اس طرح کہ پہلے رکوع کرے پھر سیدھا ہو کر کھڑا ہو پھر قرآن پڑھے اور پھر  
رکوع کرے۔ مسئلہ سورج گہن کی نماز میں قرأت بلند پڑھے یا آہستہ۔ امام ابو حنیفہ کے  
نزدیک آہستہ۔ اور امام ابو یوسف اور امام محمد اور امام شافعی کے نزدیک بلند پڑھے۔  
مسئلہ قرأت کو طول دے یا اختصار کرے۔ باتفاق قرأت کو طول دے اور جب نماز  
قانع ہو تو دعا کرے یہاں تک کہ آفتاب کھل جائے۔ مسئلہ سورج گہن میں امامت کون  
کرے۔ جمہور کا امام امامت کرے۔ مسئلہ چاند گہن میں جماعت ہے یا نہیں۔ چاند گہن  
میں جماعت نہیں ہے ہر شخص تنہا نماز پڑھے اور ہر دو گہن میں خطبہ نہیں ہے۔

## باب صلوٰۃ الاستسقاء

سینہ کی نماز کے مسائل  
سینہ لگی طلب میں نماز ہے یا نہیں۔ امام ابو حنیفہ کے نزدیک نماز نہیں ہے فقط دعا کریں  
اور استغفار کریں اور اگر الگ الگ نماز پڑھیں تو جائز ہے اور امام ابو یوسف کے نزدیک  
جماعت سے نماز پڑھیں اور امام قرأت کے ساتھ دو رکعت پڑھے پھر خطبہ پڑھے اور قلیل  
کی طرف منہ کر کے دعا کرے۔ مسئلہ امام دعا پڑھنے میں چادر پھیرے یا نہیں۔ ہر  
علماء کے نزدیک چادر پھیرے اور قوم کے لوگ چادر نہ ٹوٹیں اور اہل ذمہ استسقاء میں شل نفل

## باب قیام شہر رمضان

رمضان کی تراویح کا بیان  
جاننا چاہیے کہ رمضان میں لوگوں کے واسطے مستحب کیا ہے نماز و نساء کے بعد جمع ہونا

اور امام اُن کے ساتھ پہلے ترویج پڑھے یعنی تیس رکعت اور ہر ترویج یعنی چار رکعت کے بعد سلام پھیرا اور ہر دو ترویج کے درمیان میں بعد ایک ترویج کے بیٹھ کر آرام کریں اور بعد تراویح کے جامعہ دتر پڑھیں اور تر جماعت سے پڑھنا سوائے رمضان اور نوہین جائز نہیں ہے

## باب صلوٰۃ الخوف

خوف کی نماز کے مسائل

جب وقت ہو تو گونگن واداعرب وغیرہ میں خوف زیادہ ہو اور نماز کا وقت آجائے تو امام کو چاہیے کہ سب مسلمانوں کے دو گروہ کرے اور ایک گروہ کو دشمن کے مقابلے میں کھڑا کرے اور دوسرا گروہ امام کے ساتھ اقتدا کرے یعنی امام کے ساتھ ایک رکعت مع دو نون سجدوں کے پڑھے۔ پھر دوسرے سجدہ سے سر اٹھا کر دشمن کے مقابلے میں جا کر کھڑا ہوا اور پہلا گروہ جو دشمن کے مقابلے میں کھڑا تھا آئے اور امام کے ساتھ اقتدا کر کے ایک رکعت مع دو سجدوں کے ادا کرے اور جب امام نماز کا سلام پھیرے یہ گروہ سلام نہ پھیرے اور کھڑا ہو کر دشمن کے مقابلے میں جائے اور وہ گروہ جو ایک رکعت پڑھ چکا ہے پھر آئے اور ایک رکعت مع دو سجدوں کے نہ پڑھے بلے قرائت کے اور تشہد میں بیٹھ کر سلام پھیرے اور پھر دشمن کے مقابلے میں جا کر قیام کرے پھر دوسرا گروہ واپس آئے اور ایک رکعت مع دو سجدوں کے پڑھے مگر قرائت کے ساتھ اور تشہد میں بیٹھ کر سلام پھیرے۔ مسئلہ اگر امام مقیم ہو اور مقتدی مسافر ہوں تو نماز کیونکر پڑھیں۔ جس طرح پہلے گروہ نے امام کے ساتھ ایک رکعت پڑھی تھی اسی طرح امام کے ساتھ دو رکعتیں پڑھے۔ اور اسی طرح دوسرا گروہ بھی پڑھے۔ مسئلہ اگر منوب کی نماز ہو تو کیونکر پڑھیں۔ پہلا گروہ امام کے ساتھ دو رکعتیں پڑھے اور دوسرا ایک رکعت۔ مسئلہ اس نماز میں وہ لوگ کہ جو دشمن کے مقابلے میں کھڑے ہیں اگر دشمن ملک کرے تو یہ لڑے یا نہ لڑے اگر لڑے گا تو نماز فاسد ہو جائے گی۔ ہاں اگر خوف سخت ہو تو سواری پر نماز پڑھیں بلا جماعت کے جب صرف کو قادر ہوں اور رکوع و سجود اشارہ سے کریں۔

## باب بخمار

جانہ کے مسائل

جس وقت کوئی شخص ٹوٹ کے قریب پہنچے تو کیا کرنا چاہیے۔ قبل کی طرف منہ کریں اور سیدھی کروٹ پر لٹائیں اور کلید شہادت تلفیق کریں۔ اور جب مرجا کے تو تھوڑی اور آنکھیں اسکی کپڑے کی پٹی سے باندھیں۔ اور جب غسل دیا جائے تو تھوڑے پر لٹائیں اور ستر عورت کا کپڑے سے پوشیدہ کریں اور کپڑے اسکے اٹارین اور دھوکراٹیں مگر کلی کر لیں اور ناک میں بھی پانی نہ ڈالیں پھر پانی اسکے اوپر بہائیں اور تھوڑے کو خوشبو دل کریں طاق مرتبہ یعنی بوبان وغیرہ کے بخور سے۔ اور غسل کے پانی میں بیری کی پتی یا اشتان کو جوش کر لیں اگر بیری کی پتی اور اشتان نہ ہوں تو فقط خالص پانی پر اختصار کریں اور سر اور ڈاڑھی کو گل خیرہ کے یھوون سے دھوئیں پھر بائیں کروٹ لٹائیں اور پانی بہائیں یہاں تک کہ پانی نیچے مردے کے پیچھے پھر سیدھی کروٹ بدل دین اور اسی طرح غسل دین کہ پانی مردے کے پیچھے پہنچے پھر سہارا دے کر بٹھائیں اور اسکے پیٹ کو اُمتہ اُمتہ پیچھے کو سونپیں جو کچھ باز وغیرہ خارج ہوا اسکو صاف کر کے صرف اسی جگہ کو دھوئیں اور غسل دوبارہ کی ضرورت نہیں ہمارے علماء کا یہی مذہب ہے اور امام شافعی کے نزدیک دوبارہ غسل دین اور اسکے جسم کو کپڑے سے خشک کر کے کفن دین۔ اور تینوں علماء نزدیک سر اور ڈاڑھی اور کفن میں خلوط لگائیں یعنی خوشبو اور امام زفر کے نزدیک اُن مضمون پر لگائیں کہ جو سجدے میں زمین پر لگتے ہیں بنی پشانی اور ناک اور دونوں گھٹنے اور دونوں ہاتھ اور دونوں قدم پر مسئلہ مرد کے کفن میں سنت کیا ہے۔ مرد کے واسطے کفن میں تین کپڑے سنت ہیں ایک ازاد دوسرے کفنی تیسرے لغافہ اور اگر دو ہی کپڑوں پر کفایت کریں یعنی ایک چادر جسکو ازاد کہتے ہیں اور کفنی پر تو بھی جائز ہے مسئلہ کفن کیونکر پہنا نا چاہیے۔ پہلے بائیں جانب پسین پھر دہنی طرف سے اور اگر کفن کے منتشر ہونے کا خوف ہو تو بند

نورنجی اسی پر ہے ۱۱ لہذا ازاد اور غافہ نہ رکھیں اور دونوں ہاتھ بند

یا نہ دین مسئلہ عورت کو کئے کپڑے کفن کے دینا چاہئیں۔ پانچ کپڑے ازار اور کفن اور  
 دامن اور سینہ بند اور لغافہ۔ مسئلہ دزازی ان کی کس قدر ہونی چاہیے۔ ازار سے ہاتھ  
 کفن سوز سے گھٹنے کے نیچے تک اور لغافہ ازار سے لمبا ہونا چاہئے اور اگر عورت کو تن  
 ہی کپڑے دین تو بھی جائز ہے اور دامن کو کفن کے اوپر اور ازار و لغافہ کے نیچے رکھیں اور  
 اسکے ہاتھ کو اسکے سینے پر کریں اور مرد کے ہاتھ میں گنگھی نہ کریں اور نہ مرد کی دزازی  
 میں گنگھی کریں نہ اسکے نائمن تراشیں نہ مونچھ تراشیں اور کفن میں خوشبو بسائیں مرد سے  
 کے کفنانے سے پہلے۔ اور کفن دینے کے بعد نماز پڑھیں مسئلہ سب بہتر مرد کی  
 امامت کیا سٹے کون شخص ہے۔ سب سے بہتر سلطان اس کے بعد حاکم کی مسجد کا امام  
 اسکے بعد میت کا ولی۔ اگر بادشاہ اور ولی موجود نہ ہوں اور نماز پڑھ لی جا کے پھر ولی حاضر  
 ہووے تو نماز پھیر سکتا ہے یا نہیں۔ اسکو پھیرنا جائز ہے اور اگر ولی نے نماز پڑھ لی تو  
 اسکے بعد کسی شخص کو نماز کا اعادہ جائز نہیں ہے۔ مسئلہ اگر مرد کو دفن کر دیا اور نماز نہ  
 پڑھی تو کیا کریں۔ اسکی قبر پر نماز پڑھیں تین روز تک۔ مسئلہ نماز جنازہ کی کیونکر پڑھیں  
 امام امامت کرے اور چار تکبیریں کے پہلی تکبیر میں حمد و ثنا پڑھے اور دوسری میں فخر  
 عالم علیہ السلام پڑھ دے اور دیکھو اور تیسری میں مردے کے واسطے اور تمام مسلمانوں کے  
 واسطے دعا کرے اور چوتھی تکبیر کہہ کر سلام پھیرے۔ مسئلہ نماز جنازہ اس مسجد میں کہ جس  
 میں نماز جماعت سے پڑھتے ہیں پڑھنا جائز ہے یا نہیں۔ مکروہ ہے پڑھنا چاہیے مسئلہ  
 جنازہ کو کیونکر اٹھانا چاہیے۔ ہمارے علماء کے نزدیک چار پائی وغیرہ کے چاروں پائے  
 پکڑ کر اٹھائیں اور جنازہ کے پیچھے اور داہنے بائیں حلیں اور جنازہ کو لیکر دوڑیں نہیں۔  
 بلکہ جلد حلیں اور آہستہ چلنا ہی جائز ہے مسئلہ جب قبر پونچھے تو پہلے کیا کریں پہلے  
 جنازہ رکھیں پھر ٹھہریں اور جنازہ رکھنے سے پہلے بیٹھا مکروہ ہے اور قبر کو کھدنا بنائیں  
 اور مرد کو اتاریں اور منہ اسکا قبلہ کی طرف کریں اور جو مرد کو قبر میں اتارے اسکو

۴۵  
 غزوی ترمذی و غزوی  
 مسئلہ عورت کو کئے کپڑے کفن کے دینا چاہئیں۔ پانچ کپڑے ازار اور کفن اور  
 دامن اور سینہ بند اور لغافہ۔ مسئلہ دزازی ان کی کس قدر ہونی چاہیے۔ ازار سے ہاتھ  
 کفن سوز سے گھٹنے کے نیچے تک اور لغافہ ازار سے لمبا ہونا چاہئے اور اگر عورت کو تن  
 ہی کپڑے دین تو بھی جائز ہے اور دامن کو کفن کے اوپر اور ازار و لغافہ کے نیچے رکھیں اور  
 اسکے ہاتھ کو اسکے سینے پر کریں اور مرد کے ہاتھ میں گنگھی نہ کریں اور نہ مرد کی دزازی  
 میں گنگھی کریں نہ اسکے نائمن تراشیں نہ مونچھ تراشیں اور کفن میں خوشبو بسائیں مرد سے  
 کے کفنانے سے پہلے۔ اور کفن دینے کے بعد نماز پڑھیں مسئلہ سب بہتر مرد کی  
 امامت کیا سٹے کون شخص ہے۔ سب سے بہتر سلطان اس کے بعد حاکم کی مسجد کا امام  
 اسکے بعد میت کا ولی۔ اگر بادشاہ اور ولی موجود نہ ہوں اور نماز پڑھ لی جا کے پھر ولی حاضر  
 ہووے تو نماز پھیر سکتا ہے یا نہیں۔ اسکو پھیرنا جائز ہے اور اگر ولی نے نماز پڑھ لی تو  
 اسکے بعد کسی شخص کو نماز کا اعادہ جائز نہیں ہے۔ مسئلہ اگر مرد کو دفن کر دیا اور نماز نہ  
 پڑھی تو کیا کریں۔ اسکی قبر پر نماز پڑھیں تین روز تک۔ مسئلہ نماز جنازہ کی کیونکر پڑھیں  
 امام امامت کرے اور چار تکبیریں کے پہلی تکبیر میں حمد و ثنا پڑھے اور دوسری میں فخر  
 عالم علیہ السلام پڑھ دے اور دیکھو اور تیسری میں مردے کے واسطے اور تمام مسلمانوں کے  
 واسطے دعا کرے اور چوتھی تکبیر کہہ کر سلام پھیرے۔ مسئلہ نماز جنازہ اس مسجد میں کہ جس  
 میں نماز جماعت سے پڑھتے ہیں پڑھنا جائز ہے یا نہیں۔ مکروہ ہے پڑھنا چاہیے مسئلہ  
 جنازہ کو کیونکر اٹھانا چاہیے۔ ہمارے علماء کے نزدیک چار پائی وغیرہ کے چاروں پائے  
 پکڑ کر اٹھائیں اور جنازہ کے پیچھے اور داہنے بائیں حلیں اور جنازہ کو لیکر دوڑیں نہیں۔  
 بلکہ جلد حلیں اور آہستہ چلنا ہی جائز ہے مسئلہ جب قبر پونچھے تو پہلے کیا کریں پہلے  
 جنازہ رکھیں پھر ٹھہریں اور جنازہ رکھنے سے پہلے بیٹھا مکروہ ہے اور قبر کو کھدنا بنائیں  
 اور مرد کو اتاریں اور منہ اسکا قبلہ کی طرف کریں اور جو مرد کو قبر میں اتارے اسکو

شیخ محمد صالح المنجد

چاہئے کہ بسم اللہ علیٰ اللہ رسول اللہ کے اور کفن کے بند کھول دیں اور یا نہیں کھڑی کریں مسئلہ  
ایک یا نہیں اور لکڑی کے تختے جائز ہیں یا نہیں۔ مکروہ ہے لیکن نل یعنی بانس کا ناجائز  
ہے مسئلہ قبر کو کس شکل پر بنائیں جیسے اونٹ کا کوہان ہوتا ہے مسئلہ اگر بچہ پیدا ہوا اور  
مر گیا تو اسکو غسل دیں اور نماز پڑھیں یا نہیں۔ اگر بچہ اچھوٹے بعد آواز کی ہو تو نام اسکا کریں  
اور غسل دیں اور نماز پڑھیں اور اگر پیدا ہونے کے بعد آواز نہ کی ہو تو نام نہ رکھیں اور غسل  
نہیں اور کپڑے میں لپیٹ کر دفن کر دیں۔

## باب الشہید

شہید کے مسائل

شہید کون ہے۔ وہ ہے کہ جسکو کافروں نے مارا ہو یا میدان جنگ میں کشتہ پائیں اور  
نشان کشگی کے موجود ہوں یا مسلمانوں نے ظلم سے مارا ہو اور اس کے مار ڈالنے میں قصاص  
واجب ہو ورنہ میت یعنی خون بہا و اجبت نہ ہو۔ مسئلہ شہید کو غسل دیں یا نہیں اور نہ نماز  
پڑھیں یا نہیں۔ ہمارے علماء کے نزدیک غسل نہیں اور نماز پڑھیں۔ اور امام شافعی  
کے نزدیک غسل دیں اور نماز پڑھیں۔ اور امام حسن بصری کے نزدیک غسل بھی دیں  
اور نماز بھی پڑھیں۔ مسئلہ اگر کوئی جنب شہید ہووے تو اسکو غسل دیں یا نہیں۔  
امام ابو حنیفہ کے نزدیک غسل نہیں۔ اور امام ابو یوسف اور امام محمد کے نزدیک نہ دیں  
مسئلہ شہید کا خون دھوئیں یا نہیں۔ نہ دھوئیں اور کپڑے بھی نہ اتاریں مگر ہتھیرا کھول  
لیں اور اگر پوتھیں چڑی ہو تو اتار لیں اور جو چیز کفن کی جنس سے منوہ بھی علیحدہ کر دیں  
اور اگر مرث ہووے تو اسکو غسل دیں یا نہ دیں۔ غسل دیں۔ اور مرث وہ ہے کہ نہ زخم  
لگنے کے بعد کچھ کھاس پیے یا علاج کیا جائے یا میدان جنگ سے زندہ گھر کو پونچھے یا تانا  
زندہ رہے کہ ایک نماز کا وقت اسے گزرے۔ مسئلہ اگر کوئی شخص وجوب قصاص  
میں مارا جائے تو غسل دیں اور نماز پڑھیں یا نہیں۔ غسل بھی دیں اور نماز بھی پڑھیں

فتویٰ محمد صالح المنجد

مسئلہ اگر کوئی شخص بغلوت اور راہزنی کے سبب مارا جائے تو اسکو غسل دین اور نماز پڑھیں یا نہیں۔ غسل دین نہ نماز پڑھیں۔

## باب الصلوٰۃ فی الکعبۃ

کعبہ میں نماز پڑھنے کے مسائل

نماز خانہ کعبہ میں پڑھنا جائز ہے یا نہیں۔ ہمارے علماء کے نزدیک فرض و نفل دونوں جائز ہیں۔ اور امام مالکؒ کے نزدیک نفل جائز ہیں۔ اور فرض جائز نہیں۔ مسئلہ اگر کوئی امام خانہ کعبہ کے اندر امامت کرے تو جائز ہے یا نہیں۔ جائز ہے مگر جس کسی کی ٹیہ امام کے منہ کی طرف ہوگی تو اسکی نماز نہیں ہوگی۔ مسئلہ اگر کوئی امام مسجد حرام میں یعنی حرم کعبہ میں امامت کرے تو جائز ہے یا نہیں۔ جائز ہے کہ کعبہ کے گرد اگر حلقہ کر کے کھڑے ہوں اور ان میں کچھ لوگ کعبہ سے ملے ہوئے ہوں تو بھی جائز ہے مگر امام کی طرف نہ ہوں۔ مسئلہ کعبہ کی محبت پر نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں۔ ہمارے علماء کے مذہب میں جائز ہے مگر کوہ ہر اور امام شافعیؒ کے نزدیک جائز نہیں۔

## کتاب الزکوٰۃ

زکوٰۃ کے مسائل

زکوٰۃ کس کس پر واجب ہے نماز اور ہوا اور مسلمان ہوا اور بالغ ہوا اور عاقل ہوا اور مالک ہو پوری نصاب کا اور ایک سال پورا گذر گیا ہو تو زکوٰۃ واجب ہوگی۔ مسئلہ لڑکے اور دیوتے اور مکاتب پر زکوٰۃ واجب ہوگی یا نہیں۔ ہمارے علماء کے نزدیک واجب نہیں ہے مگر امام شافعیؒ کے نزدیک لڑکے اور دیوتے پر واجب ہوگی۔ مسئلہ اگر کوئی شخص مالدار ہے اور قرضدار بھی ہے تو زکوٰۃ واجب ہوگی۔ اس مسئلے کی دو صورتیں ہیں پہلی صورت میں زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی مثلاً کسی کے پاس ہزار درہم ہیں یا گیارہ سو اور ہزار درہم کا قرضدار ہے تو زکوٰۃ واجب نہ ہوگی دوسری صورت یہ ہے کہ اسکے پاس بارہ سو درہم ہیں اور ہزار درہم کا قرضدار ہے



تو ہزار درم قرضدار کے چھوڑ کر دو سو درم کی زکوٰۃ پانچ سو واجب ہیں۔ **مسئلہ** رہنے کے گھر پر اور پہنتے کے کمزروں پر اور سواری کے اونٹ اور گھوڑوں پر اور خدمتی غلام اور ان ہتھیاروں پر کہ جو بازنہ کے ہیں زکوٰۃ واجب ہے یا نہیں۔ ہمارے علماء کے نزدیک واجب نہیں ہے مسئلہ زکوٰۃ بے نیت کے جائز ہے یا نہیں نہیں جائز ہے۔ ورنہ تو زمین سے ایک وقت نیت کرنی چاہیے ایک اس وقت کہ جب زکوٰۃ اپنے مال سے کالے تو نیت کرے کہ زکوٰۃ کے واسطے لگاتا ہوں یا اس وقت کہ تمنا ہوں کہ دسے تو نیت کرے کہ اپنے مال کی زکوٰۃ دیتا ہوں۔ مسئلہ اگر کوئی شخص اپنا کل مال خیرات کر دے اور نیت زکوٰۃ کی نہ کرے تو خیرات کر دینے سے زکوٰۃ اسکے ذمے سے ساقط ہو جائے گی یا نہیں ہمارے علماء کے نزدیک ساقط ہو جائے گی۔ اور امام شافعی کے نزدیک نہو گی۔

## باب زکوٰۃ الابل

انہوں کی زکوٰۃ کے مسائل

نصاب اونٹوں کا کتنے اونٹوں میں ہے۔ پانچ اونٹ ہوں اگر پانچ سے کم ہیں تو زکوٰۃ واجب نہو گی اور جب پانچ اونٹ ہوں اور وہ جنگل میں مرتے ہوں اور اپنی پورا سال گزر گیا ہو تو ایک بکری واجب ہوگی اور جب دس ہوں تو دو بکریاں واجب ہوں گی اور اگر ان کی تعداد چودہ تک پہنچے جب بھی دو ہی بکریاں کافی ہیں۔ اور جب پندرہ ہو جائیں تو تین بکریاں واجب ہوں گی اور انیس تک یہی تین رہیں گی۔ اور جب بیس ہوں گے تو چار بکریاں واجب ہوں گی۔ اور جو بیس ہو جانے پر بھی چار ہی رہیں گی اور جب پچیس ہو جائیں تو ایک بکری واجب ہوگا یعنی جس نے ایک سال پورا کر کے دوسرے سال میں پانچ رکھا ہو اور پچیس تک کافی ہے اور جب پچیس ہو جائیں تو ایک بنت لبون واجب ہوگا یعنی وہ بوترہ کہ جس سے دو سال پورے کر کے تیسرے میں پانچ رکھا ہو اور یہ کافی ہے پتیا لیس تک اور جب چھیالیس ہو جائیں تو ایک عقد واجب ہوگا یہ ایسا بوترہ ہے کہ جس نے تین برس پورے کر کے چوتھے

میں باطن رکھا ہوا ہوتا ہے وہ جانے لے گا کافی ہے اور جب ایک سو چوبیس ہو جائیں تو ایک جز  
 واجب ہو گا اور یہ ایک سو ہے کہ جس نے چار سال سے نکل کر پانچین میں قدم رکھا ہوا ہے پچتر  
 تک کافی ہے اور پچتر سے نوے تک ذوبت لبون کافی ہیں اور جب ایک سو سے ہون  
 تو ایک سو تین تک دو حقے واجب ہون گے۔ اور جب ان سے زیادہ ہون تو پھر سرے  
 سے حساب کریں یعنی جو حقے ایک سو پچیس ہون تو دو حقے اور ایک بکری اور ایک سو تیس ہون  
 تو دو حقے اور دو بکریاں۔ اور ایک سو تیس میں تو دو حقے اور تین بکریاں اور ایک سو چالیس ہون  
 تو دو حقے اور چار بکریاں اور جب ایک سو پچاس ہون تو دو حقے اور ایک بنت خفاف  
 ہون گے اور یہ ایک سو پچاس تک کافی ہیں اور جب ایک سو پچاس اونٹ ہون گے تو تین  
 حقے واجب ہون گے اسکے بعد پھر از سر نو حساب کرنا ہو گا یعنی ہر پانچ پر ایک بکری زیادہ  
 ہو گی یعنی جب ایک سو پچیس ہون تو تین حقے اور ایک بکری اور جب ایک سو ستائیس ہو جائیں تو تین  
 حقے اور دو بکریاں اور جب ایک سو پچیس ہون تو تین حقے اور تین بکریاں اور جب ایک سو ستتر  
 ہون تو تین حقے اور چار بکریاں اور جب ایک سو پچتر ہون تو تین حقے اور ایک بنت خفاف  
 واجب ہون گے اور ایک سو چھیالیس میں ایک بنت لبون اور تین حقے ہون گے اور ایک سو  
 چھیانوے میں چار حقے اور یہ دو سو تک کو کافی ہیں پھر ہر پچاس میں ایک حقہ واجب ہو گا  
 اور ہر پچاس کے بعد اس طرح حساب کریں جیسے ایک سو پچاس کے بعد سرے سے حساب کیا گیا  
 ہے۔ از سر نو یعنی ہر پانچ پر ایک بکری اور پچیس پر بنت خفاف اور چھیس پر بنت لبون  
 اور چھیالیس سے لیکر پچاس تک ایک حقہ۔ مسئلہ زکوٰۃ دینے میں غنّی اونٹ اور عرب  
 کے ایک سے ہیں یا نہیں۔ ایک سے ہیں جو زکوٰۃ عربی اونٹوں میں واجب ہے وہی  
 غنّی میں واجب ہے۔

**باب زکوٰۃ البقر**  
 غنّی کی زکوٰۃ کے مسائل

گائے بیل کے نصاب کی مقدار کیا ہے تین ہونے چاہیں اگر تین سے کم ہیں تو زکوٰۃ واجب ہے  
 ہے اگر تین ہوں اور جنگل میں چرائے جاتے ہوں اور ایک سال گزر جائے تو ایک ہونے واجب  
 ہے یعنی پھر یا پچھلے سال کے جگا پانچون دوسرے سال میں گیا ہوا دیدہ نالیس تک گالی  
 ہے اور جب چالیس ہو جائیں تو مستند واجب ہو گا یعنی دو برس کا پھر اور جب چالیس سے  
 زیادہ ہوں تو امام ابوحنیفہ کے تین قول ہیں۔ پہلا قول یہ ہے کہ کچھ واجب ہو گا جب تک  
 پچاس ہو جائیں اور جب پچاس ہو جائیں تو اس وقت چالیس پر ایک مستند دے اور وہ  
 میں ثلث تبعہ یعنی ایک سال پچھڑے کی تسائی قیمت یا مستند کی چوتھائی۔ اور دوسرا قول یہ  
 ہے کہ جب کتالیس ہو جائیں تو اس وقت چالیس میں مستند واجب ہو گا اور ایک میں مستند  
 کے دسویں حصہ کی چوتھائی یعنی چالیسواں حصہ واجب ہو گا اور جو وقت بالیس ہوں تو چالیس  
 میں مستند اور دو میں چالیسویں کا دو ناغی میوان حصہ مستند کا واجب ہو گا اسی طرح تین میں  
 میں ایک مستند اور تین کے عوض مستند کے چالیس حصوں میں سے تین حصے واجب ہوں گے  
 اور جب چالیس ہو جائیں تو ایک مستند چالیس کی زکوٰۃ اور چار کے عوض میں مستند کا دسواں  
 حصہ واجب ہو گا پس اسی طرح ساٹھ تک دین۔ اور تیسرا قول یہ ہے کہ کچھ واجب نہیں ہوتا  
 جب تک ساٹھ نہ ہوں اور جب ساٹھ ہو جائیں تو دو تبعہ واجب ہوں گے اور یہ انہر تک  
 کافی ہیں اور جب ستر پورے ہو جائیں تو مستند اور تبعہ واجب ہوں گے اور یہ اُناسی  
 تک جائیں اور جب اسی ہو جائیں تو دو مستند واجب ہوں گے اور یہ نوآسی تک کافی  
 ہیں اور جب نوآسی ہو جائیں تو تین تبعہ واجب ہوں گے اور یہ تانوسے تک کافی ہیں اور  
 جب تانوسے ہو جائیں تو دو تبعہ اور ایک مستند واجب ہوں گے غرض اسی حساب سے دینا چاہیے پھر  
 کے واسطے تبعہ اور چالیس کے واسطے مستند۔ گائے اور بیل زکوٰۃ دینے میں دونوں یکساں ہیں۔

## باب صدقۃ الغنم

بکریوں کا زکوٰۃ کے سال

گھوڑیاں میں تو زکوٰۃ واجب ہے۔ اور اس میں اگر کسی سے کم ہوں تو زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔ اور سوقت چالیس پھی ہوں اور شکل میں چرتی ہوں اور سال پورا گذر گیا ہو تو ایک بکری واجب ہوتی ہے اور ایک سوئیں تک ایک ہی بکری دی جائیگی اور جب ایک سو اکیس ہو جائیں گی تو دو بکریاں واجب ہوں گی اور یہ دو سو تک کافی ہیں اور جب دو سو ایک ہوں تو تین بکریاں واجب ہوں گی اور تین سو ننانوے تک کافی ہیں اور جب چار سو ہوں تو پونچھ تو چار بکریاں واجب ہوں گی اور پانسو میں پانچ بکریاں واجب ہوں گی پھر ہر پانچ میں ایک بکری واجب ہوگی اور بھیرون کی زکوٰۃ بھی مثل بکریوں کی زکوٰۃ کے ہے۔

## باب زکوٰۃ النخل

گھوڑوں میں زکوٰۃ واجب ہے یا نہیں۔ یہ مسئلہ میں شکل پر ہے۔ ایک شکل سے واجب ہوتی ہے اور ایک شکل سے واجب نہیں ہوتی ہے۔ ایک شکل میں اختلاف ہے۔ وہ شکل کہ جس سے واجب ہے۔ کہ گھوڑے تجارت کے واسطے ہوں اور ان میں اختلاف نہیں ہے۔ اور وہ شکل کہ واجب نہیں ہے یہ ہے۔ کہ گھوڑے صرف نہ ہوں یا سواری کے واسطے ہوں اس میں بھی عدم وجوب میں اتفاق ہے۔ اور جس شکل میں اختلاف ہے وہ یہ ہے کہ زکوٰۃ دہلے ہوئے ہوں امام ابو حنیفہ کے نزدیک چاہے ہر گھوڑے کو عوض ایک دنیا دے یعنی دو روپیہ آٹھ آٹھ اور چاہے انکی قیمت کر کے دو سو درم پر یا بیخ درم دوے۔ اور امام ابو یوسف اور امام محمد کے نزدیک واجب نہیں ہے۔ مسئلہ اگر کسی شخص کے پاس نری گھوڑیاں ہیں تو زکوٰۃ واجب ہے یا نہیں۔ اس میں امام ابو حنیفہ کے دو قول ہیں۔ ایک قول محمدی نے روایت کیا ہے کہ واجب نہیں ہے اور یہ قول ابو الحسن کرمی کا ہے اور دوسرا قول برہایت جعفر ہندوانی واجب ہے اور گدھوں اور خروں میں زکوٰۃ نہیں ہے اگرچہ سوداگری کے واسطے ہوں تو واجب ہوگی۔ مسئلہ اونٹ اور گائے اور بکری کے

ہون میں زکوٰۃ واجب ہے یا نہیں۔ امام ابوحنیفہ کے نزدیک واجب نہیں ہے مگر جب کہ  
 بڑے بھی شامل ہوں تو اس وقت واجب ہوگی۔ اور امام ابو یوسف کے تین اقوال ہیں۔ ایک یہ کہ  
 زکوٰۃ واجب نہ ہوگی جب تک اس مقدار کو نہ پونچھیں کہ اگر وہ بڑے ہوتے تو ایک واجب ہوتا اور  
 انکی مقدار پچیس میں یعنی پچیس میں ایک دیا جائیگا۔ اور پھر واجب نہ ہوگی جب تک اس شمار  
 کو نہ پونچھیں جو بڑے ہوتے تو دو دیے جاتے اور وہ چھتر ہیں۔ اور پھر واجب نہ ہوگی جب تک  
 اس گنتی کو نہ پونچھیں کہ جو بڑے ہوتے تو تین دیے جاتے۔ اور وہ ایک سو پینتالیس میں یعنی تین  
 اونٹ کے بچے واجب ہوں گے۔ قول دوسرا بروایت حسن بن زیاد یہ ہے کہ پانچ میں  
 ایک بکری دے یا خمس قیمت ایک فیصل کے ان دونوں میں سے جو کم ہو وہ دے اور  
 جب دس ہوں تو دو بکری دے یا دو خمس ایک فیصل کے اور جب پندرہ ہو جائیں تو تین بکریاں  
 دے یا تین خمس ایک فیصل کے اور جب بیس ہوں تو چار بکریاں دے یا چار خمس ایک فیصل  
 کے اور جب پچیس ہوں تو ایک فیصل اونی درجہ کا واجب ہوگا۔ اور قول تیسرا بروایت شام  
 بن جعد الثدی ہے کہ پانچ میں پانچواں حصہ فیصل کا اسی طرح آگے کو۔ مسئلہ اگر کسی شخص پر  
 واجب ہوا اور سنہ اسکے پاس نہیں ہے تو کیا کرے۔ اگر تیسہ اسکے پاس ہو تو دے دے  
 اور سنہ سے جتنی قیمت میں کم ہو وہ کمی بھی دیدے اور اگر تیسہ واجب ہوا ہو اور وہ نہ ہو تو  
 سنہ دیدے اور اسکی قیمت جتنی زیادہ ہو وہ واپس لے لے۔ مسئلہ صدق زکوٰۃ کا مال لینے  
 میں کون سا مال لے۔ اور طور پر کا یعنی نہ سب سے اچھا نہ سب سے برا۔ مصدق وہ شخص ہے کہ لوگوں  
 سے زکوٰۃ لے اور ایک جگہ جمع کر کے امام کے حوالے کرے۔ مسئلہ زکوٰۃ قیمت کے ساتھ دینا  
 جائز ہے یا نہیں۔ ہمارے علماء کے نزدیک جائز ہے۔ امام شافعی کے نزدیک جائز نہیں ہے  
 بلکہ اسکا صین واجب ہوگا یعنی اسکی عوض دوسری شے نہ لی جائے۔ مسئلہ زکوٰۃ ان چوبیس  
 کی کہ مالک گھر میں کام کرتے ہیں اور ان کو دانہ چارہ دیا جاتا ہے واجب ہے یا نہیں۔ ہمارے  
 علماء کے نزدیک واجب نہیں ہے۔ اور امام مالک کے نزدیک واجب ہے۔ مسئلہ

نہی گھر کے پاس خیر سال میں ایک نصاب سے اور سال کے درمیان میں زیادتی ہوئی  
 اور ایک جاگہ کر کے زکوٰۃ دے یا نہ دے۔ ہمارے علماء کے نزدیک اسی میں بلائے اور زکوٰۃ سہی  
 سے اس زیادتی پر جان حلی شرط نہیں ہے مگر مال اسی میں سے ہو جیسے بل اسکے پاس تھے  
 ورنہ زیادہ ہو گئے یا بکریاں تھیں اور زیادہ ہو گئیں یا اونٹ تھے اور زیادہ ہو گئے۔ اور اسکے  
 سے بل تھے اور بکریاں بڑھ گئیں یا اونٹ مل گئے وسط سال میں تو انکا اکٹھا کرین اور خیر  
 کے نزدیک کسی صورت میں نہ لائیں۔ مسئلہ جو پایہ سائہ کسکو کتنے ہیں جو سال بھر میں زیادہ  
 نون چل میں چرین اور اگرچہ مینو گھر میں چارہ کھایا ہو تو زکوٰۃ واجب نہ ہوگی۔ مسئلہ زکوٰۃ  
 نصاب میں ہے یا عات میں۔ امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف کے نزدیک نصاب میں۔  
 ورنہ کے نزدیک نصاب اور عات دونوں میں ہے مثلاً ایک شخص کے پاس انٹی بکریاں تھیں  
 اور پھر سال گذر گیا تو پیشہ اسکے کو وہ زکوٰۃ دے چالیس گئیں تو چالیس میں امام ابو حنیفہ اور امام  
 ابو یوسف کے نزدیک ایک بکری واجب ہوگی۔ اور امام محمد کے نزدیک آدمی بکری واجب ہوگی  
 ایسے ہی اگر کسی شخص کے پاس ایک سو بیس بکریاں تھیں ان میں سے انٹی گئیں اور چالیس باقی  
 رہیں امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف انکے نزدیک پوری بکری واجب ہوگی۔ اور امام محمد کے  
 نزدیک بکری کا تیسرا حصہ واجب ہوگا۔ مسئلہ اگر کوئی شخص پورے نصاب کا مال رکھتا تھا  
 اور ایک برس بھی اسیہ گذر گیا تھا پہلے اس سے کہ زکوٰۃ دے وہ کل مال برباد ہو گیا تو زکوٰۃ  
 اسکے نہ چھوٹا ہوگی یا نہیں۔ ہمارے علماء کے نزدیک ساقط ہو جائے گی اور امام شافعی کے  
 نزدیک اسکو ادا کرنی ہوگی۔ مسئلہ اگر کوئی شخص سال پورا ہونے سے پہلے زکوٰۃ دیا چاہے  
 لو جائز ہے یا نہیں۔ ہمارے علماء کے نزدیک جائز ہے۔ امام شافعی کے نزدیک جائز نہیں ہے

## باب زکوٰۃ الفضل

چاندنی کی زکوٰۃ کے مسائل

باندی کا نصاب کس قدر ہے۔ دو سو درہم بھر اگر اس سے کم ہوگی تو زکوٰۃ واجب نہ ہوگی جب وقت

درم بھر چاندی ہو اور سال اسپ بڑیگا ہو تو پہلے درم بھر چاندی واجب ہو اور دوسرے درم سے آٹھ بیس درم تک زیادہ ہو جانے پر بھی امام ابو حنیفہ کے نزدیک دوستی کی طرح دی جائیگی اور جب پورے چالیس درم بھر ہو جائیگی تو ایک درم اسپر کی واجب ہوگا۔ امام ابو حنیفہ اور امام محمد کے نزدیک دوستوں سے جتنی زیادہ ہوگی حساب سے اسکی زکوٰۃ واجب ہوگی۔ مسئلہ اگر کسی چیز میں چاندی کا غلبہ ہو تو اسپر کیا حکم ہے۔ اسپر چاندی کا حکم ہوگا جیسے کہ دنیا میں سونا غالب ہو اسپر سونے کا حکم ہوگا اور اگر غش یعنی بلونی غالب ہو تو اسپر حکم سونے کا ہوگا اور جو وہ واسطے سوداگری کے ہوگا تو جو وقت نصاب کے مقدار کو پونے کا زکوٰۃ واجب ہوگا۔

مذکورہ چیز کا بدلہ ہوگا اور اسکی چیز میں شریک کیا جائے گا۔

## باب کے کوۃ الذنب

سونے کی زکوٰۃ کے مسائل

سونے کو نصاب کی مقدار اسقدر ہے۔ بیس مثقال اگر بیس مثقال سے کم ہوگا تو زکوٰۃ واجب نہ ہوگی اور جب بیس مثقال ہو اور اسپر سال گذر جائے تو نصف مثقال سونا دینا واجب ہوگا۔ اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک اگر بیس مثقال سے زیادہ ہو تو اسکی زکوٰۃ واجب نہیں ہے مگر چوبیس مثقال ہو جائے تو دو دو قیراط سونا اور دینا ہوگا اور ہر چار مثقال پر دو قیراط واجب ہوتا جائے گا اور امام ابو یوسف اور امام محمد کے نزدیک ہر تھوڑے اور بہت میں اسی حساب سے واجب ہوگی مسئلہ سونے چاندی کی کوئی چیز پٹنے ہوئے ہو یعنی زیور وغیرہ تو اس میں زکوٰۃ واجب ہے یا نہیں۔ ہمارے علماء کے نزدیک زیور وغیرہ بنا ہوا یا نہ بنا ہو دونوں میں واجب ہوگی اور امام شافعی کے نزدیک بے بنے ہوئے سونے چاندی میں واجب ہے۔ اور عورتوں کے زیور میں واجب نہیں ہے۔

## باب کے کوۃ المروض

اسباب کی زکوٰۃ کے مسائل

اسباب میں زکوٰۃ واجب ہے یا نہیں۔ وہ اسباب کو سوداگری کے واسطے جو جس وقت

۱۔ نصاب کو پونچھ گئی نہ کہ اس میں واجب ہوگی۔ مسئلہ قیمت اسباب کی کہ چھتر سے  
 کرین یعنی اسکی قیمت چاندی سے کرین یا سونے سے ہمارے علماء کے نزدیک جسین فقیر و نکو  
 فائدہ ہو۔ اور امام شافعی اور امام مالک کے نزدیک جس میں مالک کو فائدہ ہو اس سے  
 قیمت کرین مسئلہ اگر کسی شخص کے پاس اول سال میں نصاب پورا ہو اور وسط سال میں  
 نقصان پونچھے اور پھر آخر سال میں نصاب پورا ہو جائے تو زکوٰۃ واجب ہوگی یا نہیں  
 ہمارے علماء کے نزدیک واجب ہوگی اور امام شافعی کے نزدیک واجب نہ ہوگی یہ مسئلہ سطح  
 ہے کہ کسی شخص کے پاس اول سال میں دو سو درم ہوں اور پھر چھتر میں ڈیڑھ سو درم ہوں پھر سال  
 تمام ہونے پر دو سو ہو جائیں تو ہمارے علماء کے نزدیک زکوٰۃ واجب ہے اور امام شافعی  
 کے نزدیک واجب نہیں ہے۔ مسئلہ اگر کسی شخص کے پاس کچھ اسباب ہے اور کچھ سونا چاندی  
 اور کسی چیز میں نصاب پورا نہیں ہے اور ایک چیز کو دوسرے کے ساتھ ملائے میں پورا  
 ہوتا ہے تو اسکو ملا کر زکوٰۃ دے یا نہیں۔ امام ابو حنیفہ کے نزدیک قیمت میں ملائے اور  
 امام ابو یوسف اور امام محمد کے نزدیک اجزاء ہر نصاب کے ملاوے اگر پورا نصاب کسی کا  
 ہو تو اسی کی زکوٰۃ دے اس مسئلہ کی صورت یہ ہے کہ کسی شخص کے پاس آٹھ مثقال سونا ہے  
 اور دو سو درم چاندی اور آٹھ مثقال سونے کی قیمت تو دو سو درم چاندی کے برابر ہے تو امام ابو حنیفہ  
 کے نزدیک ملا کر زکوٰۃ دو سو درم کی دے اور امام ابو یوسف کے نزدیک نہ ملائے کیونکہ چاندی  
 کا نصاب نصف ہے اور سونے کا نصف سے کم ہے اس لئے دونوں کو اگر ملایا ایک نصاب  
 پورا نہ ہوگا تو زکوٰۃ واجب نہ ہوگی لیکن اگر کسی شخص کے پاس پچاس درم چاندی ہے اور پندرہ مثقال  
 سونا یا ڈیڑھ سو درم چاندی اور پانچ مثقال سونا ہو تو امام ابو یوسف اور امام محمد کے نزدیک  
 ملا کر زکوٰۃ دے کیونکہ ہر نصاب کے اجزاء جمع کرنے سے پورا نصاب ہو گیا۔ اور  
 امام ابو حنیفہ کے نزدیک بھی اگر قیمت ایک دوسرے کی مل کر نصاب کو پونچھے تو زکوٰۃ واجب  
 ہے ورنہ نہیں



## باب زکوٰۃ الزرع والاشجار

زکوٰۃ کھیتوں اور بھلوان کی

کس چیز میں واجب ہوتا ہے۔ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک جو کچھ زمین سے پیدا ہوتا ہے  
تھوڑا ہوا بہت خواہ سال بہ سال رہے خواہ منہ سے دیا کے پانی دینے سے ہوا ہو یا نہ  
پانی سے ہوا ہواں سب میں عشر یکساں ہے مگر تین چیزوں میں واجب نہیں۔ ایک لکڑی  
سوختہ میں دوسری گھاس میں تیسرے نرکل میں۔ اور امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک  
واجب نہیں ہے مگر اس چیز میں کہ سال بہ سال رہے اور وزن اسکا پانچ سو قہوڑا ہوا  
وسق ساٹھ صاع کا ہے اور ہر صاع چار من کا اور یہ کل بارہ سو من ہوئے ہر من دو درہم کا ہوتا  
ہے اس من کو ہندوستان کا من نہ سمجھنا چاہیے۔ مسئلہ اگر کسی چیز کو ڈول سے پانی دیا  
گیا ہو تو اس میں آدھا عشر واجب ہوگا یعنی مہوان حصہ اور لکھن جو چیز کہ پانے میں نہیں  
پیتی ہیں جیسے زعفران اور روئی اور شہدان میں امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک عشر واجب ہے  
گو تھوڑے ہوں یا بہت اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک واجب نہیں ہوتے جب تک  
قیمت اسکی پانچ وسق اور نہ درج کے اناج کی قیمت کے برابر نہ ہو۔ اور امام محمدؒ کے نزدیک  
واجب نہ ہوگا جب تک پانچ عدد اعلیٰ اس مقدار کو نہ پہنچے جسکے ساتھ اسکی نوع اندازہ کی جاتی ہے  
مثلاً اگر روئی ہو دسے تو پانچ کوئی لینے لکھے اور اگر زعفران ہو تو پانچ من لینے سیر اور شہدان  
عشر واجب ہوتا ہے یا نہیں۔ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک ہر تھوڑی بہت میں واجب ہے  
اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک جب تک دس خشک نہ ہوگا واجب نہ ہوگی اور امام محمدؒ کے  
دیکھ نزدیک جب تک پانچ فرق نہ ہو اذ فرق اٹھارہ من کا ہوتا ہے جسکے نوے من ہوں اور  
جسکے شک کو کتنے ہیں جموئی ہوا بڑی مسئلہ فراہی میں میں عشر واجب نہیں ہے یا نہیں۔

مسئلہ بعض چیزیں کہ زکوٰۃ میں ہوتی ہیں نہ ہوتی ہیں۔ ۱۱۔

باب من يجوز دفع الصدقة اليه من لا يجوز  
زکوٰۃ لکھو جاتا ہے اور لکھو ناجائز

میں لوگوں کو زکوٰۃ دینا چاہیے ہے وہ کہے گئے کہ وہ ہن۔ اٹھ گروہ خدا تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے  
**الزکوٰۃ** اور انسا لکین و العا لکین علیہا و المولفہ قلوبہم و فی الزکاب و النارین  
 فی سبیل اللہ و ابن سبیل فریضہ بن اللہ و اللہ علیم علیم۔ اور یہ اٹھ گروہ تھے لیکن ایک گروہ  
 ان سے ساقط ہو گیا ہے اور وہ مولفہ قلوب ہے یہ وہ لوگ ہیں کہ ابتدا سے اسلام میں  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لڑائیوں میں مددگار تھے اور وہ کافر تھے اب اس وقت میں وہ  
 لوگ ساقط ہو گئے ہیں اسوجہ سے کہ حق تعالیٰ نے اسلام کو قوی کر دیا اور ان کی طرف  
 حاجت نہیں رہی مگر ان سانوں کو دینا چاہیے اور وہ سات گروہ ہیں۔ پہلے فقیر  
 و دوسرے مسکین تیسرے عاملین چوتھے مکاتب پانچویں غارین چھٹے غازی ساتویں مسافر  
 فقیر اسکو کہتے ہیں کہ جسکے پاس کوئی چیز نہ ہو۔ اور مسکین وہ ہے کہ جسکا مال نصاب سے کم ہو۔  
 عامل وہ لوگ ہیں کہ لوگوں سے زکوٰۃ لین لیکر جمع کریں اور بادشاہ کی مقرر کیے ہوئے ہوں  
 اور بادشاہ ان کے کام کا اندازہ کر کے کچھ دے۔ اور مکاتب وہ غلام ہے کہ جس نے اپنے  
 آپ کو اپنے مالک سے خرید کر یا ہو یعنی قیمت اپنی اپنی گردن پر لی ہو۔ غارم وہ ہے کہ ہمسیر  
 قرض ہو۔ اور غازیوں سے وہ لوگ مراد ہیں کہ جو غزا سے عاجز ہوں بوجہ نہ ہونے ہتھیاروں  
 اور گھوڑوں وغیرہ کے اور مسافر وہ ہیں کہ سفر میں ہوں اور ان کے پاس کوئی چیز موجود نہ ہو  
 ان سب گروہوں کو دے مالک کو اختیار ہو گا چاہے سانوں قسم کے لوگوں کو دے اور  
 چاہے ایک ہی گروہ کو دے اور نام متناہی کے دو قول ہیں۔ ایک یہ کہ ہر گروہ سے تین  
 آدمی ہوں تو زکوٰۃ دینا جائز ہو گا اور دوسرا قول یہ کہ جو ہمارے علماء کا قول ہے مسئلہ  
 ذمی کو زکوٰۃ دینا اور زکوٰۃ کے مال سے مسجد بنانا اور سڑک کو کفن دینا جائز ہے یا نہیں۔ جائز نہیں  
 ہے۔ ذمی اس کافر کو کہتے ہیں کہ جو خراج گزار ہو ورنہ اسلام میں مسلمانوں سے امان لیکر  
 وطن بنالیا ہو۔ مسئلہ اگر زکوٰۃ کے مال سے غلام کو خرید کر آزاد کرے تو جائز ہے یا نہیں  
 جائز نہیں ہے۔ مسئلہ اگر زکوٰۃ دینا اپنے باپ کو اور دادا کو اور اپنی اولاد کو اور اولاد کی

اولاد کو اپنی زوجہ کو جائز ہے یا نہیں۔ جائز نہیں ہے اور اگر کسی شخص کو جائز ہے تو امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک جائز نہیں ہے اور امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک جائز ہے۔ مسئلہ اگر کوئی شخص اپنے مکاتب کو یا اپنے غلام کو یا کسی امیر کے غلام کو یا کسی امیر کے لڑکے کو کہ ضعیف ہو کر زکوٰۃ دے تو جائز ہے یا نہیں۔ جائز نہیں ہے۔ مسئلہ اگر فرزند ہاشمی کو دے تو جائز ہے یا نہیں۔ جائز نہیں ہے۔ فرزند ہاشمی یہ لوگ ہیں۔ آل حضرت علیؑ اور حضرت عباسؑ اور آل حضرت جعفرؑ اور آل حضرت عقیلؑ اور آل حارث بن عبد المطلبؑ اور مولیٰ ان کے بھائی کو ساتھ ہیں مسئلہ اگر ایک شخص نے مال کی زکوٰۃ ایک شخص کو دی اور گمان کیا کہ فقیر ہے پھر معلوم ہوا کہ وہ مالدار ہے یا ہاشمی ہے یا کافر ہے یا تارکی مین دی پھر معلوم ہوا کہ اسکا باپ ہے یا اسکا لڑکا ہے تو یہ زکوٰۃ جائز ہے اور اسکے دے سے ساقط ہوئی یا نہیں۔ امام ابو حنیفہؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک جائز ہے اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک جائز نہیں ہے۔ مسئلہ اگر زکوٰۃ دی اور پھر معلوم ہوا کہ مکاتب اسکا ہے یا غلام اسکا ہے تو جائز ہے یا نہیں۔ جائز نہیں ہے۔ تمام قولوں میں ایسے شخص کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں ہے کہ مالک نصاب ہو اور وہ کوئی سامان ہو اور اگر نصاب سے کم ہو تو اس شخص کو زکوٰۃ دینا جائز ہے۔ مسئلہ ایک شخص نصاب پورا نہیں رکھتا ہے مگر دستکار ہے تو زکوٰۃ دے تو اسکو زکوٰۃ دینا جائز ہے یا نہیں۔ جائز ہے۔ گو پیشہ ور اور تندرست ہو۔ مسئلہ زکوٰۃ کو ایک شہر سے دوسرے شہر میں بھیجنا جائز ہے یا نہیں۔ جائز ہے کہ راہت کے ساتھ اگر اس صحت میں کہ اس شہر سے اس شہر کے لوگ زیادہ محتاج ہوں یا اس شہر میں اسکے قریب والے ضعیف ہوں تو اسوقت میں جائز ہے۔

## باب صدقہ لفظ

صدقہ لفظ کے معنی

صدقہ لفظ کا کس پر واجب ہے۔ آزاد مسلمان پر مگر مالک نصاب ہو اور یہ نصاب یہ

چورہنے کے ہے اور پینے کے کپڑوں سے اور اسباب اور پتھاروں سے لاپنے فوج کے  
 ہوں اسوقت صدقہ فطر کا وہ اپنا اور اپنے چھوٹے بچوں کا مسئلہ صدقہ فطر بڑے بچوں کا باب  
 پر واجب ہے یا نہیں۔ واجب نہیں ہے۔ اگرچہ یہ اولاد باب سے نفقہ پاتی ہو۔ مسئلہ  
 مکاتب اور تجارتی غلام کا صدقہ واجب ہے یا نہیں۔ واجب نہیں ہے۔ مسئلہ اگر کوئی غلام  
 جو غصوں کی فسرکت میں ہو تو صدقہ فطر کا کیسے واجب ہے۔ ہمارے علماء کے نزدیک  
 کسی پر واجب نہیں ہے اور امام شافعی کے نزدیک دو نون پر واجب ہوگا۔ مسئلہ اگر کوئی  
 مسلمان کا غلام رکھتا ہے تو اس پر صدقہ فطر کو واجب ہے یا نہیں۔ ہمارے علماء کے نزدیک  
 واجب ہے اور امام شافعی کے نزدیک واجب نہیں ہے۔ مسئلہ صدقہ فطر میں کیا چیز  
 دینا چاہیے اور کتنا دینا چاہیے۔ گیہوں و دمن اور بٹو اور چھوٹے چار من یعنی گیہوں چار  
 رطل اور بٹو اور چھوٹے آٹھ رطل اور رطل قریب چالیس روپیہ کے چھروہارے مسئلہ  
 صدقہ فطر کا کب واجب ہوتا ہے۔ جب صبح صادق ہو یعنی عید کے روز اور اگر کوئی صبح ہو  
 سے پہلے مر جائے تو صدقہ واجب نہوگا۔ مسئلہ اگر کوئی شخص عید الفطر کے روز مسلمان ہو  
 یا لڑکا پیدا ہو تو صدقہ فطر کا واجب ہوگا یا نہیں۔ اگر صبح سے پہلے ہوا ہے تو واجب ہوگا  
 اور اگر صبح کے بعد ہوا ہے تو واجب نہوگا۔ مسئلہ فطر کے صدقہ میں منتخب کیا ہے۔ پہلے  
 صدقہ دین پھر عید گاہ کو جائیں۔ مسئلہ اگر کوئی شخص صدقہ فطر عید کے روز سے پہلے دے تو  
 جائز ہے یا نہیں۔ ہمارے علماء کا مذہب ہے کہ جائز ہے اگرچہ اس سے دو برس پہلے دے کر  
 اور امام شافعی کے نزدیک مقدم اور مؤخر دونوں جائز نہیں ہیں۔

## کتاب الصوم

روزے کے مسائل

روزہ کے طرح کا ہے۔ دو طرح کا ایک فرض دوسرے نفل اور فرض بھی دو طرح پر ہے ایک  
 یہ کہ کسی وقت سے متعلق ہو اور دوسرا وہ کہ وقت سے تعلق نہ رکھتا ہو جو روزے کی کسی وقت سے

تعلق رکھتے ہیں وہ رمضان کے روزے میں یا روزہ نذر میں کا اور ان کی نیت سے  
 کرنا چاہئے اور اگر رات کو نہ کی تو دن میں اگر آدھے دن سے پہلے کرے گا تو بھی جائز ہے  
 اور جو روزے کو وقت کے متعلق نہیں ہیں وہ روزہ نذر غیر معین کا ہے اور کھانے کا اور  
 انکی نیت سواے رات کے جائز نہیں ہے۔ مسئلہ کیا لوگوں کو واجب ہے کہ شعبان  
 کی انتہی تا پنج کو رمضان کے چاند کو تلاش کریں۔ واجب ہے اگر چاند دیکھیں روزہ کریں  
 اور اگر نہ دیکھیں تو تیس روزہ شعبان کے پورے کرے روزہ رمضان کا شروع کریں۔ مسئلہ  
 اگر کوئی شخص تمہارا رمضان کا چاند دیکھے تو اسکو روزہ رکھنا ضروری ہو یا نہیں۔ ضروری ہے  
 اگرچہ قاضی اسے چاند دیکھنے کی گواہی نہ دے مسئلہ رمضان کا چاند دیکھنے میں قاضی کے  
 آدمیوں کی گواہی قبول کرے۔ ایک آدمی کی گواہی کافی ہے اگر آسمان پر برابر اگر دبا غبار  
 ہو اور یہ گواہی دینے والا آزاد ہو یا غلام ہو مرد ہو یا عورت ہو اور اگر آسمان پر کوئی ابر اور غبار  
 اور کوئی سبب نہ ہو گواہی اتنی قبول نہ کرے جب تک انہوہ کثیر گواہی نہ دے۔ مسئلہ روزے کا  
 وقت کب سے کب تک ہے۔ جمع صادق سے آفتاب کے غروب ہونے تک۔ مسئلہ  
 روزہ کی حد کیا ہے۔ روزہ کی حد یہ ہے کہ روزہ دار باز رہے کھانے اور پینے اور محبت کرنے  
 سے دن میں منع نیت کے۔ مسئلہ اگر کوئی شخص دن میں بھول کر کوئی چیز کھائے یا پئے  
 یا جماعت کرے تو روزہ اسکا فاسد ہو گا یا نہیں۔ فاسد نہیں ہو گا۔ مسئلہ اگر بوسہ لینے  
 سے منی نکل آئے تو قضا واجب ہوگی یا کفارہ۔ قضا واجب ہوگی کفارہ واجب نہ ہوگا۔  
 مسئلہ روزہ دار کو بوسہ لینا جائز ہے یا نہیں۔ اگر اپنے نفس پر بخیر یعنی قادر ہو تو جائز ہے  
 اور اگر بخیر نہیں ہے تو جائز نہیں ہے یعنی اگر جانے کہ بوسہ نہ لگا تو انزال ہو جائے گا یا علی  
 پر مجبور ہوگا تو مکروہ ہے اور اگر جانے کہ بوسہ لینے سے انزال نہ ہوگا اور خواہش جماع غلبہ نہ کرے گی  
 تو بوسہ لینا جائز ہے مسئلہ اگر کوئی روزہ دار ذکرِ تہذیب روزہ اسکا فاسد ہو گا یا نہیں۔ اگر بے اختیار  
 فی ہونگی تو روزہ درست ہے ورنہ اختیار سے قصد کی تو روزہ فاسد ہوگا۔ مسئلہ اگر کوئی

روزہ دار سنگ ریزہ یا لوہے کا ٹکڑا نکل جائے تو روزہ اسکا فاسد ہوگا یا نہیں۔ روزہ فاسد ہو جائے گا مگر قضا واجب ہوگی نہ کفارہ۔ مسئلہ اگر کوئی روزہ دار محبت کرے قبل یا بعد میں یا کھائے یا پیے عمدہ ایسی چیز کہ جو غذا ہو یا دوا ہو تو کیا واجب ہوگا۔ قضا بھی واجب ہوگی اور کفارہ بھی۔ مسئلہ روزہ کا کفارہ کیا ہے۔ جو نماز کا کفارہ ہے اور نماز کا کفارہ یہ ہے کہ ایک غلام آزاد کرے یا ساٹھ روزے رکھے یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے اور ہر ایک کو دو من گندم دے یعنی چار رطل۔ یا ساٹھ کو دو وقت بیت بھر کے کھلائے۔ یہی مسئلہ کا بھی کفارہ ہے۔ مسئلہ اگر روزہ دار سوائے فجر کے اور کسی جگہ محبت کرے اور انزال ہو جائے تو قضا اور کفارہ واجب ہوگا یا نہیں۔ قضا واجب ہوگی کفارہ واجب ہوگا۔ مسئلہ اگر کوئی شخص سوائے رمضان کے روزہ کے اور روزہ کو فاسد کرے تو کیا کرے قضا واجب ہوگی نہ کفارہ اور کفارہ سوائے روزہ رمضان کے فاسد کرنے میں اور کسی ریتھ میں واجب ہوگا۔ مسئلہ اگر کوئی روزہ دار حنفی یعنی علمائے یاناک میں دوا ڈالے یا کان میں تو روزہ اسکا فاسد ہوگا مسئلہ اگر سیٹ یا دماغ کے زخم میں دوا ڈالی اور پیٹ یا دماغ میں پونچھ لگی تو روزہ اسکا فاسد ہوگا یا نہیں۔ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک فاسد ہو جائے گا اور امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک فاسد نہیں ہوگا۔ مسئلہ اگر کوئی روزہ دار ذکر کے سواغ میں کوئی دوا ڈالے تو روزہ اسکا فاسد ہوگا یا نہیں۔ امام ابو حنیفہؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک فاسد نہیں ہوگا اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک فاسد ہوگا مسئلہ اگر کوئی شخص روزہ دار زبان کی نوک سے کوئی چیز چلے تو روزہ اسکا فاسد ہوگا یا نہیں۔ فاسد نہیں ہوگا مگر مکروہ ہے۔ مسئلہ اگر کوئی عورت روزہ دار اپنے بچے کے واسطے روٹی وغیرہ چبالے تو جائز ہے یا نہیں وقت ضرورت کے جائز ہے۔ مسئلہ اگر کوئی شخص رمضان شریف میں بیمار ہو جائے تو روزہ افطار کرے یا نہیں۔ اگر جانتا ہے کہ روزہ رکھنے میں بیماری زیادہ ہوتی ہے تو جائز ہے کہ روزہ موقوف کرے اور جب اچھا ہو جائے تو قضا کرے مسئلہ مسافر کو روزہ رکھنا جائز ہے

روزہ کا قیام ہے  
روزہ کا قیام ہے

ہے یا نہیں۔ ہمارے علماء کے نزدیک اگر اس سے ہو سکے تو بہتر یہ ہے کہ روزہ رکھے اور جو  
 نہ ہو سکے یعنی تکلیف ہو تو افطار کرے یہ بہتر ہے۔ اور امام شافعی کے نزدیک روزہ نہ رکھنا بہتر  
 ہے اور امام مالک کے نزدیک سفر میں روزہ رکھنا جائز نہیں ہے۔ مسئلہ اگر کوئی جلیقہ  
 بیماری میں یا سفر کی حالت میں مر جائے تو قضا واجب ہوگی یا نہیں۔ قضا واجب ہوگی  
 مسئلہ اگر کوئی بیمار اچھا ہو یا مسافر مقیم ہو اور پھر مر گیا تو قضا واجب ہوگی یا نہیں۔ قضا  
 واجب ہوگی بقدر صحت اور اقامت کے۔ مسئلہ رمضان کے روزے جو قضا ہوئے ہوں  
 انکو لگاتار رکھے یا فصل دیگر۔ ہمارے علماء کے نزدیک اسکو اختیار ہے چاہے لگاتار رکھے  
 چاہے فاصلہ دیکر۔ اور امام شافعی کے نزدیک ملے ہوئے رکھے۔ مسئلہ کسی شخص کے ذمہ رمضان  
 کے روزوں کی قضا تھی اور روزے نہیں رکھے اور دوسرا رمضان آگیا تو اب پہلے اس  
 رمضان کے روزے رکھے یا قضا کو ادا کرے۔ ہمارے علماء کے نزدیک پہلے موجودہ رمضان  
 کے روزے رکھے اسکے بعد قضا کے اور پھر فدیہ نہیں ہے اور امام شافعی کے نزدیک فدیہ صورت اخیر  
 میں لازم ہوگا۔ مسئلہ اگر کسی عورت کو حمل ہے یا ارٹھ کے کو دو دودھ پلاتی ہے اور ڈرتی ہے کہ  
 روزہ رکھنے سے بچے کو نقصان ہوگا تو روزہ افطار کرے یا نہیں۔ روزہ افطار کرے اور  
 اسکی قضا کرے اور پھر فدیہ واجب نہیں ہے۔ مسئلہ اگر بہت بڑھاروزہ رکھنے پر قادر نہ ہو  
 تو کیا کرے۔ روزہ افطار کرے اور ہر روز کی بے کھانا دلوے جیسے کہ کفار یحییٰ دیا جاتا ہے  
 مسئلہ اگر کسی شخص کے ذمہ رمضان کی قضا تھی پھر اس نے وصیت کی کہ میرے روزوں  
 کے واسطے کھانا دین پھر وہ مر گیا تو کیا کریں۔ ہر روز کے بدلے دین اسکے واسطے کسی مسکین کو دھانیا  
 گیون یا ایک صاع چھو بارے یا جو دینا چاہیے۔ مسئلہ اگر کوئی شخص نماز مستحب اور روزہ  
 مستحب شروع کرے فائدہ دے تو قضا واجب ہوگی یا نہیں۔ ہمارے علماء کے نزدیک  
 قضا واجب ہوگی اور امام شافعی کے نزدیک واجب نہیں ہے۔ مسئلہ اگر رمضان میں کوئی  
 لڑکا بالغ ہو یا کافر مسلمان ہو تو کیا کرے جنہا دن باقی ہو اس میں اساک کرے یعنی کچھ

تکھائے پھر دوسرے روز سے روزہ رہے۔ اور چونکہ گزشتہ کی قضا واجب نہ تھی۔ مسئلہ اگر کوئی شخص رمضان میں بیوش ہو گیا تو قضا روزہ کی واجب ہوگی یا نہیں۔ اس روز کی جس روز بیوش ہوا ہے اگر اسکے حلق میں کوئی چیز گئی تھی تو قضا واجب ہوگی اور اگر نہیں گئی تھی تو قضا اس روز کی واجب نہ ہوگی۔ اور باقی دنوں کی قضا واجب ہوگی۔ مسئلہ اگر دیکھانے آدمی کو رمضان کے بعض دنوں میں شوش آئے تو گزرے ہوئے روزوں کی قضا واجب ہوگی یا نہیں۔ گزرے ہوئے روزوں کی قضا کرے۔ مسئلہ اگر کوئی عورت رمضان کے بعضے دنوں میں حائض ہو تو کیا کرے۔ روزہ افطار کرے اور جب پاک ہو تو روزوں کی قضا کرے۔ مسئلہ اگر رمضان کے کسی روز کوئی مسافر مقیم ہوا یا کوئی حائض پاک ہوئی تو اس روز کیا کرے۔ کچھ نہ کھائے اسکے بعد روزہ رکھے۔ مسئلہ اگر کسی شخص نے سواری کھائی اس گمان سے کہ صبح نہیں جاتی ہے یا روزہ افطار کیا یا ن گمان کہ آفتاب غروب ہو گیا پھر معلوم ہوا کہ صبح ہو گئی تھی اور آفتاب غروب نہیں ہوا تھا اس روزہ کا کیا حکم ہے۔ روزہ فاسد ہو گا قضا واجب ایلیکے گزارہ واجب نہ ہو گا۔ مسئلہ اگر کسی شخص نے شوال کا چاند نہما دیکھا تو روزہ افطار کرے یا نہیں۔ افطار نہ کرے مسئلہ شوال کا چاند دیکھنے میں کون کون کی گواہی سنی جائے۔ اگر آسمان پر غبار یا علت ہو تو دو آدمیوں کی گواہی کافی ہے اگر مرد ہوں یا ایک مرد اور دو عورتیں ہوں۔ اور اگر آسمان پر بار ہو تو قبول کریں جب تک جماعت کثیر گواہی نہ دے۔

## باب الاعتکاف

اعتکاف کے مسائل

اعتکاف کا کیا حکم ہے۔ مستحب ہے۔ اعتکاف کے معنی کیا ہیں۔ سویر تک مسجد میں روزہ اور نیت کے ساتھ ٹھہرنے کو اعتکاف کہتے ہیں۔ مسئلہ معتکف پر کون کون چیزیں حرام ہیں۔ تین چیزیں ایک صحبت کرنی دوسرے لمس یعنی چھونا یا چمکانا یا سرے بوسہ لینا۔ مسئلہ معتکف کو مسجد سے باہر جانا جائز ہے یا نہیں۔ جائز نہیں ہے مگر حاجت انسانی کے واسطے جیسے بول



وہ ہاں یا جمعہ کی نماز کے واسطے۔ مسئلہ متعلق تو مسجد میں خرید و فروخت جائز ہے یا نہیں۔  
جائز ہے مگر اسباب مسجد میں نہ لایا جائے اور اسباب کا مسجد میں لانا مکروہ ہے۔  
مسئلہ متعلق کو مسجد میں باتیں کرنا جائز ہے یا نہیں نیک باتیں کرنا جائز  
ہے اور باطل چپ رہنا مکروہ ہے۔ مسئلہ اگر کوئی متعلق رات یا دن میں مجامعت کرے  
تو اسکا اعتکاف باطل ہو گا یا نہیں۔ باطل ہو جائیگا۔ مسئلہ اگر کوئی اپنے اوپر اعتکاف کے  
دنوں کو واجب کرے تو ان دنوں کی راتیں شامل ہوں گی یا نہیں۔ راتیں بھی دنوں  
کے ساتھ شامل رہیں گی گو نیت نہیں کی ہے لیکن اگر خاص روزہ کی نیت کرے گا تو راتیں  
شامل نہ ہوں گی واللہ اعلم۔

## کتاب الحج

حج کے مسائل

حج کس کس پر واجب ہے۔ آزاد بالغ عاقل مسلمان پر مگر حج کرنے پر قادر ہون یعنی اسکے پاس  
اتحامل ہو کر راہ میں خرچ کرے اور اپنے اہل و عیال کو اسقدر دے جائے کہ واپس آئے  
تک کافی ہو دے اور یہ مال زیادہ ہو کر ہنے کے گھر اور پسینے کے کپڑوں وغیرہ سے اور راہ میں  
امن ہو دے۔ مسئلہ عورت کو سفر حج میں بے محرم کے ہانا جائز ہے یا نہیں۔ اگر اسکے اور تنگ  
کے درمیان میں تین رات دن کی راہ ہے تو جائز نہیں ہے اور اگر تین رات دن سے کم ہے تو جائز  
ہے۔ مسئلہ اگر بیقات ہیں کہ جس سے بے احرام کے گزرجانا جائز نہیں ہے۔ پانچ ہیں اہل مدینہ  
کے واسطے ذوالحلیفہ اور اہل عراق کے واسطے ذات الصرق اور اہل شام کے واسطے عتہ اور اہل  
مکہ کے واسطے قرن اور اہل مین کے واسطے یلم۔ از سر جم اہل ہند کے واسطے بھی یہی طریقہ صحیح  
ہے۔ مسئلہ اگر کوئی شخص میقاتوں پر پہنچنے سے پہلے احرام باندھے تو جائز ہے یا نہیں۔ جائز ہے  
مسئلہ جو شخص احرام باندھنا چاہے وہ کیا کرے۔ غسل کرے یا وضو کرے اگر غسل کرے تو  
بہتر ہے اور وضو کرے نئے بے سے ہوئے پسینے اگر اسکے پاس موجود ہوں ورنہ جو مسنون ہوگی اسکا

تھ کرے اور دوسرے کی چادر اور خوشبو لگائے اگر موجود ہو بعد اسکے دو رکعت نماز پڑھے اور دعا کرے کہ یا الہی میں چاہتا ہوں کہ حج کروں تو آسان کر دے اور قبول فرما اسکے بعد بیٹیک کے اپنی نماز کے بعد صوف ج کی نیت سے بیٹیک کے اور الفاظ بیٹیک کے یہ ہیں بیٹیک اللہم بیٹیک لا شریک لک بیٹیک ان اعموا و انتویک والک لا شریک لک۔ اور ان الفاظ سے کوئی لفظ کم کرنا جائز نہیں ہے اگر زیادہ کرے تو جائز ہے جب بیٹیک کے اور احرام باندھ چکے تو پھر بزرگ سے ان چیزوں سے کہ حق تعالیٰ نے منع فرمایا ہے جیسے غش بکے اور گناہوں اور عورت یعنی لڑائی جھگڑے سے اور شکار نہ کری اور کھانے کے طرف اشارہ نہ کرے اور سلاہوا لکرا نہ پینے یعنی کرتے اور پلایہ بکار جو حیاء بدن پر ملے ہوں اور عام سر پر نہ باندھے اور پونی بھی اور سے اور قبائہ پینے اور موزہ نہ پینے مگر اسوقت کہ جو نہ نو تو ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ کر پینے اور نہ اور سر کو خوشبو نہ لگائے اور سر کے بال نہ منڈائے اور ناخن بھی نہ تراشے اور بدن کے بال نہ منڈائے اور زعفران و کسک کا رنگا ہوا کپڑا یا جوان مانند ہوں نہ پینے مگر وہ علاوہ ہو تو جائز ہے مسئلہ حرم کو احرام کی حالت میں غسل کرنا جائز ہے یا نہیں۔ جائز ہے کہ غسل کرے اور حمام میں یا کباوی کے نیچے بیٹھے اور سر اور منہ کو برگ غلی سے دھوئے اور بعد نماز کے تلبیس یعنی بیٹیک یا دواز بلند کے اور جو کچھ کہہ لگایا۔ کم اس سے جائز نہیں ہے اور بیٹیک بہت کہے جان کہیں اونٹ بندی پر چڑھے یا پستی میں اترے یا کسی اونٹ کے سوار کو دیکھے اور ستر کے وقت مسئلہ جب کہ میں پونچھے تو کیا کرے۔ پہلے مسجد حرام میں جائے اور جب خانہ کعبہ کو دیکھے تو تکبیر اور تسلیل کہے اور پھر چار سو کی طرف منہ کر کے تکبیر کہے اور ہاتھوں کو اٹھاوے منہ خون اور اسکو بوردے اگر لوگوں کو بے تکلیف مکن ہو پھر سیدھی جانب سے طواف شروع کرے اور پھر پھیر کرنے سے پہلے چار کو سیدھی منہ سے نکال کر بائیں کا منہ سے پڑا لے اور سات مرتبہ خانہ کعبہ کے آس پاس پھیرے اور حکیم کو بھی طواف میں شامل کرے اور تین پھیرے اول میں اگر تباہو اچلے اور باقی چار پھیرے اپنی چال پر کرے اور ہر پھیرے میں جب چار سو پڑھیں

مذہبی ترویج و تفسیر

تو اسکو بوسہ دے اور جہاں سود کے بوسہ پر طواف کو تمام کرے جب طواف سے فارغ ہو تو قحط  
ابرہہ میں آئے اور وہاں دو رکعت نماز پڑھے اور جو وہاں تکلیف ہو تو جہاں ہو سکے مسجد  
حرام میں پڑھے یعنی حرم شریف میں اور یہ طواف قدوم سنت ہے واجب نہیں ہے اہل  
اہل کو کے واسطے طواف قدوم نہیں ہے اور جب طواف سے فارغ ہو تو باب الصفا سے  
حرم کے باہر آئے اور صفائی پہاڑی پر کھڑے ہو کر کعبہ کے طرف منہ کرے اور تکبیر و تسبیح  
کے اور فخر عالم علیہ السلام پر درود بھیجے اور جو حاجت رکھتا ہو خدا سے چاہے پھر وہاں سے  
اتر کر مردہ پرائے اور جب بطن وادی میں پہنچے تو دو میلون کے درمیان دوڑے  
اور جب مردہ پہنچ جائے تو اسی طرح کرے کہ جیسے صفا پر کیا تھا اور یہ ایک پھیر ہوا اسی  
طرح سات پھیرے کرے صفا سے شروع ہو کر مردہ پر تمام ہوں گے پھر مکہ میں قیام کرے  
اور جب اسکا جی چاہے طواف کرے ترویہ سے ایک روز پہلے اور وہ دن ہی الحج کی سانویں  
کا ہے۔ امام باہر آئے اور ٹھہر پڑے اور خطبہ میں لوگوں کو حج کے افعال یعنی مناسک کو جانا اور  
وقوف عرفات وغیرہ سکھائے پھر نماز صبح کی ترویہ کے روز یعنی آٹھویں کو مکہ میں پڑھے پھر  
مناسک کو جائے اور رات کو منامین رہے اور صبح کی نماز عرفہ کے روز منامین پڑھ کر عرفات میں  
جا کر رہے اور جب دوپہر ہو جائے یعنی ظہر کا وقت ہو تو امام خطبہ پڑھے اور خطبہ میں لوگوں کو  
وقوف عرفات اور مزدلفہ اور رمی جبار اور طواف زیارت اور قربانی کرنے کے احکام سنائے  
اور جب خطبہ سے فارغ ہو تو امانت کرے اور ظہر اور عصر کی نماز ایک افان اور دو اقامت  
سے پٹھے مسئلہ کوئی شخص اپنے ٹھہرنے کی جگہ ظہر اور عصر کو جمع کرے تو جائز ہے یا نہیں  
امام ابو حنیفہ کے نزدیک جمع کرنا جائز نہیں ہے بلکہ ہر نماز اپنے وقت پر پڑھے یعنی ظہر کی  
نماز کو بوقت ظہر اور عصر کو بوقت عصر اور امام ابو یوسف اور امام محمد کے نزدیک اگرچہ تھا اپنے  
اسباب کی جگہ جمع کرے گا تو جائز ہے۔ اور جب نماز سے فارغ ہو جائے پھر ٹھہرنے کی  
جگہ کے طرف متوجہ ہوا کہ رحمت کے پاس قیام کرے اور عرفات میں ہر جگہ قیام جائز

نہی ہونی کی ہے

ہیں عذر کا نام ایک جگہ کا ہے اُس جگہ قیام نہ کرنا چاہیے اور امام کو خاص کر مسجد کے عرفات  
 پر مرنے سے پہلے غسل کرے اور اونٹ پر سوار ہو کر بلند جگہ پر کھڑے ہو کر حج کے شاکس  
 تعلیم کرے اور دعا بلند آواز سے کرے آفتاب غروب ہونے تک پھر امام اور سب  
 لوگ عرفات سے واپس ہو کر میاں چال سے فرداف میں پونچھیں اور مسجد کے پہاڑ کے پاس  
 قیام کریں جبکہ اوپر سیدہ ہے اور اسکو فرح کہتے ہیں پھر امام امامت کرے اور غروب اور  
 وشا ایک افان اور ایک اقامت سے پڑے۔ مسئلہ اگر کوئی شخص مغرب کی نماز و فہ  
 کے راہ میں پڑے تو جائز ہے یا نہیں۔ امام ابوحنیفہ کے نزدیک جائز نہیں ہے اور امام  
 ابو یوسف اور امام محمد کے نزدیک جائز ہے اور جب صبح ہو تو اندھیرے میں امامت کرے  
 یعنی تابی کی میں نماز صبح پڑھے پھر جب نماز سے فارغ ہو جائے تو فرداف میں واسطے دعا کے ٹھہرا  
 ہے اور فرداف میں ہر جگہ ٹھہرنے کی ہے سوائے محسر کے کہ امام ایک جگہ کا ہے آفتاب کے  
 نکلنے سے پہلے امام اور سب لوگ پھر منا کو جائیں اور جبرون کی رمی شروع کریں اور سات  
 کنکریاں جبرو عقیدہ کو ماریں اور ہر کنکری کے ساتھ تکیہ کریں اور پہلے کنکری مارنے سے  
 لیتیک کنا موقوف کریں جب اس سے فارغ ہوں تو قربانی کریں پھر بال منڈائیں یا کترائیں  
 اور بالوں کا منڈانا بہتر ہے سوائے عورت سے صحبت کرنے کی سب چیزیں اُسے حلال  
 ہو جائیں گی پھر اسی روز یا دوسرے روز یا تیسرے روز یعنی بارہویں کو مکہ میں آئیں اور  
 طواف کے سات پھیرے خانہ کعبہ کے کریں اور اس طواف کو طواف زیارت کہتے ہیں  
 طواف فرمیں ہے حج میں اگر طواف قدوم میں رمل وسی نہ کی ہو تو اس طواف میں رمل وسی  
 کرے پھر عورت بھی حلال ہو جائے گی اگر اس طواف میں دیر ہو گئی تو مکروہ ہے اور ایک دم  
 لازم ایسا امام ابوحنیفہ کے نزدیک اور نزدیک صاحبین کے واجب نہیں ہوگا۔ اور جب  
 سے فارغ ہو جائے یعنی شخص و ستون کو طواف کرے وہ پھر منا کو ٹھہرائے اور عید کے  
 دوسرے روز یعنی گیارہویں کو بعد از صبح کے تینوں جبرون کو سات سات کنکریاں مارے جلا کریں

فردی ترجمہ

فردی ترجمہ

ہوین۔ جبرہ اول کے پاس کھڑا ہو کر اور تکبیر سبیل تحید و درود پڑھے اور دعا کرے اور دو سجدے کے  
 پاس بھی توقف کرے اور جبرہ عقبہ کے پاس کھڑا ہو کر دعا پڑھے کنکریاں مارے ہی جلد سے  
 جلد کنکریاں ہوئیں یعنی پہلے روز جبرہ عقبہ کے ساتھ پھر تین روز اکیس اکیس مسئلہ اگر تیرے  
 روز یعنی تیرہویں تا بیس روز وال سے پہلے کنکریاں مارے تو جائز ہے یا نہیں۔ امام ابو حنیفہ کے  
 نزدیک صحیح صادق ہے۔ جائز ہے۔ اور امام ابو یوسف اور امام محمد کے نزدیک جائز نہیں ہے۔  
 بعد و مین مناسے چلا جانا اور می جائز نہ کنکریاں مارے ہوئے مسئلہ اگر تیرہویں کو پہلے کنکریاں مارنے  
 سے مکہ کو چلا جائے تو جائز ہے یا نہیں تیرہویں کی طلوع فجر سے پہلے جاوے تو جائز ہے اور بعد  
 طلوع بغیر رنی جانا جائز نہیں اور جب مکہ کو جائے تو مستحب ہے کہ محض ایک جگہ کا نام ہے  
 وہاں اترے اور طواف خانہ کعبہ کے ساتھ پھرے کرے اور سعی و رمل کرے اور طواف کعبہ  
 کہتے ہیں اور طواف مجدد واجب ہے اگر اہل مکہ پر نہیں ہے اور نہ اہل مکہ کے واسطے طواف دوم ہے اور جب طواف  
 صدر فارغ ہو تو اپنے گھر کو روانہ ہو اور اگر کوئی عجم کہ میں نہ آئے اور سیدھا عرفات کو جائے اور وہاں  
 وقوف کرے تو طواف قدوم کے عوض اس پر کوئی چیز واجب نہ ہوگی مسئلہ وقوف عرفات کا وقت  
 کب تک ہے۔ عرفہ کے روز زوال کے بعد سے عید کی صبح صادق تک مسئلہ اگر کوئی شخص عرفات سے  
 گزرے اور وہ سوتا ہو یا بے ہوش ہو یا معلوم نہیں ہے کہ یہ عرفات ہے تو وقوف میں خوب ہو گا یا نہیں  
 محسوب ہوگا مسئلہ عورت کا حکم حج میں مثل مرد کے ہے یا نہیں۔ مثل مرد کے ہے مگر مکہ نہ گئے  
 اور منہ کھلا رکھے اور لبیک باؤ از بلند نہ کہے اور سعی و رمل نہ کرے اور نہ بال منکفر بلکہ گزرائے

## باب القرآن

ایک خرام سے حج اور سائل

قرآن بہتر ہے یا افراد یا متع۔ امام ابو حنیفہ کے نزدیک ایک روایت میں پہلے قرآن پھر افراد پھر متع  
 امام ابو حنیفہ کے نزدیک ظاہر روایت میں اور امام ابو یوسف اور امام محمد کے  
 پہلے قرآن پھر متع اُس کے بعد افراد اور امام شافعی کے نزدیک

و

UNIVERSITY

پہلے افراد اسلئے بعد متع پھر قرآن مسئلہ قرآن کیا چیز ہے۔ دور کعت نماز پڑھے پھر لیک کے  
 ہو واسلئے حج اور عمرہ کے میقات کی جگہ سے احرام باندھے اور بعد نماز کے یہ دعا پڑھے  
 اللہم انی ارید الحج والعمرة فی سربالی وبقلمنا منی۔ یعنی اے اللہ ارادہ کرتا ہوں میں حج کا اور عمرہ  
 کا پس آسان کرانگو واسلئے میرے اور مقبول کرواسلئے میرے اور جب مکہ میں پونچے خانہ کعبہ کے  
 طواف کے سات پھیرے کرے اور پہلے تین پھیروں میں اگر کچلے اور باقی چار اپنی چال  
 سے کرے پھر صفاروہ میں سہی کرے یہ افعال عمرے کے ہوئے پھر حج کے افعال کرے  
 جیسے کہ مفرد کرتا ہے یعنی اول طواف قدوم سورمل و سہی کرے پھر جب عید کا روز ہو بمرہ عقبہ  
 نو کنکرا مارے پھر اس سے فارغ ہو کر قربانی کرے گائے یا بکری یا اونٹ یا ساتواں حصہ  
 گائے کا یا اونٹ کا اسکو دم قرآن کہتے ہیں اگر قرآن کا دم نہ رکھتا ہو تو دس روزے رکھے  
 ان میں سے تین روزے ساتوین آٹھوین کو رکھے اور سات باقی جب رکھے کہ اپنے  
 گھر کی طرف چلے اور اگر حج سے فارغ ہو کر مکہ میں رہے وہاں پر بھی رکھنا جائز ہے اور اگر  
 یہ تین روزے اس سے فوت ہو جائیں تو سوا سے قربانی کے کچھ نہیں ہو سکتا مسئلہ  
 اگر کوئی تقارن مکہ میں نہ آئے اور عرفات میں آئے رافض عمرہ ہو گا یا نہیں یعنی تارک  
 عمرہ ہو گا یا نہیں۔ رافض عمرہ ہو گا اور بوجہ وقوف عرفات قرآن کا دم اسکے ذریعے ساقط  
 ہو جائے گا اور عمرہ کے چھوڑنے سے ایک دم واجب ہو گا اور عمرہ کی قضاء بھی واجب ہوگی

## باب التمتع

فرد کے احرام مسائل

تمتع بہتر ہے یا افراد۔ امام ابو حنیفہ کے نزدیک ایک روایت میں افراد بہتر ہے تمتع سے اور  
 امام ابو یوسف اور امام محمد کے نزدیک اور نیز امام صاحب کے نزدیک دوسری ظاہر روایت میں  
 تمتع افراد سے بہتر ہے۔ مسئلہ تمتع کتنی طح پر ہے۔ دو طح پر ایک پر کہ ہدی کو روانہ کرے اور  
 دوسرے کہ ہدی کو نہ روانہ کرے۔ مسئلہ تمتع کسکو کہتے ہیں۔ اسکو کہتے ہیں کہ میقات سے

احرام باندھے عمرہ کے واسطے جب مکہ میں پہنچے تو خانہ کعبہ کا طواف کرے اور صفامردہ پر دوڑے  
 حلق کرے یا قصر کرے اور عمرہ سے حلال ہو جائے اور اس کے بعد بیک نہ کے اور مکہ میں حلال  
 ہو کر رہے آنکھیں ذی الحجہ تک جب آنکھیں ہوتوں حج کے واسطے سجدہ حرام یا حرم سے احرام باندھے  
 اور افعال حج کے کرے جیسے کہ مفرد حاجی کرتے ہیں اور ایک دم اسی وجہ سے ہو گا واسطے منع  
 کے اگر دم تمتع کا نہیں لکھتا ہے تو دس روز سے رکھے تین حج کے دنوں میں اور سات  
 اس وقت کہ جب لوٹے جیسا کہ قرآن کا دم کہا گیا اور یہ صفت تمتع کی ہے مسئلہ اگر کوئی تمتع  
 چاہے کہ ہی روانہ کرے تو کیونکر کرے پہلے ہدی روانہ کرے یا احرام باندھے۔ پہلے احرام  
 باندھے پھر ہدی کو روانہ کرے اگر ہدی اسکا اونٹ ہو تو واسکی گردن میں شکنیہ چڑھا یا پانی پوئی  
 ڈالیں مسئلہ اونٹ کے کو بان میں زخم لگائیں یا نہیں امام ابو حنیفہ کے نزدیک  
 زخم نہ لگائیں اور امام ابو یوسف اور امام محمد کے نزدیک اس کے کو بان میں سیدی جانب شکات  
 کر دیں۔ مسئلہ جب خانہ کعبہ میں آئے تو کیا کرے۔ طواف کرے اور سعی کرے اور حلال  
 نہوے پھر یوم ترویہ کو دو سہ احرام حج کا باندھے مثل مفرد کے سب افعال بجا لاوے مسئلہ  
 اگر آنکھیں سے پہلے احرام باندھے تو جائز ہے یا نہیں۔ جائز ہے بلکہ افضل ہے اور تمتع پر دم  
 واجب ہو گا بطور شکرانہ کے۔ مسئلہ تمتع کب حلال ہو گا۔ جب سر سنداے دونوں احراموں  
 سے حلال ہو جائے گا۔ اہل مکہ تمتع اور قرآن نکرین ان کے واسطے افراد خاص ہے مسئلہ اگر  
 تمتع اپنے وطن کو لوٹے عمرہ سے فارغ ہو کر اور ہدی روانہ نہ کی ہو تو تمتع اسکا باطل ہو گا یا نہ  
 باطل ہو گا اور ہدی لگیا تھا تو تمتع باطل نہو گا اور اس پر لازم ہے کہ افعال حج بجا لاوے بعدہ  
 حلال ہو۔ مسئلہ اگر کوئی شخص حج کے مینوں سے پہلے عمرہ کے واسطے طواف کرے تو وہ  
 تمتع ہو گا یا نہیں۔ اگر طواف کے میں پھیرے ماہ سوال سے پہلے کر لے ہوں اور چاک پھیرے  
 سوال میں کرے تو تمتع ہو گا اور اگر چاک پھیرے سوال سے پہلے کر لے ہوں گے اور تین سوال میں  
 کر لیا تو تمتع ہو گا۔ مسئلہ حج کے لئے مینے میں سوال آمدن بقعدہ اور ذی الحجہ مسئلہ

گھج کے مینوں سے پہلے احوام باندھے تو جائز ہے یا نہیں۔ جائز ہے اور حج انکا درست ہے  
مسئلہ اگر کوئی احرام باندھنے کے قریب طائف ہو جائے تو کیا کرے۔ غسل کرے اور احرام  
باندھے اور حاجیوں کی طرح سب افعال کرے مگر خاند کو بعد کا طواف نہ کرے جب تک پاک نہ  
مسئلہ اگر وقوف، عفات کے بعد اور طواف زیارت کے بعد طائف ہو تو کیا کرے۔ کہہ سے  
اپنے گھر کو واپس آئے اور اس طواف صدقہ ترک کرنے سے کوئی چیز اس پر واجب نہ ہوگی۔

## باب الجنایات

اس باب میں مذکور جنایات

مگر کوئی محرم ایک عضو کو خوشبو لگانے تو اس پر کیا واجب ہوگا۔ ایک عضو کامل سے اور زیادہ  
سے بھی ایک دم واجب ہوگا لیکن اگر ایک عضو سے کم میں خوشبو لگانے کا تو صدقہ واجب  
ہوگا۔ مسئلہ اگر کپڑا سلا ہوا اپنے یا سر کو ایک روز کامل چھپائے رہے تو کیا واجب ہوگا۔  
ایک دم واجب ہوگا لیکن اگر ایک دن سے کم پنا ہو تو صدقہ واجب ہوگا مسئلہ اگر نہ بچنے  
انکانے کی جگہ حلق کرے تو کیا واجب ہوتا ہے۔ امام ابو حنیفہ کے نزدیک ایک دم واجب  
ہوگا اور امام ابو یوسف اور امام محمد کے نزدیک صدقہ واجب ہوگا۔ اگر ایک ہاتھ یا ایک پاؤں  
سے کل ناخن تراشی گا تو ایک دم واجب ہوگا اور اگر ناخن متفرق کائے گا تو نزدیک  
امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف کے صدقہ واجب ہوگا۔ اور امام محمد کے نزدیک ایک دم  
واجب ہوگا مسئلہ اگر کوئی محرم ہنڈ کے ساتھ خوشبو لگانے یا سر منڈانے یا سلا ہوا کپڑا اپنے  
تواں کو کیا کرنا چاہیے۔ اسکو اختیار ہے چاہے ایک بکری قربانی کرے اور چاہے چھ مسکینوں  
کو تین صاع گہنوں صدقہ دے اور چاہے تین روزے رکھے۔ مسئلہ اگر کوئی محرم حجام  
کرے قبل یا دبر میں تو کیا واجب ہوگا۔ اگر وقوف، عفات سے پہلے کر لگا تو حج فاسد  
ہو جائے گا اور ایک بکری اس پر واجب ہوگی اور اس حج کے سب ارکان بجالانے چھ  
اور حاجی کو تے میں اور دوسرے سال میں قضاء واجب ہوگی اور جس عورت سے محبت کی گئی



نمی اگر وہ اسکے ساتھ جی کفہار کے تو ہمارے علماء کے نزدیک جائز ہے جائز ہے ہمارے  
 امام شافعی کے نزدیک جائز نہیں ہے اگر بعد وقوف عرفات کے  
 جماعت کر گیا تو جاسکا فاسد ہوگا لیکن بدنامیہ واجب ہوگا مسئلہ اگر مطلق کرنے کے  
 بعد جماعت کرے تو اسپر کیا چیز واجب ہوگی۔ ایک بکری واجب ہوگی مسئلہ اگر عمرہ کے  
 افعال میں صحبت کرے تو عمرہ اسکا فاسد ہوگا یا نہیں۔ اگر طواف کے چار پھیروں سے پہلے  
 کر گیا تو عمرہ اسکا فاسد ہو جائیگا اور اس عمرہ کو پورا کرے اور دوبارہ اسکی قضاء کرے اور ایک  
 دم بھی اسپر واجب ہوگا اور اگر چار پھیروں کے بعد باع کیا تو عمرہ فاسد ہوگا لیکن دم اسپر واجب  
 ہوگا مسئلہ اگر کوئی محرم بھول کر صحبت کرے تو اسکا کیا حکم ہے۔ وہی حکم اسکا کہ جو عمرہ میں  
 مسئلہ اگر کوئی بے وضو طواف قدم کرے تو اسپر کیا واجب ہے۔ کچھ بھی واجب نہیں ہوگا  
 مسئلہ اگر کوئی بے وضو طواف زیارت کرے تو اسپر کیا واجب ہوگا۔ ایک بکری واجب  
 ہوگی اور اگر جنسی ہوگا تو بدیعنی اونٹ یا گائے واجب ہوگی اور بہتر یہ ہے کہ طواف دوبارہ  
 کرے جب تک کہ مکہ میں ہو کہ اور جب طواف کا اعادہ کرے تو بیع اسکے ذمہ سے ساقط  
 ہو جائے گا مسئلہ اگر طواف صد بے وضو کرے تو کیا واجب ہوتا ہے۔ صد واجب ہوگا  
 اور اگر جنسی کر گیا تو بکری واجب ہوگی۔ مسئلہ اگر طواف زیارت کے تین پھیرے چھوڑے  
 یا ایک پھیرا ترک کرے تو کیا واجب ہوتا ہے۔ بکری واجب ہوتی ہے اور اگر چار پھیرے  
 ترک کرے تو محرم رہے گا جب تک طواف کا اعادہ نہ کرے مسئلہ اگر طواف صد سے تین پھیرے  
 چھوڑے تو کیا واجب ہوگا۔ صد واجب ہوگا۔ اور اگر چار پھیرے چھوڑے تو بکری واجب  
 ہوگی مسئلہ اگر سب کو چھوڑے تو کیا واجب ہوتا ہے۔ بکری واجب ہوگی اور جاسکا پورا ہو جائے گا مسئلہ  
 اگر امام سے پہلے عرفات کی زمین سے نکل آئے تو اسپر کیا واجب ہوگا۔ ایک دم واجب ہوگا۔ مسئلہ  
 اگر حجون کی رسی سب نونین چھوڑے تو دم واجب ہوگا اور اگر ایک وز چھوڑے تب بھی دم واجب ہوگا  
 مسئلہ جس روز کہ کبیس کنکریاں ماری جاتی ہیں اس روز سات یا چار کا ملنا چھوڑ دے تو صدقہ

واجب ہوگا۔ مسئلہ عید کے روز جزو عقیدہ کے کنکار بان نہ مارے تو کیا واجب آتا ہے۔  
 امام ابو حنیفہ کے نزدیک دم واجب ہوگا۔ مسئلہ اگر کوئی محرم شکار کرے یا ایسے شخص کو  
 بنائے کہ وہ اسکو مار ڈالے تو اس پر کیا واجب ہوگا۔ جزا واجب ہوگی۔ اور اس میں عداوت  
 دونوں یکساں ہیں مسئلہ جزا کیا چیز ہے۔ امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف کے نزدیک  
 جزا یہ ہے کہ اس شکار کی قیمت کریں اس جگہ کہ جان شکار ملتا ہے اگر وہ جان بخل ہو تو جو آدمی  
 اسکی قریب ہو وہ بان قیمت دو مال ٹھہرائیں اسکو اختیار ہوگا اگر قیمت اسکی ہدی کے برابر  
 تو ہدی خرید کر کے فسخ کرے اور اگر ہدی کی قیمت کے برابر ہو تو انج صدقہ کرے ہر سیکین کو  
 کیسوں آدھا صاع خرا اور جو ایک صاع دیوے اگر انج نہ دے تو پھر آدھا صاع کیسوں کے  
 عوض روزہ رکھے یعنی ہر صاع کے واسطے دو روزے رکھے لیکن انج دینا بہتر ہے اگر آدمی  
 صاع سے کم پکے رہے تو اسکو اختیار ہے چاہے ایک دن اس کے بدلہ روزہ رکھے اور چاہے  
 اسکو صدقہ کر دے اور امام محمد کے نزدیک اگر یہ شکار مثلی ہوگا تو شل واجب ہوگا جیسے ہرن  
 مارے تو بکری واجب ہوگی اور کفتار کے شکار میں بکری واجب ہوگی اور خرگوش میں  
 بکری کا بچہ اور شتر مرغ میں اونٹ واجب ہوگا اگر کوئی محرم کسی شکار کو زخمی کرے یا بال گھیر کر  
 یا کوئی عضو کاٹ ڈالے تو جتنا نقصان اسکی قیمت میں آیا ہے وہ دینا واجب ہوگا اور اگر  
 پر کو اکھڑے یا ہاتھ پاؤں کاٹے کہ اور نہ اور دھرنے سے باز رہے پوری قیمت واجب  
 ہوگی۔ مسئلہ اگر کوئی محرم کو یا بچل کو یا بھیڑیے کو یا سانپ کو یا بچھو کو یا چوہ کو یا کنگھنے  
 کے تومار ڈال دیکے واجب ہوگا مسئلہ اگر میٹھی سے جو چاہے صدقہ کرے اگر چہ اس کے عوض جزا نہ ہو مسئلہ  
 اگر ایک چکن مار ڈالے تو کیا واجب آتا ہے جبکہ چاہے صدقہ دیوے اور اگر چھو یا بٹو اور کلنی کو مار گیا تو کچھ  
 بھی واجب ہوگا مسئلہ اگر کوئی محرم ایسے جانور کو مارے کہ گوشت اسکا کھایا نہیں جاتا ہے سینے و زمرہ  
 کو تو جزا واجب ہوگی اگر ایک بکری کی قیمت سے نہ بڑھے گی مسئلہ اگر کوئی محرم ہوں سے عاجز ہو کر  
 شکار کرے تو جزا واجب ہوگی مسئلہ اگر کوئی محرم اونٹ یا گائے یا بکری کو یا مرغی یا گھڑی

مطلی ہوئی کو فوج کرے تو جائز ہے یا نہیں۔ جائز ہے۔ مسئلہ اگر کوئی عزم یا موز کیوڑ کو یا بھرنے کے بچہ کو جو گھر کے پلے ہوئے ہوں فوج کرے تو جزا واجب ہوگی۔ مسئلہ اگر کوئی عزم و موم لگھاس لگھیرے یا اس درخت کو کہ کسی کی ملک نہ ہو یا کسی شخص نے بویا نہ تو قیمت اسکی واجب ہوگی۔ مسئلہ اگر کوئی قارن کوئی گناہ کرے کہ جس سے دم لازم آتا ہے تو اس پر کیا واجب ہوگا۔ واسطے ہر قصور کے کہ مفرد پر ایک دم واجب ہوتا ہے قارن پر دو دم واجب ہوں گے ایک حج کیواسطے اور ایک عمرہ کے لیے۔ اگر میتقات سے بے احرام کے گزر جائے تو مفرد اور قارن کرنے والا دونوں کیسیان ہیں معنی قارن پر وہی ایک دم واجب ہوگا کہ جیسا مفرد پر۔ مسئلہ اگر دو محرم ایک شکار کے مارنے میں شریک ہوں تو ہر ایک پر کامل جزا واجب ہوگی مسئلہ اگر دو حلال ایک شکار کرنے میں شریک ہوں تو دونوں پر ایک جزا واجب ہوگی۔ مسئلہ اگر کوئی عزم شکار کو فروخت کرے یا خریدے تو بیع باطل ہوگی۔

## باب الاحصار

حج نہ ہونے کے سبب جانے کے مسائل

محصر کون ہوتا ہے جو احرام باندھ کر حج کے راہ میں بیمار ہو جائے یا حج کی راہ بند کر دی جائے یا دشمن کے خوف سے نہیں جاسکتا ہے وہ محصر ہے یعنی روکا ہوا اسکو حلال ہو جانا جائز نہیں ہے جب تک ایک بکری قربانی کے واسطے حرم کو روانہ نہ کرے اور جو لے جائے اس سے کہدے کہ فلان روز فوج کرے پھر اسکو حلال ہو جانا اسی روز جائز ہے۔ مسئلہ اگر قارن ہووے تو دو بکریاں بھیجے اور اسکا فوج کرنا سوائے حرم کے جائز نہیں ہے اور اگر یوم غر سے پہلے فوج کرے تو امام ابو حنیفہ کے نزدیک جائز ہے اور امام ابو یوسف اور امام قسطلی کے نزدیک جائز نہیں ہے مگر عید کے روز۔ اور اگر عمرہ کے واسطے احرام باندھا ہو اور پھر رک جاوے تو جو وقت چاہے فوج کرے جائز ہے۔ لیکن سوائے حرم کے اور جبکہ جائز نہیں ہے اور حج سے رک جانے والے پر دوسرے سال میں حج اور عمرہ کی قضاء واجب ہوگی اور اگر

قارن چوہودہ عروہ کی رضا کرے اور ایک حج کی اور عہدہ سے رُک جائے تو ایک عہدہ کرے مسئلہ اگر حاجی محصر ہو جاوے اور ہدی بھیجے اور عہدہ کرے کہ فلان روز قربانی کرے پھر حصار سے جاتا رہے اور اسکو حج اور ہدی دونوں مل سکتے ہیں تو جائز نہیں ہے کہ حلال ہو جائے لیکن اگر حج یا ہدی کے پالنے پر قادر نہیں ہے تو اسکو حلال ہو جانا جائز ہے۔ مسئلہ اگر کوئی حج یا ہدی نہ پاسکے تو قیاس یہ ہے کہ حلال نہ دے مگر استحسان یہ ہے کہ حلال ہو جائے لیکن افضل متوجہ ہونا ہے مسئلہ اگر کوئی مکہ میں نہ لگا گیا ہو اور وقوف اور طواف نہ کیا ہو محصر ہوگا اور اگر وقوف کیا اور طواف نہ کیا تو محصر نہ ہوگا

## باب النفقات

حج کے نفقہ پڑنے کے سائل

عزفہ کے روزہ وال کے بعد سے عید کی صبح صادق تک عرفات پر اگر کسی کو ٹھہرنا ملے تو عہدہ کے افعال کر کے احرام سے باہر آئے یعنی طواف کرے اور سعی کرے حلال ہو جائے اور حج کے دوسرے سال میں رضا کرے اور دم اسکے ذمہ سے ساقط ہو جائے گا اور عہدہ کام سال میں کر سکتا ہے مگر یا حج و نفون میں مکروہ ہے۔ عزفہ کے روزہ اور عید کے روزہ اور تشریقہ کے تین دنوں میں مسئلہ عہدہ کیا چیز ہے۔ سنت ہے۔ عہدہ کے افعال کے ہیں تین ہیں۔ احرام اور طواف اور سعی۔

## باب الہدی

ہدی کے مسائل

کتر ہدی کیا ہے۔ ایک بکری۔ ہدی کئے چیز سے جائز ہے۔ تین چیز سے اونٹ گاے بکری کس عمر کے ہوں۔ بکری نے دوسرے سال میں پاؤں رکھا ہوا ہوگا نے تیس میں اور اونٹ پانچ برس کا اور بھیڑ چھ مہینے جائز ہے۔ مسئلہ ہدی دم گئی ہو یا کان کٹے جائز ہے یا نہیں مگر زیادہ کٹا ہوا ہوگا تو جائز نہیں ہے اور اگر کم ہے تو جائز ہے اور اندھا اور

توبہ جسکی ہدی میں گنہگار سے دوسرا گنہگار گزرتا ہے۔ اور اگر گنہگار توبہ کرے تو وہ گنہگار نہیں رہتا۔  
مسئلہ تمام جنایات میں بکری جائز ہے یا نہیں۔ جائز ہے مگر ان قصور و عیوب میں جائز نہیں ہے ایک یہ کہ جنب طواف زیارت کرے اور دوسرے بعد و قنوت کے جماعت کرے ان دونوں میں جائز نہیں ہے مگر اونٹ اور گائے۔ مسئلہ گائے اور اونٹ میں کے شخص شریک ہو سکتے ہیں ساٹ آدمی مگر ساتواں آدمی قربانی کی نیت کرے اگر ایک بھی ان میں گوشت کی نیت کرے گا تو جائز نہیں ہے یعنی کوئی شخص بھی قربانی میں محسوب نہ ہوگا۔ مسئلہ بڑی ہڈی میں کہ جنکا کھانا جائز ہے اور کٹے ہوئے کہ جنکا کھانا جائز نہیں ہے۔ بچار کا کھانا جائز ہے اور بچار کا کھانا جائز نہیں۔ جائز یہ ہیں۔ ہدی متع کا اور قرآن کا اور آنحضرت کا و قطعہ کا کہ انہی جگہ پر پونچھے اور جنکا کھانا جائز نہیں ہے وہ یہ ہیں۔ ایک دم نذر کا دوسرے دم کفارہ کا اور تیسرے اھلک کا اور چوتھے طہوع کا کہ جگہ پر پونچھے فح کرنا قطع اور متع اور قرآن کا جائز نہیں ہے مگر عید کے روز باقی ہدی جو قوت فح کرے جائز ہے۔ مسئلہ ہدی فح کرنا حرم سے باہر جائز ہے یا نہیں۔ جائز نہیں ہے مگر حرم میں۔ مسئلہ ہدی کی تولیف کرنا یعنی شہرت دینا واجب ہے یا نہیں۔ واجب نہیں ہے۔ مسئلہ صدقہ کرنا مساکین حرم پر اور انکے غیر پر جائز ہے مگر یہ ہے کہ گائے بکری اونٹ کو خود فح کرے اور جھول اور کیل کو صدقہ کرے اور قصاب کو اکمین سے مزدوری نہ دے۔ مسئلہ اگر کوئی حرم قربانی کے واسطے لے چلے اور راہ میں خود بیمار ہو جائے تو بد نہ پڑھنا جائز ہے یا نہیں۔ اگر دوسری ساری رکھتا ہو تو بیٹھنا جائز نہیں ہے اور اگر نہ رکھتا ہو تو جائز ہے کہ بیٹھ لے مسئلہ ہدی اگر شیر ہو معنی دودھ دیتی ہو تو اسکا دودھ دینا جائز نہیں ہے بلکہ اسکے تھنوں پر بخند پانی پھیرکے دے تاکہ دودھ نہ پٹکے اور خشک ہو جائے۔ مسئلہ اگر کسی حرم نے ہدی روانہ کی پھر وہ ہلاک ہو گئی اگر وہ ہدی سبب تھی تو دوسرے غلو واجب نہ ہوگی اور اگر قطع کے واسطے نہ تھی تو دوسری خرید کر کے اس کی جگہ قائم کرے اور اگر کوئی بڑا عیب ہو جائے تو اس کے بدلے میں

دوسرا خرید کرے اور اس عیب دار کو جو چاہے کرے مسئلہ اگر ہدی نقل ہو اور وہ راہ بین  
عیب دار ہو جائے تو اسکو فروج کرے اور اس کے خون سے اس کے کمرے لگیں کرے اور مالدار کو  
اسکا کھانا جائز نہیں ہے اور اگر وہ ہدی واجب ہو تو دوسری اس کے عوض میں خرید کر قایم  
کرے اور عیب دار کو جو چاہے کرے مسئلہ اگر ہدی بن کر جنگلے گلے میں کلا وہ باندھا جا  
تین میں ایک تنہا کا اور ایک قرآن کا اور ایک قطع کا یعنی نقل کا اور دم احصاء اور دم جثا  
کے گلے میں کلا وہ نہ باندھیں۔

## کتاب البیوع

فزیہ فروخت کے مسائل

بیع کس طرح ہوتی ہے۔ ایجاب و قبول سے مگر دونوں لفظ ماضی ہوں یعنی ایک کے کو میں نے  
بچا اور دوسرا کے کہ میں نے لیا اگر دو لفظوں میں ایک ماضی اور ایک مستقبل ہو تو جائز نہیں ہوگی  
اور ماضی زمانہ گذشتہ کو کہتے ہیں اور مستقبل زمانہ آئندہ کو یعنی اگر ایک ان میں سے کہے کہ فروخت  
کر دو لگانو یہ لفظ مستقبل ہے اور مستقبل لفظ سے جائز نہیں ہے بلکہ چاہئے کہ دونوں شخص  
ہوں کہ میں کہہ لفظ ماضی ہوں جیسے بائع کے کہ فروخت کیا میں نے اور مشتری یعنی خریدار  
کے کہ یہ یا بیع نے تو جائز ہے یعنی بیع صحیح ہوگی۔ مسئلہ اگر ایک طرف سے فقط ایجاب ہو دوسرے  
کو اختیار ہے چاہے قبول کرے چاہے نہ کرے اگر ایجاب و قبول دونوں ہو جائیں تو کیسکو  
پھیر دینے کا اختیار ہوگا اگر کسی عیب کے ساتھ یا یہ کہ اسباب دیکھا نہ وہاں جب دیکھے تو اختیار ہر  
چاہے قبول کرے چاہے نہ کرے مسئلہ بیع اعراض مشارالہ یعنی ان چیزوں کی بیع  
جسکی قدر بھول ہے اور سامنے موجود ہیں جائز ہے یا نہیں جائز ہے۔ مسئلہ بیع بائمان مطلقہ  
جائز ہے یا نہیں۔ جائز نہیں ہے جب تک اس کے مقدار اور وصف کو بیان نہ کرے اور  
بیع بائمان مطلقہ اس طرح ہوتی ہے کہ بائع کے کہ یہ چیز تیرے ہاتھ فروخت کی میں نے جو اسکی  
قیمت ہے تو یہ بیع جائز نہیں جب تک قیمت مقرر کر کے نہ کرے۔ مسئلہ او دھار اور نقد

بچنا جائز ہے یا نہیں۔ نقد بچنا جائز ہے اور اودھار بچنا جب جائز ہے کہ کوئی مدت مقرر نہ ہو  
جائے اگر مدت مقرر نہ ہوگی تو جائز نہیں ہے مسئلہ اگر کوئی شخص قیمت کو مطلق کرے یعنی  
کہے کہ اس چیز کو فروخت کیا سو روپیہ کو یا دو سو روپیہ کو اور کوئی سکے مقرر نہ کرے تو یہ بیع  
جائز ہے یا نہیں۔ جائز ہے مگر اس روپیہ کے ساتھ کہ جو شہر میں چلتا ہو یعنی دیکھیں کہ شہر  
میں کون سے روپیہ سے خرید و فروخت کرتے ہیں پس وہی روپیہ دیا جاوے گا اور اگر  
شہر میں بہت طرح کے روپیہ چلتے ہیں تو یہ بیع جائز نہ ہوگی اگر ایک سکے مقرر کر لیں تو جائز ہے  
مسئلہ اناج کی بیع عیسائی نکلے یا کسی فن سے کرے تو جائز ہے یا نہیں جس طرح  
فروخت کرے جائز ہے چاہے پیانہ سے ناپ کر چاہے اندازہ سے۔ مسئلہ اگر ناپ  
سعین سے فروخت کرے اور نہیں جانتا ہے کہ اس میں کس قدر آتا ہے تو بیع جائز ہے یا نہیں  
جائز ہے اگرچہ نہ جانتا ہو مسئلہ اگر کوئی شخص گھیسوں کا ڈھیر فروخت کرے ایک فقیر بھی ایک  
پیانہ ایک روپیہ کو تو جائز ہے یا نہیں۔ امام ابو حنیفہ کے نزدیک صرف ایک ہی پیانہ کی بیع جائز  
ہوگی ہاں اگر یوں کہے کہ سو فقیر ہیں سو روپیہ کو ہر فقیر ایک روپیہ کو تو اس طرح سب کی بیع  
جائز ہوگی اور صاحبین کے نزدیک کل میں جائز ہوگی اگرچہ کل کا ذکر نہ کیا جائے۔ مسئلہ  
اگر کوئی شخص گلہ بکریوں کا فروخت کرے ہر بکری ایک روپیہ کو تو امام ابو حنیفہ کے نزدیک کل  
میں بیع فاسد ہوگی یعنی ایک بکری کی بیع بھی جائز نہ ہوگی اور صاحبین کے نزدیک کل میں  
جائز ہوگی اسی طرح اگر کوئی شخص کپڑے بیچے یا کپڑے بیچے کو تو بھی امام ابو حنیفہ کے نزدیک  
جائز نہیں ہے جبکہ کپڑے کی بناوٹ مختلف ہو اور اگر بناوٹ یکساں ہو تو ایک گز کی بیع  
جائز نہ ہوا کی نا جائز ہے اور صاحبین کے نزدیک کل میں جائز ہے۔ از مترجم۔ اگر تعدا دیا  
کر دیا تو سب کی جائز ہوگی۔ مسئلہ اگر کسی شخص نے اناج کا ایک ڈھیر خرید کیا اس شرط سے  
کہ تو پیانہ ہے سو روپیہ کو جب ناپا گیا تو تو تھے نکلے یا ایک سو دس تو اس حالت میں مشتری  
اختیار ہے چاہے نوٹے روپیہ کو لے لے اور چاہے پھر دس لے اور اگر تھوڑے دس بڑھ جائیں

نقد بچنا جائز ہے

نقد بچنا جائز ہے

تو وہ بائع کو بین۔ مسئلہ اگر کوئی شخص کہہ کرے کہ تھان دس گز کا دس دو کچھ خریدی پھر اس میں  
 کمی ظاہر ہو یا زیادتی۔ اگر کم نکلا ہے تو خریدار کو اختیار ہے چاہے کل قیمت میں یعنی دس روپیہ  
 میں سے چاہے واپس کر دے اور اگر زیادہ نکلے تو وہ مشتری کا ہے۔ مسئلہ اگر کوئی  
 شخص کچرا فروخت کرے کہ یہ تھان اس قدر گز ہے فی گز ایک روپیہ کو پھر اس میں کم پائی  
 جائے یا زیادتی۔ اگر کمی پائی گئی تو مشتری کو اختیار ہے چاہے قیمت کے حساب سے خرید  
 اور چاہے پھیر دے اور اگر زیادہ نکلے تو بھی مشتری کو اختیار ہے چاہے اس زیادہ کو  
 بھی اسی نرخ سے خریدے چاہے پھیر دے۔ اگر کوئی شخص مکان بیچے تو اسکے ساتھ کچا  
 کی پیوین اور بلکہ بھی بک جاتی ہیں گو فروخت میں ذکر کیا جائے یا نہ کیا جائے مسئلہ اگر  
 کوئی شخص زمین بیچے اور زمین بوٹی ہوئی ہے تو وہ کتنی بیج میں شامل ہوگی یا نہیں جب تک  
 بیج میں نام نہ لیا جائے گا بیج نہوگی۔ مسئلہ اگر کوئی شخص زمین بیچے اور اس زمین میں خرما  
 کے درخت ہوں یا اور درخت تو بیج میں آئیں گے یا نہیں۔ آئیں گے اگرچہ نام نہ لیا جائے  
 مسئلہ اگر کوئی شخص کوئی درخت بیچ کرے اور اس درخت میں میوہ ہو تو اس درخت کا  
 میوہ بیج میں آئے گا یا نہیں۔ میوہ کی بیج نہوگی مگر اس وقت کہ شرط کر لین یعنی بیج کے وقت  
 اور اگر شرط نہ کی ہو تو بائع سے کہیں کہ میوہ توڑ لے اور درخت سپرد کر دے مسئلہ کچے  
 پکے میوہ کی بیج درست ہے یا نہیں درست ہے مگر مشتری پر واجب ہو گا کہ اس وقت  
 میوہ کو توڑ لے اور اگر شرط کرے کہ جب پک جائیگا تو توڑ لو نگاہ بیج فاسد ہوگی مسئلہ اگر کوئی  
 شخص میوہ درخت کے اوپر بیچے اور کچھ اپنے واسطے مستثنیٰ کرے مثلاً یوں کہ کہ یہ میوہ  
 جو درختوں میں ہے دس من یا بیس من یا جتنی کہے اس میں سے سیر بھر میرا ہے  
 وہ نہیں عیناً تو یہ بیج جائز ہے یا نہیں۔ جائز ہے میوہ کٹا ہوا ہو اور اس میں سے کچھ مستثنیٰ  
 کرے تو بھی جائز ہے مسئلہ گیہوں بائون میں اور باقلا پھلی کے چھلکے میں چننا جائز ہے  
 یا نہیں۔ جائز ہے۔ مسئلہ اگر کوئی شخص مکان بیچے تو فصل کنبی اسکا بیج میں گنا جاوے گا یا



نہیں جو قفل و اذن میں مجھے ہوئے ہوں گے بیچ میں شامل آئیں گے مع کچی کے مسئلہ  
مزدوری ناپنے والے کی اور مزدوری صراف کی کہ جو روپیہ پر کے کس کے ذمہ واجب ہے  
بائع کے ذمہ۔ از مترجم۔ فتویٰ اسپر ہے کہ کیا بائع ناپنے والے کی مزدوری بائع کے ذمہ  
ہے اور صراف کی مشتری کے ذمہ مسئلہ قیمت جاپنچنے اور تو لےنے کی مزدوری کس کے  
ذمہ واجب ہوتی ہے۔ مشتری کے ذمہ مسئلہ جب کوئی شخص اسباب  
خریدے تو کیا کرے پہلے قیمت دے دے پھر مال پر قبضہ کرے مسئلہ اگر  
روپیہ کے عوض روپیہ بیچے یا اسباب کے عوض اسباب تو پہلے کون دے دونوں  
شخص برابر ہیں

## باب خیارات الشریعہ یعنی جاگز

خیار شرط بیع میں جائز ہے۔ بائع اور مشتری دونوں کو جائز ہے مسئلہ خیارات شرط کئے روز تک  
جائز ہے۔ امام ابو حنیفہ کے نزدیک تین روز تک جائز ہے اور تین روز سے زیادہ سخت  
نہیں۔ اور صاحبین کے نزدیک جب قدر مملکت میں کیا جائے جائز ہے اگرچہ تین روز سے  
زیادہ کریں۔ مسئلہ اگر خاص بائع کا خیار ہے تو بیع ملک بائع سے خارج نہوگی مسئلہ  
اگر اس صورت میں مشتری اسباب پر قبضہ کرے پھر مشتری کے ہاتھ سے وہ اسباب جاتا رہے  
تو کیا واجب ہوگا اسباب کی قیمت مشتری پر واجب ہوگی۔ از مترجم۔ ثمن واجب نہوگا کیونکہ  
ثمن کہتے ہیں مقرر ہے۔ ہے کو اور قیمت کہتے ہیں بازار کے نرخ کو۔ مسئلہ اگر خیارات مشتری کا ہو جائے  
ملک بائع سے باہر آئے گا یا نہیں بائع کی ملک سے باہر آئے گا باتفاق لیکن امام ابو حنیفہ  
کے نزدیک مشتری کی ملک میں نہ آئے گا اور صاحبین کے نزدیک مشتری کی ملک میں  
ہو جائے گا۔ مسئلہ اور اگر اسی عرصہ میں کہ خیارات مشتری کا تھا اور مشتری نے اسباب پر  
قبضہ کیا اور اس کے ہاتھ سے جاتا رہا تو مشتری پر کیا واجب ہوگا۔ مشتری پر ثمن واجب ہوگا

نہ ہوتا ہے

یعنی جو آپس میں ٹھہرا ہو مسئلہ اور اگر ایک شخص نے اسباب خریدے ہیں بشرط اختیار تو مدت خیال میں پھیر دینے اور رکھ لینے کا اختیار ہے یا نہیں۔ امام ابو حنیفہ اور امام غزالی کے نزدیک قبول کر سکتا ہے اگرچہ مالک موجود نہ ہو مگر منع نہیں کر سکتا جب تک کہ بائع موجود نہ ہو اور امام ابو یوسف کے نزدیک پھر ناواقف قبول کرنا وہی عدم موجودگی بائع میں کر سکتا ہے اور امام کے نزدیک عدم موجودگی بائع میں نہ قبول کر سکتا ہے نہ پھیر سکتا ہے مسئلہ اگر ایک شخص نے خیال کو شرط کیا پھر دیکھا تو وہ خیال اس کے وارثوں کو منتقل ہو جائے گا یا نہیں۔ منتقل نہیں ہوگا خیال باطل ہو جائے گا۔ مسئلہ اگر کوئی شخص غلام کو اس شرط سے بیچے کہ یہ دہری ہو پھر بعد میں معلوم ہو کہ اسکو سلائی نہیں آتی ہے تو کیا حکم ہے۔ مشتری کو اختیار ہے اگر اگرچہ پوری قیمت کو لے لے اور چاہے پھیرے

## باب خیال الرویتہ یعنی دیکھنے کے اختیار میں

اگر کوئی شخص کوئی چیز خریدے اور اس چیز کو دیکھا نہ ہو تو بیع جائز ہے یا نہیں۔ جائز ہے لیکن مشتری کو اختیار ہوگا کہ جب دیکھے چاہے قبول کرے اور چاہے پھیر دے مسئلہ اگر کوئی شخص بے دیکھے کوئی چیز بیچے تو اسکا حکم کیا ہے۔ بیع جائز ہے اور دیکھنے پر واپس کرنے کا اختیار ہوگا۔ مسئلہ اگر کوئی شخص کسی نوٹڈی کا ستھ دیکھے یا غلہ کے اوپر نظر کرے یا بیٹے ہوئے کپڑے کو دیکھے یا کسی بیل وغیرہ کے ستھ یعنی اگاڑی یا پچھاری دیکھے پھر ان میں سے ایک کو خریدے تو اسکا کیا حکم ہے بیع ان میں جائز ہے مشتری کو پھر ان میں دیکھنے کا اختیار نہیں ہے مسئلہ اگر کسی شخص نے ایک مکان کا صحن دیکھا اور اس کے والان اور کوٹھڑیوں وغیرہ کو نہیں دیکھا اور خرید کر لیا اب جو اسکی عمارت کو دیکھا تو مشتری کو واپس کرنے کا اختیار ہوگا یا نہیں۔ مشتری کو اختیار نہیں ہے کہ واپس کرے مسئلہ خرید و فروخت تابینا کی جائز ہے یا نہیں۔ جائز ہے لیکن جب خریدے گا تو ساتھ فیا کے ہوگا مسئلہ

مابینا کا خیار کیونکر ساقط ہوتا ہے۔ اگر وہ چیز خریدی کر سونگھی جاتی ہے اور سونگھنے سے معلوم ہوتی ہے جیسے کافور یا عنبر یا انگورہ اور عطر وغیرہ تو سونگھنے کے ساتھ خیار اس سے ساقط ہو چکا اور اگر کوئی چھونے کی چیز خریدے جسکو ٹول کر معلوم کر سکتا ہے جیسے کپڑا یا کرپاس یا کتان یا خز یا اطلس تو اسکا خیار ٹولنے سے ساقط ہو جاتا ہے اور اگر کوئی چیز چکھنے کی خریدے جیسے سرت یا سرکہ وغیرہ ان میں خیار اسکا چکھنے سے ساقط ہو جاتا ہے اور اگر ایسی چیز خریدے کہ نہ وہ سونگھنے سے معلوم ہو سکے نہ ٹولنے سے نہ چکھنے سے جیسے کوئی مکان یا زمین یا اور کوئی جگہ ان میں اسکا خیار اسوقت ساقط ہوگا کہ انکا وصف اس کے سامنے کیا جائے مسئلہ اگر کوئی شخص کسی دوسرے کی ملک فروخت کرے تو جائز ہے یا نہیں۔ یہ بیع موقوف ہوگی مالک کی اجازت پر اگر مالک اس اسباب کے بیچنے کی اجازت دیکھا تو بیع جائز ہوگی اور اگر بیع تو بیع باطل ہوگی اور اجازت اسوقت جائز ہے کہ چیز جی ہوئی برقرار ہو اور دونوں لینے دینے والے بھی برقرار ہوں اپنے حال پر۔ مسئلہ اگر کوئی شخص دو گھروں سے ایک کو دیکھ کر پھر دونوں گھر وں کو ایک ساتھ خریدے۔ اختیار ہے کہ دونوں کو پھر دے ایک کو پھر جائز نہیں مسئلہ اگر کسی شخص نے کسی چیز کو کسی وقت دیکھا تھا اور بعد ایک مدت کے اسکو خرید کیا تو اسکو دیکھنے کا اختیار ہوگا یا نہیں۔ اگر ویسی ہی ہے کہ جیسا دیکھا تھا تو خیار اسکا جاتا رہیگا اور اگر اس صفت پر نہیں ہے کہ جیسا دیکھا تھا تو اسکو خیار ہوگا یعنی پھر سکتا ہو واللہ اعلم

## باب خیار العیب

یعنی عیب سے سبب اختیار ہونا

اگر کسی شخص نے اسباب خرید کیا پھر اس اسباب میں کوئی عیب دیکھا تو اسکو پھر دے کا اختیار ہے یا نہیں۔ اختیار ہوگا چاہے پورے ٹن کو دے اور چاہے پھر دے اور لیکن یہ نہیں چاہیے اسکو کہ اسباب کو رکھ لے اور عیب کا نقصان طلب کرے مسئلہ عیب اسکو کتنے ہیں جسکی وجہ سے سوداگروں کے نزدیک ٹن کا نقصان لازم و بریعی و عیب

ایسا ہو کہ جس سے کوئی نقصان نہیں ہو مسئلہ غلام کا بھاگنا اور بچھونے پر پیشاب کرنا اور  
جوری کرنا عیب ہے یا نہیں۔ اگر کہیں میں ہے تب تک بائع نہ وجوب بائع ہو عیب ہو گا اگر  
یہ کہ بعد بلوغ کے اس میں نہ چیزیں بائع کے یہاں عود کریں تو اس وقت عیب نا ا جملہ کا  
یعنی اگر غلام میں اگر کہیں میں یہ چیزیں پائی گئیں اور بعد بلوغ کے بائع کے یہاں ان چیزوں  
عود نہ کیا پھر مشتری کے یہاں اگر عود کیا تو یہ عیب حادث سمجھا جائیگا قدیم نہ سمجھا جائے گا  
لہذا مشتری کو پھیرنے کا اختیار نہ ہو گا مسئلہ گندہ دہن اور گندہ بغل ہونا عیب ہے یا نہیں یہ  
دونوں باتیں لونڈی میں عیب ہیں اور غلام میں نہیں ہیں مگر بوجہ بیماری کے غلام میں بھی  
عیب ہے اور نہ ا عیب ہے لونڈی میں نہ غلام میں مسئلہ لونڈی یا غلام کا زنا سے پیدا ہونا عیب ہے یا  
نہیں۔ کینہ میں عیب ہے اور غلام میں نہیں ہے مسئلہ زنا کار ہونا عیب ہے یا نہیں۔ لونڈی  
میں عیب ہے اور غلام میں نہیں اگر بہت کرتا ہو تو عیب ہے مسئلہ اگر کسی شخص نے ایک اسباب  
مول لیا اور اس کے ہاتھ میں لینے کے بعد کوئی عیب پیدا ہوا اور اس خریدنے والے کو معلوم  
ہوا کہ اس سے پہلے بچنے والے کے گھر میں دوسرا عیب تھا تو اب پھر سکتا ہے یا نہیں  
نہیں پھر سکتا ہے بلکہ نقصان بائع نے لے لے گا اور حالت میں کہ فروشنہ باوجود عیب حادث  
کے خود پھیرے مسئلہ اگر کسی شخص نے کپڑا خریدا اور اسکو قطع برید کیا تو عیب ظاہر ہونے پر نقصان  
عیب بائع سے واپس کرے اور اگر بائع اس کٹے ہوئے کپڑے کو قبول کرے تو واپس کرنا  
جائز ہے اور اگر کپڑا سیا یا سبز رنگ یا شبنو خریدے اور انگوٹھی میں ملایا پھر اس پر عیب ظاہر ہوا تو  
اسکا کیا حکم ہے۔ مشتری کو اختیار ہے کہ نقصان اس عیب کا بائع سے طلب کرے اور  
بائع کو مجاز نہیں ہے کہ کہو کہ چیز میری مجھ کو پھیر دے اور قیمت مجھ سے واپس لے۔ مسئلہ  
اگر کسی شخص نے غلام خریدا اور اسکو آزاد کر دیا یا وہ غلام مر گیا پھر مشتری کو معلوم ہوا کہ یہ  
غلام عیب وار تھا تو کیا کرے۔ نقصان عیب کا مشتری کو بائع سے لے گا مسئلہ  
اگر کسی نے غلام کو خریدا پھر اسکو مار ڈالا یا کھانا خرید کیا اور اسکو کھا لیا پھر معلوم ہوا کہ

اُس غلام میں یا اس لہانے میں عیب تھا تو نقصان عیب کا باعث سے واپس لے یا نہیں۔ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک واپس نہوگا اور صاحبین کے نزدیک واپس ہوگا۔ مسئلہ اگر کسی نے کھانہ کی چیز خریدی اور اس میں سے کچھ کھائی پھر اسکے عیب پر مطلع ہوا کہ باعث کے گھر میں عیب وار تھی تو اسکو پھر سکتا ہے یا نہیں۔ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک باقی کو پھر نہیں سکتا ہے اور نہ نقصان عیب طلب کر سکتا ہے اور صاحبین کے نزدیک باقی کو واپس کر سکتا ہے یا کل کا نقصان لے لے مسئلہ اگر کسی نے ایک غلام خرید کیا اور دوسرے کے ہاتھ فروخت کیا پھر دوسرے خریدار نے پھر دیا تو پہلا مشتری پھر سکتا ہے یا نہیں۔ اگر دوسرے خریدار نے قاضی کے حکم سے پھر لے تو مشتری پہلا بھی پھر سکتا ہے اور اگر دوسرے مشتری نے بے حکم قاضی کے پھر لے تو خریدار پہلا باعث کو نہیں پھر سکتا ہے مسئلہ اگر کسی شخص نے کوئی اسباب خرید کیا اور باعث سے شرط کر لی کہ کسی عیب کے ہونے سے اسے نکلروں گا پھر کوئی عیب ظاہر ہوا تو باعث کو پھر سکتا ہے یا نہیں۔ نہیں پھر سکتا ہے اگر عیبوں کو شمار نہ کیا ہو یعنی تمام عیبوں کا نام نہ لیا ہو

## باب بیع الفاسد

بیع کو طرح کی بین تین طرح کی ایک جائز دوسری فاسد تیسری باطل۔ جائز وہ ہے کہ ثمن اور ثمن دونوں حلال ہوں یعنی قیمت اور اسباب اور کوئی شرط فاسد نہ ہو۔ اور باطل وہ ہے کہ دونوں حرام ہوں یا ثمن حرام ہو یعنی وہ چیز کہ جسکو خرید کرنا ہے۔ فاسد وہ کہ ثمن حرام ہو اور ثمن حلال ہو یعنی قیمت حرام ہو اور اسباب حلال ہو۔ وہ بیع کہ جائز ہے یہ ہے کہ قیمت اور مال دونوں حلال ہوں جیسے گیون دے اور خرے لے پس گیون قیمت ہوں گے اور خرے بیع پس دونوں حلال ہیں اور یہ بیع جائز ہے۔ اور جو بیع کہ فاسد ہے یہ ہے کہ قیمت حرام ہو اور اسباب حلال جیسے شراب دے اور غلہ لے یعنی

شراب قیمت ہو گا اور غلہ بیع پس شراب حرام ہے اور غلہ حلال ہے یہ بیع فاسد ہوگی اور وہ  
بیع کہ حرام ہے یہ ہے کہ ثمن اور ثمن دونوں حرام ہوں جیسی شراب دے اور سورے  
صرف ثمن حرام جیسے روپے سے شراب خریدے۔ ایسی ہے بیع آزاد کی اور ام ولد کے اور  
میر کی اور مکان کی باطل ہیں۔ مسئلہ مصلیٰ کی بیع و بیامین اور پرندہ کی بیامین یا  
کسی قسم کے شکار کی جنگل میں جائز نہیں ہے مسئلہ بیع حل اور نتاج کی جائز ہے یا نہیں۔  
جائز نہیں ہے۔ حل یعنی نوذی کے بچ کو کہ ہنوز شکم میں ہو اور نتاج یعنی حل کا حل یعنی نوذی  
کا بچ کہ ابھی پیدا نہیں ہوا ہے اسکا حل دونوں کی بیع جائز نہیں ہے۔ مسئلہ حقون  
میں رو دھ کا اور بھیر بکری کی اعلان انکی پیچ پر اور تھان میں سے ایک کڑ کڑا جبکہ بناوٹ  
میں مختلف ہو یا کوئی کڑی چھت میں سے بچنا جائز نہیں ہے مسئلہ بیع مزارعہ جائز ہے  
یا نہیں۔ جائز نہیں ہے بیع مزارعہ یہ ہے کہ میوہ کو درخت کے اوپر ٹوٹے ہوئے میوہ کے  
بے انداز سے فروخت کرنا۔ مسئلہ بیع القاعے جو جائز ہے یا نہیں۔ جائز نہیں ہے  
اور بیع القاعے جو اسطرح ہے کہ بائع مشتری آپس میں کسی شوکانہ کرین پھر الزام بیع کے  
واسطے مشتری بیع پر لنگر تیر والدے چاہے مالک راضی ہو یا نہ تو بیع جائز نہیں مسئلہ  
بیع کپڑے کی ایک تھان دو تھانوں سے جائز ہے یا نہیں جیسے بائع کے کہ ان دو تھانوں  
میں سے ایک بچا میں نے بیع جائز ہے یا نہیں۔ جائز نہیں ہے جب تک صحین کر کے نہ  
کے کو کون سا تھان مسئلہ اگر کوئی شخص ایک غلام کو فروخت کرے اس شرط سے کہ  
مشتری غلام کو آزاد کرے یا مکان تب کر دے یا مدبر کرے یا نوذی کو اٹم ولد کرے یا غلام  
کو بیچے اس شرط سے کہ چند روز غلام میری خدمت کرے بعدہ سپرد کون گایا اس شرط  
سے کہ مشتری اسکو قرض دے یا تحفہ دے یا کوئی نوذی نیچے مگر حل اسکا مستثنیٰ کرے  
یا مشتری شرط کرے کہ بائع خریدے ہوئے کپڑے کو بچ یعنی کوئی کرنا یا کوئی قبا یا جوڑا کا حیر  
خرید کرے اس شرط سے کہ بائع اسکی جوتی سے ایک تسمہ جسکو شرک کہتے ہیں اس جوتی

پرسی دے یہ بیج ہر طرح کی ناجائز ہے مسئلہ اگر ایک شخص نے کوئی اسباب خرید کیا اس شرط پر کہ قیمت بروز نوروز کو دیوے یا مہر جائین یا یہودیوں کی عید کے روز تو یہ بیج جائز ہے یا نہیں ناجائز ہے مگر مشتری اور بائع اس روز کو جانتے ہوں تو جائز ہے مسئلہ اگر اس شرط سے غور کرے کہ روپیہ جب دیوے کے گھوٹ کاٹے جائیں جب انکو چنے جائیں یا اس روز کا جائزہ اتفاقاً آئے جائز ہے یا نہیں جائز نہیں ہے مگر جب کہ ان مجملہ مملکت پہلے قیمت دے اور بائع سے یوں تو جائز ہے مسئلہ اگر مشتری بیج فاسدین اسباب پر قبضہ کرے بائع کی اجازت سے اور بیع اور شمن و دونوں ملل مہل محو مشتری کی ملک ہوگی یا نہیں مشتری کی ملک ہو جائیگی اور مشتری پر بازاری قیمت واجب ہوگی اور اگر دوسری جگہ فروخت کرے تو جائز ہے اور اگر اسباب اپنے حال پر ہو تو دونوں کو فسخ بیج کا اختیار ہے مسئلہ اگر ایک آزاد اور ایک غلام کو ایک بیج کو فروخت کرے تو جائز ہے یا نہیں اس مسئلہ کی تین صورتیں ہیں ایک صورت یہ ہے کہ بائع غلام میں جائز ہے اور دوسری صورت یہ ہے کہ بائع ناجائز ہے اور تیسری صورت میں اختلاف ہے لیکن وہ صورت کہ جس میں غلام کی بیج جائز ہے وہ صورت کہ یوں کہے کہ پانسو کو اسکو اور پانسو کو اسکو فروخت کیا میں نے بائع ناجائز ہے۔ وہ صورت کہ جس میں بائع ناجائز ہے یہ ہے کہ یوں کہے کہ ان دونوں کو فروخت کیا میں نے ہزار روپیہ لیا اور کچھ معین نہ کرے یعنی اسکو اس قیمت کے ساتھ اور اسکو اس قیمت پر تو یہ بائع باطل ہے۔ وہ صورت کہ جس میں اختلاف ہے یہ ہے کہ یوں کہے کہ دونوں کو فروخت کیا میں نے ہزار روپیہ پر ہر ایک کو پانسو کو تو امام ابو حنیفہ کے نزدیک ناجائز ہے اور صاحبین کے نزدیک غلام میں جائز ہوگی اور آزاد میں کسی حال سے جائز نہ ہوگی مسئلہ ایسے ہی اگر بکری کا گوشت اور مردار کا گوشت فروخت کرے تو اس میں بھی اختلاف ہے کہ جو یہاں کہا ہے مسئلہ اگر اجنبی کے غلام کو یا کسی کے اسباب کو فروخت کرے بغیر اجازت انکی مالک کے تو جائز ہے یا نہیں بیع موقوف ہوگی مالک کی اجازت پر اگر مالک اجازت دے تو جائز ہے ورنہ

ما جائز مسئلہ بلا ارادہ خرید کے کسی سبب پر کچھ قیمت زیادہ کر دینی مکروہ ہے مسئلہ شہرے باہر  
معاقلہ میں جانا خریدنے کے واسطے کارزان خرید کرے مکروہ ہے یا نہیں مکروہ ہے اگر باہر  
کا آدمی کوئی چیز فروخت کرنے غرض میں آئے تو شہر کو اسکے بدلے فروخت کرنا مکروہ ہے مسئلہ  
جمعہ کے روز جمعہ کی اذان کے وقت خرید و فروخت جائز ہے یا نہیں مکروہ ہے مسئلہ اگر  
کسی کے پاس دو غلام ہیں اور قرابت میں قریب ہوں تو ان میں بدالی کرنا فروخت میں  
جائز ہے یا نہیں اگر دونوں چھوٹے ہیں تو باتفاق ناجائز ہے یعنی مکروہ ہے اگر دونوں  
بڑے ہوں تو باتفاق کراہت نہیں ہے اور اگر ایک بڑا ہے اور ایک چھوٹا ہے تو اہل تشیع  
کے نزدیک مکروہ ہے اور صاحبین کے نزدیک جائز ہے۔

## باب الاقالہ

اسباب کے واپس کرنے کے مسائل

اقالہ بعد بیع کے جائز ہے یا نہیں جائز ہے مثل پہلی قیمت کے اگر شرط کرے کم و زیادہ کی تو غرض  
باطل ہوگی اور صورت اقالہ یہ ہے کہ ایک شخص فروخت کرے اور دوسرا خرید کرے بعد اس کے  
دونوں شخص یعنی بائع اور مشتری چاہیں کہ ایک دوسرا واپس کرے یعنی مشتری قیمت واپس  
کرے اور بائع اسباب پھر لے اسکو اقالہ کہتے ہیں مسئلہ اقالہ کیا ہے تو یہ بیع کا حق کر  
بائع کے اور مشتری کے اور وہ بیع جدید اس شخص کے حق میں ہے جو سوائے جیسے شفعہ کا  
اس مسئلہ کا یوں ظاہر ہوتا ہے کہ کوئی شخص ایک مکان کو فروخت کرے اور اس مکان  
کو شفعہ کا حق چھوڑ دیا اور فروخت کرنے والے نے اور لینے والے نے اقالہ کیا تو اب  
اقالہ کرنے میں شفعہ کو اختیار ہے کہ اس مکان کو شفعہ میں لے لے اگر پہلی مرتبہ شفعہ ترک  
کر چکا تھا کہو نہ اقالہ دوسرے کے حق میں پھر بیع جدید کہتا ہے اور ایسے ہی اگر ایک شخص  
نے خاص ایک شخص کو کوئی چیز دی یا بیع بہرہ کی اور یہ شخص کہ جسکو وہ چیز دی گئی ہے اس چیز



کو فروخت کرے تو حق رجوع کا خاص یہہ کرنے والے کو حاصل تھا جاتا رہا اگر وہ اقرار کریں تو یہہ کرنے والے کو مجاز نہوگا کہ اپنی دی ہوئی چیز کو رجوع کرے یعنی نہیں پھیر سکے گا کیونکہ یہہ کہے ہیں کہ اقرار غیر کے حق میں بیع جدید ہے۔ مسئلہ اگر قیمت تلف ہو جائے تو اقرار کر سکتا ہے یا نہیں کر سکتا ہے اور بیع تلف ہو جائے تو نہیں کر سکتا ہے۔

## باب المراجعة والتولية

مراجعة کہتے ہیں اور تولى کہتے ہیں پہلی خرید پر کچھ نفع زیادہ کر کے چیز کا فروخت کرنا یہہ مراجعت ہے اور پہلی خرید پر چیز کو فروخت کرنا بلا نفع کے یہہ تولى ہے یعنی اسباب کا نفع سے فروخت کرنا مراجعت ہے اور اسباب بے نفع کے فروخت کرنا تولى ہے مراجعت اور تولى درست نہوگی اگر اس شرط سے کہ عوض اسکا مثلی ہو جیسے درم اور دینار اور ناپ تول کی چیز یعنی ایسی چیز ہو کہ اس کے تلف ہو جانے سے اسی طرح کی دینی پڑے۔ مسئلہ دھوبی کی بھلائی اور رنگرزی کی رنگائی یا نقش و نگار کی اجرت کو اپنی خرید کے ساتھ ملا کے نہ کہے کہ اس قدر قیمت کو میں نے خرید کیا ہے بلکہ یوں کہے کہ اتنے میں پڑی ہے مثلاً جیسے کوئی کپڑے کا تھان جس روپیہ کو خرید کیا ہوا اور دو روپیہ دھلائی کے دیے ہوں اور جب اسکو مراجعت اور تولى میں فروخت کرے تو یوں کہے کہ بارہ روپیہ میں پڑا ہے مسئلہ اگر تولى اور مراجعت میں مشتری خیانت سے نطع ہو تو اس زیادتی کو پھیر سکتا ہے یا نہیں۔ یعنی خرید نے والے کو معلوم ہوا کہ مراجعت اور تولى میں جھوٹ کہا ہے یعنی قیمت زیادہ کہی تھی تو امام ابو حنیفہ کے نزدیک جھوٹ کہ اسکو معلوم ہوا ہے اختیار ہے چاہے پوری قیمت کو لے لے اور چاہے واپس کرے یہ حکم مراجعت کا ہے اور جس جگہ تولى ہووے تو جقدر دام زیادہ لیے گئے ہیں وہ واپس کرے اور امام ابو یوسف کے نزدیک دونوں جگہ یعنی مراجعت یا تولى ہو زیادہ رقم کو پھیر لے اور امام محمد کے نزدیک دونوں جگہ نہ پھیرے بلکہ اختیار ہے چاہے پوری قیمت کو لے لے چاہے واپس کرے

مسئلہ اگر کوئی شخص کوئی مستولہ چیز خرید کرے جیسے گھونریا کپڑے کا تھان یا اٹلہ وغیرہ تو اگر قبضہ کرنے سے پہلے دوسری جگہ فروخت کرے تو جائز ہے یا نہیں۔ جائز نہیں ہے جب تک قبضہ نہ کرے مسئلہ اگر کوئی شخص کوئی مکان یا زمین قبضہ کرنے سے پہلے فروخت کرے تو امام محمد کے نزدیک جائز نہیں ہے اور شیخین کے نزدیک جائز ہے مسئلہ اگر کوئی شخص سبائی کیلی یا دھنی یا پیوڈنی خرید کرے جیسے غلہ کرنا پ کی چیز ہے اور زعفران کے تول کی چیز ہے یا چاندی تو پہلے اس سے کما سکو تول لے یا ناپ لے دوسری جگہ فروخت کرنا یا کھا لینا جائز ہے یا نہیں۔ جائز نہیں ہے جب تک کہ خود ناپ تول نہ کرے مسئلہ قبضہ سے پہلے شمن پر تصرف کرنا جائز ہے یا نہیں۔ جائز ہے مسئلہ مشتری کو جائز ہے کہ قیمت میں قلع کے واسطے کچھ زیادہ کر دے۔ جائز ہے اور ایسے ہی بائع کو بھی جائز ہے کہ مشتری کے واسطے بیع میں کچھ زیادہ کرے یا قیمت میں سے کچھ کم کر دے تو بھی جائز ہے۔ اگر اس بیع میں اقبال ہو یعنی واپس کی جائے تو مشتری کے قدر روپیہ پھرے۔ جب قدر دیا ہے۔ اور اگر کسی شخص نے ہزار میں گھون یا جو خرید کیے اور دینے کے وقت بائع نے گیارہ سو من غلا دیا اور پھر اس میں اقبال ہو تو بائع پہلے کل پھر لے لینے گیارہ سو من طلب کرے اور اصل اس مسئلہ میں یہ ہے کہ وہ زیادتی دراصل بیع اوقیت میں ملی ہوئی ہے مسئلہ اگر کوئی شخص کوئی چیز نقد فروخت کرے پھر اسکے بعد مہلت بمعا ویدرے تو مہلت درست ہوگی اور اگر وہ شخص قرض رکھتا ہے تو مہلت درست نہوگی اگر مترجم اگر کسی کو بیہ وغیرہ قرض دے مہلت معین پر تو مہلت کے اندر طلب کر سکتا ہے اور اگر اسباب کی قیمت ہے تو وہ دین ہے اسکو معاو کے اندر طلب نہیں کر سکتا ہے

## باب الرلوا

یہا کیا ہے۔ حرام ہے اور بلوا ہوتا ہے ناپ کی چیز اور تول کی چیز میں جبکہ کسی شخص کے

ساتھ فروخت کرے یعنی زیادتی کے ساتھ اور وہ زیادتی بلا کسی عوض کے ہو ہمارے علماء کے نزدیک اسے امام شافعیؒ کے نزدیک صرف انلاج اور اثمان میں رہا ہوتا ہے بشرطہ اتحاد جنس اور اگرچہ ساتھ چوزہ کے فروخت کرے تو ہمارے علماء کے نزدیک زیادتی جائز نہ ہوگی اور امام شافعیؒ کے نزدیک جائز ہے کیونکہ وہ انلاج نہیں ہے مسئلہ اگر ناپ والی ساتھ ناپ والی کے ہو اور جنس ایک ہو یعنی جیسے گیون ساتھ گیون کے کرنا پ کی چیز ہے اور دونوں انلاج ایک جنس سے ہیں اگر ایک کو دوسرے کے ساتھ فروخت کرے تو زیادتی با اتفاق ناجائز ہے مسئلہ اگر اجمعی بری چیز کی بیچ کجائے تو زیادتی جائز ہے یا نہیں یعنی اگر بچے گیون اچھے گیون کے ساتھ فروخت کریں تو زیادتی جائز ہے یا نہیں جائز نہیں ہے مسئلہ اذ عدم الوصفان الجنس المعنى المضموم الیه۔ کے کیا معنی ہیں یعنی جو وقت نہو دین دونوں متین جنس اور معنی ضم کئے ہوئے اس معنی مضموم الیہ سے مراد اتحاد قدر ہے یعنی جب اتحاد جنس اور اتحاد قدر نہو تو زیادتی اور اُدھار دونوں جائز ہوتے ہیں اور جب ایک چیز ان دونوں میں ہو اور دوسری نہ تو صرف زیادتی جائز ہوتی ہے اُدھار جائز نہیں ہوتا اور جب دونوں وصفت پائے جاویں تو زیادتی و اُدھار دونوں حرام ہیں پس اوصاف کے اعتبار سے یہ مسئلہ تین قسم پر ہے ایک یہ کہ زیادتی اودھار و دونوں جائز ہیں۔ دوسری یہ کہ زیادتی جائز ہے نہ اُدھار اور تیسری یہ کہ زیادتی جائز ہے اور اُدھار ناجائز ہے وہ قسم کہ زیادتی جائز ہے نہ اُدھار مثلاً کوئی شخص گیون گیون کے ساتھ اور جو جو کے ساتھ فروخت کرے تو زیادتی جائز ہے نہ اُدھار۔ اور وہ قسم کہ زیادتی بھی جائز ہے اور اُدھار بھی وہ ہے کہ مثلاً کوئی شخص روپیہ دے اور گیون خریدے تو زیادتی اور اُدھار دونوں جائز ہیں۔ اور وہ قسم کہ زیادتی جائز اور اُدھار ناجائز وہ ہے کہ گیون دے اور جولیوے تو زیادتی جائز ہے اور اُدھار ناجائز۔ یعنی جائز ہے کہ ایک سگ گیون خرچے اور دوسرا جولیوے اور دھار اس میں ناجائز ہے مسئلہ کلی کیا چیز ہے اور ذنی کیا چیز ہے۔ وہ چیز کہ فخر عالم علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ زیادتی

ان میں بطور کس کے حرام ہے اور وہ ہمیشہ کیلی ہے اگرچہ لوگوں نے اسکا کپڑا سے ناپا کر دیا جیسے گھوٹن یا جو یا فرمایا نمک اور جو مثل ان کے ہیں اور جس جس کو غیر عالم نے قصافظا ہے کہ انہیں زیادہ لینا بطور وزن کے حرام ہے وہ ہمیشہ فتنی ہے اگرچہ لوگوں نے اسکا وزن کرنا چھوڑ دیا ہو جیسے سونا چاندی اور مانند ان کے اور وہ چیز کہ جس میں کوئی نقص نہیں ہے وہ محمول ہوگی لوگوں کی عادت پر اگر لوگ اسکو ناپ کر فروخت کریں تو وہ کیلی ہے اور اگر وزن سے فروخت کریں تو وہ فتنی ہے مسئلہ مقدمت کیا چیز ہے۔ وہ واقع ہوتی ہے اور جنس قیمت کو اس میں معتبر ہے قبضہ کرنا ہر دو عوض پر غلبہ میں۔ اور جو چیز اسکے مساوی ہے ان چیزوں میں سے جنہیں ربوا جاری ہوتا ہے جیسے کیلاات آئین معین کرنا معتبر ہے اور اس میں قبضہ کرنا معتبر نہیں ہے مسئلہ آٹے کے ساتھ گھوٹن فروخت کرنا جائز ہے یا نہیں۔ جائز نہیں ہے مسئلہ گوشت کا فروخت کرنا جانور کے عوض میں جائز ہے یا نہیں۔ نہیں کے نزدیک جائز ہے اور امام غزالی کے نزدیک جائز نہیں ہے مسئلہ خرمن کا سوکھے خرمن کے ساتھ مثل مثل فروخت کرنا جائز ہے یا نہیں۔ جائز ہے اور اسی طرح انگوٹھ کا موزین یعنی شتون کے ساتھ فروخت کرنا ہے مسئلہ زیون کا ایکے تیل کے ساتھ اور لو کا ایکے تیل کے ساتھ فروخت کرنا جائز ہے یا نہیں۔ جائز نہیں ہے جب تک کہ روغن زیون اور روغن کجڑ زیون اور کجڑ کے روغن سے زیادہ نہ ہو تاکہ روغن برابر روغن کے رہے اور زیون ان کی کھلی کا بدلہ ہو جائے گا مسئلہ مختلف شتون کا فروخت کرنا مثلاً گائے کا گوشت بکری کے گوشت کے ساتھ یا ایسے ہی مختلف دو دھون کا مثلاً اونٹ کے دودھ کے ساتھ گائے بکری کا دودھ فروخت کرنا یا دقتی کے ساتھ جائز ہے یا نہیں۔ جائز ہے مسئلہ اگر غلام اور مولیٰ میں اور مسلمان اور کافر جہی کی خرید فروخت میں زیادتی ہو تو اگر ربوا کہیں گے یا نہیں۔ یہ ربوا نہیں ہے اور جائز ہے مگر جہی دارا عرب میں ہوا اور غلام مولیٰ کی ملک میں ہوا اور اگر جہی دارا عرب سے دارالاسلام میں آیا اور خراج سقر ہو چکا ہو

اور غلام مولیٰ کی ملک سے محل گیا ہو تو ب جائز نہیں ہے ۔

## باب اسلم

بہرہ کے مسائل

یعنی بدعتی کس کس چیز میں جائز ہے ۔ ان چیزوں میں جو ناپی جاتی ہیں اور جو تولی جاتی ہیں اور جو گنتی کی چیزیں ہیں اور جو گنتی سے فروخت ہوتی ہیں ۔ کیلی چیزیں جیسے گیہون اٹک وغیرہ اور ذیلی چیزیں جیسے زعفران اور ریشم وغیرہ اور گنتی کی چیزیں جیسے اخروٹ اور انڑے وغیرہ اور گز سے ناپنے کی چیزیں جیسے کپڑا اور کل وغیرہ مسئلہ جانوروں اور انکے اطراف جیسی سری وغیرہ میں بدعتی کرنا جائز ہے یا نہیں ۔ جائز نہیں ہے اور ایسے ہی گنتی ہوئی کھانین لکڑی کا گتھ بندھا ہوا اور گھانس کا پولہ لینے لکڑی بندھی ہوئی ان میں بدعتی جائز نہیں ہے لہذا ان میں وزن کے ساتھ بدعتی جائز ہے مسئلہ بدعتی کرنا ایسی چیزوں میں جائز ہے جو بعتی کے وقت موجود ہوں اور مہلت تک موجود رہیں اور انکی صفت ضبط ہو سکے مسئلہ بدعتی بے مہلت کے جائز ہے یا نہیں ۔ جائز نہیں ہے ایسے ہی اگر مہلت غیر معلوم ہو تو بھی ناجائز ہے اور مہلت وہ ہے کہ جس میں دنوں اور مہینوں کی گنتی معلوم ہو مسئلہ بدعتی میں ناپ تول کسی شخص خاص کی معین کرنا اور غلہ کے واسطے ایک گاؤں کا مقرر کرنا یا ایک دست کا میوہ معین کرنا جائز ہے یا نہیں ۔ جائز نہیں ہے مسئلہ بدعتی میں کئی شرطیں ہیں ۔ امام بوصیفہ کے نزدیک سات شرطیں ہیں پہلی شرط جنس ہے جیسے گندم یا نخود یا جو دو دوسری شرط میان نوعیت ہے جیسے گیہون یا لکڑیا کھاد کے بارانی یا نہری زمین کے تیسری شرط بیان ہے جیسے گیہون سفید یا رنگین رومی یا جدید یا جوڑو پرانے چوتھی شرط بیان مقدار ہے دس من یا پندرہ من یا جو ٹھہرا جائے یا پچوین شرط بیان وقت معلوم یعنی مہلت دینا مہینہ اور سال کی چھٹی شرط معلوم ہونا اس المال کا بیجے معلوم کر لینا اسباب کا کہ کس قدر پختہ ہے بدعتی کرتے ہیں تو سے یا دو تھو سے ساتویں شرط بدعتی کے ادا کرنے کی جگہ مقرر کرنا مگر

نہ بدعتی کرنا جائز ہے

اُس بدھنی کی چیز کے واسطے کہ جو بار بار دہائی کی قلعہ تھا اور صاحبین کے نزدیک پہنچ ہی شرمین  
 یمن یعنی اُنے دو چیزیں شرط نہیں ہیں ایک مقدار مال کا جانا لینے اگر چاندی کے ٹکڑے یا  
 سونے کے ٹکڑے کے ساتھ بدھنی کریں تو جائز ہے اگرچہ نہیں جانتا ہے کہ یہ سونا چاندی کس قدر  
 ہے دوسری بدھنی ادا کرنے کے واسطے جگہ مقرر کرنا یہ بھی شرط نہیں ہے اور جس جگہ بدھنی کی  
 ہے اُسی جگہ ادا کر دے مسئلہ بدھنی میں اور اس المال میں تعریف کرنا جائز ہے یا نہیں  
 جائز نہیں ہے جب تک قبضہ نہ کرے یعنی تعریف کرنا اس المال میں اور اُس چیز میں جس کی  
 بدھنی کی ہے قبضہ سے پہلے جائز نہیں ہے مسئلہ اس المال کا مجلس عقد میں سپرد کر دینا فروغی  
 ہے مسئلہ شرکت اور تولیہ بدھنی کی چیز میں جائز ہے یا نہیں۔ جائز نہیں ہے مسئلہ  
 بدھنی کپڑے کی جائز ہے یا نہیں۔ جائز نہیں ہے جب تک کپڑے کا عرض و طول اور بناوٹ  
 اور حریر میں فساد بیان نہ کرے اگر بیان کرے تو جائز ہے مسئلہ بدھنی جو اہرات اور نگوں  
 میں جائز ہے یا نہیں۔ جائز نہیں ہے مسئلہ کچی پکی اینٹوں کی بدھنی جائز ہے یا نہیں۔ اگر  
 سانچہ مقرر کریں تو جائز ہے ورنہ نہیں مسئلہ بدھنی میں اصل کیا ہے۔ اصل یہ ہے کہ صفت  
 کو پہچان سکے اور ضبط کر سکیں تو انہیں بدھنی جائز ہے اور اگر اسکی پہچان و صفت کو ضبط نہ کر سکے  
 تو اسکی بدھنی جائز نہیں ہے

### باب مایہ بجز مبیعہ و مالایہ بجز

بیع جائز اور ناجائز کے مسائل

بیع کتے اور چتے اور دندے جانور و کئی جائز ہے یا نہیں جائز ہے۔ مسئلہ شراب اور سور کی بیع جائز  
 ہے یا نہیں جائز نہیں ہے مسئلہ ریشم کے کپڑے کی بیع جائز ہے یا نہیں۔ جائز نہیں ہے  
 مگر کیر ریشم کے ساتھ جو مسئلہ شہد کی مکھی کی بیع بے اسکے چتے کو جائز ہے یا نہیں۔ جائز نہیں  
 ہے مگر چتے کے ساتھ جائز ہے مسئلہ ایل نہ خرید و فروخت میں مانند مسلمانوں کے ہیں یا نہیں  
 مانند ہن مگر شراب اور سور میں مانند نہیں ہیں بچے مسلمانوں کو ان کی بیع جائز نہیں ہے

اور باطل نمہ کو جائز ہے واصلہ اسلم

## کتاب الصرف

صرف کیا چیز ہے۔ وہ بیع ہے ہر دو عوض من اثمان سے ہو دین اگر سونا ساتھ سونے کے اور چاندی ساتھ چاندی کے فروخت کرے تو جائز ہے یا نہیں۔ جائز نہیں ہے مگر بشل بینی ہونہ ہون اگر چہ کھرے پن میں ایک دوسرے سے بہتر ہو اور قبضہ بھی ہر دو عوض کا ایک مجلس میں شرط ہے قبل اسکے کہ مجلس سے متفرق ہوں مسئلہ اگر سونا چاندی کے ساتھ یعنی اشرفی روپیہ کے ساتھ فروخت کرے تو زیادتی جائز ہے یا نہیں۔ زیادتی جائز ہے اور دو چاندی اور قبضہ بھی ہر دو کا ایک مجلس میں شرط ہے مسئلہ اگر متفرق ہو جائیں قبل اسکے کہ دونوں قبضہ کریں یا ایک قبضہ کرے اور دوسرا قبضہ نہ کرے تو بیع باطل ہوگی یا نہیں۔ باطل ہو جائیگی مسئلہ اگر کسی شخص نے تلوار زیور دار تلوار روپیہ کو فروخت کی اور پچاس روپیہ پر قبضہ کیا اور پچاس پر نہ کیا اور پھر متفرق ہو گئے تو بیع جائز ہے یا نہیں۔ دیکھنا چاہیے کہ وہ سونا چاندی کہ اس تلوار میں لگا ہے پچاس روپیہ کا ہے یا اس سے کم ہے تو یہ پچاس روپیہ سونے چاندی کے عوض شمار کرنا چاہیے اور تلوار کی بیع اوجار جانا چاہیے تاکہ بیع جائز ہو جائے اور اگر بالکل قبضہ نہ کریں اور متفرق ہو جائیں تو کیا حکم ہے۔ اگر وہ سونا چاندی اس تلوار سے بلا نقصان کے علیحدہ کر سکیں تو بیع تلوار میں درست ہو جائے گی اور اس زیور میں ناجائز ہے اور اگر علیحدہ نہ کر سکیں تو دونوں کی بیع باطل ہے مسئلہ اگر ایک شخص نے چاندی کا ظرف فروخت کیا اور اس میں سے کچھ قیمت لی اور کچھ نہ لی اور دونوں متفرق ہو گئے تو اس کا کیا حکم ہے۔ جس قدر قیمت پر قبضہ کر لیا ہے اس قدر جائز ہے اور جس قدر پر قبضہ نہیں کیا ہے اس قدر ناجائز اور وہ ظرف مشتری اور بائع میں مشترک رہے گا اور اگر ظرف خریدے ہوئے عین کوئی مستحق ظاہر ہو کہ جس کا ٹھوڑا سا حصہ ہو تو مشتری کو اختیار ہے چاہے باقی کو حصہ سدا ہے

اس رہنے دے اور چاہے واپس کر دے مسئلہ اور اگر ایک شخص نے چاندی کا ایک ٹکڑا  
 مول لیا پھر اس میں کوئی اور متحق ظاہر ہوا تو اس صورت میں مشتری باقی حصے کے لیے ہم  
 نہیں سکتا ہے مسئلہ اگر کوئی شخص دو درم اور ایک دینار کو ایک درم اور دو دینار فروخت  
 کرے تو جائز ہے یا نہیں۔ جائز ہے کیونکہ جنس ہر ایک حلی بدلے جنس دوسرے کے ہو سکتی  
 ہے جیسے دو درم مقابل ایک دینار کے اور ایک دینار مقابل دو درم کے مسئلہ اگر گیارہ درم کو  
 دس درم اور ایک دینار کے ساتھ فروخت کرے تو جائز ہے یعنی دس درم مقابل دس درم  
 کے ہون گے اور ایک درم مقابل دینار کے مسئلہ اگر دس درم کھرے کو دس درم کھوئے  
 کے ساتھ فروخت کرے تو جائز ہے یا نہیں۔ جائز ہے اور ایسے ہی بیع ایک روپیہ بولتے  
 ہوئے کی اور دو روپیہ پھوٹے ہوئے کی ساتھ دو روپیہ بولتے ہوئے اور ایک پھوٹے  
 ہوئے کی جائز ہے مسئلہ اگر درم میں چاندی غالب ہو تو اسکا حکم کیا ہے۔ اس پر باطل  
 چاندی کا حکم ہوگا اور ایسے ہی دینار میں اگر سونا غالب ہوگا تو اسکا حکم سونے کا ہوگا مسئلہ  
 اگر روپیہ اشرفی میں ملی ہوئی چیز کا غلبہ ہو تو حکم اسکا مثل عروض کے ہے یعنی وہ اسباب میں داخل  
 ہیں پھر روپیہ اشرفی کا حکم ہوگا اگر زیادتی کے ساتھ فروخت کرے تو جائز ہے گراؤ و حاد  
 جائز نہیں ہے۔ اگر ایک شخص نے روپیہ معین کر کے ایک اسباب خرید کیا پھر باطل کو روپیہ  
 دینے سے پہلے وہ روپیہ کھوٹا ہو گیا یعنی لوگوں نے اس روپیہ کے ساتھ معاہدہ کرنے سے  
 ماتم اٹھا لیا تو حکم اسکا کیا ہوگا۔ امام ابو حنیفہ کے نزدیک بیع باطل ہو جائیگا امام ابو یوسف  
 کے نزدیک بیع جائز ہے لیکن قیمت بیع کر روز کی عروج روپے سے واجب ہوگی اور امام  
 کے نزدیک جس روز کھوٹا ہوا ہے اس روز کی قیمت عروج روپے سے واجب ہوگی۔  
 مسئلہ پیون سے بیع جائز ہے یا نہیں۔ اگر ان پیون کا پلن ہے تو جائز ہے اور اگر پلن  
 نہیں تو ناجائز ہے جب تک کہ معین نہ کریں مسئلہ اگر چلتے ہوئے پر سے کوئی چیز فروخت  
 کی پھر وہ پیسہ فاسد ہو گیا تو امام ابو حنیفہ کے نزدیک بیع باطل ہے مسئلہ اگر کوئی شخص کوئی



چیز آدھے روپیہ کے بیون کو خریدے تو جائز ہے یا نہیں جائز ہے اور مشتری پر واجب ہوگا  
 کہ آدھے روپیہ کے بیسے بالغ کے حوالہ کو مسئلہ اگر کوئی شخص کسی صراف کو ایک روپیہ دے  
 اور کہے کہ آٹھ آنہ کے پیسے دیر سے اور ایک رتی کم کی یا جو بھر کم کی انہی دیر سے تو یہ بیع جائز  
 ہے یا نہیں۔ جائز ہے مسئلہ اگر کوئی شخص صراف کو روپیہ دے اور کہے نصف کے بدل میں بیسے  
 دے اور نصف کے بدل میں رتی بھر کم کی انہی دے تو امام ابو حنیفہ کے نزدیک کل میں بیع  
 ناجائز اور صاحبین کے نزدیک بیون میں جائز باقی میں ناجائز ہے۔

## کتاب الرهن

رہن کے مسائل

رہن کس چیز سے منعقد ہوتا ہے۔ ایجاب وقبول سے جیسے کوئی کہے کہ اس چیز کو میں نے  
 اس قدر روپیہ کو گرو کیا اور دوسرا شخص کہے کہ اس چیز کو اس قدر کے ساتھ میں نے گرو کیا۔  
 مسئلہ رہن پورا کیونکر ہوتا ہے۔ قبضہ کرنے سے رہن میں غرض یعنی مقصود ہونا شرط ہے تو یہ  
 احتراز مشترک سے ہوا یعنی رہن شے مشترک کا جائز نہیں اور نیز مفرد یعنی ملک راہن سے  
 خالی ہونا شرط ہے تو احتراز ہوا گھر سے جہاں راہن کا اسباب ہوا وغیرہ تمیز ہونا یعنی متصل ہونا  
 غیر کے ساتھ بطور اتصال خلقی مشروط ہے تو یہ احتراز ہوا بھلون کے رہن سے جو درختوں پر رہن  
 اور درخت رہن نہ ہوں مسئلہ جب تک مرہن تھے یعنی گرو رکھنے والے نے قبضہ نہ کیا ہو تو  
 راہن یعنی گرو کرنے والے کو اختیار ہے کہ اسکے پاس رہن نہ رکھے۔ یعنی اختیار ہے چاہے  
 رہن کرے اور چاہے نہ کرے یعنی قبضہ کے پہلی فتح کر دے لیکن اگر مرہن نے قبضہ کر لیا  
 اور مرہن کی ضمانت میں آگیا تو راہن کو اختیار نہ ہوگا مگر اس وقت کہ قرض ادا کر دے۔  
 مسئلہ دلائع الرهن اللدین مضمون دین مضمون جو بغیر ادائے یا بغیر صاحب حق کے موات  
 کے ذمہ سے ساقط نہ ہو اور جو دین بغیر ان دونوں کے ذمہ سے ساقط ہو سکے وہ غیر مضمون ہے  
 اسکی مثال بدل کتاب ہے کہ غلط اگر اپنے کو عاجز کر دے تو بدل کتاب سے ساقط ہو جاتا ہے

پس ہر دین کے بدلے میں رہن جائز ہے کہ بدل کتابہ کے عوض میں رہن جائز نہیں ہے لیکن  
 قمار سے بین ہے کہ بدل کتابہ کے عوض رہن جائز ہے دوسری تفسیر دین مضمون کی یہ ہے  
 کہ دین واجب فی الحال پس جو دین واجب فی الحال ہو غیر مضمون ہو وہ ضمان درک ہے  
 یعنی ضمان ہونا مشن کا وقت استحقاق بیع کے پس درک کے عوض رہن ناجائز ہے۔  
 مسئلہ پھولوں باقل من قیمت و من الدین یہ کیونکر ہے یہ مسئلہ میں طرح یہ ہے اول یہ کہ رہن کی  
 قیمت قرض کے برابر ہو اس صورت میں اگر رہن ہلاک ہو جائے گا تو راہن کا اسباب جانا  
 رہا اور مرہن کا قرض گیا اب کوئی کسی سے کچھ نہیں لے سکتا دوسری یہ کہ رہن کی قیمت قرض  
 سے زیادہ ہو اس صورت میں اگر وہ ہلاک ہو جائے تو مرہن کا قرض جانا رہا اور قرض سے  
 زیادہ قیمت کا مال بطور امانت کے ہلاک ہوا تیسری یہ کہ رہن کی قیمت قرض سے کم ہو اس  
 صورت میں اگر رہن ہلاک ہو جائے تو رہن کی قیمت قرض سے ساقط ہوگی اور باقی قرض  
 کو مرہن راہن سے وصول کر سکتا ہے۔ مسئلہ مشترک چیز کو رہن کر سکتے ہیں یا نہیں۔ ایک  
 شریک رہن نہیں کر سکتا ہے مسئلہ دینعت میں لگے ہوئے میوہ کو رہن کر سکتے ہیں یا نہیں  
 نہیں کر سکتے ہیں مسئلہ راہن کو رہن چیز کا کہ وہ مرہن کے قبضہ میں ہے کسی شخص کے ماتہ  
 فروخت کرنا جائز ہے یا نہیں۔ یہ بیع مرہن کی اجازت پر موقوف ہوگی اگر اجازت دی  
 تو جائز ہے اور اگر نہ دی تو ناجائز یا راہن اسکا روپیہ ادا کرے تو بھی بیع جائز ہو جائیگی  
 مسئلہ اگر راہن غلام مرہن کو آزاد کرے تو اسکا کیا حکم ہے۔ غلام آزاد ہو جائے گا اگر مرہن  
 کے قرض کی مہلت پوری ہو چکی ہے تو فوراً راہن سے لے لے اور اگر قرض کی مہلت باقی  
 ہو تو راہن سے غلام کی قیمت لیکر مرہن کے پاس مہلت ختم ہونے تک گرو کر دی جائے  
 مسئلہ اگر راہن محتاج ہو تو مرہن کیا کرے۔ اس صورت میں غلام کو لازم ہو گا کہ انہی قیمت  
 یا مرہن کا قرض جو دونوں میں سے کم ہو وہ کما کر مرہن کو دے۔ از مرہن جو غلام ہے  
 روپیہ مرہن کو دے وہ اپنے مالک یعنی راہن سے بعد تو نگری وصول کرے۔ اور اگر راہن

شے مرہون کو ہلاک کر دے تو بھی یہی حکم ہے یعنی جانا دکر نہ اس صورت میں ہے مسئلہ اگر کسی  
 جس شخص غلام کو مار ڈالے تو دعویٰ تاوان کا کس کو پہنچتا ہے۔ مرہون کو چاہیے کہ قیمت اس سے  
 لیکر بجائے غلام کے اپنے قرض کی مہلت ختم ہونے تک اپنے پاس رکھے اور مہلت پوری  
 ہوئے پر وہ قیمت راہن کو دے کر قرض اپنا اس سے لے لے مسئلہ اگر ایک شخص نے ایک غلام  
 راہن کیا اور پھر اسے کہ جو اس میں بے غلام کا ہاتھ کاٹ لیا یا انکھ پھوڑ ڈالی تو تاوان دار ہو گیا یا  
 نہیں۔ تاوان دار ہوگا اور مرہون کو چاہیے کہ تاوان جنایت کالے لے مسئلہ اور اگر مرہون  
 غلام کا ہاتھ کاٹ ڈالے یا انکھ پھوڑ دے تو کیا حکم ہوگا۔ نقصان کے موافق اسکے قرض سے  
 ساقط ہو جائے گا مسئلہ ثانیہ اگر بن علی الراہن و علی المرہن علی مالہما ہداسکے معنی یہ ہیں کہ قصور  
 کرنا راہن کا راہن اور مرہن پر ہر ہے اور ہر یہ ہے کہ اسپر کچھ تاوان واجب نہ ہوگا مثلاً کوئی  
 شخص ایک غلام کو راہن کرے پھر وہ غلام راہن یا مرہن کا ہاتھ کاٹ ڈالے یا انکھ کوئی مال  
 خراب کر دے تو امام ابو حنیفہ کے نزدیک ہر ہے یعنی کچھ بھی اسپر واجب نہ ہوگا اور صاحبین  
 کے نزدیک مرہن کے حق میں ہر نہ ہوگا مسئلہ جس مکان میں راہن چیز کی حفاظت کجا  
 اسکا کر ایہ کس پر واجب ہوگا۔ مرہن پر مسئلہ چرواہے کی اجرت اور راہن کا نفقہ کس پر واجب  
 ہوگا۔ راہن پر مسئلہ راہن چیز کی زیادتی جیسے بھیڑ لکڑی کی آون اور دودھ اور درخت کے  
 پھل اور ٹونڈی کا بچہ کسکو ملے گا یعنی اگر یہ چیزیں راہن ہوں تو انکی بڑھوتری راہن کو ملے گی  
 یا مرہن کو۔ راہن کو ملے گی لیکن وہ بھی اصل کے ساتھ وہیں راہن رہیں گے۔ اگر بڑھوتری  
 جاتی رہے گی بغیر راہن شے کے تو مرہن پر کچھ واجب نہ ہوگا مسئلہ اور اگر اصل راہن تلف جائے  
 اور زیادتی اسکی باقی رہے تو اسکا کیا حکم ہے۔ اصل کی قیمت کرے اس روز کی کہ جس روز  
 راہن کیا تھا اور بڑھوتری کی وہ قیمت کرے کہ جو چھڑانے کے روز ہو پس جو کچھ قرض میں سے  
 بمقابلہ قیمت اصل کے پرے ساقط ہوگا اور جو بمقابلہ زیادتی کے ہو وہ راہن دے اور بڑھوتری  
 کو ملے یعنی دونوں کو جمع کرے کہ مرہن کے قرضہ کو باقیے تو اب جو اصل راہن کے مقابلہ

نفتی یا بی بی بی بی  
 ۱۲

پڑدہ اسکے ذرے سا قہ ہوگی اور جو بڑھوتری کے مقابل میں ہوا سقد مرتن کو دیکر اس  
 بڑھوتری کو لے لے مثلاً ایک شخص نے ایک گاس دو سو روپیہ رہن کی اور قیمت میں توبی  
 کی تھی اور وہ گاسے بچہ تھی اور پھر مرئی اور بچہ باقی رہا اور بچہ چھڑانے کے وقت بچہ کی نیت  
 تو بچہ میں تو سو روپیہ دیکر فلک الزہن کر لے اور باقی جو سو روپیہ رہے وہ بمقابلہ صل  
 کے سا قہ ہو گئے مسئلہ زیادتی کرنی رہن میں اور دین میں جائز ہے یا نہیں۔ امام ابو یوسف  
 اور امام محمد کے نزدیک رہن میں زیادتی کرنا جائز ہے مگر دین میں جائز نہیں ہے۔ اور امام  
 ابو یوسف کے نزدیک دونوں میں جائز ہے اور امام محمد کے نزدیک دونوں میں ناجائز ہے  
 مسئلہ اگر کوئی شخص ایک غلام کو دو شخصوں کی شرکت میں اسکے دین کے عوض رہن کرے  
 تو ان میں سے حفاظت کون کرے۔ دونوں محافظ رہن جب تک قرض ادا نہ ہو جائے  
 اور ہر ایک کے پاس پورا غلام رہن سمجھا جائیگا اور وقت ہلاک غلام کے ہر ایک کے دین میں سے  
 مثل اسکے حصہ کے غلام میں سا قہ ہوگا اگر رہن نے ایک کا دین ادا کر دیا تو دوسرے کے پاس پورا  
 غلام رہن ہوگا مسئلہ اگر کوئی شخص ایک غلام فروخت کرے اس شرط پر کہ مشتری ایک شخص  
 کو شمس کے عوض میں رہن کرے اور معین کرے رہن کو پھر مشتری بعد بیع کے انکار کرے  
 رہن کے دینے سے تو مشتری پر رہن کے دینے میں قاضی جبر نہ کرے بالغ کو اختیار ہوگا  
 چاہے ترک رہن کے ساتھ راضی ہو جائے اور غلام اسکے سپرد کر دے اور اگر چاہے توبی  
 کو فسخ کر دے مگر یہ کہ مشتری قیمت اسی وقت ادا کرے اور یا بمقابلہ اس رہن معین کے  
 اسکی قیمت رہن دے تو اب اختیار فسخ نہ ہوگا مسئلہ حفاظت رہن کی کس پر واجب ہے  
 مرتن پر کہ بنفس خود حفاظت کرے یا وہ شخص کہ جو مرتن کے عیال میں داخل ہوا اور اگر  
 ایسے شخص کو حفاظت کے واسطے دیا کہ جو مرتن کی عیال داری میں نہیں ہے اور شے  
 رہن تلف ہو جائے تو وہ تاوان دار ہوگا مسئلہ اگر مرتن رہن میں تصرف اور تعدی  
 کرے مثلاً کیر اپنے یا سواری ہو تو اس پر سواری کرے اور وہ ہلاک ہو جائے تو ضمان چوہ

جس کا یہ حق ضمان غصب تمام قیمت کا واجب ہوگا مسئلہ اگر مرتن بہن چیز کو کسی کو مانگے جسے  
تو کون ضامن ہوگا۔ وہی مرتن ضامن ہوگا اور اگر راہن کو مانگے دیگا تو مرتن کی ضمانت سے  
باہر ہو جائے گی کیونکہ اگر راہن کے ہاتھ میں ہلاک ہو جائے تو مرتن کو مجاز ہوگا کہ راہن سے پورا  
دین بھرے اور در صورت عدم ہلاک چیز مرتن کو طلب کرے اور جب قبضہ کر لے گا تو پھر مرتن  
کی ضمانت میں آجائے گی۔ مسئلہ مثلاً ایک شخص نے کوئی اسباب بہن کیا اور پھر وہ فوت  
ہو گیا تو اسکا کیا حکم ہوگا۔ اگر مردہ کا کوئی وصی ہو تو وہ وصی اس اسباب کو فروخت کر کے روپیہ  
مرتن کو دے کرے اگر وصی نہ ہو تو قاضی امین کو حکم دے کہ اسکو فروخت کر کے روپیہ مرتن  
کو دے اگر گھنچ ہو تو راہن کے ولی کو دیدے

## کتاب المحرم

بچے نفرت سے روک دینا

وہ کی سبب ہیں کہ مجرم کو واجب کرنے والے ہو سکتے ہیں۔ تین ہیں ایک سفری دوسرے  
غلام ہونا تیسرے دیوانگی مسئلہ اگر غلام یا لڑکا جو بیعت کو سمجھتا اور قصداً ہے کوئی اسباب  
فروخت کرے تو بیعت جائز ہے یا نہیں۔ موقوف ہوگی ولی کی اجازت پر اُنکے ولی کو اختیار  
ہوگا چاہے اجازت دے اور چاہے بیعت کو ٹوڑ دے مسئلہ یتیموں صفیتیں۔ سفر اور بیعتی  
اور دیوانگی قول کو حجر کرتی ہیں یا فعل کو۔ قول کا حجر کرتی ہیں فعل کو نہیں کرتی ہیں مسئلہ  
اگر کوئی لڑکا یا دیوانہ بیعت کرے یا اقرار کرے یا اطلاق دے درست ہے یا نہیں۔  
درست نہ ہوگی کیونکہ یہ قول ہیں اور لیکن اگر کسی کا نقصان کریں گے تو تاوان واجب ہوگا  
اس واسطے کہ یہ فعل ہوگا مسئلہ اقرار غلام کا نافذ ہوگا یا نہیں۔ جاری ہوگا لیکن  
اسی کے حق میں نہ اس کے مولیٰ کے حق میں اگر کسی مال کا اقرار کرے تو غلامی کی  
حالت میں واجب نہ ہوگا بلکہ آزادی کی حالت میں واجب ہوگا مسئلہ  
اور اگر حد کا اقرار کرے گا تو اسی وقت لازم ہوگا۔ اور اگر کسی قصاص

کے ساتھ اور اگر لگا تو بھی اسی حالت غلامی میں واجب ہوگا اور اگر اپنی عورت کو طلاق دیگا  
تو طلاق بھی پڑ جائے گی مسئلہ بیوقوف کا روکنا جائز ہے یا نہیں۔ امام ابوحنیفہ کے نزدیک  
اگر بیوقوف آزاد اور عاقل بالغ ہو روکنا یعنی تصرف سے باز رکھنا جائز نہیں اور تصرف اسکا  
دست ہوگا اگرچہ اپنا مال تلف کر دے گو اسکو اس چیز میں کوئی غرض اور مصلحت نہ ہو روکنا  
اسکا جائز نہیں ہے مگر ایسے شخص مذکور کو اسکا مال سپرد کرنا چاہیے جب تک پچیس برس کا  
نہو جائے اور جو اس سے پہلے تصرف کیا ہو گا وہ نافذ ہوگا اور جب پچیس برس کی عمر کو پہنچ  
جائے تو مال اسکا اسکے سپرد کر دینا ایسے رشیدی ظاہر نہ ہوتی ہو اور صاحبین کے نزدیک  
بیوقوف کو تصرف سے روکنا چاہیے اور تصرف اسکا جائز نہیں ہے وہ اگر بیع کرے تو جائز نہیں ہے  
مگر یہ کہ قاضی اس میں کوئی مصلحت دیکھے تو اس بیع کی اجازت دے اور اگر غلام کو آزاد کرے  
تو درست ہے مگر غلام پر واجب ہوگا کہ اپنی قیمت کے مقدار کمائی کر کے ادا کرے اور اگر کوئی  
بیوقوف عورت نکاح کرے تو درست ہوگا لیکن اگر مہر اسکا نفل سے زیادہ ہوگا تو وہ زیادتی ساقط  
ہو جائے گی اور مہر نفل واجب ہوگا اور بھی صاحبین کے نزدیک مال اسکو سپرد نہ کریں جب  
اس میں رشیدی ظاہر ہو اگرچہ تین برس یا چالیس برس گذر جائیں یا تمام عمر اسکی گزر جائے  
تو بھی تصرف اسکا درست نہوگا مسئلہ بیوقوف کے مال میں زکوٰۃ واجب ہوگی یا نہیں جواب  
ہوگی مسئلہ اگر کوئی بیوقوف چاہے کہ میں حج کروں تو اسکو منع کریں یا نہیں۔ منع نہ کریں  
لیکن خرچ اسکو سپرد نہ کریں بلکہ کسی امین کو حاجیوں میں سے خرچ سپرد کر دیں اور وہ حج کی  
راہ میں خرچ کر دے مسئلہ اگر کوئی بیوقوف وصیت کرے جیسے وصیت خیر کی یعنی کسی مل کی یا  
مسافر خانہ اور مسجد کی یا اور جو اس کے مانند ہوں جائز ہے یا نہیں۔ تسائی مال سے جائز ہے  
مسئلہ لڑکے کا بلوغ گئے چیز سے ہے۔ تین چیز سے ایک احتلام کا دیکھنا یعنی منی خواب میں  
نکلنا اور شکر منی کا جماع میں خارج ہونا یا شکر منی کی صحبت سے عورت کا حاملہ ہونا۔ اگر ان میں  
چیزوں میں سے کوئی نہ ہو تو بلوغ برسوں کے ساتھ ہوگا۔ امام ابوحنیفہ کے نزدیک بلوغ لڑکے کا

مردی تہذیب و دینی

میں سے ہے

انھارہ برس میں ہوگا اور لڑکی کے بلوغ کی بھی تین علامتیں ہیں ایک احتلام دوسرے حمل تیسرے حیض  
 اگر اسکو بھی ان علامتوں سے کچھ غور ہو میں نہوں تو بلوغ اسکا برسوں کے حساب سے ہوگا یعنی  
 وہ سترہ برس کی عمر کو پہنچ کر پانچ ہوگی۔ اور صاحبین کے نزدیک دو فون کا بلوغ پندرہ برس میں  
 ہے یعنی جب پندرہ برس کر ہو جائیں تو آپر حکم بالفون کا ہوگا۔ مسئلہ اگر کوئی لڑکا یا لڑکی سن بلوغ  
 کو پہنچے اور معلوم ہونا مشکل ہو کہ بالغ ہوئے یا نہیں۔ اور وہ کہتے ہیں کہ ہم بالغ ہوئے ہیں۔  
 کتنا اسکا قابل قبول ہوگا اور احکام مثل بالفون کے احکام کے ہوں گے۔ مسئلہ لوگوں کے میں  
 کے واسطے جو کرنا جائز ہے یا نہیں۔ امام ابو حنیفہ فرماتے ہیں کہ دین کے واسطے جبر نہیں ہے اگر  
 واجب ہو قرض اسپر اور قرض خواہ یعنی اس مال کو قید کر لیں اور مجر کے طالب ہوں تو میں جبر نہیں  
 کروں گا اور اگر اسکے پاس کوئی مال ہو تو حاکم اس مال میں تصرف نہ کرے سوائے اسکے کہ اسکو  
 ہمیشہ قید رکھے تو وہ شخص مال کو بچ کر قرضداروں کو دیدے مسئلہ اگر اسکے پاس روپے ہیں اور  
 قرض بھی اسکا روپہ ہے تو کیا کرے۔ قاضی بے اجازت اسکے قرضداروں کو روپہ دیدے اور  
 اگر دین اسکا روپے ہوں اور مال اسکا اشرفیان ہوں یا اسکی ضد ہو یعنی اشرفیان قرض ہوں  
 اور روپے مال ہوں تو قاضی انکو بچے اور قرض میں دیدے۔ اور صاحبین کے نزدیک جو  
 قرض خواہ اسکو روکے تو قاضی کو بھی جائز ہے کہ روکے اور بیع اور تصرف سے باز رکھے اور  
 اقرار سے بھی باز رکھے تاکہ قرض خواہ کو نقصان نہو اور اگر مال کے فروخت کرنے سے باز ہے  
 تو خود قاضی مال کو فروخت کر دے اور اسکے قرض خواہوں کو ان کے روپہ کے اندازہ سے تقسیم  
 کر دے اور اگر مجر کی حالت میں اقرار کرے تو حالت جبر میں لازم نہیں آئیگا پھر بعد ادا کر دینے قرض  
 کے واجب و لازم ہوگا۔ مسئلہ خراج کرنا بیوتوں پر اسکے مال سے چاہیے۔ اور جس کسی کا نفقہ  
 اسپر واجب ہو اسپر بھی خراج کریں مسئلہ اگر کسی متعلق کے پاس معلوم نہو کہ مال ہے اور قرض خواہ  
 اسکی قید طلب کریں اور وہ کہے کہ میرے پاس مال نہیں تو قاضی کو جائز ہے کہ اسکو قید کرے  
 یا نہیں۔ وہ قرض کو بدل کسی عقد شدہ کا ہو جیسے کہ مہر اور کفالت یا وہ قرض جو مال مقبوض کے بدل

میں اس پر لازم ہوا جیسے شمس کے بدلے میں تو ان کے واسطے قید کرے اور وہ فرض کے اس نکلور  
شعر کے خلاف اس کے ذمہ ثابت ہوا اور یا دیت جراثیم ہو تو قید کرے مگر جبکہ گواہ پیش کرے  
کہ اس کے پاس مال ہے تو اس وقت قید کرے۔ اور جب اوپر دین میں قید کو ہو جائے تو اس کا مال  
دریافت کرے اور اگر اس کی محتاجی ظاہر ہو تو قید ہو کرے لیکن اس کے اور اس کے قرضداروں  
میں جدائی نہ کرے اور اس کے قرضداروں کو جائز ہو گا کہ اس سے ستنے میں مطالبہ اپنے حق کا کرتے  
رہیں لیکن تصرف اور سفر سے باز نہ رہیں اور جو کچھ اس کی کمائی سے زیادہ ہو وہ تو قرض خواہ حصہ  
سے ملے لیکن اور صاحبین کے نزدیک جب قاضی اس کے افلاس پر حکم کرے تو اس میں اور  
اس کے قرض خواہوں میں جدائی نہ کرے مگر جبکہ گواہ پیش کریں کہ اس کو کوئی مال حاصل ہوا ہے۔  
مسئلہ فاسق کو تصرف سے روکنا جائز ہے یا نہیں۔ اگر اپنے مال کا مصلح ہے تو تصرف سے  
روکنا جائز نہیں ہے۔ مسئلہ فاسق طاری اور فاسق اصلی ایک سے دین یا نہیں۔ ایک سے  
دین۔ فاسق طاری وہ ہے کہ پہلے اچھا تھا اور اب فاسق ہو گیا اور فاسق اصلی وہ ہے  
کہ اول سے آخر تک فاسق ہو مسئلہ اگر کوئی شخص مفلس ہو اور ایک اسباب کسی سے خریدتا ہو  
رکھتا ہے اور ابھی روپیہ اس کو نہیں دیا ہے تو کیا حکم ہو گا۔ اس اسباب کے فروخت کرے اور  
بے قرض خواہ ہو تو حصہ سروسے یعنی وہ شخص کہ جبکا اسباب ہے اور دوسرے فرض خواہ ایک سے  
ہونگے یعنی وہ قیمت حصہ سروسے لگی اور امام شافعی کے نزدیک صاحب اسباب ملے ہو گا فاسد اسلم

### کتاب الاقرار

مسئلہ حاکم کے دست سے اقرار نامہ بائن عاقل کا ہے اگر اقرار کرے کسی کے حق کے ساتھ تو اس پر لازم ہو گا اگرچہ اقرار  
محمول ہو یا مفرد مسئلہ اقرار مجبور کہ ہر کوئی شخص اقرار کرے کہ فلان کی ایک چیز میری ہے اور یہ اقرار مجبور  
ہے اس پر لازم ہو گا کہ اس چیز کو ظاہر کرے کہ جو قیمت اس چیز کی ہو پھڑی کے یا بہت قول  
اس کا معتبر ہو گا اور اگر مقررہ مقرر کے اقرار سے زیادہ بیان کرے تو قسم کے ساتھ مقرر کا قول  
معتبر ہو گا مسئلہ اگر کوئی شخص اقرار کرے کہ فلان شخص کا میرے اوپر مال ہے تو کیا واجب



ہوگا۔ اسی کے بیان کے طرے رجوع کرنا چاہیے یعنی جو کچھ بیان کرے وہی کرے اور مٹوے  
 بہت میں قول اسکا قبول ہوگا اگر کوئی کہے کہ فلاں کا مال عظیم میرے اوپر ہے تو کس قدر  
 واجب ہوگا۔ دو سو سو روپے واجب ہوں گے اور دو سو سے کم میں اسکی تصدیق نہ کریں گے  
 مسئلہ اگر کوئی کہے کہ فلاں شخص کے میرے اوپر بہت سے روپے ہیں تو کیا واجب آئے گا۔  
 دس روپے واجب ہوں گے دس روپے سے کم کی تصدیق نہ کریں گے اور صاحبین کے نزدیک  
 دو سو سے کم میں تصدیق نہ کی جائے گی مسئلہ اگر کوئی کہے کہ فلاں کے روپے پیر اوپر ہیں  
 تو کقدر واجب ہوں گے تین روپے کم از کم واجب ہوں گے ہاں اگر یہ اقرار کنند وہ تین سے زیادہ  
 بیان کرے تو زیادہ بھی واجب ہوں گے مسئلہ اگر کوئی کہے کہ فلاں شخص کے میرے اوپر کتنا  
 کذا یعنی اسقدر اسقدر ہیں تو کقدر واجب ہوں گے۔ گیارہ روپے واجب ہوں گے۔  
 مسئلہ اگر کوئی کہے کہ فلاں شخص کے روپے میرے اوپر ہیں یہ کیا ہے۔ یہ قرض کا اقرار ہوگا  
 اور اگر کہے کہ میرے پاس ہیں تو یہ امانت کا اقرار ہوگا مسئلہ اگر کوئی شخص کہے کہ کسی شخص سے کہ  
 میرے ہتھار روپے تیرے اوپر ہیں وہ شخص کہے کہ انکو وزن کرے یا پرکھ لے یا کچھ مہلت دی  
 یا کہے کہ میں ادا کر چکا یہ سب اقرار ہوگا اور روپے اسپر واجب ہوگا۔ مسئلہ اگر کوئی شخص قرض  
 موعجل کا اقرار کرے اور مقررہ یعنی جسکے روپے کا اقرار کرے قرض میں تصدیق اسکی کرے  
 اور موعجل مونس میں تکذیب کرے تو قول کس کا قبول ہوگا سوہ قول مقررہ کا ہوگا اور مقررہ  
 کی قسم کے ساتھ اسی وقت ادا کرنا لازم ہوگا مگر مقررہ میں یعنی اگر مقررہ مہلت سے اٹھا کر لیا  
 تو اس سے قسم لیا جائے گی۔ مسئلہ اگر کوئی شخص اقرار کرے کہ اس کے ساتھ ہی استننا کرے تو وہ جلد  
 ہے یا نہیں جائز ہے استننا خواہ تھوڑا سی یا بہت مثلاً کہے کہ فلاں شخص کے میرے  
 اوپر دس روپے ہیں۔ مگر ایک تو نو روپے واجب ہوں گے یہ مثال قلیل کی ہے کثرت کی  
 مثال یہ ہے مثلاً کہے کہ فلاں شخص کے میرے اوپر تیر روپے ہیں مگر نو سے دو دس  
 روپے واجب ہوں گے مسئلہ اگر کوئی اقرار کرے اور کل کا استننا کرے تو حدیث کا

یا نہیں۔ درست نہیں ہوگا اور کل لازم آئیگا مسئلہ اگر کوئی کہے کہ فلان شخص کے میرے اوپر  
 تواتر مین گرا ایک اشرفی یا کہے کہ ایک فیض گندم۔ سو روپیہ لازم آئیں گے مگر ایک اشرفی اور  
 ایک فیض گندم کی قیمت مسئلہ اگر کوئی کہے کہ فلان شخص کے میرے اوپر تواتر ایک تھان  
 کپڑی کا تو کیا واجب ہوگا۔ تھان واجب ہوگا اور سو کا بیان اسکے ذمے ہوگا اگر تو تھان  
 بیان کر دیا تو تھان واجب ہوں گے روپے بیان کر بیچارہ روپے ہوں گے جو کچھ بیان  
 کرے وہی واجب ہوگا مسئلہ اگر کوئی شخص اقرار کرے اور اسکے ساتھ انشاء اللہ کے تو  
 کیا واجب ہوگا۔ کچھ واجب ہوگا مسئلہ اگر کوئی شخص اقرار کرے اور اقرار میں شرط حیار کی  
 کرے تو کیا لازم ہوگا۔ جس مال کا اقرار کیا ہے لازم ہوگا اور شرط باطل ہوگی مثلاً کہے کہ فلان  
 شخص کے میرے اوپر سو روپیہ مین یا ہزار روپیہ اور جگہ اختیار ہے یہ جائز نہیں ہے اور  
 مال لازم ہوگا مسئلہ اگر کوئی کہے کہ یہ گھڑی کا ہے اور لمبہ میرا ہے تو جائز ہے یا نہیں مکان  
 مع لمبہ کے زید کا ہوگا مسئلہ اگر کوئی کہے کہ نیوا اور لمبہ اس گھر کی میری ہے اور صحن زید کا تو  
 کیا حکم ہے ایسے ہی ہوگا کہ نیوا اور لمبہ اس گھر کی اسکی ہوگی اور صحن زید کا اور اسی طرح  
 کوئی شخص کہے کہ زید کے میرے اوپر ڈولیا مین چھوڑا ہے مین تو دونوں واجب ہوں گے۔  
 مسئلہ اگر کوئی شخص اقرار کرے کہ زید کا میرے اوپر ایک گھوڑا ہے طویل مین تو کیا واجب  
 ہوگا۔ گھوڑا واجب ہوگا طویل واجب ہوگا مسئلہ اگر کوئی شخص کہے کہ مین نے گھڑی مین  
 تھان لیا ہے تو کیا واجب ہوگا۔ تھان مع گھڑی کے واجب ہوگا۔ مسئلہ اگر کوئی کہے کہ  
 مین نے تھان لیا ہے گھڑی مین تو بھی دونوں واجب ہوں گے۔ مسئلہ اگر کوئی کہے کہ  
 فلان شخص کا میرے اوپر ایک کپڑا ہے دل کپڑن مین تو کہے واجب ہوں گے امام غزالی  
 اور امام ابو یوسف کے نزدیک ایک کپڑا واجب ہوگا اور امام محمد کے نزدیک گیارہ واجب ہوگا  
 مسئلہ اگر کہے کہ فلان تھان غصب کیا ہے مین نے اور وہ پُرانا ہے تو اسکی ضدیق کریں یا  
 نہیں۔ تصدیق کریں اور قول اسکا معتبر ہوگا اور وہی پرانا کپڑا واجب ہوگا مسئلہ اگر روپیہ کا

اقرار کرے بطور غصب کے اور اس کے بعد کہے کہ کھڑا لیا ہے۔ کھڑا ہی لازم ہوگا۔ مسئلہ اگر کو  
 کہ فلاں شخص کے میرے اوپر پانچ مین پانچ مین۔ اگر مرد اسکی ضرب ہو تو پانچ روپیہ واجب ہوگا  
 اور اگر کہے کہ پانچ پانچ کے ساتھ تھے مین۔ تو دس واجب ہوں گے مسئلہ اور اگر کہے کہ فلاں  
 شخص کے میرے اوپر ہزار روپیہ مین غلام کی قیمت سے کہ مین نے اس سے خرید کیا ہے لیکن غلام  
 پر قبضہ نہیں کیا ہے۔ اگر غلام کو معین کیا ہو تو مقر لہ سے کہے کہ غلام کو دیرے اور ہزار  
 روپیہ لے لے اگر غلام نہ لے تو کچھ بھی نہیں دینا ہوگا اور اگر مقر نے غلام کو معین نہیں کیا تو  
 ہزار روپیہ لازم ہوں گے مسئلہ اگر کہے کہ فلاں کے میرے اوپر ہزار روپیہ مین شراب و سرور  
 کی قیمت کے تو کیا واجب ہوگا۔ ہزار روپیہ واجب ہوں گے اور سرور اور شراب مین اسکا  
 بیان نہ نہیں گئے مسئلہ اگر کہے کہ فلاں کا میرے اوپر ایک روپیہ سے دس تک مین تو کیا واجب ہوگا۔  
 امام ابو حنیفہ کے نزدیک نو روپیہ لازم ہوں گے اور صاحبین کے نزدیک دس روپیہ لازم ہوگا  
 اور امام زفر کے نزدیک آٹھ روپیہ لازم ہوں گے مسئلہ اگر کہے کہ فلاں شخص کے میرے  
 اوپر ہزار روپیہ اسباب کی قیمت کے مین اور وہ کھوٹے مین اور مقر لہ کے کہ وہ کھڑی مین  
 تو کھڑے واجب ہوں گے یا کھوٹے۔ امام ابو حنیفہ کے نزدیک کھڑے واجب ہوں گے  
 اور صاحبین کے نزدیک کھوٹے مسئلہ اگر اقرار کرے کہ فلاں شخص کی ایک انگوٹھی میرے اوپر  
 ہے تو کیا واجب ہوگا۔ انگوٹھی اور نیند و نون واجب و لازم ہوگی کیونکہ نیند مع حلقہ کے  
 انگوٹھی کا عین ہے مسئلہ اگر اقرار کرے کہ فلاں شخص کی تلوار میرے اوپر ہے تو کیا واجب  
 ہوگا۔ تلوار اوپر تلوار اور میان واجب ہوگی مسئلہ اگر اقرار کرے کہ فلاں شخص کا ڈول میرے  
 اوپر ہے تو کیا کیا واجب ہوگا لکڑیاں اوپر پردہ وغیرہ واجب ہوگا مسئلہ اگر کوئی شخص اقرار  
 کرے کہ کوٹھی کا محل یا بکری کا محل فلاں شخص کا ہے تو یہ اقرار درست ہے یا نہیں  
 ہے اور لازم آئے گا مسئلہ اگر کوئی شخص اقرار کرے خاص کر واسطے ایک لڑکے کے کسی مال کا  
 اور وہ لڑکا مال کے پیٹ مین ہووے تو اقرار درست ہوگا یا نہیں۔ اگر بسبب وصیت کے

ہو کہ کسی نے یہی یا بسبب وراثت کے ہو تو درست ہے اور اگر بسبب بیع اور شری کے  
کے تو اتفاق درست نہوگا اور اگر کوئی سبب معین نہ کرے اور اقرار بہم کرے تو امام ابوحنیفہ کے  
نزدیک واجب نہوگا اور صاحبین کے نزدیک واجب ہوگا

## باب المریض

مریض کے اقرار کے مسائل

اگر کوئی شخص مرض الموت میں اقرار کرے ساتھ کسی مرض کے اور اسکے اوپر اس سے پہلے بھی صحت کی حالت  
کے قرض ہیں اور اس بیماری میں بھی اُسے قرض لازم ہوا ہے علاج وغیرہ میں جس کا سبب ظاہر  
و معلوم ہے تو ان دونوں قرضوں کو بیماری کے اقرار پر مقدم نہیں اگر ان سے کچھ بچ رہے تو بیماری  
کے اقرار والے قرض کو ادا کریں لیکن اگر اسکے اوپر یہ دو قسم کے قرض نہوں تو یہ مقرضہ وارثوں سے  
اولیٰ تر ہوگا یعنی بیماری کی حالت کا قرض خواہ بطور اقرار کے مسئلہ اگر کوئی شخص موت کی بیماری  
میں اقرار کرے خاص کر ایک وارث کے لئے تو اقرار درست ہوگا یا نہیں۔ درست نہوگا مگر  
اس صورت میں کہ دوسرے وارث تصدیق کریں مسئلہ اگر کوئی شخص اقرار کرے کسی پر اسے  
لڑکے کا یعنی کہے کہ میرا لڑکا ہے بعد اقرار مال کے تو کیا حکم ہوگا۔ نسب ثابت ہوگا اور اقرار باطل  
ہوگا مسئلہ اگر کسی شخص نے بیگانہ عورت کے حق میں اقرار کیا ساتھ کسی مال کے اور پھر اسکو موت  
کر لیا تو اقرار اسکا باطل ہوگا یا نہیں۔ اقرار اسکا باطل نہوگا مسئلہ اگر کوئی مرض الموت میں اپنی  
بی بی کو طلاق دے پھر اسکے قرض کا اقرار کرے اور پھر اس عورت کی عدت پوری ہونے سے  
پہلے مر جائے تو کیا واجب ہوگا۔ غور کریں اگر میراث اقرار سے کم ہی میراث واجب ہوگی اور اگر  
اقرار میراث سے کم ہے تو وہ واجب ہوگا مسئلہ اگر کوئی اقرار کرے کسی لڑکے کا کہ وہ میراث ہے  
اور وہ لڑکا نسب مجہول رکھتا ہے یعنی کوئی نہیں جانتا ہے کہ وہ کس کا لڑکا ہے تو نسب ثابت  
ہوگا یا نہیں۔ غور کریں کہ ایسا لڑکا یعنی اس عمر کا مقرب جسے شخص سے پیدا ہو سکتا ہے اور لڑکا  
بھی مقرب کے اقرار کی تصدیق کرے تو اسکا نسب اسکے ساتھ ثابت ہوگا اور اگر یہ شخص فوت

ہو جائے تو وہ بھی وارثوں کے ساتھ شریک ہو گا مسئلہ اقرار مرد کا کے شخصوں کے حق میں درست ہے۔ پانچ آدمیوں کے حق میں ایک ماں دو شریک باپ تیس شریک لڑکا چوتھے بی بی پانچویں بی بی مسئلہ اقرار عورت کا کے شخصوں کے حق میں درست ہے لہذا شخصوں کے حق میں ایک ماں دو شریک باپ تیس شریک شوہر چوتھے مولیٰ اور لڑکے کے حق میں اقرار اس کا درست نہیں ہے جب تک خاوند اقرار اور تصدیق نہ کرے از مترجم یا وادی کو ابھی سے مسئلہ اگر کوئی شخص اقرار کرے کسی کے ساتھ بھائی یا چچا ہونے کا تو اقرار درست ہو گا یا نہیں۔ نہیں اور دوسرے وارثوں کے سامنے وارث بھی نہ ہو گا اور جب وارث شون تو اس وقت مقررہ اولیٰ تر ہو گا مسئلہ اگر کوئی اقرار کرے بعد مرنے باپ کے کسی شخص کے واسطے کہ وہ میرا بھائی ہے نسب ثابت ہو گا یا نہیں۔ نسب ثابت نہ ہو گا لیکن وہ میراث میں شریک ہو گا۔

## کتاب الاجارۃ

کرایہ کے مسائل

اجارہ کسکو کہتے ہیں۔ عقد ہے کہ وارد ہو منافع پر ساتھ کسی عوض کے اور درست نہ ہو گا جب تک منفعت اور اجرت معلوم نہ ہو۔ مسئلہ اجارہ میں اجرت کس چیز سے ثابت ہوگی۔ اس چیز سے کہ وہ بیع میں شمن ہو سکے مسئلہ منفعت کس طرح معلوم ہوتی ہے کبھی بیان مدت سے جیسے کسی گھر کو کرایہ پر سکونت کے واسطے لینا یا کسی زمین کا کھیت کرنے کے واسطے لینا تو ایک مدت معین کر کے مثلاً چھ ماہ یا ایک سال یا جو ٹھہر جائے کبھی نفس عقد کے ساتھ منافع معلوم ہوتے ہیں جیسے کسی کا کپڑا رنگنے کو لے یا سلائی کے واسطے یا کوئی چارپایہ کرایہ لے کہ اُس پر مقدار معلوم لادیا گیا مسافت معین تک سوار ہو گا اور کبھی تعین اور اشارہ سے منافع معلوم ہوتے ہیں کہ اس علاقہ کی ماں سے وہاں پونچا دے مسئلہ کرایہ پر لینا کسی مکان یا دوکان کا جائز ہے یا نہیں جائز ہے اگرچہ بیان نہ کرے کہ اس میں فلاں کام کر لیا جو کچھ کرے جائز ہے مگر تین چیزیں نہ کرے ایک آہن گری دو شریک دھوبی کو نئے اور تیسرے خراس والے کو نئے مسئلہ

میتھی کے واسطے زمین کرایہ پر لینا جائز ہے یا نہیں۔ جائز ہے مگر نہیں کر سکتا ہے کوئی چیز سوا  
 اسکے کہ جو معین کی ہوا دیا یہ کہ مطلق ہو تو اس وقت میں اختیار ہوگا جو چاہے وہ کرے مسئلہ  
 کرایہ لینا کسی زمین کا مکان بنانے کے واسطے یا دخت لگانے کے واسطے جائز ہے یا نہیں جائز ہے  
 لیکن جب مدت پوری ہو جائے تو کرایہ دار کو لازم ہوگا کہ دخت اور عمارت کو اٹھائے اور زمین  
 کو خالی کر کے ملک کے سپرد کرے لیکن اگر مالک زمین اس قیمت کا دینا اختیار کرے کہ جو اٹھائے  
 کے بعد ملے تو یہ دے یا نہ کرے رضی ہو جائے ان دونوں کے زمین میں رکھنے سے تو زمین ملک  
 کی ہوگی اور عمارت اور دخت کرایہ دار کے ہون کے مسئلہ بوجہ لاؤنے کے واسطے اور سوائی  
 کے واسطے اونٹ گھوڑا کرایہ پر لینا جائز ہے یا نہیں۔ جائز ہے اگر مطلق کیا ہو تو جسکو چاہے سپر  
 سوار کرے جائز ہے اور کپڑے کا بھی یہی حکم ہے مسئلہ اور اگر معین کرے کہ زبرد سوار ہوگا اور پھر عرو  
 کو سوار کرے اور جانور ہلاک ہو جائے تو تاوان واجب ہوگا یا نہیں۔ تاوان واجب ہوگا اور  
 اسی طرح ہر چیز کہ جو استعمال کے اختلاف سے بدل جائے اسکا بھی یہی حکم ہے اور اگر استعمال میں  
 تفاوت نہ کرے اور وہ چیز دوسرے شخص کے استعمال سے ٹوٹ جائے تو تاوان دار ہوگا مسئلہ  
 اگر کوئی شخص کسی جانور کو اپنی سواری کے واسطے کرایہ پرے پھر دوسرے کو اپنے ساتھ سوار کرے  
 اور وہ جانور ہلاک ہو جائے تو اس پر کیا واجب ہوگا۔ آدمی قیمت جانور کی واجب ہوگی اگرچہ  
 وہ شخص ہلاک ہو یا بھاری ہو مسئلہ اگر کوئی شخص کسی جانور کو کرایہ پرے اس شرط پر کہ دس تھپڑ  
 گھون لاؤں پھر دس تھپڑ سے زیادہ لاؤں اور وہ جانور مر جائے تو کیا واجب ہوگا یا دس تھپڑ  
 کے مقدار کے ساتھ تاوان واجب ہوگا مثلاً دس من گھوڑا دس من گھوڑا کی اجازت تھی اور گھوڑا  
 من لا دیا تو کیا رھوان حصہ قیمت کا تاوان واجب ہوگا مسئلہ اگر کسی شخص نے ایک گھوڑا کرایہ  
 پر لیا تھا پھر لگام کھینچنے سے زخمی کر دیا یا کٹوری مارے اور گھوڑا ہلاک ہو گیا تو اسکا کیا حکم ہے۔  
 امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک تاوان واجب ہوگا اور صاحبین کے نزدیک واجب نہیں ہوگا  
 جبکہ فعل مثل تعارف کے کیا ہو مسئلہ کل فردہ کے قطع کے ہونے میں۔ دو طرح کے ایک

مزدوری کی پرہیزگاری

مزدور مشترک دو شرا خاص۔ اجیر مشترک وہ ہے کہ سختی اجرت کا نہیں ہو سکتا ہے کہ جب تک کام نہ کر دے جیسے زرگر نر یا زور و حویلی لیکن چیز اسکے ہاتھ میں امانت ہوگی یعنی اگر طاقی رہے تو امام ابو حنیفہ کے نزدیک تاوان واجب نہ ہوگا اور صاحبین کے نزدیک واجب ہوگا مسئلہ اگر اسکے عمل سے کچھ تلف ہو جائے جیسے و حویلی کندی کرے یعنی کوٹنے سے کپڑے پھاڑا دیا یا مزدور کا پاؤں پھسل جائے یا گھڑی کی سی ٹوٹ جائے یا کشتی کی سی ٹوٹ جائے اور سبب کا نقصان ہو جائے تو وہ سب ضامن ہوں گے یعنی تاوان لیا جائے گا مگر کشتی کے غرق ہونے میں جو آدمی غرق ہوں یا جانور یا بیابان میں گر جائیں تو تاوان دار نہ ہوگا مسئلہ اگر نقصان دہ کوٹے یا جانوروں کی فصد کرنے سے کوئی نقصان ہو تو تاوان واجب ہوگا یا نہیں۔ اگر یہ لوگ موضع معمولی سے تجاوز کر گئے تو تاوان واجب ہوگا ورنہ نہیں ہوگا مسئلہ اجیر خاص کون ہے وہ ہے کہ مزدوری کا سخت ہوا پنے نفس کی سپردگی کے ساتھ مثلاً کوئی شخص کسی شخص کو نوکر رکھے خدمت کرانے کو یا بیکر یا ن چرانے کو تو جو بوقت وہ اپنے نفس کو سپرد کر چکا یعنی کام کے واسطے آما وہ ہو چکا مزدوری کا سخت ہوگا بعد مینے یا سال کے یا کسی مدت کے مسئلہ اگر اجیر خاص کے ہاتھ میں یا اسکے عمل سے کوئی چیز تلف ہو جائے تو اس سے تاوان لیا جائے گا یا نہیں۔ نہیں لیا جائے گا مسئلہ اجارہ کو کون سی شرط باطل کرتی ہے۔ ہر شرط کو جو بیع کو فاسد کرتی ہے اجارہ کو بھی فاسد کرتی ہے مسئلہ اگر کوئی شخص غلام کو خدمت کے واسطے کرایہ پر لے اور پھر سفر کو لیا جائے جائز ہے یا نہیں۔ جائز نہیں ہے بان اگر سفر اور حضر کی شرط کر لی ہو کہ میرے ساتھ رہے اور خدمت کرے تو جائز ہے مسئلہ اگر کوئی شخص اونٹ کرایہ پر کجاوہ رکھنے کے لئے اور دو شخصوں کی سواری کے لئے لیوے تو جائز ہے یا نہیں۔ جائز ہے۔ اور دونوں پر واجب ہوگا کہ کجاوہ معمولی بوجھ کا اونٹ پر رکھیں اور تعجب یہ ہے کہ کجاوہ کو اونٹ والے کو دکھا دیں مسئلہ اگر کوئی شخص تو شرا لانے کے واسطے اونٹ کرایہ پر لے اور پھر کچھ تو شرا اس میں سے کھائے اور اس کھائے ہونے کی جگہ اور بوجھ لاوے تو جائز ہے یا نہیں۔ جائز ہے مسئلہ

ماہرت نفس مفدا جا رہے واجب ہوگی یا نہیں۔ واجب نہیں ہوگی مگر تین چیز سے اجرت واجب ہوگی ایک یہ کہ شرط تعمیل کی ہو دوسرے استیفاء مقبول علیہ کے بغیر یہ کہ جلدی میں بغیر شرط کے۔ مسئلہ اگر ایک شخص نے ایک مکان کرایہ کو لیا تو کرایہ دینے والے کو جائز ہے کہ ہر روز کرایہ ہر روز طلب کرے مگر یہ کہ بیان کرے وقت استحقاق کا مسئلہ اگر اونٹ کرایہ پر لے تو اونٹ والے کو جائز ہے کہ ہر منزل پر کرایہ طلب کرے۔ مسئلہ دزدی اور دھوبی کو استحقاق ہے یا نہیں کہ کپڑے اپنے اور دھونے سے پہلے اجرت طلب کریں۔ نہیں ہے مگر جبکہ شرط تعمیل کر لی ہو مسئلہ ایک شخص نے ایک شخص کو روٹی پکانے پر اجیر کیا تو اجرت کا ستحق کس وقت ہوگا۔ جو وقت تنور سے روٹی پکانے کا مسئلہ اگر ایک شخص نے ایک باورچی کو گوشت پکانے کے واسطے اجیر کیا تو اجرت کا ستحق کس وقت ہوگا۔ جو وقت اس گوشت کو تبرون میں نکال دے مسئلہ اگر کسی شخص نے کسی خشت پر کو اینٹ بنانے کے واسطے اجیر کیا تو اجرت کا ستحق کس وقت ہوگا۔ امام ابو حنیفہ کے نزدیک جو وقت اینٹ کھڑی کرے اور صاحبین کے نزدیک جو وقت اینٹوں کو جمع کر دے مسئلہ اگر کوئی شخص دزدی سے شرط کرے کہ اگر اس کپڑہ کو پارہ سی بیٹے گا تو ایک روپیہ دوں گا اور جو روٹی بیوگا تو دو روپیہ تو کون سی شرط جائز ہوگی۔ دونوں شرطیں جائز ہوں گی اگر روٹی بیوگا تو دو روپیہ واجب ہوں گے اور اگر پارہ سی بیوگا تو ایک روپیہ مسئلہ اگر شرط کرے کہ آج ہی سی دے گا تو ایک روپیہ دوں گا اور جو کل بیوگا تو اٹھانہ۔ اس صورت میں کیا واجب ہوگا۔ اگر وہ کل بیٹے گا تو امام ابو حنیفہ کے نزدیک اجبر ثل واجب ہوگا یعنی جو دستہ ویسے کپڑہ کی سلامی کا ہوگا لیکن اٹھانہ مسمیٰ سے زیادہ نہوا اور صاحبین کے نزدیک دونوں شرطیں جائز ہیں۔ مسئلہ اگر کوئی شخص دوکان کرایہ پر لے اور کہے کہ اگر عطاری کروں گا تو ایک روپیہ دوں گا اور جو بہن گری کروں گا تو دو روپیہ دوں گا اس صورت میں کیا واجب ہوگا۔ امام ابو حنیفہ کے نزدیک دونوں شرطیں جائز ہیں۔ اور صاحبین کے نزدیک یہ اجارہ فاسد ہے

ضروری فتویٰ

ضروری فتویٰ تہذیبی کے متن کے ساتھ



مسئلہ اگر کوئی شخص ایک مکان کو کرایہ پر لے اس شرط پر کہ ہر مہینہ میں ایک روپیہ دے تو یہ  
 درست ہے یا نہیں۔ درست ہے ایک مہینے میں باقی مہینوں میں فاسد ہے گریہ کر لے  
 مہینوں کو ظاہر کرے۔ اگر دوسرے مہینے میں تھوڑی دیر بھر ان مہینوں میں بھی مقدار مست ہو جائیگا  
 اور کرایہ دینے والے کو مجاز نہیں ہے کہ اسکو مہینہ پورا ہونے سے پہلے نکال دے اور مہینہ  
 کا ایسا ہی حکم ہوگا مسئلہ اگر کوئی شخص ایک مکان ایک سال کے واسطے دس روپیہ کرایہ کی  
 لئے تو جائز ہے یا نہیں۔ جائز ہے اگر ماہوری اجرت کا ذکر نہ کرے مسئلہ غلامی اور عجم کو کرایہ  
 پر لینا جائز ہے یا نہیں۔ جائز ہے۔ مسئلہ گھوڑا پھیرنے کا ٹھیکہ لینا جائز ہے یا نہیں۔ جائز ہے  
 مسئلہ اگر کوئی شخص موتون کو اور نوہ کر نیوالے کو اور گانی والے کو کرایہ پر لے تو جائز ہے یا  
 نہیں۔ ہمارے علماء کے نزدیک طاعت اور معصیت دونوں میں اجارہ جائز نہیں ہے اور  
 امام شافعی کے نزدیک طاعت میں یعنی اذان پر اجارہ جائز ہے اور معصیت میں یعنی  
 نوہ وغیرہ پر اجارہ ناجائز۔ مسئلہ مشاع کا اجارہ جائز ہے یا نہیں مثلاً ایک مکان میں دو شخصوں  
 کی شرکت میں ہے اگر ایک شریک اپنے حصہ کو کرایہ پر دے تو جائز ہے یا نہیں۔ امام ابو  
 کے نزدیک جائز نہیں ہے مگر اس مکان کے شریک کو دینا جائز ہے۔ اور صاحبین کے نزدیک  
 جسکو دے جائز ہے۔ مسئلہ مضر یعنی دالی کو بچہ کے دودھ پلانے کے واسطے اجرت پر لینا  
 جائز ہے یا نہیں۔ جائز ہے جو اجرت معلوم کر لے یا دالی کا روٹی کپڑا اپنے ذریعہ قبول کر لے۔  
 مسئلہ مستاجر کو جائز ہے کہ دالی کے شعبہ کو صحبت سے منع کرے۔ جائز نہیں ہے لیکن اگر  
 حل ہو جائے اور اسکا دودھ لڑکے کو نقصان کرے تو اسکو پوچھتا ہے کہ اجارہ نوڑے  
 اور دالی کو لڑکے کی خوراک کا درست کرنا لازم ہوگا۔ مسئلہ اگر اجارہ کی مدت میں دالی  
 لڑکے کو دودھ بکری کا پلائے تو اجرت اسکی باطل ہوگی یا نہیں۔ باطل ہوگی۔ مسئلہ ضرور  
 کو مجاز ہے کہ اپنی اجرت کے واسطے چیز کو روکے یا نہیں ہر جہر کہ فعل اسکا چیز میں ظاہر  
 ہو جائے روک سکتا ہے کہ جب تک اپنی ضروری نہ لے جیسے رنگریز اور دھوبی

(تو جائز ہی نہیں ہے)

اور اگر اثر اسکا ظاہر نہ ہو تو صحیح طراح یا حامل انکو جان نہیں کہ چیز کو روکیں۔ مسئلہ اگر کوئی شخص کسی کام میں شریک کرے کہ میں خود اس کام کو کوڑنگا اور پھر کسی دوسرے سے وہ کام کرائے تو جائز ہے یا نہیں اگر اپنے نفس کے ساتھ شریک ہے تو جائز نہیں ہے اگر اس کام کو مطلق کہا ہو اور پھر کسی دوسرے فرد سے کرائے تو جائز ہے۔ مسئلہ اگر دزدی اور مالک میں اختلاف پڑے مثلاً دزدی کے کوڑنے مجھ سے قبل واسطے کیا تھا اور کپڑے کا مالک کہے کہ میں نے کپڑے کے واسطے کیا تھا تو کس کا قول قبول کیا جائے گا۔ کپڑے کے مالک کا قول بقسم قبول کیا جائے گا اگر مالک قسم کھا جائے تو امام ابو حنیفہ کے نزدیک دزدی اس وقت تاوان دار ہوگا مسئلہ اگر کپڑے کا مالک کہے کہ کپڑا بے مزدوری کے سیاہ ہے اور دزدی کہے کہ میں نے مزدوری سیاہی توڑ کس کا قول قبول ہوگا۔ امام ابو حنیفہ کے نزدیک کپڑے کے مالک کا قول قسم کے ساتھ مانا جائیگا اور امام ابو یوسف کا رشتہ گو کہ اگر وہ پیشہ ور ہوگا تو مزدوری واجب ہوگی اور اگر پیشہ ور نہ ہوگا تو مزدوری واجب نہ ہوگی اور امام محمد کے نزدیک اگر وہ کاریگر مشہور ہے کہ یہ کام مزدوری کے ساتھ کیا کرتا ہے تو مزدوری واجب ہوگی اور اگر مشہور نہیں ہے تو واجب نہ ہوگی مسئلہ اجارہ فاسد میں کیا چیز واجب ہوتی ہے۔ مزدوری مثلی کہ کسی سے تجاویز کرے مسئلہ اگر کسی مستاجر نے ایک مکان پر قبضہ کیا اور اس مکان میں رہا نہیں تو اجرت واجب ہوگی یا نہیں۔ اجرت واجب ہوگی اگرچہ نہ ہے مسئلہ اگر کوئی غاصب اس مکان کو اس سے غصب کرے تو اجرت اس سے ساقط ہوگی یا نہیں۔ ساقط ہو جائیگی مسئلہ اگر اس مکان میں کوئی عیب پائے کہ باوجود اسکے مکان کار ہونا نقصان کرتا ہے تو اجارہ کو توڑ سکتا ہے یا نہیں۔ توڑ سکتا ہے مسئلہ اگر مستاجر مر گیا تو اجارہ فسخ ہوگا یا نہیں۔ اگر دوسرے کے واسطے اجارہ لیا ہوگا تو فسخ نہ ہوگا مسئلہ شرط خیال کی اجارہ میں درست ہوگی یا نہیں۔ درست ہوگی مسئلہ اجارہ عذر و ن کے ساتھ فسخ ہو سکتا ہے یا نہیں فسخ ہو سکتا ہے اور عذر یہ ہون کہ کوئی شخص کسی کو دوکان بازار میں کرایہ پر دے اور اسکے بعد کرایہ دینے والا غفلت ہو گیا

اور اس پر بہت ساقض ظاہر ہوا اور اسکی دکان نے پر قیاد نہ ہو کر اس دکان میں قیمت کے توقاضی کو چاہیے کہ اجارہ توڑ دے اور دکان کو فروخت کر کے قرض خطیوں کو دیر سے یا کوئی شخص دکان کرایہ پر لے تاکہ اس میں سوداگری کرے اور پھر اس شخص کا مال کسی طرح سے خراب ہو جائے اور کوئی چیز اسکے پاس نہ رہے کہ اس سے تجارت کرے تو ایسے موقع پر بھی اجارہ فسخ ہو جائے گا مسئلہ اگر کوئی شخص کسی جگہ سفر کے واسطے ایک اونٹ کرایہ پر لے بعد اسکے کرایہ دینے والے کی راہ بدل جائے یعنی سفر کے جانے سے انکار کرے تو قاضی سفر کے واسطے اسپر جبر کرے یا نہ کرے۔ جبر کرے اور اسکو سفر کو بھیجے اور اگر کرایہ لینے والے کی راہ بدل جائے کہ سفر کو نہ جائے تو قاضی اس موقع پر جبر نہ کرے

## کتاب الشفعہ

شفعہ کے مسائل

شفعہ کسکو واجب ہوتی ہے۔ اول اسکو کہ نفس مبیع میں شریک ہو پھر اسکو کہ جو حق مبیع میں شریک ہو پھر بیوی کو۔ اور شریک حق کو درست نہیں ہے جب تک کہ نفس مبیع کا شریک دست کشی نہ کرے اور جو وقت وہ دست کشی کرے تو اسوقت ہر ایک کو کہ حق مبیع میں شریک ہے شفعہ طلب کرنا جائز ہے اور جو وقت شریک حق مبیع بھی دست کشی کرے تو اسوقت بیوی کو شفعہ پونچے گی۔ مسئلہ شریک نفس مبیع کسکو کہتے ہیں۔ اسکو کہتے ہیں کہ کسی مکان میں شریک ہو مثلاً ایک مکان میں دو شریک ہیں اور ان میں سے ایک شریک پناہ حصہ فروخت کرے تو شفعہ اسکا وہی شخص ہو گا کہ جو اس مکان میں شرکت رکھتا ہے اور اسکو خلیط فی نفس المبیع کہتے ہیں اور شریک در حق مبیع وہ شخص ہے کہ مکان اسکا بالغ مکان سے جدا ہو لیکن دونوں کا راستہ ایک ہو یا دروازہ دونوں مکانوں کا ایک ہی ہو یا دونوں مکانوں کا پانی ایک ہی جگہ سے نکلتا ہو پھر ایک ان دونوں میں سے مکان کو فروخت کرے تو دوسرا شخص شفعہ ہو گا اور اسکو خلیط فی حق المبیع کہتے ہیں اور ہمسایہ وہ ہے کہ جبکا مکان

مکان کے برابر ہو اور دیوار میں منو کے مکانوں کی ملی ہوئی ہوں تو جب ہر دو شفعہ مذکور خیم یا باری سے دست کشی کریں تو اسوقت ہمسایہ کو شفعہ حاصل ہوگی مسئلہ شفعہ کا ہے سے واجب ہوتی ہے مکان کے فروخت کرنے سے مسئلہ شفعہ کس چیز سے قرار پاتی ہے گواہوں کے مسئلہ ملک کس چیز سے ثابت ہوتی ہے قبضہ کرنے سے یا قاضی حکم کرے یا مشتری پیر کرے مسئلہ شفعہ کے طلب میں گواہ کو سوقت کرے۔ جسوقت اسکو معلوم ہو کہ اس کے پڑوس میں مکان فروخت کرتے ہیں اسی جگہ فوراً گواہ کر لے اور پھر بائع کے پاس جائے اور اگر مشتری نے چکا ہے تو مشتری کے پاس جائے اور وہاں بھی گواہ کرے اور اگر دونوں کو نہ پائے تو مکان کے پاس لوگوں کو گواہ کرے پھر اگر قاضی کے پاس نہ جائے اور دعویٰ میں دیر کرے تو حق شفعہ ساقط نہ ہوگا لیکن امام محمد کے نزدیک اگر ایک ماہ تک قاضی کے اجلاس میں نہ جائے گا تو شفعہ باطل ہو جائے گی مگر ایک ماہ سے کم میں باطل نہ ہوگی مسئلہ شفعہ کس کس چیز میں واجب ہوتی ہے۔ مکان میں اور زمین میں اور ان غیر منقولہ جنس زمین میں کو جنگی قسمت نہو کے جیسے کنواں اور حمام وغیرہ مسئلہ شفعہ سبب اور کشتی میں واجب ہوتی ہے یا نہیں۔ واجب نہیں ہوتی ہے مسئلہ مسلمان اور ذمی شفعہ کرنے میں ایک سے ہیں یا نہیں۔ ایک سے ہیں۔ معلوم کرنا چاہیے کہ وجوب شفعہ میں اصل یہ ہے کہ جو زمین مال کے عوض میں آئی ہو اس میں شفعہ کا شفعہ واجب ہے۔ اور اگر مالک ایسی زمین کا ہو کہ اسکا عوض مال نہ ہو جیسے عورت کے مہر کا بدن یا عورت کے خلع کا بدل ہو یا کسی نے صلح بعد انکار کے زمین یا مکان پر کر لی ہو یا غلام کے آزاد کرنے میں ملازم یا کوئی کسی شخص پر غلام ہونے کا دعویٰ کرنے اور وہ آزادی کا دعویٰ کرے اور مدعی سمجھیں کہ اس دعویٰ کے عوض میں یہ مکان لے لے اور وہ صلح کر لے پس ان سب میں شفعہ کا شفعہ واجب نہوگا اس واسطے کہ یہ سب مال کے عوض میں نہیں ہیں مسئلہ اگر اقرار کے ساتھ صلح کرے مثلاً زید نے ہزار روپیہ کا عمرہ پر دعویٰ کیا اور عمرہ مدعا علیہ نے

اقرار کیا کہ بان جگہ دینا میں اور روپیہ اسکے پاس نہیں ہے مگر مکان ہے یا زمین ہے اور چار  
 شخص بیچ میں پڑ کر اس مکان یا اس زمین پر صلح کرادیں تو شفیع کی شفوع اس مکان اور  
 زمین میں ہو سکتی ہے یا نہیں۔ ہو سکتی ہے مسئلہ اگر کوئی شخص قاضی کے یہاں اپنے  
 ہمسایہ پر مدعے کرے کہ زید نے مکان خرید کیا ہے جگہ اس مکان کی شفوع پوچھتی ہے۔ تو  
 قاضی مدعا علیہ سے دریافت کرے کہ اسکا مکان تیری ملکیت میں ہے کہ جہاں یہ شفوع طلب  
 کرتا ہے اگر مکان کی ملک کے ساتھ اقرار کرے تو بہتر ورنہ قاضی مدعی سے کہے کہ گواہ پیش کر  
 اس امر پر کہ جس مکان کا تو شفوع طلب کرتا ہے مدعا علیہ اسکا مالک ہے اگر گواہ لانے سے  
 عاجز ہوا تو مدعا علیہ قسم دلایا جاوے یا بنطور کہ بخدا جگہ نہیں کہ مکان مذکور کا میں مالک ہوں  
 پس اگر قسم سے انکار کیا یا مدعی نے گواہ پیش کر دیے تو مکان مذکور میں مدعی علیہ کی ملکیت  
 ثابت ہو جائیگی بعد اسکے مدعا علیہ سے قاضی پوچھے کہ تو نے یہ مکان مذکور خرید کیا ہے اگر وہ قرار  
 کرے تو شفوع ثابت ہو جائے گا اور اگر منکر ہووے تو مدعی سے کہا جائے کہ گواہ پیش کر  
 کہ اس نے مکان مذکور خرید کیا ہے تو پھر شفوع ثابت ہو جائے اور اگر گواہ پیش نہیں کر سکتا  
 تو مدعا علیہ کو قسم دے کہ بخدا میں نے مکان مذکور خرید نہیں کیا ہے اور وہ مستحق اور شفیع نہیں  
 ہے اس وجہ سے کہ دعویٰ کرتا ہے اگر وہ قسم کھانے سے منکر ہو یا شفیع گواہ پیش کرے تو  
 شفوع ثابت ہوگا مسئلہ جھگڑا کرنے کے وقت اگر شفیع روپیہ لیکر قاضی کے یہاں حاضر ہو تو  
 جائز ہے یا نہیں۔ جائز ہے اگرچہ روپیہ حاضر نہ کرے اور جب قاضی حکم شفوعا دے تو اس وقت  
 شفیع کو واجب ہوگا کہ روپیہ موجود کرے مسئلہ شفیع کو اختیار ہے یعنی جائز ہے کہ مکان کو  
 اختیار عیب اور خیار رویت سے واپس کر دے۔ مسئلہ اگر شفیع بائع کو قاضی کے اجلاس  
 میں حاضر کرے شفوع کے طلب میں اور بیع بائع کے قبضہ میں ہو تو جائز ہے اسکو یعنی بائع کو  
 جھگڑا کرنا یا نہیں۔ جائز ہے لیکن قاضی حکم نہ کرے جب تک مشتری حاضر نہ ہو اور جب تک  
 حاضر ہو تو اس وقت مشتری کی موجودگی میں بیع کو توڑ دے اور شفوع کے ساتھ حکم کرے۔

اور مکان اسکا بائع پر ہوگا یعنی اگر وہ مکان دوسرے کا نکلا تو وہ بیہ کا ضمان بائع پر ہوگا مسئلہ  
 شفعہ کسی جلسہ میں بیجا تھا اور اسکو معلوم ہوا کہ غلام مکان کے میرے پڑوس میں ہے اور  
 وہ فروخت ہوتا ہے اور اس شفعہ نے وہاں کسی کو گواہ قرار نہیں دیا تو شفعہ اسکا باطل ہو جائیگا  
 اور ایسے ہی اگر مجلس میں گواہ کر دیا لیکن بائع اور مشتری کے پاس کسی کو گواہ قرار نہ دے  
 تو شفعہ باطل ہوگا مسئلہ اگر کوئی شخص شفعہ میں صلح کرے تو وہ شفعہ باطل ہو جائے گی اور مشتری  
 شفعہ کو اگر وہ بیہ عوض صلح کے دے چکا ہے تو واپس کرے۔ مسئلہ اگر مشتری فوت ہو جائے  
 تو شفعہ باطل ہوگی یا نہیں۔ باطل نہیں ہوگی اور اگر شفعہ مر جائے تو شفعہ باطل ہو جائیگا  
 اور اگر کسی شفعہ نے کسی مکان کی یازمین کی وجہ سے دعویٰ شفعہ کیا اور پہلے اسکے کو  
 قاضی اسکے حق میں حکم ساتھ شفعہ کے کرے وہ اس مکان یازمین کو فروخت کر دے تو  
 شفعہ باطل ہو جائیگی کیونکہ اسکا حق منقطع ہو گیا تو شفعہ بھی جاتی رہی مسئلہ اگر بائع خاص  
 شفعہ کو ایک مکان فروخت کرنے کے واسطے وکیل کرے اور وہ شفعہ اپنی وکالت سے  
 فروخت کرے تو اسکی شفعہ باطل ہو جائیگی اور اسکو لائق نہیں ہے کہ شفعہ طلب کرے مسئلہ  
 اگر مشتری شفعہ کو ایک مکان خریدنے کے واسطے وکیل کرے اور شفعہ اسکی وکالت کے ساتھ  
 مکان خرید کرے تو اسکا شفعہ درست ہوگا مسئلہ اگر کسی شخص نے خیار کی شرط کے ساتھ  
 مکان فروخت کیا تو شفعہ کی شفعہ واجب ہوگی یا نہیں۔ واجب نہوگی اس واسطے کہ مکان  
 ابھی بائع کی ملک سے باہر نہیں آیا ہے اور اگر مشتری کو اختیار ہو تو شفعہ کی شفعہ واجب  
 ہوگی اسوجہ سے کہ اس صورت میں مکان بائع کی ملک سے باہر آچکا تو ضرور شفعہ واجب ہوگی  
 اور اگر پہلی صورت میں بائع شرط خیار کو ترک کر دے تو شفعہ کی شفعہ واجب ہوگی مسئلہ  
 اگر کسی شخص نے بیع فاسد کے ساتھ مکان کو فروخت کیا تو شفعہ کو شفعہ پہنچتی ہے یا نہیں۔  
 نہیں پہنچے گی مگر اسوقت کہ شرط فاسد کو ترک کر دے مسئلہ اگر کوئی ذمی شراب یا بھور  
 سے کوئی مکان خرید کرے تو شفعہ شفعہ کس چیز سے کرے۔ غور کریں اگر شفعہ ذمی ہو تو ہر

کا مثل اور پور کی قیمت دیکر لے لے اور اگر شفیع مسلمان ہو تو شراب اور سوہ کی قیمت بیٹے اور  
 مکان شفیع میں لے لے مسئلہ ایک شخص نے ایک شخص کو ایک مکان بخشا تو شفیع کی شفیع  
 ہی پانہیں واجب نہیں ہوگی ہاں اگر بعض دیا ہے تو شفیع ہوگی اسوجہ سے کہ شفیع جب واجب  
 ہوتی ہے کہ بدل اسکا مال ہوگا مسئلہ اگر مشتری اور شفیع میں اختلاف واقع ہو مکان کی قیمت  
 میں شفیع کے کہ میں نے ہزار روپیہ کو خرید لیا ہے اور مشتری کہے کہ دو ہزار روپیہ کو میں نے خرید  
 کیا ہے تو کس کا قول مانا جائیگا۔ مشتری کا قول قابل قبول ہوگا ہاں اگر شفیع گواہ پیش کرے  
 تو اسکا قول معتبر ہوگا مسئلہ اگر دونوں شخص گواہ پیش کریں تو کون اولی ہوگا۔ امام ابوحنیفہ  
 اور امام محمد کے نزدیک شفیع اولی تر ہوگا۔ اور امام ابو یوسف کے نزدیک مشتری کے گواہ  
 اولی ہوں گے مسئلہ اگر مشتری کہے کہ میں نے ہزار روپیہ کو خرید کیا اور بائع کہے کہ میں نے پانسو روپیہ  
 کو فروخت کیا ہے تو کس کا قول مانا جائیگا۔ غور کریں اگر بائع نے قیمت پر قبضہ کر لیا ہے تو مشتری  
 کا قول قبول کریں اور بائع کے قول پر التفات نہ کریں اور اگر بائع نے روپیہ پر قبضہ نہ کیا ہو تو قول  
 بائع کا معتبر ہوگا اور مشتری کی زیادتی ساقط ہو جائیگی مسئلہ اگر بائع مشتری کو قیمت میں سے  
 کچھ روپیہ معاف کر دے تو شفیع سے بھی اسی قدر روپیہ ساقط ہوگا اگر بائع کل روپیہ چھوڑ دے گا تو  
 شفیع سے کچھ بھی ساقط نہیں ہوگا مسئلہ اگر مشتری خرید کرنے کے بعد بائع کو قیمت میں کچھ  
 زیادہ دے تو وہ زیادتی شفیع پر بھی لازم ہوگی۔ لازم نہیں ہوگی شفیع اسی اصل قیمت سے شفیع  
 لیگا۔ اگر کئی شفیع ہو میں تو شفیع سب کو برابر لے گا باعتبار ملک کے کم و بیش ہوگا اگرچہ ایک حصہ  
 تو گز کا ہو اور ایک کا دس گز کا مسئلہ اگر کسی شخص نے کسی غیر مثلی چیز کے عوض مکان خرید تو  
 شفیع شفیع کیسے خریدے۔ جو چیز کے عوض میں دی گئی ہے اسکی قیمت سے مسئلہ اگر کسی  
 شخص نے کسی چیز تاپی ہوئی یا وزن کی ہوئی سے مکان فروخت کیا جیسے گہون یا بونیا  
 یا بونیا تو شفیع شفیع کیسے کرے۔ اسکی مثل سے کرے کہ جس سے فروخت ہوا ہے مسئلہ  
 اگر مکان مکان کے ساتھ فروخت کرے تو شفیع کیسے ہوگی۔ مکان کی قیمت سے کیونکہ وہ

مکان مکان کی قیمت ہوگا اور اگر دونوں مکان کے شفع ہوں دونوں کی طع قیمت کے ساتھ بیوں مسئلہ اگر شفع کو خبر ہو معنی معلوم ہو کہ اسکے پڑوس میں ایک مکان ہزار روپیہ کو فروخت ہوتا ہے پھر شفع شفع کو چھوڑ دے پھر اسکے بعد معلوم ہوا کہ ہزار روپیہ سے کم کو فروخت ہوا ہے یا گیون یا جو کے ساتھ کہ قیمت اسکی ہزار درم ہیں یا اس سے زیادہ وہ سپرد کرنا باطل ہوگا اور شفع کو شفع پونے گی اگر وہ طلب کرے مسئلہ اور اگر بعد اسکے معلوم ہو کہ اگر اشرفیوں کے ساتھ فروخت کیا ہے کہ قیمت ان اشرفیوں کی ہزار درم ہیں تو اس موقع پر شفع شفع کو فروخت مسئلہ اگر شفع کو معلوم ہوا کہ اسکے پڑوس میں کوئی مکان لگا اور زید نے خرید کیا ہے اور شفع نے شفع کو چھوڑ دیا اسکے بعد معلوم ہوا کہ زید نے نہیں لیا ہے بلکہ عرو نے خرید کیا تو وہ شفع کا چھوڑنا باطل ہوگا یا نہیں۔ باطل ہوگا اور جائز ہے کہ وہ شفع طلب کرے مسئلہ اگر کسی شخص نے ایک مکان ابو کالت خرید کیا تو شفع کا ختم بخانا ہے مگر جبکہ مکان موکل کو سپرد کرے تو پھر موکل ختم ہے مسئلہ اگر کسی شخص نے مکان کو شفع کی جانب سے گزیر چھوڑ کر باقی کو فروخت کیا تو شفع کی شفع ہو سکتی ہے یا نہیں نہیں ہو سکتی ہے مسئلہ کوئی شخص اپنے مکان کو شفع کے جانب سے ایک گز فروخت کرے اسکے بعد باقی کو فروخت کرے تو شفع تمام گھر کی شفع کرے یا حصہ اول کی۔ پہلے حصہ کی تمام مکان مسئلہ اگر کسی شخص نے نقد روپیہ مکان فروخت کیا پھر مشتری نے روپیہ کے عوض کوئی مکان دیا تو شفع شفع کا ہے سے کرے۔ نقد روپیہ سے نہ مکان مسئلہ شفع ساقا کرنے کے واسطے جیلہ کرنا جائز ہے یا نہیں۔ امام ابو یوسف کے نزدیک جائز ہے۔ اور امام محمد کے نزدیک مکروہ ہے۔ مسئلہ اگر کسی شخص نے کوئی زمین خرید کی پھر اس میں کوئی عمارت بنائی یا فروخت لگائے پھر قاضی نے شفع کو شفع کا حکم دیا تو شفع کو کیا کرنا چاہیے۔ شفع کو اختیار ہوگا چاہے زمین کی اور عمارت کی اور درختوں کی قیمت دیر سے جب قدر اکھڑے ہوئے کی ہو اور چاہے مشتری سے زمین کو خالی کر لے مسئلہ اگر قاضی نے کسی شفع کے شفع کا حکم دیا اسکے بعد شفع نے زمین لی ہوئی میں عمارت بنائی



یا درخت لگائے اور پھر کسی شخص نے استحقاق کی وجہ سے لے لی تو وہ عمارت اور درخت باطل ہوں گے یا انکا عوض بائع سے طلب کرے عمارت اور درخت مفت میں جائیں گے بائع سے فقط قیمت زمین کی بھرے گی مسئلہ اگر کسی شخص نے کوئی مکان یا کوئی باغ خرید لیا پھر وہ مکان گر گیا یا باغ سوکھ گیا خود بخود تو شفیع شفوعہ کتنے سے لے۔ شفیع کو اختیار ہو گا کہ اسی طرح پوری قیمت لے لے اور چاہے شفوعہ ہاتھ اٹھائے مسئلہ اگر مشتری نے اپنے فعل سے عمارت کو گرا دیا پھر قاضی نے حکم کیا شفوعہ کا تو شفیع کو اختیار ہو گا زمین کو لے لے قیمت اسکے حصہ کی دیکر اور اسکو بنیں پونہ چاہے کہ کوئی ہوئی چیزوں کو بھی لیوے مسئلہ اگر کوئی شخص ایک مین کو خرید کرے کہ انہیں چھو بارے کے درخت تھے پھر اس مشتری نے درختوں کو گرا دیا پھر شفیع کے شفوعہ کے واسطے قاضی نے حکم کیا تو شفیع سے درختوں کے مقدار کی قیمت کم ہو جائیگی یا نہیں۔ کم ہو جائیگی یعنی انکی قیمت کم کر کے زمین کو لے لے مسئلہ شفیع کو خیا عیب اور خیار رویت ہو گا یا نہیں۔ ہو گا اگرچہ مشتری نے بشرط بیزاری عیبوں کے خرید کیا ہو مسئلہ اگر کسی شخص نے کوئی مکان اور عمارت خرید لیا تو اب شفیع کو کیا کرنا چاہیے شفیع کو اختیار ہے کہ چاہے نقد قیمت سے لے لے اور چاہے ملک کے تمام ہونے تک صبر کرے مسئلہ اگر کسی شخص اپنے مکان کو تفسیر کرے تو شفیع کو بقیہ شفوعہ درست ہوگی یا نہیں درست ہوگی مسئلہ اگر کسی ایک مکان خرید کیا اور شفیع نے اسکی شفوعہ کو ترک کر دیا اور پھر مشتری اس مکان کو خیا عیب اختیار رویت کے سبب واپس کر دیا تو اس شفوعہ درست نہیں۔ اگرچہ بے حکم قاضی کے واپس کیا ہو اور اگر بیع کا قائل کرین تو شفوعہ درست ہے

## کتاب الشرت

شرکت کے مسائل

شرکت کے طرح پر ہے۔ دو طرح پر۔ ایک شرکت املاک دوسرے عقود۔ شرکت املاک یہ ہے کہ دو شخصوں کو کوئی چیز میراث سے پونچے یا دو شخص کوئی چیز شرکت میں خرید کرین۔ مسئلہ آیا ایک کو ان میں سے جائز ہے کہ دوسرے کے حصہ میں تصرف کرے۔ جائز نہیں ہے

اور ہر ایک ان میں سے دوسرے کے حق میں اجنبی ہے مسئلہ پھر یہ شرکت عقد کے  
 طرح ہے۔ چار طرح پر۔ مفاوضہ اور عنان اور شرکت منافع اور شرکت وجوہ شرکت  
 مفاوضہ یہ ہے کہ دو شخص شریک ہوں اور وہ دونوں مال میں اور قدرت میں اور دین  
 میں یکساں ہوں۔ تو یہ دونوں آزاد اور مطلق اور بالغ اور مسلمان ہوں مسئلہ اگر ایک  
 آزاد ہو اور ایک غلام یا ایک لڑکا ہو اور دوسرا بالغ یا ایک کافر ہو اور ایک مسلمان ان میں  
 شرکت درست ہے یا نہیں۔ درست نہیں ہے۔ اور وکیل اور کفیل ایک دوسرے کے  
 ہوں گے اور جو کچھ خریدیں گے وہ سب شرکت میں ہوگا مگر اپنے گھر مالوں کی خوراک اور  
 پوشاک جو خرید کرے گا وہ بلا شرکت ہوگی مسئلہ اگر ایک پرکونی دین واجب آئے تو  
 دوسرے پر بھی لازم ہوگا بشرطیکہ از جنس مال ہو کہ جس میں شرکت درست ہوتی ہے یعنی  
 روپیہ اشرفی اور اگر کوئی چیز میراث یا ہبہ سے ایک کو پونجی ہو کہ جس میں شرکت درست ہو  
 تو یہ شرکت مفاوضہ باطل ہو جائیگی اور شرکت عنان ہو جائیگی مسئلہ شرکت کس مال میں  
 منعقد ہوتی ہے۔ روپیہ اور اشرفی میں اور پیسوں میں جنکار و لاج ہے اسکے ماسوا میں  
 جائز نہیں اور چاندی سونے کا چلن اگر بجائے ثمن ہو تو ان میں بھی شرکت جائز ہے  
 مسئلہ اگر دو شخصوں کے پاس روپیہ نہیں ہے مگر اسباب ہے اور چاہتے ہیں کہ دونوں  
 شرکت کریں تو کس طرح کریں۔ ہر ایک نصف مال اپنا دوسرے کے نصف مال کے ساتھ  
 فروخت کر کے عقد شرکت کریں تو جائز ہے مثلاً ایک کے پاس دس تھان کپڑے کے  
 ہیں اور دوسرے کے پاس دس بکریاں ہوں تو پانچ بکریاں پانچ تھانوں کے عوض میں  
 فروخت کر کے عقد شرکت کریں مسئلہ شرکت عنان میں وکیل ایک دوسرے کا ہوتا ہے  
 اور کفیل ایک دوسرے کی طرف سے نہیں ہوتے یعنی اگر ایک شریک کسی کے اوپر شرکت  
 کے مال سے کوئی چیز یعنی ہو تو دوسرے شریک کو مجاز ہے کہ اس سے مال طلب کرے۔ یہ وکیل ہوگا  
 اور اگر شریک کو کوئی مال کسی کا دینا ہو تو اس شخص کو نہیں پوچھتا ہے کہ دوسرے شریک سے

مال طلب کرے سو جسے کہ ہر ایک دوسرے کا وکیل ہے بغیر نہیں ہے اگر بغیر ہو تا تو جائز ہو تا کہ  
ایک کا دین دوسرے سے طلب کرنا مسئلہ اگر ان شرکوں میں ایک کا مال زیادہ ہو تو جائز ہے  
یا نہیں۔ جائز ہے کہ مال ایک کا دوسرے کے مال سے زیادہ ہو اور اگر مال دونوں کا برابر ہو اور  
نفع کم و زیادہ ہو تو بھی جائز ہے مسئلہ شرکت عنان ہوا اور بعض مال میں شرکت کریں اور بعض  
میں نہ کریں تو جائز ہے یا نہیں۔ جائز ہے مسئلہ شرکت عنان کس مال میں درست ہوتی ہے  
جس مال سے شرکت مفادہ درست ہوتی ہے یعنی روپیہ اور شرفی سے مسئلہ اگر شرکت عنان  
میں ایک شریک کوئی اسباب خرید کرے تو دوسرے شریک سے قیمت طلب کرنا جائز ہے یا نہیں  
جائز نہیں ہے بلکہ اسی مشتری سے طلب کرے پھر جب وہ مشتری دیوے تو اسی قیمت  
دوسرے سے لے لے یا موافق حصہ کے یعنی جب قدر روپیہ مشتری نے بائع کو دیا ہو یا میں سے شریک  
مال سے اسکے حصہ کے موافق پھر نے مسئلہ اگر شرکت کے مال سے اسباب خریدنے سے پہلے مال  
بر باد ہو جائے یا ایک کا مال بر باد ہو جائے تو شرکت باطل ہوگی یا نہیں۔ باطل ہو جائیگی مسئلہ  
اگر شرکت عنان میں ایک شریک کا فرہو اور دوسرا مسلمان یا ایک آزاد ہو اور دوسرا غلام یا دونوں  
ہو تو جائز ہے یا نہیں۔ جائز ہے بخلاف شرکت مفادہ کے یعنی شرکت مفادہ میں جائز نہیں  
ہے اور شرکت عنان میں جائز ہے مسئلہ اگر ایک شریک نے ایک اسباب خرید کیا اور پھر دوسرے  
کا مال تلف ہو گیا پہلے اس سے کہ اس مال سے اسباب خریدے تو کیا حکم ہے۔ جو کچھ اس سے  
تلف ہوا دونوں کا ہوا اور جو کچھ خریدا ہے دونوں شرکوں میں ہو گا اور وہ شریک موافق  
حصہ کے قیمت دے لے مسئلہ اگر شرکت میں مال نہ ملا میں تو جائز ہے یا نہیں۔ جائز ہے شرکت  
مفادہ میں بھی اور شرکت عنان میں بھی مسئلہ اگر شرکت میں ایک شریک کے واسطے  
روپیہ مقرر کریں جائز ہے یا نہیں مثلاً تین آدمی شریک ہوں اور ان میں سے ایک سے کہیں کہ  
جو کچھ نفع ہو گا تجکو میں روپیہ دینگے اور باقی ہمارا ہو گا جائز ہے یا نہیں۔ جائز نہیں ہے مسئلہ  
شرکت مفادہ اور شرکت عنان میں اگر مال کو بطور بضاعت اور مضاربیت دے تو جائز ہے

یائیں۔ جائز ہے کہ مضاربیت کے ساتھ دوسے یا بضاعت کے ساتھ یا کسی کو وکیل کر کے تصرف کے واسطے لیکن مال وکیل کے ماتر میں بطور امانت کے رہے گا یعنی اگر تلفت ہو جائے تو مال کا لازم نہیں ہوگا مسئلہ شرکت صنایع کون سی ہے۔ دو کاریگر آپس میں شریک ہوں جیسے دو درزی یا دو آہن گر یا دو نگرز کوئی کام کسی سے لین اور ان میں شرط ہو کہ ہم میں سے جو کوئی کام سنے تو دوسرے پر بھی واجب ہوگا کہ کام کرے یا اگر ایک کام کرے اور دوسرا کام نہ کرے تو بجز اس کام کا دونوں میں ہوگا مسئلہ شرکت وجوہ کیا ہے۔ وہ یہ ہے کہ دو شخص شریک ہوں اور دونوں کے پاس مال نہوا اور دونوں اپنے اعتبار پر اسباب خریدیں اور فروخت کریں ایک ان میں سے وکیل دوسرے کا ہوگا اس چیز میں کہ خرید کی ہے مسئلہ اگر دو شریک آپس میں شرط کریں کہ مال مناصف ہوگا تو نفع کیونکر ہوگا نفع بھی مناصف ہوگا یعنی اودھا اودھا اور زیادتی جائز نہیں ہے اور اگر خریدنے میں شرط کریں ایک ثلث یا دو ثلث کی تو نفع بھی اسی طرح ہوگا مسئلہ لکڑیاں چٹنے اور شکار کرنے میں شرکت جائز ہے یا نہیں۔ جائز نہیں ہے بلکہ جو بقدر لکڑیاں چٹے اور شکار کرے وہ اسی کا ہوگا اس میں دوسرے کا حصہ نہیں ہے مسئلہ اگر دو شخص پانی کھینچے میں شریک ہوں اور ان میں ایک کے بل ہوں اور دوسرے کی مشک ہو تو ان میں شرکت جائز ہے یا نہیں۔ جائز نہیں ہے اور ان میں جو پانی نکالے گا پانی اسی کا ہوگا پستی پانی کی بھی لیگا لیکن اسکے ذمہ پر دوسرے کی ضروری مثل واجب ہوگی مسئلہ شرکت فاسد میں نفع کیونکر تقسیم کریں۔ مال کے اندازہ سے اور اگر شرط زیادتی کی کر لی ہو تو باطل ہے مسئلہ اگر دو شریکوں میں ایک مرگیا یا نعوذ باللہ مرتد ہو گیا اور دار الحرب میں جا ملا تو ان میں شرکت باطل ہوگی یا نہیں۔ باطل ہوگی مسئلہ کیا ہر ایک شریک کو جائز ہے کہ بے اجازت دوسرے شریک کے مال کی زکوٰۃ دیدے۔ جائز نہیں ہے مگر دوسرے شریک کی اجازت کے مسئلہ اگر دونوں شریک ایک دوسرے کو زکوٰۃ دینے کی اجازت دیں پھر ہر ایک ان میں سے اپنے مال کی زکوٰۃ دے اور دوسرے کی بھی دیدے تو ضامن ہوگا یا نہیں۔ غور کریں اگر ساتھ ساتھ

دی ہے یا آگے بیچے دی ہے اگر ایک نے دوسرے کے بعد دی ہو تو بوند الا تاملان ار ہوگا اور اگر ساتھ ساتھ دی ہے تو ہر ایک دوسرے کا ضامن ہوگا۔

## کتاب المضاربت

ایک کے مال دوسرے کی خدمت کے مسائل

مضاربت کیا چیز ہے دو شرکیوں میں مال کے ساتھ شرکت کا عقد ہو یعنی ایک کا مال دوسرے کی محنت و کارگزاری مسئلہ مضاربت کا ہے سے درست ہوتی ہے۔ جس مال سے شرکت درست ہوتی ہے مسئلہ شرط مضاربت کے صحیح ہونے کی کیا ہے۔ نفع شرکت میں ہوا اور نفع کاروبار میں نہ کریں اور مال مضاربت کا سپرد کر دیا ہو کہ مال کے مالک کو اس میں کوئی دخل نہ ہو مسئلہ جب مضاربت بے قید کے ٹھہ جائے تو مضارب کو یعنی بے مال کے شریک کو جائز ہوگا کہ خرید و فروخت کرے اور جائز ہے کہ سفر کو جائے اور بیضاعت دوسرے کو مال کو دوسرے کے پاس امانت رکھے اور وکیل کرے لیکن کسی دوسرے کو مضاربت کے ساتھ مال نہ کرے کہ رب المال کی اجازت سے یعنی جکا مال ہے مسئلہ اگر رب المال مضارب کے کسی شہر میں تصرف کے ساتھ مخصوص کرے یا کسی اسباب کے خریدنے کے ساتھ تو اس شہر سے مضارب کو تجاوز کرنا جائز ہے یا نہیں۔ بجا نہیں ہے یعنی اس شہر سے تجاوز نہ کرے کہ جس شہر کے واسطے رب المال نے کہا ہے یا جس مال کے خریدنے کے واسطے اجازت دی ہے اسکے سوا اور مال اسباب خریدے اگر خلاف کرے گا تو تاوان دار ہوگا۔ مسئلہ اگر مضارب میں کوئی وقت مقرر کریں تو جائز ہے یا نہیں۔ جائز ہے اور جب وقت تمام ہوگا تو مضارب بت بھی مل ہو جائیگی مسئلہ رب المال کے باپ کا یا اسکے لڑکے کا یا اسکا کہ رب المال کے مالک ہونے سے آزاد ہو جائے یعنی رب المال کے ذی رحم غرم کو اگر ملوک ہو تو خرید کرنا جائز ہے یا نہیں۔ جائز نہیں ہے اگر خرید گیا تو وہ خرید اسکے مال سے ہوگی مضارب بت کے مال سے نہوگی مسئلہ اگر ایسے شخص کو خریدے کہ اس پر آزاد ہو جائے یا نہیں۔ غور کریں اگر مال میں نفع حاصل

ہوا تو جائز نہیں ہے کہ خریدے اور اگر خریدے گا تو ماوان دار ہوگا لیکن اگر مال میں نفع حاصل نہ ہوا تو جائز ہوگا اور اگر خریدنا اور قیمت اسکی زیادہ ہوگئی تو آزاد ہو جائے گا اور مال کا مضارب کے اوپر کچھ بھی واجب نہ ہوگا لیکن یہ آزاد شدہ بمقدار حصہ رب المال کے اپنی قیمت میں کمائی کرے صورت اس مسئلہ کی یوں ہے مثلاً کوئی مضارب اپنے باپ کو ہزار روپیہ خریدے اور مال میں نفع نہ ہو سکے اور پھر اسکی قیمت پندرہ سو روپیہ ہو جائیو اور نفع کی نصف حصہ شرط کی تھی تو دو سو پچاس روپیہ کہ مضارب کے نفع کے حصہ میں سے تھے آزاد ہوگا اور باقی سارے بارہ سو روپیہ رب المال کو کمائے دیوے مسئلہ اگر مضارب نے مال مضاربت کے ساتھ دیا اور رب المال نے اجازت نہ دی تھی تو ماوان دار ہوگا یا نہیں۔ فوراً ماوان دار ہوگا جب تک عمل نہ کرے اور جب بیع اور سرائین عمل کر لیا تو اسوقت مضارب اول مال کے روپے کا ضامن ہوگا مسئلہ اگر رب المال مضارب سے شرط کرے کہ نفع آدھا آدھا ہوگا اور پھر حکم دے کہ مضاربت پر کسی کو دیدے اور پھر مضارب اول کسی دوسرے کو مضاربت پر دیدے تھائی نفع کی شرط کے ساتھ تو نفع کیونکر تقسیم کریں۔ غور کریں کہ اگر رب المال نے کہا ہو کہ جو کچھ حق تعالیٰ نفع دیکھا تم میں نصف نصف ہوگا تو اب جو نفع ہوا ہے نصف رب المال کا ہوگا اور باقی دوسری مضارب کا اور چھٹا حصہ اول مضارب کا اور اگر مالک مال نے یہ شرط کی ہو کہ جو کچھ خدا تعالیٰ دیکھا دیکھا ہم میں تم میں آدھا آدھا ہوگا تو اس صورت میں تہائی تو دوسرے مضارب کو ملے گا اور جو کچھ باقی رہا وہ مضارب اول اور رب المال میں آدھا آدھا ہوگا اور اگر صاحب مال نے یوں شرط کی ہو کہ جو کچھ حق تعالیٰ دیکھا آدھا میرا ہوگا اور پھر مضارب اول نے مضارب ثانی کے ساتھ نصف کی شرط کی تو جب آدھا آدھا مال کا ہوگا اور آدھا مضارب دوم کا ہوگا اور مضارب اول کو کچھ نہ ملے گا اور اگر مضارب اول نے مضارب ثانی سے دو تہائی کے ساتھ شرط کی ہوگی تو اس صورت میں مضارب اول مضارب ثانی کو چھ حصے حصے کی ضمان دے یعنی اپنے پاس سے دیوے مسئلہ

رب المال یا مضارب مر جائے تو مضاربت باطل ہوگی یا نہیں۔ باطل ہو جائیگی اور اسے ہی  
 اگر مرتد ہو جائے یا دارالحرب میں جا لے تو بھی مضاربت باطل ہو جائیگی مسئلہ اگر مال  
 مضارب کو معزول کرے اور غزوی کی خبر مضارب کو نہ پہنچی ہو تو اسکو خرید و فروخت جائز ہے  
 یا نہیں۔ جائز ہے اور اگر خبر غزوی کی اسکو پہنچی ہو اور روپیہ اسباب میں لگا ہوا ہو یعنی پچھ  
 کے عوض اسباب ہو تو اسباب کا فروخت کرنا جائز ہے یا نہیں۔ جائز ہے کہ فروخت کرے  
 کیونکہ غزوی اسباب کے فروخت کرنے میں مانع نہیں ہے اور جب روپیہ نقد ہو جائے تو اس کے  
 بعد اسباب خرید کرنا جائز نہیں ہے اور اگر غزوی کی خبر اسکو ایسے حال میں پہنچے کہ روپیہ اب  
 اشرفی نقد رکھتا ہے تو تصرف کرنا جائز نہیں ہے اگر عقد مضاربیت کو تو ردین اور مضارب  
 نفع اس مال میں اٹھا چکا ہے اور مال اودھار میں ہے تو قاضی اس پر جبر کرے تو قرض کو وصول  
 کر کے رب المال کو ادا کرے اور اگر مضاربیت میں نفع نہوا ہو تو مضارب پر لازم نہوگا بلکہ رب المال  
 کو اپنی طرف سے قرض وصول کرنے کا دلیل کرے مسئلہ اگر کچھ مال مضاربیت سے تلف  
 ہو جائے تو اصل مال سے لین یا نفع سے۔ نفع سے جبرالین لیکن اگر نفع کے ہزار روپے ہوں  
 اور گیارہ سو تلف ہو جائیں تو اس سے سو روپیہ زیادہ کا مضارب تاوان دار ہوگا یا نہیں  
 تاوان دار نہوگا مسئلہ اگر نفع کو تقسیم کر چکے ہوں اور مضاربیت کا عقد برقرار ہو اور پھر مال  
 تلف ہو جائے تو وہ نفع تقسیم کیا ہوا پھر لاکر تلف شدہ مال کی جگہ پر قائم کریں تاکہ سرمایہ برقرار  
 ہو جائے اور نفع تلف شدہ قرار دیا جائے گا لیکن اگر نفع کو سرمایہ میں ملائیں اور پھر بھی سرمایہ  
 پورا نہو تو مضارب پر تاوان واجب ہوگا یا نہیں۔ تاوان واجب نہوگا مثلاً گیارہ سو روپیہ  
 کا سرمایہ تھا اور پان سو روپے نفع کے ہوئے اور چھ سو روپیہ کا نقصان ہوا تو پان سو پان سو میں  
 آئے اب سو روپے جو رہے تو ان سو روپے کے واسطے مضارب تاوان دار نہوگا مسئلہ  
 اگر نفع کو تقسیم کر لیا اور مضاربیت تو ردی اور پھر دوسری بار عقد مضاربیت کیا پھر اس دوسری  
 مضاربیت میں نقصان ہوا تو وہ پہلے نفع پر جوئے چلے میں اس نقصان کو نہ وائیں کیونکہ

دوسری چیز ہے مسئلہ مضارب باسباب کے نقد و جواز یعنی بین مختار ہے یا نہیں مختار ہے۔  
مسئلہ اگر مضارب مال مضاربت کی موثری غلام کا نکاح کرے تو جائز ہے یا نہیں جائز نہیں ہے

واللہ اعلم

## کتاب الوکالت

وکالت کے مسائل

تمام معاملات میں وکیل کرنا جائز ہے یا نہیں جس معاملہ کو خود کر سکتا ہے اس میں دوسرے کو وکیل  
کرنا جائز ہے اور جس کام کو خود نہیں کر سکتا ہے اس میں وکیل کرنا جائز نہیں ہے۔ مثلاً عقد خمر اور  
نکاح یعنی شراب اور سوئ کی بیع یا اور جو اس کے مانند ہوں کسی دوسرے کو خرید کرنے کے واسطے وکیل  
کرنا جائز نہیں مسئلہ کل حقوق میں وکیل کرنا جائز ہے یا نہیں جملہ حقوق وادنیٰ میں وکیل کرنا  
جائز ہے اور کل حقوق یافتہ میں بھی وکیل کرنا جائز ہے یعنی ان میں وکیل کر سکتا ہے لیکن حدود  
اور قصاص میں جو موکل جگہ سے غائب ہو یعنی موجود نہ ہو تو جائز نہیں ہے مسئلہ وکیل کرنا  
بے رضا مندی خصم کے یعنی طرف ثانی جائز ہے یا نہیں۔ امام ابو حنیفہ کے نزدیک جائز  
نہیں ہے مگر اس صورت میں کہ موکل بایہ ہوا میں راندن کے راہ پر ہو یعنی تین منزل پر اور  
سماجین کے نزدیک بے رضا مندی خصم کے وکیل کرنا جائز ہے مسئلہ درستی وکالت  
کی شرط کیا ہے۔ موکل تصرف کا مالک ہو اور لازم ہوں اس پر احکام بخلاف ارکے اور جنوں کے  
اور وکیل کا عقد کو سمجھنا اور قصد کرنا مسئلہ اگر آزاد بالغ عاقل کو یا عبد یا فون عاقل بالغ کو  
وکیل کرین تو جائز ہے۔ لیکن اگر ضعیف مجبور کو جو بیع و شرا کو سمجھتا ہے یا عبد مجبور کو وکیل کیا تو جائز  
ہے لیکن حقوق اُنکے عقد کے موکل کی طرف راجع ہوں گے۔ مسئلہ قمرن وکیل کے کے طرح  
ہیں۔ دو طرح پر ایک وہ کہ نسبت اسکی وکیل کے طرف ہو جیسے بیع اور شرا اور اجارہ اُنکے  
حقوق وکیل کے طرف رجوع ہوں گے اگر کوئی اسباب فروخت کیا ہو تو اس بیع کا سپرد کرنا  
وکیل پر واجب ہوگا اور قیمت کو بھی لے لے اور اگر کوئی اسباب خرید کیا تو قیمت بھی اسی سے



طلب کیجائے اور بیع پر بھی وہ ہی قبضہ کرے اور بیع میں بھی جھگڑا کرے۔ اور دوسرا وہ کہ نسبت اُن کے مول کی طرف ہو جیسے نکاح اور طلاق اور مرد وغیرہ ان کے حقوق بیع ہوگی ہوں گے یعنی وکیل سے مہر طلب نہ کریں کہ جو مرد کی طرف سے ہو دے اور جو وکیل عورت کی طرف سے ہو تو اس پر عورت کا سپرد کرنا واجب نہ ہوگا مسئلہ اگر کوئی شخص کسی شخص کو وکیل کرے کسی سبب کے فروخت کرنے کے واسطے اور وہ وکیل اس سبب کو فروخت کرے تو مول کو جائز ہے کہ مشتری سے روپیہ طلب کرے یا نہیں۔ جائز ہے کہ طلب کرے مسئلہ اگر مول بالیغ مشتری سے شمن مانگے تو مشتری کو جائز ہے کہ اسکو منع کر دے اور شمن اگر مول کو ویدیا تو وہ بارہ وکیل طلب نہیں کر سکتا مسئلہ اگر کوئی شخص کسی شخص کو اسباب خریدنے کے واسطے وکیل کرے اور اسباب کی قسم معلوم نہ کرے اور روپیہ قیمت کا معین نہ کرے تو جائز ہے یا نہیں جائز نہیں جب تک روپیہ قیمت کا اور صفت جنس بیع کے معین نہ کرے مگر اس صورت میں کہ وکیل عام ہو مول اسکو کہے جو تیری رائے میں اسے خرید کر۔ مسئلہ اگر کسی وکیل نے کپڑہ کا تھان خرید کیا اور قبضہ بھی کر لیا پھر اس نے کسی عیب پر اطلاع پائے تو جائز ہے کہ تھان کو پھیر دے جب تک مول کے سپرد نہ کیا ہو پھر سکتا ہے لیکن جب مول کے سپرد کیا تو اس کے حکم سے پھیر سکتا ہے مسئلہ عقد صرف اور عقد سلم میں وکیل کرنا جائز ہے۔ اگر وکیل عقد کی مجلس سے ہونے سے پہلے اٹھ جائے گا تو عقد باطل ہو جائے گا اور اگر مول اٹھ جائے تو کچھ جرح نہیں ہوگا مسئلہ اگر ایک شخص نے کسی کو وکیل کیا تو اپنے روپے سے مول کے واسطے کوئی اسباب خریدے تو جائز ہے اور جب خرید چکے تو قیمت مول سے رجوع کرے اور پہلے اس سے کہ وکیل اپنے روپے کے واسطے اس چیز کو روکے اور وہ چیز تلف ہو جائے تو وکیل مول سے قیمت طلب کر سکتا ہے یعنی وہ چیز مول کی تلف ہوئی ہے لیکن اگر بسبب قیمت کے روکی تھی اور پھر جاتی رہے تو وکیل کی گئی یعنی قیمت ساقط ہو جائے گی مول سے نہیں لے سکتا مسئلہ اگر کوئی شخص دو شخصوں کو وکیل کرے تو ایک کو بے دوسرے کے تصرف کرنا جائز نہیں۔

اگر جبکہ انکو وکیل کر دیا ہو طلاق دینے اور آزاد کرنے کے واسطے بے کسی موضع کے یا امانت  
 سپرد کرنے کے واسطے یا قرض ادا کرنے کے واسطے تو ایک بھی بغیر دوسرے کے یہ کام  
 کر سکتا ہے۔ مسئلہ اگر وکیل کسی دوسرے کو وکیل کرے اس کام میں کہ جس کام میں اسکو  
 وکیل کیا ہے جائز ہے یا نہیں۔ جائز نہیں ہے مگر منوکل کے حکم سے یا منوکل نے کہدیا ہو کہ  
 کہ اپنے سے کام کر مسئلہ اگر بے اجازت منوکل کے وکیل نے کسی کو وکیل کیا تو جائز ہے  
 یا نہیں۔ جائز نہیں ہے مگر وکیل اول کے موجودگی میں یا اس کے منوکل کی اجازت سے  
 مسئلہ منوکل کو جائز ہے کہ وکیل کو وکالت سے معزول کرے۔ مسئلہ۔ اگر وکیل  
 تصرف کرتا تھا پھر منوکل نے اسکو وکالت سے معزول کیا تو تصرف کرنا وکیل کو بعد اسکے جائز  
 ہوگا یا نہیں۔ اگر معزولی کی اسکو خبر نہیں پونچی ہے تو جائز ہے اور اگر خبر معزولی کی اسکو  
 پونچی ہے تو اسکے بعد تصرف کرنا جائز نہوگا۔ مسئلہ وکالت کے چیزوں سے باطل ہوتی ہیں  
 تو چیزوں سے ایک یہ کہ منوکل مر جائے یا دیوانہ ہو جائے یا مرتد ہو جائے اور دارا عرب  
 میں جا ملے یا مکاتب ہو پھر عاجز ہو جائے یا ماذون ہو پھر مجبور ہو جائے یا دشمن یک ہوں  
 اور حقہ شرکت کو تو ردین یا وکیل مر جائے یا مرتد ہو جائے یا منوکل خود وہ کام کرے کہ جسکے  
 واسطے وہ وکیل کیا تھا ان تمام صورتوں میں۔ وکالت باطل ہو جائیگی مسئلہ وکیل کو جائز  
 نہیں ہے کہ منوکل کے واسطے مان اور اپنے باپ اور بھائی اور دادا اور لڑکے اور بی بی  
 یا اپنے مکاتب یا اپنے غلام سے خرید و فروخت کرے۔ مسئلہ اگر فروخت کرنا وکیل  
 ہووے تو کم و زیادہ قیمت کو فروخت کر سکتا ہے یا نہیں۔ امام ابوحنیفہ کے نزدیک جائز  
 ہے اور صاحبین کے نزدیک جائز نہیں ہے مگر ساتھ اس نقصان کے کہ بتنا لوگوں میں  
 رائج ہو۔ مسئلہ اگر کوئی خریدنے کا وکیل ہووے تو کم و زیادہ قیمت پر خریدنا جائز ہے یا  
 نہیں۔ جائز نہیں ہے مگر برابر قیمت پر اور اس نقصان پر کہ لوگوں میں یعنی تاجرون میں  
 رائج ہو۔ مسئلہ اگر بیع کا وکیل ہے تو مشتری کی طرف سے قیمت کا فیصلہ نہ کرنا جائز نہیں

مسئلہ اگر کوئی شخص کسی کو غلام فروخت کرنے کے واسطے وکیل کرے اور وکیل نے نصف غلام فروخت کیا تو جائز ہے یا نہیں۔ امام ابو حنیفہ کے نزدیک جائز ہے اور صاحبین کے نزدیک نہیں ہے اور اگر غلام خریدنے کے واسطے وکیل کرے اور وہ وکیل نصف غلام خرید کرے شرعاً مومن ہوگی اجازت مولیٰ پر اور اگر دوسرا نصف بھی خرید کرے تو مولیٰ پر لازم ہوگا ورنہ لازم نہ ہوگا مسئلہ اگر ایک شخص نے ایک شخص کو وکیل کیا کہ دس رطل گوشت ایک روپیہ کو خرید کرے پھر وکیل نے ایک روپیہ کا بیس رطل گوشت خرید کیا۔ امام ابو حنیفہ کے نزدیک مولیٰ کو لازم ہوگا کہ دس رطل گوشت اور نصف روپیہ وکیل سے لے لے اور دس رطل گوشت اور نصف روپیہ وکیل کا ہوگا اور صاحبین کے نزدیک بیس رطل گوشت مولیٰ کا ہوگا مسئلہ اگر کسی نے کسی کو وکیل کیا کسی معین چیز کے خریدنے کے واسطے وکیل کو اپنے واسطے خریدنا اس شے کا جائز نہیں ہے مگر اس صورت میں کہ وکیل کیا ہو اور چیز کو معین نہ کیا ہو تو اپنے واسطے خریدنا جائز ہوگا مگر یہ کہ مولیٰ کے مل سے خرید کیا ہو یا خرید کے وقت مولیٰ کے بیت کی ہو تو اب خرید مولیٰ کے لیے ہوگی مسئلہ اگر خصوصیت میں وکیل کیا جائے تو وہی شخص وکیل واسطے قبض حق کے بھی وکیل ہوگا لیکن وکیل قبض وکیل خصوصیت نہ ہوگا صاحبین کے نزدیک وکیل بالخصوص اگر اپنے مولیٰ پر اقرار کرے تو غور کریں کہ یہ اقرار قاضی کے اجلاس میں کیا ہے یا اور جگہ اگر قاضی کے اجلاس میں کیا ہے تو جائز ہے اور جو دوسری جگہ کیا تو ناجائز ہے نزدیک طرفین کے مگر خصوصیت سے خارج ہو جائیگا مسئلہ اگر کوئی شخص دعویٰ کرے کہ فلان کا وکیل ہوں قرض وصول کرنے کے واسطے اور مقروض تصدیق کرے تو قاضی مقروض پر قرض ادا کرنے کا حکم کرے یا نہیں۔ قاضی کو چاہیے کہ حکم دے اور قرض اسکے سپرد کرے اب اگر وہ غائب شخص حاضر ہو اور تصدیق کرے تو بہتر اور جو وہ تصدیق نہ کرے تو مقروض تا امان دار ہوگا یعنی مدعی کو دوبارہ روپیہ ادا کرے اور جو کچھ وکیل کو دیا ہے اگر اسکے پاس موجود ہو تو وصول کر لے اور اگر ہلاک ہو گیا تو اس سے کچھ نہ لے مگر دوسری

نہ سے وقت دفع کے ضامن لے لیا ہو مسئلہ اگر کوئی شخص دعویٰ کرے کسی کے سامنے کہ میں  
ظلمان کا وکیل ہوں امانت وصول کرنے کا اور یہ امانت دار تصدیق کرے تو قاضی امانت  
سپرد کرنے کا حکم دے یا نہ دے۔ قاضی نہ چہر کرے اور نہ امانت سپرد کرنے کا حکم دے۔

## کتاب الکفالت

کفیل یونیکہ سائیکس ضامن ہونے کے

کفیل کے لئے طرح کا ہوتا ہے دو طرح کا ہوتا ہے ایک کفیل نفس دوسرا کفیل مال۔ یعنی کفیل نفس کو جب  
ہوگا کہ جب مکفول کو طلب کرے تو نفس کو سپرد کر دے یعنی حاضر ضامنی کرنے والے کو جواب  
ہوگا کہ مکفول عنہ کو سپرد کر دے یعنی مدعا علیہ کو مدعی کے پاس حاضر کر دے اور کفیل مال کو  
واجب ہوگا کہ مدت مقررہ کے پورے ہونے پر مکفول عنہ کو حاضر کرے اور اگر حاضر نہ کرے تو  
مال خود ادا کرے یعنی مکفول عنہ بھاگ گیا ہو یا مر گیا ہو۔ مسئلہ کفالت یعنی ضامنی کس سطح  
کے لئے سے صحیح ہوتی ہے۔ ان الفاظ کے ساتھ کہ ضامن ہو امین ظلمان کے نفس کا یا اسکی  
گردن کا یا اسکی جان کا یا اسکی جسم کا یا اسکی سر کا یا اسکی نصف کا یا اسکی تہائی کا یا کئے کہ میں  
اسکا کفیل ہوں یا یون کہے کہ وہ میرے ذمہ ہے یا میرے طرف ہے یا یون کہے کہ میں اسکا  
کفیل ہوں مسئلہ اگر کفالت پر شرط کرے کہ وقت معین پر مکفول عنہ کو حاضر کر دوں گا تو  
جب وہ مدت پوری ہو جائے تو اسکا حاضر کرنا اس پر لازم ہوگا۔ مسئلہ اگر حاضر نہ کرے  
تو کیا واجب ہوگا۔ قاضی اسکو قید کرے تاکہ حاضر کرے۔ مسئلہ اور لیکن جب حاضر کرے  
اور سپرد کر دے تو کفالت سے بری ہوگا یا نہیں۔ غور کریں اگر ایسی جگہ حاضر کیا ہے کہ مدعی  
وہاں قادر ہووے جھگڑا کرنے پر تو بری ہو جائے گا اور اگر ایسی جگہ سپرد کیا ہے کہ وہاں  
جھگڑے پر قادر نہ ہووے کسی جنگل میں حاضر کرے تو بری نہ ہوگا۔ مسئلہ اگر کفیل ہوا ہے ساتھ  
اس شرط کے کہ مکفول عنہ کو قاضی کے اجلاس میں حاضر کرے پھر وہ اسکو بازار میں یا جنگل میں  
حاضر کرے تو بری ہوگا یا نہیں۔ اگر جنگل میں حاضر کرے گا تو بری نہیں ہوگا اور جو بازار میں

حاضر کریگا تو بری ہو جائیگا مسئلہ اگر کفول عندہ رہے تو ضامن بری ہو گیا یا نہیں۔ اگر اسکے حاضر کرنے کا ضامن ہوگا تو بری ہو جائے گا۔ اور اگر اس شرط سے ضامن ہوا ہوگا اگر اسکے حاضر نہ کر سکے تو جو کچھ اسکے اوپر ہے اسکا ضامن رہے ہوگا تو اس صورت میں حاضر نہیں کر سکتا تو ضامن پر روپیہ لازم آئیگا۔ مسئلہ حاضر ضامنی حدود اور قصاص میں جائز ہے یا نہیں امام ابوحنیفہ کے نزدیک جائز نہیں ہے اور صاحبین کے نزدیک حاضر کرنے کے واسطے جائز ہے مسئلہ ضمانت مال کی جائز ہے یا نہیں۔ جائز ہے اگرچہ مال معلوم ہو یا مجهول مگر میں صحیح ہوں۔ اگر یوں کہے کہ ضامن ہوا میں ہزار روپیہ کا یہ معلوم کی مثال ہے اگر یوں کہی کہ ضامن ہوا میں اسکا کہ جو کچھ تیرا اسکے اوپر ہے یا تیرا جو کچھ اسکے اوپر واجب ہو گیا جو اس بیع میں تیرا چاہیے گا۔ مسئلہ کفول دینے مدعی مال کو کفول عندہ سے طلب کرے یا ضمان سے۔ اسکو اختیار ہوگا چاہے کفول عندہ سے طلب کرے چاہے کفیل سے مسئلہ معلق کھانا کفالت کا کسی شرط کے ساتھ جائز ہے۔ مثلاً کہے کہ جو کچھ اسباب زیر پرچہ سے خریدے اسکا روپیہ میرے ذمہ ہے یا جو کچھ بار کھے میرے ذمہ ہے۔ مسئلہ ضمانت بے اجازت کفول عندہ کی جائز ہے یا نہیں۔ اجازت اور بے اجازت دونوں طرح سے جائز ہے لیکن اس میں یہ فرق ہوگا کہ اس اجازت سے کفیل ہوا ہوگا تو جو کچھ کفیل بسبب کفالت دیوے وہ کفول عندہ کی طرف رجوع کرے نیے وصول کرے اور اگر بے اجازت کفول عندہ کے کفیل ہوا ہوگا تو جو کچھ دیا ہوگا اسکو کفول عندہ سے رجوع نہ کرے مسئلہ کفیل کو کفول عندہ سے کفالت کا مال طلب کرنا جائز ہے یا نہیں۔ اگر کفیل مال ادا کر چکا ہے تو جائز ہے کہ طلب کرے اور اگر ادا نہ کیا ہو تو جائز نہیں ہے کہ طلب کرے مسئلہ اگر کفیل پر سخت تقاضا ہو تو کفیل کفول عندہ پر سخت تقاضا کرے مسئلہ اگر صاحب مال ضامن کو قید کرے تو ضامن کو جائز ہے کہ جبکی ضمانت کی ہے کہ اسکو قید کرے مسئلہ اگر طالب کفول عندہ کو بری کرے یا اس سے بھرپادے تو کفیل بری ہو گیا یا نہیں۔ بری ہو جائے گا اور اگر کفیل کو بری کر دے تو کفول عندہ بری نہ ہوگا۔ مسئلہ اگر برادر

کو کسی مشرک یا مطلق کرے تو جائز ہے یا نہیں مثلاً یوں کہے کہ فلان شخص سفر سے آنے کا توہری  
 سبب یہ ہمارا چھا ہو جائے گا توہری ہے۔ یہ شرط جائز ہے۔ مسئلہ اگر قیمت کا کفیل ہو تو جائز  
 ہے یا نہیں۔ جائز ہے لیکن بیع کا کفیل ہونا جائز نہیں ہے مسئلہ اگر ایک شخص نے کوئی جانور  
 لادنے کے واسطے کر لیا تو لادنے کے واسطے کفالت جائز ہے یا نہیں۔ اگر جانور معین  
 ہو تو جائز نہیں ہے اور اگر جانور معین نہ ہو تو جائز ہے۔ مسئلہ کفالت بے قبول کفیل کی  
 جائز نہیں ہے مگر ایک جگہ کہ بیار اپنے وارثوں سے کہے کہ تم کفیل ہو واسطے اس مال کے کہ تمہیں  
 فلان شخص کا دینا ہے جائز ہے اگرچہ اس شخص کی قیمت بے قبول کفیل کی۔ مسئلہ اگر کسی شخص  
 کا وہ شخص پر روپیہ یا قرض ہو اور ان میں سے ہر ایک دوسرے کا ضامن ہو اگر ایک ان میں  
 سے کچھ قرض ادا کرے اگر نصف ادا کر چکا ہے پھر اس کے بعد اور ادا کرے تو دوسرے شریک  
 سے زیادتی کو لے سکتا ہے اور اگر نصف نہیں ادا کیا ہے تو کچھ بھی دوسرے شریک سے  
 نہیں لے سکتا ہے صورت اس مسئلہ کی یوں ہے کہ دو شخصوں کو ہزار روپیہ دیتا ہوں ہر ایک کا  
 پانچ پانسو روپیہ ہون گے جب پانسو روپیہ ایک شخص پر پہنچا تو ادا کرے اور جو دوسرے کے حصہ  
 سے ادا کرے تو اس وقت اس پر رجوع کرے اور یہ اس وقت ہو گا کہ جب پانسو سے زیادہ ادا کرے  
 تو پانسو اس کے حصہ میں ہوں گے اور بقا زیادہ ہو گا وہ دوسرے کا حصہ ہو گا۔ مسئلہ  
 اگر ایک شخص کے دو کفیل ہوں پھر یہ دونوں کفیل ایک دوسرے کے ہوں یعنی آپس میں ایک  
 دوسرے کے کفیل ہوئے تو اس صورت میں جو کچھ ادا کرے تو اس کا نصف دوسرے  
 سے لے لے خواہ تھوڑا ہو یا بہت مسئلہ کفیل ہونا کتابت کے مال کے ساتھ جائز ہے  
 یا نہیں۔ جائز نہیں ہے اگرچہ غلام کفیل ہو یا آزاد۔ مسئلہ اگر ایک شخص نے دفات پائی اور  
 اس پر لوگوں کا قرض تھا اور اس شخص نے بعد میں کوئی چیز نہیں چھڑی کہ قرضداروں کو دے  
 پھر ایک شخص ان قرضوں کے واسطے از روی احسان کفیل ہووے۔ تو جائز ہے یا نہیں۔  
 امام ابو حنیفہ کے نزدیک جائز نہیں ہے اور صاحبین کے نزدیک جائز ہے۔

## کتاب الحوالہ

اس میں ایک کا دوسرے پر قرض اتار دینے کا بیان ہے۔ حوالہ قرضوں میں جائز ہے۔  
 تین شخصوں کی رضا مندی سے حوالہ صحیح ہوتا ہے یعنی غیل اور مختال اور مختال علیہ کے غیل  
 قرض اتارنے کے لئے کہتے ہیں اور مختال قرض خواہ کو کہتے ہیں یعنی جبکہ قرض دوسرے پر اتارا  
 جائے اور مختال علیہ وہ ہے کہ جس پر قرض اتارا جائے مسئلہ جب حوالہ پوری ہو جائے  
 تو غیل بری ہوگا یا نہیں۔ غیل بری ہو جائے گا اور مختال پھر غیل پر نقضاً نہ کرے مگر اس صورت  
 میں کہ حق اسکا باطل ہو جائے یعنی مختال علیہ انکار کرے مسئلہ حق اسکا کیونکہ باطل ہوگا۔  
 امام ابو حنیفہ کے نزدیک مختال علیہ یعنی وہ شخص کہ جس پر قرض اتارا گیا ہے حوالہ سے منکر ہو کر  
 قسم کھا جائے اور اس پر گواہ بھی نہ ہوں اور یا وہ شخص مفلس ہو کر مر جائے تو حق باطل ہو جائے گا  
 اور صاحبین کے نزدیک تین چیز سے حق باطل ہوگا دو یہ کہ جو بیان ہوے اور تیسرے یہ کہ  
 قاضی حکم کرے اسکے انکسار پر مسئلہ اگر مختال علیہ غیل سے وہ مال طلب کرے یعنی یون  
 کہ کہ وہ مال کہ تیرے اتار دینے سے میں نے دیا ہے وہ مال مجھ کو دے پھر غیل اسکے جواب  
 میں کہ میرا تیرے اوپر قرض اتا تھا اسکو میں نے تیرے اوپر اتروادیا تو وہ قول اسکا معتبر  
 ہوگا۔ مختال علیہ کا قول مانا جائے گا اور غیل پر واجب ہوگا کہ استقدر روپیہ جو اس نے  
 ادا کیا ہے اسکو دیدے مسئلہ اگر غیل مختال سے حوالہ کا مال طلب کرے یعنی وہ مال  
 جو حوالہ کیا تھا مانگے یعنی میں نے اس واسطے حوالہ کیا تھا کہ میرے واسطے مختال علیہ سے  
 روپیہ وصول کرو اور مختال کہے کہ تو نے میرے قرض کو اس پر حوالہ کیا تھا یعنی اتارا تھا تو  
 اسکا قول قابل قبول ہوگا۔ غیل کا قول قسم کے ساتھ معتبر ہوگا اور غیل مختال سے مال طلب  
 کرے اور لے لے مسئلہ سفتاح لینا جائز ہے یا نہیں۔ مکروہ ہے سفتاح سفتاح کے جمع  
 ہے اور وہ یہ ہے یعنی اس طرح پر قرض دینا ہے کہ راہ کا خوف جاتا رہے جس طرح ہتھی ایک

شہر سے دوسرے شہر کو بھیجتے ہیں یعنی ہندوئی لکھنے والا کتاب ہے کہ میرا وہ پینفلان شخص کے اوپر ہے تو میان جگہ پر وہ دیر سے اور ہندوئی کے ذریعہ سے فلان شہر میں فلان شخص سے وصول کر لے اگر ایسا کرے تو جائز ہے مگر باکراہت تحریر

## کتاب الصلح

صلح کے مسائل

صلح کو صلح چاہے تین طرح پر ایک بسکوت دوسرے باقرار تیسرے باعکار مینون طرح صلح کرنا جائز ہے مسئلہ وہ صلح کہ اقرار سے ہو اسکا کیا حکم ہے۔ یہ بیع کا حکم میں ہوگی اگر مال کی مال کے ساتھ ہو اور اگر مال سے کسی نفع کے ساتھ ہو تو حکم اسکا مانند اجارہ کے ہوگا مسئلہ وہ صلح کہ بسکوت اور انکار سے ہو تو اسکا کیا حکم ہوگا۔ وہ مدعا علیہ کے حق میں بمنزلہ فدیہ قسم کے ہوگی اور مدعی کے حق میں نہاوضہ ہوگی مسئلہ اگر کسی مکان کے ساتھ صلح کرے تو شفع کا شفع واجب ہوگا یا نہیں۔ شفع درست ہوگا اور اگر مکان کا دعویٰ کیا اور مدعی علیہ نے سکوت یا انکار کے بعد صلح کر لی تو اس مکان میں شفع نہیں ہو سکتا مسئلہ اگر اقرار سے صلح کرے پھر اس چیز میں یعنی متنازع فیہ میں کوئی استحقاق اسکے جز کا ظاہر ہو تو مدعی علیہ اس استحقاق کے حصہ کے موافق جو متنازع فیہ میں ہے۔ مدعی سے اپنا عوض دیا ہوا لوٹائے مسئلہ اگر سکوت یا انکار سے صلح کرے اور پھر متنازع فیہ میں کوئی استحقاق ظاہر ہو۔ تو مدعی کو واجب ہوگا کہ عوض کو واپس کر دے اور پھر خصوصیت استحقاق سے کرے مسئلہ اگر کوئی شخص دعویٰ کرے کہ اس مکان میں میرا حق ہے اور کچھ ظاہر ذکر کرے تو یہ دعویٰ اسکا درست ہوگا یا نہیں۔ درست ہوگا مسئلہ اگر صلح کرے کسی عوض پر اور متنازع فیہ مکان ہو اور کوئی استحقاق اس مکان کے بعض حصہ میں ظاہر ہو تو مدعی علیہ کو نہیں پوچھنا ہے کہ عوض میں سے کچھ پھرے اسوجہ سے کہ ہو سکتا ہے کہ وہ حق کر چکا وہ دعویٰ کرتا ہے مکان میں باقی رہا ہو مسئلہ صلح مال کے دعویٰ اور نفقت اور جنابت عدا اور سوأ سے جائز ہے مگر حدود اور قصاص میں ناجائز ہے۔ مسئلہ اگر



کوئی مرد دعوے کرے کسی عورت پر کہ یہ میری بی بی ہے اور عورت منکر ہووے پھر وہ بچہ مال دیکر اس دعوے کی صلح کرے تو جائز ہے یا نہیں۔ جائز ہے اور وہ مال عورت کے حق میں خلع ہوگا اور لیکن اگر کوئی عورت کسی مرد پر دعوے کرے کہ یہ میرا شوہر ہے اور وہ شوہر منکر ہووے اور مرد اس دعوے پر کچھ خرچ کرے تو ناجائز ہے مسئلہ جو صلح کہ نفس سے کچھ اس صلح کو کاہے پر حمل کرے۔ معاوضہ ہر گز نہ کریں بلکہ یوں کہہیں بعض نے لیا اور بعض چھوڑ دیا مثلاً اس شخص کے ایک شخص پر ہزار روپیہ کھڑے تھے پھر پانسو کھوٹے پر صلح کرے تو ایسا ہے کہ اپنا بعض حق چھوڑ دیا مسئلہ ایک شخص کے ایک شخص پر ہزار روپیہ نقد لینا پھر وہ ایک سال کی محنت دے دے تو جائز ہے کہ نہیں۔ جائز ہے اور یہ یوں ہے کہ نفس حق کو محنت دیدے اور اگر ہزار روپیہ نقد لینا ہو پھر اشرفی پر صلح کرے اور ایک سال کی محنت دی جائز نہیں ہے مسئلہ اگر ہزار روپیہ کھوٹے زید کے عہد پر بچے پھر زید نے کھڑے پانسو روپیہ پر صلح کر لی تو جائز ہے یا نہیں۔ جائز نہیں ہے مسئلہ اگر کسی شخص نے بڑا اجازت مدعا علیہ کے صلح کی تو جائز ہے یا نہیں۔ اس مسئلہ کی چار صورتیں ہیں تین صورتیں ایسی ہیں کہ جائز ہے اور چوتھی صورت یہ ہے کہ موقوف ہو لیکن وہ تین صورتیں کہ درست ہیں یہ ہیں۔ صلح کرے اور ضامن ہو جائے۔ یا صلح کرے کسی معین مال پر تو اسکا سپرد کار لازم ہوگا۔ یا جس مال پر صلح کی ہے خود سپرد کرے اور اگر یوں کہے کہ صلح کی میں نے ہزار روپیہ کے ساتھ اور کفیل نہ ہووے اور معین نہ کرے اور سپرد بھی نہ کرے تو یہ موقوف ہوگی اگر مدعی قبول کرے تو لازم ہوگا کہ مال کو ادا کرے اور اگر اجازت مذکورہ جائز نہیں ہے مسئلہ اگر دو شخصوں کا مرض ایک شخص پر ہو پھر ایک ان میں سے اپنے حصہ کے ساتھ صلح کرے ایک کپڑے پر تو دوسرا شریک کیا کرے۔ دوسرے کو اختیار ہے چاہے دیندار سے رجوع کرے کہ حصہ اپنا لے لے اور چاہے نصف کپڑا شریک سے لے لے اور باقی جو رہے گا وہ دونوں کا ہے مگر وہ شریک چارم قرض اسکو دیوے تو اب کپڑا نہیں لے سکتا مسئلہ لیکن اگر شریک

پنا حصہ نقد نے تو دوسرے شریک کو پہنچتا ہے کہ اپنا حصہ اس سے لے یا نہیں پہنچتا کہ  
یہاں شک و جہاز ہے کہ اس وصول شدہ میں سے نصف لے لے پھر دونوں شخص اس باقی کو بھی  
میں مسئلہ اگر ایک شریک نے اپنے حصہ کا اسباب خرید کیا تو دوسرے شریک کو جائز ہے  
کہ وہ شریک سے چھارم قرض کا تاوان مسئلہ اگر دو شخصوں نے شرکت میں بیع سلم کی ہو پھر  
ان میں سے اپنے حصہ کی اس المال پر صلح کرے تو جائز ہے یا نہیں۔ امام ابو حنیفہ اور صفیہ  
کے نزدیک ناجائز ہے اور امام ابو یوسف کے نزدیک جائز ہے مسئلہ اگر ایک ترکہ مقتدر یا  
اسباب کئی وارثوں کے درمیان ہے پھر ایک وارث صلح کرے کہ اسے اور وارثوں سے  
درپے یا سونے کے ساتھ تو جائز ہے قلیل ہو یا کثیر مسئلہ ترکہ چاندی ہو تو سونے پر صلح  
کرنا اور سونا ہو تو چاندی پر صلح کرنا جائز ہے معالج علیہ قلیل ہو یا کثیر اور اگر ترکہ چاندی ہو تو  
سنا بھی ہو پھر صلح کرے سونے کے ساتھ یا چاندی کے ساتھ تو جائز ہے یا نہیں۔ اسوقت  
جائز ہوگا کہ مصالح علیہ اسکے حصہ اسی جنس سے زائد ہوتا کہ جنس کے مقابل ہو جائے اور زیادتی  
باقی کے مقابل صلح کریں اتھرو سونے کے ساتھ کہ جتنا اسکے حصہ میں آوے اور زیادتی  
بھی دین تو سونا سونے کے مقابل ہو اور زیادتی چاندی کے مقابل ہو اور اگر سونا اسکے  
حصہ سے کم دینگے تو جائز نہوگا۔ مسئلہ اگر ترکہ کو لوگوں پر بانٹتی ہو دے پھر ایک وارث  
دوسروں سے صلح کرے کسی مال کے ساتھ اس خسر کا پر کہ لوگوں پر جو روپیہ ہے وہ تھا  
ہوگا جائز ہے یا نہیں ہے مگر جب کہ دین داروں کو اپنے حصہ سے بری کرے۔ + +

## کتاب البیہ

بیہ کے مسائل

بیہ کس چیز سے درست ہوتی ہے۔ ایجاب و قبول سے۔ پوری کس چیز سے ہوتی ہے۔  
قبضہ کرنے سے۔ چیز کے بخشینے کو بیہ کہتے ہیں مسئلہ اگر سوہب لہنی جبکو چیز بختی جائے  
وہ پہلے جائز و واجب کے بیٹے بختی والے کی دی ہوئی چیز پر قبضہ کرے تو جائز ہو یا نہیں۔

جس جگہ چیز دی گئی ہے اگر اسی جگہ قبضہ کرے تو جائز ہے دوسری جگہ جائز نہیں ہے مگر وہاں ہب کی اجازت سے مسئلہ یہ کس کس چیز سے ہوتی ہے۔ وہاں ہب یوں کہے کہ ہب کیا میں نے تجھ کو یا دوسرے کو دلا میں نے تجھ کو یا مالک کر دیا میں نے تجھ کو یا میں نے یہ کھانا کھانے کے واسطے دیا تجھ کو یا اسکو تیرا ہی کر دیا یا یہ چیز عمر بھر کے واسطے دی تجھ کو یا یہ کپڑا تیرے واسطے ہے ان نفلوں میں ہب ہوگی اور اگر یوں کہے کہ سوار کیا میں نے تجھ کو اس جانور پر اگر نیت ہب کی ہوگی تو ہب ہو جائے گا ورنہ عاریت ہوگا مسئلہ مشترک چیز کو ہب کرنا جائز ہے یا نہیں۔ اگر وہ چیز تقسیم قبول کر سکتی ہے تو جائز نہیں ہے مگر جب کہ تقسیم کی ہوئی ہو اور وہ چیز کہ جو قیمت قبول نہ کرے اور مشترک ہو اسکا ہب جائز ہے مثلاً بیسے کنواں مسئلہ اگر کسی گھر کا کوئی حصہ کہ تقسیم شدہ نہ ہو یہ کہے تو جائز ہے یا نہیں۔ یہ ہب فاسد ہے یا ان اگر تقسیم کر کے موہوب لے کر دے تو جائز ہے مسئلہ اگر آٹا گیہون میں اور تیل تلون میں ہب کرے تو جائز ہے یا نہیں۔ یہ ہب فاسد ہے اگر گیہون کو آٹا کر کے اور تلون کا تیل نکال کر دے تو بھی جائز نہیں ہے مسئلہ اگر چیز ہب کی موہوب لے کے ہاتھ میں ہو تو دین کے ساتھ ملک ہو جائیگی یا نہیں۔ ہو جائیگی مثلاً اگر کوئی چیز زید کی عمرو کے ہاتھ میں ہو اور پھر زید نے اس چیز کو کہ عمرو کے ہاتھ میں تھی ہب کر دی تو اس صورت میں بحد ہب کر دینے کے عمرو مالک ہو جائے گا دوسرے قبضہ کی حاجت نہوگی ایسے ہی اگر باپ لڑکے کو کوئی چیز دے تو مرنے کے ساتھ ہی لڑکا مالک ہو جائے گا دوسرے قبضہ کی حاجت نہیں ہے مسئلہ اگر کسی اجنبی کے لڑکے کو کوئی چیز ہب کرے اور وہ لڑکا صغیر ہو یعنی بے سمجھ ہو تو اس کے باپ کے قبضہ کرنے سے یہ پوری ہو جائے گی یا نہیں۔ ہو جائیگی مسئلہ اگر کوئی شخص کسی یتیم کو کوئی چیز ہب کرے اور وہ بے سمجھ ہو کہ ہب پر قبضہ نہیں کر سکتا ہے تو اسکا بردار یا والد یا قبضہ کرے تو جائز ہے یا نہیں۔ جائز ہے مسئلہ اگر دو شخص ایک شخص کو ایک مکان مشترک ہب کریں تو جائز ہے یا نہیں۔ جائز ہے اور اگر ایک شخص دو عھدوں کو کوئی

مکان دے تو امام ابو حنیفہ کے نزدیک جائز نہیں ہے۔ اور امام ابو یوسف کے نزدیک جائز ہے مسئلہ اگر کسی اجنبی کو کوئی چیز ہبہ کرے تو اسکو پھیر سکتی ہیں یا نہیں۔ پھیر سکتی ہیں اگر جب تک کہ یہ چیز موہوب لے کے ہاتھ میں ہو اور اگر موہوب لے کے قبضہ سے جاتی رہی ہو یا اس میں کوئی چیز زیادہ ملگنی ہو جیسے گھی یا اس میں ستمو ملا دیا یا زمین بلغ یا مکان بنا لیا یا ہبہ کی چیز موہوب لے کے ہاتھ سے جاتی رہے مثلاً فروخت کر ڈالی ہو یا اسنے کسی دوسرے کو ہبہ کر دی ہو یا تلف ہو تو ان صورتوں میں نہیں پھیر سکتا ہے اور اگر اپنی ذمی رحم یعنی قرابت والے کو دیا ہے یا شوہر نے بی بی کو یا بی بی نے شوہر کو دیا ہے تو بھی کسی طرح نہیں پھیر سکتا ہے مسئلہ اگر کسی غیر شخص کو کوئی چیز ہبہ کی پھر موہوب لے دیا ہے کہ اسکو اپنے ہبہ کے عوض میں لے لے یا یوں کہ کر اپنے ہبہ کا بدل لے لے یا یوں کہ کر اپنے ہبہ کے مقابلہ میں لیلے اور پھر واہب اسے قبضہ کر لے تو واپس کر لینا ساقط ہوگا یا نہیں۔ ساقط ہو جائے گا یعنی ہبہ کی ہوئی چیز واپس نہیں کر سکتا ہے مسئلہ اور وصیت عوض اگر آدمی بیہوش کوئی مستحق ہو تو آدمی عوض پھیر سکتا ہے یا نہیں۔ پھیر سکتا ہے اور اگر عوض میں کوئی آدمی کا مستحق پیدا ہو تو واہب آدمی کو ہبہ لے کر پھیر سکتا ہے یا نہیں۔ اسوقت پھیر سکتا ہے کہ باقی عوض کو بھی پھیر دے یعنی موہوب لے کر دوسرا آدمی واپس کر دے مسئلہ واپس کرنا ہبہ کو درست ہے یا نہیں۔ دو طور سے ایک حکم کے ساتھ اور دوسرے موہوب لے کر رضا مندی سے مسئلہ اگر ہبہ کا عین موہوب لے کے پاس سے تلف ہو جائے اور پھر اس بیہوش کوئی مستحق پیدا ہو تو مستحق موہوب لے کر واپس لے لے گا اور موہوب لے کر واپس لے لے گا اور ہبہ نہیں لے سکتا ہے مسئلہ اگر ایک شخص نے بشرط عوض کے کوئی چیز ہبہ کی تو دونوں عوضوں پر قبضہ شرط ہوگا اور جب قبضہ کر لیں تو عقد ہبہ درست ہوگا اور حکم اسکا مثل حکم بیع کے ہوگا یعنی بیب عیب اور خیار ردیت کے پھیر سکتا ہے اور تنسیخ کی شفعہ واجب ہوگی مسئلہ عری جائز ہے یا نہیں۔ جائز ہے مگر لے کے واسطے اس کی

اسی پر فرمایا

حیات تک اور بعد اسکے مرنے کے اسکے وارثوں کے واسطے مسئلہ قبی جائز ہے یا نہیں۔  
 امام ابو حنیفہ اور محمد کے نزدیک باطل ہے اور امام ابو یوسف کے نزدیک جائز ہے مسئلہ  
 عمری اور قبی کیا چیز ہیں۔ عمری اسکو کہتے ہیں کہ کوئی شخص کسی شخص سے کہے کہ جب تک زندہ ہے  
 یہ چیز تیری ہے اور قبی اسکو کہتے ہیں کہ کوئی شخص دو شخصوں سے کہے کہ جو کوئی تم دونوں میں  
 زیادہ بے گایہ چیز خاص اسکی ہے مسئلہ صدقہ شل بہ کے ہے یا نہیں۔ شل بہ کے ہو گا  
 درست ہو گا مگر قبضہ کے ساتھ اور ایسی ہی مشترک چیز کو تقسیم کو قبول کر سکتی ہو بے تقسیم کو  
 صدقہ کرنا جائز نہیں ہے مسئلہ اگر ایک چیز میں کو دو فقیر و پیر صدقہ کریں تو جائز ہے یا نہیں۔  
 جائز ہے مسئلہ صدقہ کو پھیر سکتے ہیں یا نہیں۔ نہیں پھیر سکتی ہیں مسئلہ اگر کوئی شخص اپنے  
 مال کے صدقہ کرنے کی منت مانی تو کیا واجب ہو گا۔ اس شخص مال کا صدقہ کرنا واجب ہو گا  
 اگر جس مال میں زکوٰۃ واجب ہوتی ہے مسئلہ اگر کوئی شخص منت مانے کہ اپنے ملک کو صدقہ  
 کرے تو کیا واجب آئے گا۔ واجب ہو گا کہ تمام مال اپنا صدقہ کرے مگر استقراء رکھ لے کہ اپنے اور  
 عیال کے اوپر خرچ کرے اسوقت تک کہ کوئی کسب کرے اور اس کسب سے جب دوسرا  
 مال حاصل ہو تو جو قدر نفقہ کے واسطے رکھ لیا تھا فقیر و ن کو دیدے

## کتاب الوقف

وقف کے مسائل

واقف کی ملک وقف سے کب منقطع ہوتی ہے۔ امام ابو حنیفہ کے نزدیک دو چیزوں سے  
 ایک قاضی کے حکم سے یعنی جب قاضی اسکی وقیفہ پر حکم کرے۔ دوسرے وفات کے  
 ساتھ معلق کرنا مثلاً یوں کہے کہ جب میں مر جاؤں تو مکان وقف ہے مسئلہ اگر خیرین  
 کب وقف ہوتی ہیں کہ جو نقل نکر سکیں جیسے پل اور مسافر خانہ اور مسجد اور کھوان وغیرہ  
 امام ابو یوسف کے نزدیک واقف کے وقفے کہتے کے ساتھ اسکی ملک نائل  
 ہو جائیگی یعنی جو وقت کے کہ وقف کیا میں نے اسوقت ملک سے نائل ہو جائے گی اور

مذہب کے نزدیک وقف کرنے سے واقف کے ملک سے زائل ہوگی اس وقت تک کہ متولی  
 کے سپرد کرے جب وقف اس اختلاف علماء سے درست ہووے تب واقف کے  
 ملک سے باہر آویگا اور موقوف علیہ کے ملک میں نہ آئیگا یعنی جس شخص پر وقف کیا ہے وہ  
 اس وقف کو نہ فروخت کر سکتا ہے نہ ہبہ کر سکتا ہے نہ ہمن کر سکتا ہے مسئلہ  
 وقف مشترک کا جائز ہے یا نہیں۔ امام ابو یوسفؒ کے نزدیک جائز ہے اور امام محمدؒ کے نزدیک  
 بائز نہیں ہے مسئلہ وقف کس چیز سے پرانا ہوتا ہے۔ طرفین کے نزدیک وقف کا خیر  
 یہی طرح کرے کہ وہ جہت ہرگز منقطع نہوے مثلاً کہ وقف کیا میں نے ان فقیر و پیر  
 کو یہ جہت یعنی یہ صورت منقطع کی ہے کیونکہ ممکن ہے کہ کبھی وہ فقیر نہ رہیں بلکہ یوں کہے کہ  
 جب یہ فقیر نہ رہیں تو وہ سے فقیر و نکو پونچے تو یہ صورت غیر منقطع کی ہے اور امام ابو یوسفؒ  
 کے نزدیک اگر اخیر وقف کو ایسی صورت کا ہو کہ منقطع ہو جائے بھی جائز ہے کیونکہ اگر وہ صورت  
 نہ ہے گی تو بعد اسکے امام یوسفؒ کے نزدیک اور فقیر و پیر وہ شے موقوفہ وقف کی جائے گی  
 مسئلہ اگر اپنی زمین اور بیل اور غلام وقف کرے تو جائز ہے یا نہیں۔ امام ابو یوسفؒ کے  
 نزدیک جائز ہے۔ واجب وقف میں یہ ہے کہ اسکے حاصل کو اول اسکی عارت میں صرف  
 زمین اگرچہ واقف نے شرط نہ کی ہو۔ مسئلہ اگر ایک مکان اپنے اولاد کے رہنے کے  
 واسطے وقف کرے تو جائز ہے یا نہیں۔ جائز ہے مسئلہ مرمت اس مکان کی کس پر  
 واجب ہوگی۔ اس شخص پر کہ جو ائین رہتا ہے لیکن اگر وہ انکار کرے یا محتاج ہو جائے  
 اور قدرت بنانے کی نہ ہو تو قاضی اس مکان کو کرایہ پر دیوے اور کرایہ سے اس کی  
 مرمت کراوے اور بعد مرمت کرانے کے رہنے والے کے سپرد کرے مسئلہ اگر  
 مکان موقوفہ کی کوئی دیوار یا دالان ٹوٹ جائے تو اسکی اینٹ مٹی کو کیا کرے۔ اگر  
 مرمت میں حاجت ہو تو اسکے بنانے میں صرف کرے اور اگر مرمت کی حاجت نہ تو نگاہ  
 رکھے مینے محفوظ رکھے جو وقت تک کہ مرمت کی ضرورت ہو اور مستحقون پر تفسیر کرنا جائز نہیں ہے

مسئلہ اگر واقع اپنے نفس پر وقت کرے یا ولایت اسکی اپنے واسطے کرے جائز ہے یا نہیں۔ امام ابو یوسفؒ کے نزدیک جائز ہے مسئلہ اگر کوئی شخص مسجد بنائے تو اسکے ملک سے کب باہر ہوگی اسوقت کہ اسکو موراستہ کے اپنے سے جدا کر دے اور لوگوں کو نماز کی اجازت دیجاسے پس جبکہ ایک شخص نے بھی نماز اسیں پڑھ لی تو مسجد ہو گئی اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک یہاں بھی اسکے کہنے کے ساتھ ہی اسکے ملک سے باہر ہو جائیگی اگر وہ اسطرح کے کہ اس زمین یا مکان کو میں نے مسجد کیا مسئلہ اگر کوئی شخص سقایہ بنائے یا سازخانہ یا کوئی مکان لوگوں کی آمد رفت کے واسطے یا کسی زمین کو مقبرہ کے واسطے وقت کرے تو اسکے ملک سے کب خارج ہون گی۔ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک جب قاضی حکم کرے اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک جو وقت کما اسیوقت باہر ہو جائیگی اور امام محمدؒ کے نزدیک جو وقت سقایہ سے پانی پین اور مسافر خانہ میں مسافر ٹھہریں اور مقبرہ میں کسی کو دفن کریں اس کے ملک سے خارج ہو جائے گی

## کتاب الغصب

غصب یعنی چھین لینے کے مسائل

اگر کوئی کسی چیز کو غصب کرے یعنی چھین لے اور اسکے پاس سے تلف ہو گئی تو کیا واجب ہوگا اگر وہ شلی ہو تو مثل واجب ہوگا یعنی شلی وہ ہے کہ اسکا مثل دوسرا ہو جیسے گیلہوں اور جو وغیرہ ہوں وگرنہ قیمت واجب ہوگی مسئلہ غاصب یعنی چھین لینے والا اگر کوئی چیز غصب کرے تو اُس پر کیا ہوتا ہے۔ اگر عین منسوب یعنی وہ چیز کہ چھین لی ہے برقرار ہو تو پھر وہی اگر غاصب منکر ہو جائے اور کہے کہ وہ چیز تلف ہو گئی تو قاضی اسکو قید کرے یہاں تک کہ اگر اسکے پاس ہے تو قبول دے ورنہ اسکا بدل واجب ہوگا مسئلہ کس چیز کے چھیننے کو غصب کہتے ہیں اس چیز کو کہ جو ایک جگہ سے دوسری جگہ نقل کر کے جیسے گھڑا اور ٹوٹی اور کپڑا وغیرہ یا جوان کی مانند ہوں مسئلہ اگر کوئی رہن غصب کرے اور پھر وہ

ملف ہو جائے یعنی دیا میں لکھائے تو اس پر تادان واجب ہوگا یا نہیں شیخین کے نزدیک  
 تادان واجب نہیں ہوگا اور امام محمد کے نزدیک واجب ہوگا مسئلہ اگر کسی شخص نے کوئی اسباب  
 نقلی غصب کیا پھر وہ اس کے پاس سے تلف ہو گیا تو اس کے فاس سے ہوا ہو یا نہ ہوا ہوا اتفاق  
 تادان واجب ہوگا اور اگر نقصان ہو جائے گا تو نقصان کا بھی ضمان واجب ہوگا مسئلہ  
 اگر کوئی شخص کسی کی بکری بلا اجازت ذبح کر ڈالے تو ضمان واجب ہوگا یا نہیں مالک کو اختیار  
 ہوگا چاہے زندہ بکری کی قیمت اس سے لے لے اور وہ بکری ذبح کی ہوئی اسکو ویدے اور  
 اگر چاہے تو وہ بکری ذبح کی ہوئی لے لے اور اسکا نقصان طلب کرے اور نقصان اسکا  
 رہے کہ زندہ بکری کی قیمت قراندین اور ذبح کی ہوئی بکری کی قیمت لگائیں پھر جو کچھ ذبح  
 کی ہوئی کی قیمت ہو وہ منہا کر کے باقی لے لے مسئلہ اگر غاصب کسی کے کپڑے کو غصب کر  
 بھاڑ ڈالے تو کیا واجب ہوگا۔ اگر ایسا بھاڑ ہے کہ وہ کچھ کام میں آسکتا ہے تو اسقدر  
 نقصان واجب ہوگا کہ بقدر بھاڑ ہے اور اگر ایسا بھاڑ ہے کہ وہ کام میں نہیں آسکتا  
 تو پوری قیمت واجب ہوگی مسئلہ اگر عین معصوب غاصب کے پاس بدل جائے مثلاً کوئی  
 جانور چھین لیا تھا تو اسکو ذبح کر کے بھونایا یا پکایا یا گیسون چھین کر پیس ڈالے یہ سب مالک  
 کے ملک سے منقطع ہو جائیں گی اور مالک کی ملک سے باہر آئیں گی یعنی مالک کو نہیں پختیا  
 کہ ان اسباب کا عین لیوے بلکہ قیمت ان کی غاصب پر واجب ہوگی اور غاصب کو  
 جائز نہیں ہے کہ ان کو کھائے جب تک عوض نہ دے دے مسئلہ اگر کسی شخص نے سونا  
 اور چاندی غصب کر کے اشرفی اور روپیہ بنائے تو انکا حکم کیا ہوگا۔ امام ابو حنیفہ کے نزدیک  
 مالک کی ملک منقطع ہوگی اور صاحبین کے نزدیک مالک کی ملک منقطع ہو جائے گی  
 یعنی امام ابو حنیفہ کے نزدیک ہو سکتا ہے کہ مالک وہی اشرفی اور روپیہ لے لے  
 اور صاحبین کے نزدیک اشرفی اور روپیہ سونا چاندی کا عین نہیں ہے بلکہ اسکا مثل  
 اس سے لے لے مسئلہ اگر کسی مکان کی کوئی کڑی چھین کر عدلت بنائے تو مالک کی ملک



اُس سے منقطع ہوگی یا نہیں منقطع ہو جائے گی اور غاصب پر اسکی قیمت واجب ہوگی مسئلہ  
اگر کسی نے کسی کی زمین چھین کر اُس میں عمارت بنائے یا پیرنگ لگائے تو غاصب پر کیا واجب  
ہوگا۔ عمارت اور درختوں کو اگھیر کر زمین خالی کر کے مالک کے سپرد کرے مسئلہ اگر درختوں  
کی اگھیرنے سے اور عمارت کے گرانے سے زمین کا نقصان ہو تا ہو تو قیمت درختوں اور  
عمارت کی غاصب کو دی یا نہیں۔ پوچھا ہے کہ دیدے اور درخت اور عمارت اسکی  
ملک ہو جائے گی مسئلہ اگر کسی نے کسی کا کپڑا چھین کر رنگ لیا یا ستون غصب کر کے  
روغن میں ملائے تو کیا واجب ہوگا۔ مالک کو اختیار ہوگا چاہے سفید کپڑے کی قیمت  
اور ستون کی قیمت لے لے اور وہ کپڑا اور ستون اسکو دیدے اور چاہے کپڑا رنگا ہوا ایک قیمت  
رنگ کی واپس کرے اسی طرح ستون ملے ہوئے لے اور قیمت تیل کی دیدے مسئلہ اگر کسی نے  
کسی کا مال چھین لیا اور وہ اس کے پاس سے جاننا یا تو قیمت میں کسکا قول معتبر ہوگا۔ قسم  
ساتھ غاصب کا قول اور اگر مالک گواہ پیش کرے تو اسکا قول مانا جائے گا مسئلہ اگر وہ چیز  
گم شدہ غاصب کو پھر ملے اور وہ قیمت جو اُس سے پہلے لے چکا ہے تو اسکا کیا حکم ہوگا۔  
اگر تادان مالک کے قول پر یا مالک کے گواہوں کے روئے یا غاصب کے انکار قسم پر لیا گیا  
تو جائز ہوگا کہ وہ چیز غاصب کو دی جائے اور مالک کو کچھ اختیار نہ ہوگا اور اگر غاصب نے تادان  
اپنے قول پر قسم کے موافق دیا ہوگا تو اس صورت میں مالک کو اختیار ہوگا کہ چاہے وہ چیز  
اسکو چھڑ دے اور چاہے تو عوض جو کہ لے چکا ہے واپس کر کے اپنا اسباب پھر لے  
مسئلہ شکار اگر ایک شخص نے ایک باغ غصب کر لیا ہو پھر اُس باغ سے پھل پھلادی حاصل  
ہوئی یا ایک گائے غصب کی اور وہ بچہ جنی یا لونڈی غصب کی اور اُسکے لٹکا پیدا ہوا  
تو یہ زیادہ چیزیں کسکی ہوں گی۔ یہ چیزیں غاصب کے پاس امانت رہیں گی اگر غاصب کے پاس  
بلا تعدی تلف ہو جائیں گی تو تادان واجب نہ ہوگا مگر یہ غاصب ظلم کے ساتھ اُن کو ہلاک  
کرے یا یہ کہ مالک طلب کرے اور غاصب نہ دے اگر اس صورت میں ہلاک ہوں گی تو

خاصہ تاوان دار ہوگا مسئلہ اگر کسی نے ایک ہونڈی غصب کے اور اس ہونڈی کے بچہ پیدا ہوا اور بسبب بچہ کے اسکی قیمت میں نقصان آیا تو وہ نقصان غاصب پر واجب ہوگا یا نہیں اگر لڑکے سے نقصان پورا ہو جائے تو کچھ واجب نہ ہوگا یعنی مثلاً قیمت اس ہونڈی کی ہزار روپیہ تھی اور جب بچہ پیدا ہوا تو پانچ سو کی رہ گئی اور وہ بچہ کہ پیدا ہوا ہے پانچ سو روپیہ کا ہے تو کچھ بھی واجب نہ ہوگا اور اگر لڑکا اپنی ماں کے نقصان کو پورا نہیں کر سکتا ہے تو اس کی کیا غصب خاصہ ہوگا مسئلہ اگر کوئی مسلمان کسی دسے کی شراب یا سورت تلف کر ڈالے تو تاوان واجب ہوگا یا نہیں۔ واجب آئیگا اور اگر دسے کسی مسلمان کے یا مسلمان مسلمان کی شراب یا سوچین کر ضائع کر ڈالے تو تاوان مذکور پر واجب ہوگا نہ مسلمان پر۔

## کتاب الودعیت

امانت کے مسائل

ودعیت یعنی امانت کا کیا حکم ہے یعنی اگر امانت دار یعنی امین کے پاس سے جاتی ہے تو امین تاوان دار ہوگا یا نہیں۔ اگر اپنے فعل سے تلف نہیں کی ہے تو تاوان دار نہ ہوگا مسئلہ امانت کی حفاظت کون کرے۔ اول امانت دار پھر اسکے چھ میال ہوں مسئلہ اگر سوائے میال کے یعنی گھر والوں سکھ اور کسی دوسرے کو دیدے کہ حفاظت کرے اور پھر وہ امانت تلف ہو جائے تو تاوان واجب ہوگا یا نہیں۔ تاوان واجب ہوگا مگر امانت دار کو کوئی عذر ہووے جیسے امانت دار کے گھر میں آگ لگ جائے اور وہ اس امانت کو ہسایہ گے گھر میں پھینک دے یا اس کشتی میں سوار ہو اور وہ کشتی ڈوبنے لگی اور وہ اس امانت کو دوسری کشتی میں ڈال دے اگر اس کشتی میں وہ امانت تلف ہو جائے گی تو تاوان دار نہ ہوگا مسئلہ اگر کوئی شخص امانت کے مال کو اپنے مال میں ملجھ جائے کہ جہانہ کر سکے جیسے روپیہ روپیہ میں ملجھا ہے تو تاوان دار نہ ہوگا یا نہیں۔ تاوان دار نہ ہوگا۔ مسئلہ اگر مالک امین سے امانت طلب کرے اور وہ انکار کرے اور دینی پر قنود۔

مین تصرف کرے مسئلہ ملتقط کو یعنی پانے والے کو جائز ہے یا نہیں کہ اگر تقيط لڑکے ہو تو اسکا  
 کیمین نکاح کر دے یا لڑکا ہو تو اسکے واسطے بی بی کرے۔ جائز نہیں ہے مسئلہ تقيط کا واسطے  
 بی بیہ پر قبضہ کرنا جائز ہے یا نہیں بھی جائز ہے کہ اسکو کسی پیشہ و کو پیشہ سیکھنے کے واسطے پھر دکر دی اور فرد کسی لڑکا

## کتاب الملقط

بہی ہوئی چیز کے مسائل

لقط کیا چیز ہے۔ امانت ہے اور لقط وہ ایک چیز ہے کہ کسی کو گری ہوئی یا بی تو وہ امانت  
 ہوگی اگر پانے والا گواہ کر دے کہ میں اس چیز کو اٹھاتا ہوں کہ حفاظت کروں گا اور اس کے  
 مالک کو سپرد کر دوں گا مسئلہ گری ہوئی چیز کے واسطے کئی روز تک نہ کرے۔ اگر گرم شدہ چیز  
 دس درم سے کم کی ہو دے تو چند روز تک اسکو پھراے اور کئے کہ یہ کسی چیز ہے تاکہ مالک  
 معلوم ہو سکے اور اگر دس درم کی ہوے تو ایک ماہ یا زیادہ تک پھراے اور سنادی کرے  
 اور اگر دس سے زیادہ ہے تو سال بھر یا زیادہ تک شہور کرے اگر مالک ظاہر نہ ہو تو خیرات کر دی  
 مسئلہ اگر خیرات کر دیوے اور پھر مالک ظاہر ہو تو اسکا کیا حکم ہوگا۔ مالک کو اختیار ہوگا چاہے  
 اسکی خیرات کر دینے پر راضی ہو جائے اور چاہے اس خیرات کو قبول نہ کرے اور پانے  
 والے سے تاوان لے لے مسئلہ اگر پانے والا بلا اجازت قاضی کے پائی ہوئی چیز پر خیر  
 کرے اور صاحب لقط ظاہر ہو دے تو اسکو پونچتا ہے کہ صاحب لقط سے خرچ کیا ہوا دیوے۔  
 نہیں پونچتا ہے لیکن اگر قاضی کے اجازت سے نفقہ کرے تو جو کچھ خرچ کیا ہوگا وہ صاحب  
 لقط کے ذمہ دین ہوگا اور اس سے لے لے مسئلہ پائی ہوئی چیز کو اجارہ دینا جائز  
 ہے یا نہیں۔ اگر قاضی مصلحت دیکھے اجارہ پر دیوے یعنی جبکہ خوف ہو کہ اسکی قیمت نفقہ  
 مستغرق ہوگی اور اگر وہ شے قابل اجارہ نہیں ہے اور نفقہ قیمت سے بڑھنے کا خوف ہے تو  
 اسکو فروخت کرے اور قیمت نگاہ رکھنے کا حکم دے اور اگر نفقہ مین مصلحت دیکھے تو حکم  
 دے اور وہ صاحب لقط کے ذمہ ہوگا مسئلہ زمین صل اور زمین حرم کا لقط ایک سا ہوگا

یا نہیں۔ ہر جگہ کا ایک سا ہوگا مسئلہ اگر کوئی شخص دعویٰ کرے کہ یہ لفظ میرا ہے اسکو  
دین یا نہیں۔ زمین جب تک کہ اپنے ملک کے گواہ پیش نہ کرے مسئلہ اگر کوئی علامت  
کے ساتھ دعویٰ کرے کہ اس میں ہے تو پانے والے پر سپرد کرنے میں جبر کرین یا نہیں  
بائز ہے کہ مالک کو دیدی لیکن سپرد کرنے میں اسپر جبر نہ کرین مسئلہ پانے والے کو پانی ہونے  
پینے سے نفع حاصل کرنا جائز ہے یا نہیں۔ اگر مالدار ہے تو جائز نہیں ہے اور اگر محتاج ہے تو  
جائز ہے مسئلہ پانے والا پانی ہونے پر چیز کو اپنے باپ اور بیٹے اور بی بی کو نذر کرے  
تو جائز ہے یا نہیں اگر مالدار ہوں تو ناجائز ہے اور جو محتاج ہوں تو جائز ہے۔

## کتاب الخنثی

خنثی کے مسائل

خنثی کسکو کہتے ہیں۔ اس شخص کو کہ جس میں مرد اور عورت دونوں کی علامتیں ہوں یعنی  
اسکی ذکر بھی ہو اور فرج بھی ہو ایسے شخص کو خنثی کہتے ہیں مسئلہ خنثی کا حکم کیا ہے یعنی  
مردوں میں شمار کیا جائے گا یا عورتوں میں۔ اگر ذکر سے پیشاب کرتا ہے تو مرد سمجھا جائیگا  
اور اگر فرج سے پیشاب کرتا ہے تو عورت گنا جائے گا مسئلہ اگر دونوں مقام سے  
پیشاب کرتا ہے تو اسپر کیا حکم ہوگا۔ غور کرین کہ پہلے کس جانب سے پیشاب نکلتا ہے  
اگر ذکر سے پہلے آتا ہے تو مرد ہوگا اور اگر فرج سے پہلے نکلتا ہے تو عورت ہوگی مسئلہ  
اگر دونوں جانب سے برابر ہو تو امام ابو حنیفہ فرماتے ہیں لا علم لی فیہ لیک یعنی  
نہجکو اس میں علم نہیں ہے اور زیادہ کا اعتبار نہیں ہے اور صاحبین کے نزدیک بہت سے  
پیشاب کا آنا مستحب ہے یعنی جس راہ سے پیشاب زیادہ ہوگا اسکا حکم کیا جائے گا  
مسئلہ اگر خنثی باغ ہو اور اسکی دائرہ نکلتے اور عورت سے صحبت کرے اسکا کیا حکم ہو  
اسکا حکم مثل مرد کے ہوگا اور اگر چھاتیان ابھر آئیں عورتوں کی طرح یا اسکی چھاتیوں  
سے دو دو برابر آمد ہو یا حیض آئے یا حاملہ ہو جائے یا مرد اس سے صحبت کر سکے تو اسکا

دینا جائز نہیں ہے مگر عاریت دینا جائز ہے جبکہ وہ شے اختلاف متعل سے متغیر نہ ہو مسئلہ اگر وہ پیر  
 استثنائی اور کیل اور قول کے چیز عاریتہ دی تو اسکو عاریت نہیں کہیں گے بلکہ فرض ہوگا  
 اگر کسی شخص کی زمین عاریت ہووے پھر جسکے پاس وہ زمین عاریت تھی اسے اس زمین  
 میں درخت لگائے یا کوئی مکان بنایا تو جس نے عاریتہ دی ہو وہ اپنی عمارت کو واپس کر سکتا ہے  
 یا نہیں جائز ہے کہ اپنی زمین واپس کر لی اور جبکہ عاریتہ دی ہے اس سے کہے کہ اپنے  
 درخت اور مکان اکچھڑے مگر اس صورت میں کہ عاریتہ کے واسطے کوئی وقت مقرر نہ کیا  
 ہو اور اگر کوئی وقت مقرر کیا ہوگا اور اس سے پہلے زمین نامی کر اسے لگا تو جسقدر درخت یا مکان  
 ناقص یا اسکی قیمت کا تاوان دار ہوگا مسئلہ عاریت کی اجرت کس پر واجب ہوگی یعنی اگر وہ  
 عاریت ایسی ہو کہ مزدور کے ذریعہ سے مالک کے مکان پر پونے تو اسکی مزدوری کس پر  
 واجب ہوگی۔ مستحیر پر یعنی عاریت لینے والے پر واجب ہوگی مسئلہ اور ایسی ہی اجرت  
 ٹھیکہ کی عین کے ٹھیکہ لینے والے پر ہے اور ایسے ہی غصب کے واپس کرنے کی اجرت  
 غاصب پر واجب ہے یعنی جو کہ غاصب نے غصب کی تھی اور وہ بھاری ہے تو مالک تک  
 پونچانی کی مزدوری غاصب پر ہوگی مسئلہ اگر ایک شخص نے ایک شخص کا گھوڑا عاریت  
 لیا اور پھر اس گھوڑے کو مالک کے اصطبل میں باندھ دیا تو عاریت سے بری الذمہ ہوگا یا  
 نہیں۔ بری الذمہ ہو جائے گا یعنی اگر وہ گھوڑا اصطبل سے تلف ہو جائے تو مستحیر پر کچھ  
 واجب نہ ہوگا مسئلہ ایسے ہی اگر کوئی شخص نے گیا ہو مثل طشت اور آفتاب کے اور پیالہ  
 وغیرہ کے پھر انکو مالک کے گھر میں رکھے اور اس کے سپرد کر دے تو بھی ذمہ داری سے  
 خارج ہو جائے گا مسئلہ لیکن اگر امانت کو مالک کے گھر میں رکھے اور اس کے سپرد کرے  
 اور وہ تلف ہو جائے تو امانت کی قیمت کے برابر تاوان دار ہوگا۔

قیضہ آزاد ہوگا یا غلام لقیضہ آزاد ہوگا اور نفقہ اسکو میت المال سے دیا جائے گا مسئلہ قیضہ  
 اسکو کہتے ہیں۔ اس لئے کہ کوئٹے میں کہ جسکے بابا پ اور دادا ظاہر نہیں اور وہ ایک صغیر  
 ہو لا وارث کسی نے پایا ہو مسئلہ اگر ایک شخص نے کسی لقیضہ کو کسی کوچہ سے اٹھایا تو دوسرے  
 کو پوچھتا ہے کہ اسکے ہاتھ سے لے لے؟ کسی کو نہیں پوچھتا ہے کہ اسکے ہاتھ سے لے لے  
 مسئلہ اگر کوئی شخص دعوے کرے کہ یہ میرا لڑکا ہے قول اسکا معتبر ہوگا یا نہیں قول  
 اسکا معتبر ہوگا اور نسب ثابت ہوگا مسئلہ اگر وہ شخص دعوے کریں تو کسکا قول معتبر ہوگا۔  
 قول اسکا معتبر ہوگا کہ جو اس لئے کے بدن کی کوئی علامت بیان کرے مسئلہ اگر کوئی  
 لڑکا مسلمانوں کے شہر یا گاؤں میں پایا جائے اور پھر کوئی ذمی دعوے کرے کہ یہ میرا لڑکا  
 ہے تو اسکا کیا حکم ہے یعنی نسب ثابت ہوگا یا نہیں۔ نسب ثابت ہوگا مگر وہ لڑکا مسلمان  
 ہوگا مسئلہ اگر کوئی لڑکا ذمیوں کے غلام میں پایا جائے یا اس کے کسی گاؤں یا آتش پرستوں  
 کے عبادت خانہ میں یا نصاریٰ کے گرجا میں تو اسکا کیا حکم ہے۔ وہ ذمے ہوگا بشرطیکہ  
 پانے والا ذمی ہو اور اگر ذمی مسلمانوں کے غلام میں پائے یا مسلمان ذمیوں کے غلام میں پائے  
 تو یاسمین روایات مختلف ہیں تو مبسوط کی کتاب اللقیضہ میں اعتبار رکھا ہے اور کیا لقیضہ  
 کے ایک نسخہ میں اعتبار پانچواں لایقہ قیضہ ما بعد کا تابع ہوگا اور یہی روایت مخبرین سامعہ سے  
 ہے کہ پانے والے کا اعتبار ہوگا اگر مسلمان پائے تو مسلمان ہوگا اگر ذمیوں کے غلام میں  
 ہو یا مسلمانوں کے اور اگر ذمی پائے تو ذمی ہوگا اگرچہ دارالاسلام میں ہو اور کتاب الدعویٰ  
 کے بعض نسخوں میں یوں ہے کہ اعتبار اسلام کا ہوگا پانے والا کوئی ہو مسئلہ اگر کوئی  
 شخص دعوے کرے کہ یہ لڑکا میرا ہے نسب ثابت ہوگا یا نہیں۔ ثابت ہوگا مگر لڑکا آزاد  
 ہوگا مسئلہ اگر کوئی شخص دعوے کرے کہ یہ لقیضہ میرا غلام ہے یقین کرینگے یا نہیں  
 اسکا اعتبار کیا جائے گا یعنی اسکا دعوے قبل ہوگا مسئلہ اگر لقیضہ کے ساتھ کوئی مال  
 بھی پایا جائے تو وہ مال کسکا ہوگا۔ وہ مال لقیضہ کا ہوگا پانے والے کا ہوگا کہ اس مال

ہو وے اور اس کے بعد وہ امانت جاتی رہے تو امین تاوان دار ہو گیا یا نہیں۔ تاوان دار ہوگا  
 ان اگر سپرد کر دینے پر قادر نہ تھا اور وہ چیز تلف ہو گئی تو ضامن نہ ہوگا مسئلہ اگر مال امانت  
 کا بے فعل امین کے اسکے مال میں مل گیا ہو تو اس کا کیا حکم ہوگا۔ صاحب امانت اور امین دونوں  
 شریک ہو جائیں گے مسئلہ اگر امین اس مال میں سے کچھ اپنے خرچ میں لائے اور پھر اسی قدر  
 اسیں ملا دے کہ جتنا خرچ کیا تھا پھر اسکے بعد وہ مال امانت کا تلف ہو گیا تو اس کا کیا حکم  
 ہے۔ تاوان دار ہوگا مسئلہ اگر امین امانت میں تعدی کرے مثلاً امانت میں چلی نور ہو اور  
 اسپر سواری کرے یا کپڑا ہو تو اس کو پہنے یا غلام ہو اور اس سے خدمت لے یا اس  
 امانت کو دوسرے کے پاس امانت رکھے اور اس کے بعد پھر اپنے پاس رکھے اور پھر بعد ازاں  
 تعدی کے تلف ہو جائے تو امین تاوان دار ہو گیا یا نہیں۔ تاوان دار نہ ہوگا مسئلہ  
 اگر صاحب امانت امانت طلب کرے اور امین منکر ہو جائے اور پھر اقرار کرے کہ امانت  
 تیری میرے پاس ہے اس صورت میں ضمان سے بری نہ ہوگا جب تک مالک کو وہ شے  
 نہ دے مسئلہ امین کو امانت سفر میں اپنے ساتھ لیجانا جائز ہے یا نہیں۔ اس مسئلہ کی  
 تین صورتیں ہیں ایک میں جائز ہے اور ایک میں ناجائز اور ایک صورت میں اختلاف ہے  
 جائز کی صورت یہ ہے کہ امانت میں کوئی بوجہ اور وزن نہ ہو اور راہ بھی بخوف ہو یا اتفاق  
 جائز ہے کہ سفر میں لیجائے اور صورت ناجائز کی یہ ہے کہ امانت بھاری اور وزنی ہو کہ  
 بے بار برداری کے نہ لی جاسکے اور راہ بھی بخوف نہ ہو ناجائز ہے اور جس صورت میں اختلاف  
 ہے وہ یہ ہے کہ امانت وزنی ہو اور راہ بخوف ہو امام ابو حنیفہ کے نزدیک جائز ہے کہ  
 سفر میں لی جائے اور صاحبین کے نزدیک جائز نہیں ہے کہ لی جائے مسئلہ اگر  
 دو شخص کسی کے پاس امانت رکھیں پھر ایک ان میں سے طلب کرے تو اس کو پوچھتا ہے  
 کہ اپنا حصہ لے لے۔ امام ابو حنیفہ کے نزدیک نہیں پوچھتا ہے یہاں تک کہ دونوں شخص حاضر  
 ہوں اور صاحبین کے نزدیک جائز ہے کہ اپنا حصہ لے لے مسئلہ اگر کوئی شخص دو شخصوں کے

پاس امانت رکھے اور ان میں ایک دوسرے کی اجازت سے حفاظت کرے تو جائز ہے یا نہیں  
 جائز ہے لیکن اگر یہ امانت ایسی ہے کہ تقسیم ہو سکتی ہے تو جائز نہیں ہے بلکہ تقسیم کر کے  
 الگ الگ محفوظ کرین اور اگر وہ ایسی چیز ہے کہ تقسیم نہیں ہو سکتی ہے تو جائز ہے کہ ایک  
 کے حکم سے دوسرا رکھوا لی کرے مسئلہ اگر امانت رکھنے والا امین سے کہے کہ اس  
 امانت کو اپنی بی بی کے پاس رکھ اور اس نے اپنے بی بی کے پاس رکھ دی اور پھر وہ تلف ہو گئی تو  
 وہ ضامن ہو گا یا نہیں۔ نہیں ہو گا اگر بغیر اس کے رکھے چارہ نہیں مسئلہ اگر کہے کہ اس گھر میں  
 محفوظ رکھ یا اس کو ٹھہری میں اور وہ دوسرے مکان میں لے گیا اور امانت ضائع ہو گئی تو  
 تاوان الی ہو گا یا نہیں اگر ایک کو ٹھہری میں سے دوسرے ایسی کو ٹھہری میں رکھی ہو کہ وہ دونوں  
 کو ٹھہریاں ایک ہی مکان میں ہوں تو ضامن نہ ہو گا اور اگر دوسرے گھر میں لے گیا اور تلف  
 ہو گئی تو تاوان دار ہو گا۔

## کتاب العاریۃ

مانگی ہوئی چیز کے مسائل

عاریت کیا چیز ہے۔ ہمارے علماء کے نزدیک بے کسی عوض کے کسی شے کی منفعت کا مالک  
 کہ دینا مسئلہ وہ کون سے الفاظ ہیں کہ جن سے عاریت درست ہوتی ہے۔ الفاظ ماضیہ  
 سے مثلاً یون کے کہ یہ چیز میں نے تجکو مانگے دی یا سواری تجکو سوار ہونے کے واسطے دی  
 یا گھر رہنے کے واسطے دیا یا یہ غلام خدمت کے واسطے دیا اور ان الفاظ سے مراد یہ نہ ہو  
 بلکہ عاریت ہو مسئلہ آیا عاریت دینے والے کو جائز ہے کہ عاریت کی چیز کو واپس  
 لے۔ جائز ہے جو قوت چاہے پھر لے مسئلہ اگر عاریت یعنی مانگی ہوئی چیز مستعیر یعنی  
 جسکو عاریت دی ہے اس کے پاس سے جاتی رہے تو وہ تاوان دار ہو گا یا نہیں۔ اگر بے تعدی  
 کے تلف ہوئی ہے تو تاوان واجب نہ ہو گا اور اگر تعدی سے تلف ہوئی ہے تو تاوان  
 واجب ہو گا مسئلہ مستعیر کو جائز ہے کہ عاریت کی چیز کو کرایہ پر دے دے۔ کرایہ وغیرہ پر



حکم مثل عورت کے ہوگا مسئلہ الزان علامتوں سے کوئی علامت ظاہر نہ تو اسکا کیا حکم ہے  
اسکا حکم خنثی شکل کا ہوگا اور وہ نماز میں مردوں کے صف کے پیچھے اور عورتوں سے آگے  
کھڑا ہوگا اور اگر اسکے پاس مال ہو تو ایک لونڈی اسکی خدمت کرنے کے واسطے خرید کر لے  
اور اگر وہ مالدار نہ ہو تو حاکم وقت بیعت المال سے لونڈی خرید کرے اور اسکا خدمت کرے اگر لونڈی کو  
فروخت کر کے قیمت پھر بیعت المال میں داخل کر دی مسئلہ مثلاً ایک شخص مر گیا اور اس سے  
ایک لڑکا اور ایک خنثی چھوڑا تو میراث انکو کیونکر تقسیم ہوگی امام ابو حنیفہ کے نزدیک لڑکی  
کے حکم میں ہوگا یعنی میراث کے تین حصے کر کے دو لڑکے کو دینے جائیں اور ایک خنثی کو  
اور صاحبین کے نزدیک خنثی کو نصف میراث پسر کی اور نصف میراث دختر کی دی جائے گی  
اور یہی قول سبھی کا ہے اور اختلاف کیا صاحبین نے خنثی کے قول کے قیاس میں امام  
ابو یوسف فرماتے کہ اس کے سات حصے کئے جائیں چار لڑکی کو اور تین خنثی کو دیے جائیں  
اور امام محمد فرماتے ہیں کہ اس میراث کے بارہ حصے کیے جائیں سات لڑکے کو اور پانچ  
خنثی کو۔ دلیل امام ابو یوسف کی یہ ہے کہ ترکہ ان کے درمیان میں سات حصے ہوتا  
ہے کیونکہ خنثی ایک طرح سے لڑکا ہے اور ایک طرح سے لڑکی اور یہ دونوں صورت جمع  
نہیں ہو سکتی ہیں پس نصف میراث پسر کو دینے چاہئے اور پسر کا نصف دختر کو دینا  
چاہیے اور وہ حساب سات سے کم میں نہیں ہو سکتا ہے مثلاً اگر وہ صورت فرض چار  
ان سات میں سے لڑکیوں سے اگر خنثی بھی لڑکا ہو تو وہ بھی چار لیتا اور جو وہ خنثی لڑکی  
ہوئی تو بمقابلہ لڑکے کے کہ جس نے چار لئے ہیں دو لیتے تو اب چار لڑکے لے گیا اور اسکا  
نصف کو دو میں لڑکی نے لئی اور نصف اس دو کا یعنی ایک کہ جو باقی باوہ بھی خنثی کو ملنا  
چاہیے اور دلیل امام محمد کی یہ کہ ترکہ درمیان ان کے بارہ ہام محال ہے اس صورت  
میں سات لڑکے کے اور پانچ خنثی کے اس واسطے کہ اگر خنثی لڑکا ہو تو بارہ میں چھ پاتا  
اور اگر لڑکی ہو تو بارہ میں سے چار پاتا تو اب خنثی ایک وجہ سے تو چار پاتا ہے اور ایک

وہ جسے چھ تو اب چار تو سچین ہی ہیں اور دو کی تقسیم میں مشکل ہے ایک وجہ سے پاسکتا ہے اور ایک وجہ سے نہیں پاسکتا ہے یعنی لڑکا ہونے کی صورت میں پاسکتا ہے اور درصورت لڑکی ہونے کے نہیں پاسکتا تو وہ دو سہام جو باقی رہے انکا نصف ایک ہے تو چار وہ اور ایک یہ ملکر خشتی کے پانچ سہام ہوئے اور ایسے ہی لڑکا بھی آٹھ سہام ہوئے اور ایک وجہ سے چھ اور اُسکے بھی چھ سچین ہیں اور دو میں مشکل ہے پس ان دو کو بھی نصف نصف کریں تو ایک سالان دو میں کا زیادہ کیا جائے لڑکے کے چھ پر تو کل سات سہام لڑکے کے ہوں گے

## کتاب المفقود

نامہ شخص کے مسائل

اگر کوئی شخص غائب ہے اور نہیں معلوم ہے کہ وہ زندہ ہے یا مر گیا ہے تو اُسکے مال کا کیا حکم ہے قاضی کو چاہیے کہ ایک امین مقرر کرے تاکہ اُسکے مال کی محافظت کرے اور جو روپیہ اس کا یا مفتی ہوا اُسکو وصول کرے اور اُسکے بال بچہ نہ خرچ کرے اُسی مال سے اور اُسکی بی بی میں اور اس میں جدائی نہ دے یعنی محتاج ثانی کا حکم نہ دے جب تک ایک سو بیس برس گزر نہ جائیں از مرقم اب نوے پرتوی ہے۔ اور جب ایک سو بیس پورے ہو جائیں پیدائش کے روز سے تب اُسکے وفات پر حکم کرے اور اُسکی عورت کو حکم دے کہ عدت میں بیٹھے اور جو مال ہوا اُسکو موجودہ وارثوں میں تقسیم کرے اور جو اس سے پہلے مر گیا ہو اس کو غائب کے مال سے ملٹ نہیے

## کتاب الابق

بجائے غلام کے مسائل

اگر کوئی بھاگے ہوئے غلام کو پکڑ کر اُسکے مولیٰ کے پاس پہنچائے تو اجرت کا مستحق ہو گا یا نہیں اور اگر تین رات دن کی راہ ہو یعنی جہان سے پکڑ کر لایا ہے یا زیادہ تو چالیس درم

اُجرت مولیٰ پر واجب ہون گی اور اگر تین رات دن سے راہ کم ہوگی تو اسی حساب سے  
 مستحق ہوگا مسئلہ لیکن اگر قیمت اُس غلام کے صرف چالیس ہی درم ہوں یا چالیس سے بھی  
 کم ہوں تو کیا واجب ہوگا۔ کل قیمت غلام کی واجب ہوگی مگر ایک درم یعنی ایک درم کم اُس  
 غلام کی قیمت لانے والے کو دینا چاہیے مسئلہ غلام کے پکڑنے والے کو مستحب کیا ہے  
 جس وقت پکڑنا چاہے تو لوگوں کو گواہ کرے کہ میں اس غلام کو اس واسطے پکڑتا ہوں کہ اس کے  
 مالک کے سپرد کروں گا مسئلہ اگر رہن کیا ہو غلام بھاگ جائے اور کوئی اسکو پکڑ لے  
 تو مزدوری کس پر واجب ہوگی یعنی راہن پر یا مہن پر۔ مہن پر واجب ہوگی کہ لانے  
 والے کو اُجرت ملے اور غلام کو ملے

## کتاب احوال الاموات

دوران زمین کے مسائل

اس کتاب میں مردہ زمین کے زندہ کرنے کا بیان ہے اور زندہ کرنے سے وہ زمین اسکی  
 ملک ہو جاتی ہے مسئلہ مردہ زمین کون سی ہے۔ وہ زمین مردہ ہے یعنی ویران کہ اُس  
 زمین سے فائدہ حاصل نہ کر سکیں بسبب پانی نہ ہونے کے یا پانی کی زیادتی سے یعنی کھیتی  
 کے قابل نہ ہو اور عربی میں ایسی کو موات کہتے ہیں مسئلہ زمین موات کتنے طرح کی ہے۔  
 دو طرح کی عادی اور دوسری مملوک عادی غیر مملوک کو کہتے ہیں۔ اور مملوک وہ ہے کہ مالک  
 ہووے اور معلوم نہ ہو کہ یہ زمین کسکی ہے اور اس زمین کو آبادی سے استغناء دوری ہو کہ  
 دیندی پر کھڑے ہو کر چلائے تو آواز نہ سنی نہ جائے مسئلہ اگر چاہے کہ ویران زمین کہ جس کو  
 اوسراور بنجر کہتے ہیں اسکو آباد کرے یعنی کھیتی کے قابل ہو تو بادشاہ وقت سے اجازت  
 کی حاجت ہے یا نہیں۔ امام ابو حنیفہ کے نزدیک حاجت ہے اور صاحبین کے نزدیک  
 نہیں ہے۔ فائدہ اس مسئلہ کا یوں معلوم ہوتا ہے کہ مثلاً کسی شخص نے مردہ زمین کو آباد  
 سلطان کے زندہ کیا تھا امام ائمہ کے نزدیک یہ زمین اسکی ملک نہوگی اور صاحبین کے نزدیک

اسکی ملک ہو جائے گی مسئلہ مسلمان اور ذمی زمین موات کے زندہ کرنے میں ایک سے  
 دین یا نہیں۔ ایک سے دین مسئلہ اگر کوئی شخص مردہ زمین کو اپنے قبضہ میں لائے تو تین  
 برس تک اگر اسی زمین کو آباد کیا ہو تو بادشاہ کو جائز ہے کہ وہ زمین اس سے لے کر کسی  
 دوسرے شخص کو دے دے مسئلہ جو زمین کے گاون کے قریب ہو اسکا زندہ کرنا جائز ہے یا  
 نہیں۔ جائز نہیں ہے کیونکہ وہ جگہ گاون والوں کے چرانے کے واسطے ہے مسئلہ  
 اگر کوئی شخص جنگل میں کنواں کھودے تو اس کنوین کے واسطے حرم ہوگا یا نہیں۔ ہوگا  
 کھودے ہوگا غور کریں اگر وہ کنواں جس چلانے کے واسطے ہے تو اسکا حرم ساٹھ گز کا ہوگا  
 اور اگر گاسے بکری کے پانی پلانے کے واسطے ہے یعنی ہاتھ سے پانی کھینچا جاتا ہے تو اسکا  
 حرم چالیس گز کا ہوگا اور اگر پیٹر ہوگا تو اسکا حرم تین سو گز کا ہوگا اور ایک روایت میں  
 پانسو گز کا ہوگا۔ حرم کنوین کے اس پاس کی زمین کو کہتے ہیں۔ از مترجم کنز میں مطلق کنوین  
 کے واسطے چالیس گز ہے مسئلہ اگر کوئی شخص چاہے کہ حرم میں کوئی کنواں کھودے تو  
 اسکو منع کریں یا نہ کریں۔ اسکو منع کرنا چاہیے مسئلہ اگر ذات یا جملہ کسی جگہ سے ہٹے  
 تو اسین کی زمین کا زندہ کرنا جائز ہے یا نہیں۔ اگر ایسا ہٹ گیا ہے کہ پھر ہر سال میں  
 پانی نہیں آئیگا تو جائز ہے اور اگر پانی پھر اپنی جگہ پر آجائے تو جائز نہیں ہے مسئلہ  
 اگر ایک نہر ہے کسی کی زمین میں تو اس نہر کے واسطے حرم ہوگا یا نہیں امام ابو حنیفہ  
 کے نزدیک نہیں مگر یہ کہ مدعی گواہ پیش کرے اور صاحبین کے نزدیک جو وقت کہ نہر کو  
 صاف کرے تو نہر کے ڈالنے کے واسطے مسنات یعنی ڈولین اور پٹری صاحب فہم  
 کے واسطے ہونا کہ جو یہ جمل کے

## کتاب المادون

ابواب فی زمین غلام سائل

مادون اسکو کہتے ہیں۔ مادون اسکو کہتے ہیں کہ جس غلام کو اس کے مولیٰ نے خرید و فروخت

کی اجازت دی ہو کہ چھاپے کرے مثلاً کسی چیز کو بہن کر لینا اور بہن رکھ دینا وغیرہ اور یہ اجازت عام ہے مسئلہ اگر اجازت عام نہ ہے یعنی صرف ایک ہی کام کی اجازت دے مثلاً بڑی کے یا بقالی کے یا جوان کے مانند تو ماذون ہوگا یا نہیں۔ کل میں ماذون ہوگا لیکن اگر صرف ایک ہی چیز کے خریدنے کا حکم دیا ہے تو ماذون ہوگا یا نہیں۔ ماذون نہیں ہوگا مسئلہ اقرار ماذون کا قرض اور غصب میں جائز ہے مسئلہ اگر غلام ماذون اپنا عمل کرے یا اپنے غلام کا یا نوٹری کا نکل کر دے یا کسی غلام کو مکاتب کر دے یا آزاد کھنڈے یا کوئی چیز بہہ کرے کسی عوض کے ساتھ یا بے عوض کے جائز ہے یا نہیں یہ سب ناجائز ہے مگر یہ کہ کسی کو ہمان کرے کہ اسے اس غلام کو ہمان کیا ہو یا تھوڑا سا کھانا بلکہ تحفہ کسی کو دیوے تو جائز ہے مسئلہ ماذون کا قرض اس کے نفس کے متعلق ہے یعنی اسکو فروخت کرے ہاں اگر اسکا مالک ادا کرے تو کچھ ضرور نہیں کہ اسکو فروخت کرے اور اگر مالک قرض نہ دے تو اس کے عوض فروخت کیا جائے اور اسکی قیمت قرضخواہ تقسیم کر لیں اگر پھر بھی کچھ باقی ہے تو اس کے آزاد ہونے کے بعد اس سے وصول کرین مسئلہ اگر ماذون غلام کو مولیٰ فروخت کرے تو جائز ہے یا نہیں۔ جائز ہے مسئلہ غلام ماذون کو اذن سے مغزول کرنا جائز ہے یا نہیں۔ جب تک اہل بازار کو اطلاع نہ ہو مغزول ہوگا مسئلہ اگر مولے مر جائے یا مرتد ہو جائے اور عار عرب میں جائے تو غلام اذن سے مغزول ہوگا یا نہیں۔ ہو جائے گا مسئلہ اگر مالک ماذون غلام کو نصف سے روکے اور پھر غلام اقرار کرے کہ یہ چیز دوسرے کی ہے تو درست ہے یا نہیں۔ امام ابوحنیفہ کے نزدیک جو کچھ اس کے پاس ہے مال میں سے اس کے ساتھ اقرار درست ہے مسئلہ اگر غلام ماذون کے ذمہ قرض لازم ہو جائے اور وہ اسقدر ہے کہ اس کے پاس کا مال اور نیز غلام کی قیمت قرض کو پوری نہ ہو تو اس غلام کا مال مولے کے ملک ہوگا یا نہیں بلکہ ہوگا مسئلہ اگر مولیٰ غلام ماذون کو آزاد کرے تو آزاد ہوگا یا نہیں۔ امام ابوحنیفہ کے

نزدیک آتا و نہیں ہوگا اور صاحبین کے نزدیک آزاد ہو جائے گا اور نیز جو کچھ ماذون کے پاس ہے وہ مولے کے ملک ہوگا مسئلہ اگر غلام ماذون کوئی چیز مولیٰ کے ہاتھ فروخت کرے تو جائز ہے یا نہیں۔ جائز ہے مگر اس صورت سے کہ قیمت مثل ہو یا زیادہ ہو اگر نقصان سے یعنی کمی کے ساتھ فروخت کرے گا تو جائز نہیں ہے مسئلہ اگر مولے اپنے غلام ماذون کے ہاتھ کوئی چیز فروخت کرے تو جائز ہے یا نہیں۔ جائز ہے اگرچہ مثل قیمت کے ساتھ فروخت یا نقصان کے ساتھ مسئلہ اگر مولے اپنے غلام ماذون کے ہاتھ کوئی چیز فروخت کرے اور شہن بر قبضہ کرنے سے پہلے وہ چیز اسکے سپرد کر دے تو اسکا حکم کیا ہوگا۔ یہ بیع جائز ہے اور قیمت مولیٰ کی باطل ہوگی یعنی جاتی رہے گی۔ از ستر جم کیونکہ غلام مولیٰ کا قرضدار نہیں ہو سکتا ہے مسئلہ اگر غلام ماذون کے ہاتھ کوئی اسباب فروخت کیا تو اس اسباب کی قیمت وصول کرنے کے واسطے روک رکھنا جسکو ہندی میں دبار کھنا کہتے ہیں جائز ہوگا یا نہیں۔ جائز ہے مسئلہ اگر مولے نے اپنے غلام ماذون کو آزاد کیا اور اسکے اوپر قرض تھا تو آزادی اسکی جائز ہے یا نہیں۔ جائز ہے مگر مولیٰ ضامن ہوگا اس غلام کی قیمت کے ساتھ یعنی بقدر قیمت کا وہ غلام ہوگا اسقدر قیمت قرضخواہ ہو سکودے اسپر بھی جو کچھ باقی ہے تو اس غلام سے طلب کریں۔ مسئلہ اگر لونڈی ماذونہ کے مولے سے لڑکا پیدا ہو تو وہ لونڈی بچہ پیدا ہونے سے اذن سے معزول ہوگی یا نہیں۔ معزول ہو جائے گی مسئلہ اگر کوئی شخص ولی ہو کر کسی لڑکے کو تجارت کی اجازت دے تو اسکا کیا حکم ہے۔ اسکا حکم خرید و فروخت میں مثل ماذون غلام کے ہے

## کتاب المزارعۃ

کیمی کے مسائل

عقد مزارعت کرنا جائز ہے یا نہیں۔ امام ابو حنیفہ کے نزدیک جائز نہیں ہے اگرچہ شہر طکی ہوتسائی کے ساتھ یا چوتھائی کے ساتھ اور صاحبین کے نزدیک جائز ہے اور چارویں

تین وجہ وہ ہیں کہ جائز ہے اور ایک وجہ یہ ہے کہ جائز نہیں ہے لیکن وہ تین وجہ یہ ہیں کہ جائز ہیں۔  
 ہیں کہ عقد شریعت کا کرین کہ ان دو شریک میں سے ایک کی زمین اور تخم اور وہ دوسرے  
 کی طرف سے بیل اور کھیتی کا کام یا زمین ان میں سے ایک کی ہو اور بیل اور تخم اور کھیتی کا کام  
 دوسرے کی طرف سے ہو اور یا زمین اور بیل اور تخم ایک کے طرف سے ہوں اور کام دوسرے  
 کی طرف سے یہ تینوں وجہ جواز کی ہیں اور وہ وجہ کہ جائز نہیں ہے یہ ہے کہ زمین اور  
 بیل ان میں سے ایک کے ہوں اور تخم اور کام دوسرے کا ہو یا جائز نہیں ہے باطل ہے اور  
 امام ابو حنیفہ کے نزدیک کسی وجہ سے بھی جائز نہیں ہے کہ جو چھپے بیان کین مسئلہ  
 مزارعت بے مدت جائز ہے یا نہیں۔ جائز نہیں ہے مدت معلوم ہونی چاہیے اور جو کچھ  
 غلہ حاصل ہو ان میں تقسیم کیا جائے لیکن اگر شریکین کہ ایک ان میں سے مقدار  
 معلوم کے ساتھ مثلاً سو من گیہوں یا ہزار من جوئے لے جائز نہیں ہے مسئلہ اگر مزارعت  
 درست ہو گئی ہو تو حاصل اُسی شریک پر تقسیم ہو گا کہ جو عقد مزارعت میں ٹھہر گیا ہو گا مسئلہ  
 اگر کھیتی میں کوئی چیز پیدا ہوئی ہو تو محنت کرنے والے کے واسطے کیا واجب ہو گا۔ کچھ بھی  
 واجب نہ ہو گا مسئلہ اگر مزارعت کا معاملہ کسی طرح آپس میں فاسد ہو جائے تو کھیتی کس کی  
 ہو گی۔ جس کا تخم تھا اور اگر تخم زمین کے مالک کی طرف سے ہو تو محنت کرنے والے کے واسطے  
 مزدوری مثل واجب ہو گی اور وہ مزدوری مثل مقدار مشروط سے تجاوز نہ کرے اور امام محمد کے  
 نزدیک جو کچھ مزدوری مثل ہو پوری دین اور اگر تخم کام کرنے والے کا ہو تو صاحب زمین کو  
 کرایہ مثل زمین کا واجب ہو گا مسئلہ اگر عقد مزارعت کے بعد تخم والا تخم ریزی سے انکار کرے  
 تو اس پر کرین یا نہیں۔ جہزہ کرین۔ مسئلہ۔ اگر دونوں عقد کرنے والوں  
 سے کوئی مرجائے تو مزارعت باطل ہو گی یا نہیں۔ باطل ہو جائے گی مسئلہ اگر مدت  
 مزارعت کی گزر گئی اور ابھی کھیتی کی نہ ہو تو مزارعت سے کیا واجب ہو گا۔ کسان کو زمین  
 کی اجرت مثل دینے ہو گی یعنی جو کچھ دہان کا معمول ہو کھیتی کے تیار ہونے تک مسئلہ

یعنی کے کرنے میں جو خرچ پڑے جیسے کاٹنے میں یا داین چلانے میں یا پانی دینے میں کتنی واجب ہوگا۔ حصہ کے موافق دو نوپڑ مسئلہ اگر شرط کر لی ہو کہ کھیتی کا پنج کام کرنے والے پر ہوگا جائز ہے یا نہیں۔ اس قسم کی مزارعت فاسد ہے۔

## کتاب المساقاة

شرکت میں پانی دینے کے سائل

اگر کسی شخص کو بیڑوں میں پانی دینے کے واسطے ساتھ کسی حصہ میوہ کے شریک کرے تو جائز ہے یا نہیں امام ابو حنیفہ کے نزدیک باطل ہے مثل مزارعت کے اور صاحبین کے نزدیک جائز ہے جو مدت معلوم ہو اور میوہ کی چیز کا نام رکھے مثلاً تسائی یا چونھائی وغیرہ مسئلہ شرکت مساقاة خرمنے کے درختوں اور انگور کے اور بیگیوں کے بیڑوں میں جائز ہے یا نہیں۔ ہر میوہ کو پانی دینے سے بڑھے اس میں جائز ہے اور اگر اسکا بڑھنا پودا ہو چکا ہو تو جائز نہیں ہے مسئلہ اگر شرکت پانی دینے کی فاسد ہو جائے تو کام کرنے والے کا کیا واجب ہے۔ ضروری مثل واجب ہوگی مسئلہ شرکت پانی دینے کی مرنے سے کہ کسی کے باطل ہوگی یا نہیں۔ باطل ہوگی اور یہ شرکت عذر و ن سے بھی ٹوٹ جاتی ہے جیسے اجارہ عذر و ن سے ٹوٹ جاتا ہے

## کتاب النکاح

نکاح کے سائل

نکاح کس چیز سے معتقد ہوتا ہے۔ ایجاب و قبول سے جو دونوں لفظ ماضی ہوں مسئلہ اگر ایک لفظ ماضی ہو اور دوسرا مستقبل تو جائز ہے یا نہیں۔ جائز ہے مگر مستقبل سے مراد وہ ہے جو صیغہ امر میں پایا جاتا ہے جیسے ایک کے مجھ سے نکاح کرے اور دوسرا کے میں نے تجھ سے نکاح کر لیا مسئلہ نکاح بے گواہ کے درست ہوگا یا نہیں۔ درست نہیں ہوگا مرد و گواہوں کی گواہی سے اور گواہ دونوں مسلمان اور آزاد ہوں یا ایک



مرد اور دو عورتیں ہوں جب بھی جائز ہے مسئلہ اگر گواہ فاسق ہوں تو ان کے سامنے نکاح درست ہو گا یا نہیں۔ درست ہو گا اور امام شافعی کے نزدیک درست نہو گا مسئلہ اگر کوئی مسلمان کسی ذمی عورت سے دو ذمیوں کی گواہی سے نکاح کرے اور وہ عورت اہل کتاب سے ہو تو جائز ہے یا نہیں شیخین کے نزدیک جائز ہے اور امام غزالی اور امام شافعی کے نزدیک ناجائز ہے مسئلہ وہ عورتیں کہ جن سے نکاح کرنا جائز نہیں ہے کون کون سی ہیں۔ مان اور دایہ اور نائین اگرچہ دور کی ہوں اور بچہ اور اونچے بچے اور بھانجین بہنے بھائی اور بہن کی دختر اگرچہ بچے اور دو بہن کی ہوں۔ بیٹی اور اولاد کی دختر اگرچہ بچے کی ہے۔ ساس اور بی بی کی بیٹی اگر صحبت کرے ہو اور باپ دادا سے پردہ اسے کی بی بی اور لڑکے پوتے نواسہ کی بی بی یعنی بہو۔ اور جمع کرنا سکی دو بہنو کا اور جکا دو دمچیا ہوا اور اسکے بیٹے۔ مسئلہ جمع کرنا نکاح میں چھو بچی اور بھتیجے کا اور خال اور بھانجی کا جائز ہے یا نہیں۔ جائز نہیں ہے۔ جمع کرنا اپنی بی بی کے ساتھ اسکے بھانجی اور بھتیجے کا بھی ناجائز ہے اور اصل اس مسئلہ کی یہ ہے کہ جمع کرنا اذن و عورتوں کا جائز نہیں ہے کہ اگر ایک کو ان دونوں میں سے مرد فرض کریں تو دوسرے کو اسکے ساتھ نکاح کرنا جائز نہو۔ غرض اس طرح کی دو عورتیں جمع کرنا نکاح میں جائز نہیں ہے مسئلہ جمع کرنا اپنی بی بی کے ساتھ اسکے شوہر کی دختر جائز ہے یا نہیں۔ علماء اثلثہ کے نزدیک جائز ہے اور امام زفر اور ابن ابی لیلی کے نزدیک جائز نہیں ہے اگر کوئی شخص کسی عورت سے زنا کرے تو اسکی مان اور اسکی بیٹی اس پر حرام ہوں گی یا نہیں۔ حرام ہوں گی اور زانی و زانیہ میں حرمت مصاہرۃ ثابت ہوگی مسئلہ اگر کوئی شخص اپنی بی بی کو طلاق دے تو اسکی بہن کے ساتھ اسکی عدت میں نکاح کرنا جائز ہے یا نہیں۔ جائز نہیں ہے جب تک پہلے بی بی کی عدت پوری نہو جائے ایسی دو عورتوں کا جمع کرنا نکاح میں اور ایک دوسرے کی عدت میں جائز نہیں ہے مسئلہ کئی صورتیں ہیں کہ جن میں مرد کو ایک عورت کی عدت میں دوسرے کے ساتھ نکاح کرنا جائز نہیں ہے۔ چار ہیں۔ ایک یہ کہ کسی شخص چار عورتیں ہوں اور ایک کو

ان چار میں سے طلاق دے دینا اور چاہے کہ اسکی عدت میں دوسری سے نکاح کرے یا نہیں  
 نہیں ہے جب تک طلاق دی ہوئی عورت کی عدت پوری نہ ہو جائے اور دوسری  
 صورت یہ ہے کہ کوئی مرد اپنی بی بی کو طلاق دے اور چاہے کہ اسکی بہن سے نکاح کرے  
 تو یہ بھی جائز نہیں ہے تاوقتیکہ اسکی عدت پوری نہ ہو جائے اور تیسری صورت یہ ہے کہ کوئی  
 شخص اپنی آزاد بی بی کو طلاق دے اور پھر چاہے کہ نوذمی سے نکاح کرے یہ بھی جائز  
 نہیں ہے جب تک کہ آزاد بی بی کی عدت پوری نہ ہو جائے چوتھے یہ کہ کوئی شخص اپنے ام ولد  
 کو آزاد کرے اور اسکی بہن سے نکاح کرنا چاہے تو اسکی عدت میں جائز نہیں ہے مسئلہ  
 اہل کتاب سے نکاح کرنا جائز ہے یا نہیں۔ باتفاق جائز ہے مسئلہ صاحبہ سے نکاح کرنا جائز  
 ہے یا نہیں۔ اگر کسی نبی کے دین کی پیروی ہو اور اقرار کتاب اسکی کا کرے تو جائز ہے اور اگر ستارہ  
 پرست ہو اور کسی کتاب کو نہ مانتی ہو تو اس سے نکاح کرنا جائز نہیں ہے مسئلہ بت پرست اور  
 آتش پرست سے نکاح کرنا جائز ہے یا نہیں۔ جائز نہیں ہے مسئلہ اگر کوئی مرد احرام باندھی  
 ہو تو عورت احرام باندھی ہوئی سے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں جائز ہے لیکن نزدیکی  
 حالت احرام میں نہ کرنا چاہیے مسئلہ نکاح بی بی کی کرنا جائز ہے یا نہیں۔ اگر عورت  
 عاقلہ بالغہ ہو تو یحییٰ کے نزدیک جائز ہے اور امام محمد کے نزدیک نکاح اجازت ولی پر موقوف  
 رہے گا اور شافعی کے نزدیک ناجائز ہے مسئلہ جبر کرنا باکرہ اور بالغہ پر نکاح کے واسطے  
 جائز ہے یا نہیں۔ ہائے علماء کے نزدیک جائز نہیں ہے اور امام شافعی کے نزدیک جائز  
 ہے مسئلہ باکرہ کے نکاح میں اجازت کس چیز سے ثابت ہوتی ہے خاموش ہونے اور  
 بیٹھنے اور رونے سے اور اگر انکار کرے تو ولی اسکا نکاح کرے مسئلہ اجازت عورت سے  
 بیٹے کا دل کی کیونکر ثابت ہوتی ہے۔ زبانی کہنے سے اگر عورت کاملہ نکاح کے وقت خاموش  
 ہو جائے تو اجازت نسبی جیسے تک زبان سے اجازت نہ دے مسئلہ اگر بکارت باکرہ  
 کی کوئی یاد نہ رہے یا عمر زیادہ ہو جانے سے زائل ہو جائے تو اسکو مانند کنوار سی عورت کے

حنفیہ پوری دوری پوری کتاب کی تشریح میں لکھی ہوئی ہے

نکاح کرین یا پوری عورت کی طرح۔ تمام علماء کے نزدیک نقل کنواری کے مسئلہ اگر بکارت ہو  
 کے بسبب نہ انکی زائل ہوئی ہو تو اسکو کنواری کی طرح بیاہیں یا پوری عورت کی طرح۔ امام غزالی  
 کے نزدیک کنواری کی طرح اور صاحبین کے نزدیک پوری عورت کی طرح مسئلہ اگر کوئی عورت  
 کسی عورت پر دعویٰ کرے کہ تمکو میرے نکاح کی اپنے ساتھ خبر پونجی تھی تو بیچ ہو ہی تھی اور  
 عورت کے کہ میں نے انکار کیا تھا تو کسکا قول قبول ہوگا۔ عورت کا قول قبول کیا جائے گا  
 صاحبین کے نزدیک قسم کے ساتھ اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک بے قسم مسئلہ نکاح کے لفظ  
 سے درست ہوتا ہے۔ پانچ لفظوں سے ایک لفظ نکاح دوسرے لفظ تزویج تیسری تیلیک  
 چوتھے لفظ مہر پانچویں لفظ مہرتہ سے۔ اور لفظ اجارہ اور اعادہ اور اباحت سے درست  
 نہیں ہوتا ہے مسئلہ اگر کوئی شخص اپنی نابالغ لڑکی کا نکاح کرے یا اپنی نابالغ لڑکے کا  
 جائز ہے یا نہیں۔ جائز ہے باکرہ ہو یا نہ ہو مسئلہ اگر باپ و اب چھوٹے لڑکے لڑکی کا نکاح  
 کر دیں تو بالغ ہونے پر نسخ نکاح کا اختیار ہوگا یا نہیں ہوگا مسئلہ لیکن اگر چایا بھائی  
 وغیرہ نکاح کرین تو بالغ ہو کر اختیار ہوگا یا نہیں۔ طرفین کے نزدیک اختیار ہوگا اور امام  
 ابو یوسف کے دو قول ہیں ایک یہ ہے کہ جب بالغ ہو دیں تو انکو اختیار ہوگا چاہیں اسی نکاح  
 پر رہیں اور چاہیں نسخ کر دیں اور دوسرا قول یہ ہے کہ انکو اختیار نہ ہوگا یعنی جب بڑے  
 ہوں اور بالغ ہوں تو نکاح نہیں توڑ سکتی ہیں مسئلہ صغیر کو اور غلام کو اور دیوانہ کو نکاح  
 درست ہے یا نہیں۔ انکو ولایت نہیں ہو سکتی ہے یعنی یہ لوگ ولی نہیں ہو سکتے ہیں  
 ایسے ہی کافر بھی مسلمان کا ولی نہیں ہو سکتا ہے مسئلہ اگر کسی عورت کا کوئی ولی نہ ہو اور  
 اسکی مان اور داوی اسکا نکاح کر دیں تو جائز ہے یا نہیں۔ امام ابو حنیفہ کے نزدیک  
 جائز ہے اور صاحبین کے نزدیک ناجائز ہے مسئلہ اگر کسی عورت کا ولی نہ ہو تو اسکا ولی  
 جسے اسکو آزاد کیا ہے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں کر سکتا ہے مسئلہ اگر کسی عورت کے  
 والدی ہوں ایک بہت قریب کا اور ایک بہت دور کا جیسے بھائی حقیقی اور بھائی بھائی

تو کون علی اسکا علاج کرے۔ یعنی بھائی لکھو کہ بھائی حقیقی موجود ہو اور مقدار سفری دور ہو یا  
ایسی جگہ ہو کہ اس سے راستے پر چھتے تک کفو مخاطب انتظار نہ کرے تو اسوقت سوتیلہ بھائی  
مکمل کر سکتا ہے مسئلہ نیت منقطع کسکو کہتے ہیں۔ یعنی اس جگہ قافلہ سال میں ایک بار  
سے زیادہ نہ جاسکے اور دو تفسیریں اسکی اور پندرہین مسئلہ مکمل میں کفو کا ہونا معتبر ہے  
یا نہیں۔ معتبر ہے مسئلہ اگر کوئی عورت غیر کفو میں اپنا نکاح کرے تو اسکی ولی کو بچھڑانا  
ہے کہ نکاح کو فسخ کرادے۔ اسکے ولی کو مجاز ہے کہ ہدائی کرادے۔ مسئلہ نکاح میں کفو  
کیونکر اعتبار کیا جائے۔ برابر ہی ہو دینداری اور پرہیزگاری اور حریت میں اور مالدار  
میں کہ مرد اور نفقہ کا مالک ہو اور پیغمبر میں مسئلہ اگر کوئی عورت اپنا نکاح کرے مرد اپنا کم  
کرے جائز ہے یا نہیں۔ امام صاحب کے نزدیک درست ہے اور اسکے ولی کو اعتراف کیا  
حق ہوگا اور صاحبین کے نزدیک ولی کو اعتراف جائز نہیں ہے مسئلہ اگر کوئی کسی اپنی  
دختر صغیرہ کا نکاح کرے اور نہ کرے یا چھوٹی لڑکے کا نکاح کرے اور اسکے بہرین زیادتی  
کرے جائز ہے یا نہیں امام ابو حنیفہ کے نزدیک جائز ہے گو تھوڑا ہوا بہت اور صاحبین  
کے نزدیک جائز نہیں ہے اور غیر باپ دادا کو یہ امر با اتفاق ناجائز ہے مسئلہ اگر نکاح  
میں مہر کسی نہ کیا جائے تو جائز ہے یا نہیں۔ باتفاق جائز ہے کہ مہر ہو یا نہ ہو مسئلہ  
کم سے کم مہر کس قدر ہے۔ دس درم شرعی مسئلہ اگر دس درم شرعی سے کم مہر ائین تو جائز  
ہے یا نہیں۔ علامہ کے نزدیک اس صحت میں بھی اسکی تعدا دس درم ہوگی اور  
امام شافعی کے نزدیک وہی ہوگا کہ جو مہر ہو چکا ہے اور امام زفر کے نزدیک اسکا مہر مثل  
کرنا چاہیے مسئلہ اگر قبل وطی اور قبل خلوت کے طلاق دے تو کیا واجب ہوگا۔ نصف مہر  
مسئلہ اگر کوئی کسی عورت سے شراب یا سوہرہ نکاح کرے تو جائز ہے یا نہیں۔ جائز ہے اور  
بہر اسکا مثل واجب ہوگا مسئلہ اگر ایک شخص نے ایک عورت سے نکاح کیا اور نہ مہر ٹھہرایا  
پھر آپس میں ایک مہر میں کے ساتھ راضی ہوے نکاح درست ہوگا یا نہیں نکاح

صحیح ہے یا نہیں اگر دس درم نکاح کرے تو اسکا مہر

درست ہوگا اور وہی طلاق ہو گا واجب ہوگا مگر وصیت کرے یا مرنے سے پہلے اگر شہادہ ہو مگر  
 بزرگ کی کیا اور وصیت سے پہلے طلاق دے تو کیا واجب ہوگا متوجہ واجب ہوگا مسئلہ  
 متوجہ کیا چیز ہے۔ تین چیزیں واجب ہوں گے جیسے وہ عورت پناہ کرتی ہے مسئلہ  
 اگر کوئی شخص کسی عورت سے ہزار درم بزرگ کرے اور پانسو درم اس کے مہر میں اور زیادہ کرے  
 پھر وہ شخص قبل وصیت و خلوة کے اسکو طلاق دے دے تو مگر کس قدر واجب ہوگا۔  
 امام ابو حنیفہ کے نزدیک نصف مہر اصلی اور جو زیادہ کر دیا ہے اسکا نصف ذکرین فقط پانچو  
 درم اور امام ابو یوسف کے نزدیک سارے سات سو درم مسئلہ اگر کوئی عورت اپنی مہر  
 سے خود اپنے شوہر کو کچھ کم کر دے تو جائز ہے یا نہیں۔ جائز ہے مسئلہ خلوت صحیح کیا ہے  
 عورت مہر و دونوں تندرست ہوں اور کسی علحدہ حجرہ میں جمع ہوں اور کوئی وصیت سے  
 مانع نہ ہو مثلاً بیلہ نمون اور روزہ دار بھی نمون از مترجم روزہ فرضی اور حج کا احرام نہ بانڈھے  
 ہوں اور عمرہ کا احرام نہ باندھے ہوں اور عورت حائض بھی نہ ہو اگر ایک چیز بھی ان میں سے  
 ہوگی تو خلوت صحیح نہ ہوگی مسئلہ اگر کوئی محبوب یعنی ذکر کٹا ہوا ہوا اور خلوت کرے اور  
 اس خلوت میں کوئی مانع نہ ہو تو خلوت صحیح ہوگی یا نہیں۔ خلوت درست ہوگی امام ابو حنیفہ  
 کے نزدیک اور پورا مہر واجب ہوگا اور صاحبین کے نزدیک خلوت محبوب کے درست  
 نہ ہوگی اور اوسے مہر سے زیادہ واجب نہ ہوگا مسئلہ متوجہ کیا چیز ہے یعنی واجب ہے  
 یا سنت ہے۔ مستحب ہے اس عورت کے حق میں کہ جسکو شوہر نے طلاق دی ہو بعد وصیت کے  
 اس عورت کے حق میں کہ کوئی شخص نکاح کرے اور مہر کچھ ٹھہراے اور وصیت سے پہلے  
 طلاق دیدے تو اس کے واسطے متوجہ واجب ہے مستحب جس عورت سے بیفر مہر کے نکاح کر لیا  
 تھا اگر اسکو قبل دخول طلاق دی تو متوجہ واجب ہے اور متوجہ کے وہی تین چیزیں ہیں  
 جو پہلے مسئلہ اگر کوئی شخص اپنی لڑکی کا نکاح کر دے اس شرط پر کہ وہ شخص اپنی دختر  
 کے ساتھ میرا نکاح کر دے اور مہر ان ہر ایک کا یہی نکاح ہوا کچھ نہ تو جائز ہے یا نہیں

ہاے علماء کے نزدیک جائز ہے لیکن ہر مثل واجب ہوگا مسئلہ اگر کوئی آزاد مرد کسی آزاد عورت سے نکاح کرے اور مہر میں ٹھہرے کہ میں تیری ایک سال تک خدمت کروں گا یا قرآن تعلیم کروں گا تو یہ نکاح اور مہر جائز ہے یا نہیں۔ نکاح جائز ہے مگر ہر مثل واجب ہوگا مسئلہ اگر کوئی غلام کسی آزاد عورت کے ایک سال کی خدمت پر اپنے مولیٰ کی اجازت سے نکاح کرے تو جائز ہے یا نہیں۔ مسئلہ اگر کسی دیوانی عورت کا باپ اور بیٹا دونوں موجود ہوں تو نکاح کرنے میں کون اولیٰ ہے شیخین کے نزدیک باپ سے بیٹا اولیٰ ہے اور امام محمد کے نزدیک باپ اولیٰ ہے مسئلہ نوٹدی غلام کا نکاح بے اجازت کے جائز ہے یا نہیں جائز نہیں ہے مگر مولے کی اجازت سے مسئلہ اسکا مہر کہ جس سے غلام نے نکاح کیا ہے کس پر واجب ہے۔ غلام کی گردن پر واجب ہے اور مہر کے واسطے اسکو فروخت کر لین مسئلہ اگر کوئی شخص کسی عورت سے نکاح کرے ہزار درم پر اس شرط کے ساتھ کہ اسپر اور عورت نہ کرے یا اس شہر سے باہر نہ لیجائے اگر اس شہر سے باہر لے جائے یا دوسری عورت کرے تو مہر دو ہزار درم کا ہوگا یہ شرط جائز ہے یا نہیں۔ اگر اول شرط کو پورا کیا تو ہزار درم واجب ہوگی اور دوسری شرط پوری نہ کی یعنی اسکے شہر سے باہر لے گیا تو امام ابوحنیفہ کے نزدیک ہر مثل واجب ہوگا اور صاحبین کے نزدیک دو ہزار واجب ہوں گے حاصل یہ کہ امام ابوحنیفہ کے نزدیک شرط اول جائز ہے اور دوسری شرط فاسد ہے اور صاحبین کے نزدیک دونوں شرطیں جائز ہیں مسئلہ اگر مولیٰ اپنی نوٹدی کا کسی کے ساتھ نکاح کر دے تو کیا حلیٰ پر واجب ہے کہ نوٹدی کو اسکے خاوند گھر بھیج دے۔ واجب نہیں ہے بلکہ مولیٰ کی خدمت کرے اور اسکے خاوند سے کہے کہ جمان تو قابو پاسے و ملی کر و مسئلہ اگر کوئی آزاد مرد کسی عورت سے ہر ایک جانور جنس معین پر نکاح کرے جیسے گائے اور بکری دست ہے یا نہیں۔ درست ہے اور جانور اوسط درجہ کا واجب ہوگا اور شوہر کو اختیار ہوگا چاہے اوسط درجہ کے جانور کی قیمت دیدے اور چاہے اوسط درجہ کا جانور مسئلہ اگر کوئی

سلی عورت سے کسی کپڑے غیر موصوف کے ساتھ نکاح کرے تو جائز ہے یا نہیں۔ جائز ہے کہ  
 ہر مثل اُس عورت کا واجب ہوگا مسئلہ نکاح متعہ اور موقت جائز ہے یا نہیں۔ علیہ السلام  
 کے نزدیک باطل ہے اور حسن بن زیاد کے نزدیک اگر ایسی مدت بیان کرے کہ اُس  
 میں وہ مدت ہونے کے تو نکاح جائز ہے مثلاً ایک سو پچاس برس یا اس سے زیادہ اور جو  
 اُسکے مانند ہو اور صورت نکاح موقت کی یہ ہے کہ مرد کسی عورت سے کہے کہ تو اپنا نکاح میری  
 ساتھ ایک ماہ یا ایک برس کے واسطے کرے اور متعین لفظ نکاح یا اسکے ہم معنی ذکر نہیں  
 ہوتا مثلاً کہے کہ ترے ساتھ تین دن تک اس قدر روپے پر فائدہ اٹھاؤں گا مسئلہ غلام اور  
 نوذبی کا نکاح مولیٰ کے بے اجازت جائز ہے یا نہیں نیا جائز ہے اگر بے اجازت مولیٰ کو  
 کرین تو نکاح موقوف رہے گا مولیٰ کی اجازت پر اگر مولیٰ اجازت دیدے تو جائز ہے وہ  
 نیا جائز مسئلہ اگر کوئی شخص کسی عورت سے بے رضا مندی اُسکے نکاح کرے یا کوئی عورت  
 نکاح بے رضا مندی مرد کے کرے تو اسکا کیا حکم ہے۔ یہ نکاح دوسرے کی رضا مندی پر موقوف  
 رہے گا اگر اجازت دے تو درست ہوگا ورنہ باطل مسئلہ ایک شخص چاہتا ہے کہ اپنے چچا کو  
 بیٹی سے خود نکاح کرے بلکہ ولی ہونے کے جائز ہے یا نہیں۔ جائز ہے مسئلہ اگر کوئی عورت  
 کسی شخص سے کہے کہ میرا نکاح کر دے پھر وہ شخص دو گواہوں کے سامنے اپنے نکاح میں لے آئے  
 تو جائز ہے یا نہیں۔ جائز ہے مسئلہ اگر عورت کا ولی مہر کا فیصل ہو جائے مثلاً کوئی شخص اپنے  
 بیٹے کا نکاح کرے اور مہر کا خود فیصل ہو جائے تو جائز ہے یا نہیں۔ جائز ہے اور عورت کو  
 اختیار ہوگا چاہے شوہر سے مہر طلب کرے اور چاہے ولی سے مسئلہ اگر قاضی بوجہ فساد  
 نکاح کے قبل از صحبت میان بی بی چکانی کرادے تو مہر واجب ہوگا یا نہیں۔ مہر واجب ہوگا  
 اگر صحبت کی ہوگی تو مہر مثل واجب ہوگا لیکن جو ٹھہ گیا ہو اُس سے بڑھ نہ جائے اور عورت  
 پر عہدہ بھی اُسے کی امدت و نسب و لہکام بھی ثابت ہو جائے گا مسئلہ مہر مثل کن لوگوں سے  
 اعتبار کیا جائے جنہوں اور چھپیوں چھو بھی زاد بہنوں سے معتبر ہوگا۔ مان اور غار وغیرہ

سے اعتبار ہوگا اگر ایک قبیلہ سے ہوں تو اعتبار ہوگا مسئلہ منہل کا اعتبار کس طرح ہوگا۔  
 دونوں عورتیں برابر ہوں اور میں اور عقیل میں اور عقال میں اور عہد میں اور شہر میں  
 اور زمانہ میں یعنی ہم عصر ہوں مسئلہ نصرانی عورت سے نکاح کرنا جائز ہے یا نہیں جائز  
 نصرانی ہو یا یہودیہ ہو مسئلہ آزاد شخص کو عورتیں کرنا جائز ہیں چار عورتیں اس سے زیادہ  
 ناجائز ہیں اور لونڈیاں خریدی ہوئی جب قدر چاہے جائز ہیں اور غلام کے واسطے نکاح میں  
 دو عورتیں جائز ہیں مسئلہ اگر کسی شخص کے چار بیٹیاں ہیں اور ان میں سے ایک کو طلاق  
 دیدے اور چاہتا ہے کسی اور عورت سے مطلقہ بی بی کے عدت میں نکاح کرے جائز ہے یا  
 نہیں جب تک مطلقہ کی عدت نہ گزر جائے جائز نہیں مسئلہ اگر کسی نے اپنی لونڈی کا نکاح  
 کیا اور پھر اسکو آزاد کر دیا تو اس لونڈی کو اختیار ہوگا چاہے نکاح کی اجازت دے اور چاہے  
 نہ کرے اختیار ہوگا اگر چہ خاوند اسکا آزاد ہو یا غلام دونوں کا حکم ایک سا ہے مسئلہ  
 اگر لونڈی نے بے اجازت مولیٰ کے نکاح کیا اور پھر آزاد ہو گئی تو اسکو فسخ کا اختیار ہوگا یا  
 نہیں۔ نہ ہوگا مسئلہ اگر کوئی شخص ایک عقد میں دو عورتوں سے نکاح کرے اور ایک  
 ان میں سے جائز نہ ہو مثلاً ایک ان میں کسی دوسرے کے نکاح میں ہو یا دوسرے غلام کے  
 عدت میں ہو اور ہزار روپیہ کا مہر ٹھہرے تو وہ مہر ان میں کیونکر ہوگا۔ امام ابو حنیفہ کے  
 نزدیک مہر اس عورت کا ہوگا کہ جسکا نکاح درست ہے اور امام ابو یوسف کے نزدیک  
 دونوں میں تقسیم کریں انکی مرہل کے اندازہ سے پھر جو کچھ حصہ اس عورت کا ہو کہ نکاح اسکا  
 درست ہووے خاوند پر اسقدر مہر لازم ہوگا اور جو کچھ اس عورت کا حصہ ہو کہ اسکا نکاح  
 درست نہیں ہے وہ ساقط ہو جائے گا مسئلہ اگر کوئی شخص کسی عورت سے نکاح  
 کرے پھر اس عورت میں کوئی عیب پائے مثلاً دیوانہ پن تو فسخ نکاح کا اختیار ہوگا  
 یا نہیں شخصین کے نزدیک اختیار نہیں ہے اور امام محمد اور امام شافعی کے نزدیک اختیار  
 ہوگا۔ مسئلہ اگر ایسے ہی عورت بھی مریض عیب پاسے جیسے دیوانگی اور جنام اور بک



وغیرہ تو اس میں بھی عین کے نزدیک عورت کو اختیار نہ ہوگا مسئلہ اگر مرد میں نامردی کا عیب  
 ظاہر ہو تو عورت کیا کرے۔ قاضی کے یہاں رجوع کرے اور قاضی اس کے خاوند کو ایک سال  
 کی مدت دے کہ جس کے قابل ہو جائے تو بہتر ورنہ جدائی کرادے اور یہ جدائی طلاق بائن ہوگی  
 اور عورت کا مرد پر ادا واجب ہوگا جو خلوت کی ہوگی مسئلہ اور مجبوب ظاہر ہو تو اس وقت  
 فرقہ کر دے مسئلہ بے سود ہے مسئلہ اگر کوئی عورت اسلام لائے اور خاوند نہ سکے  
 کافر ہو تو کیا کیا جائے۔ قاضی اس کے شوہر سے کہے کہ تو بھی اسلام قبول کر اگر وہ بھی اسلام  
 قبول کرے تو وہ اس کی بی بی ہے اور اگر اسلام نہ لائے تو ان میں جدائی کرادے اور یہ  
 جدائی ان میں طلاق بائن ہوگی طرفین کے نزدیک اور امام ابو یوسف کے نزدیک نکاح  
 فسخ ہوگا مسئلہ اگر کوئی شخص ایمان لائے اسلام پر اور عورت اس کی جو سیدہ ہو تو قاضی  
 اس پر بھی اسلام کا حکم کرے اگر وہ عورت اسلام قبول کرے تو وہ اس کی بی بی ہے اور  
 اگر انکار کرے تو قاضی جدائی کرادے اور یہ جدائی با اتفاق فسخ ہوگی اور اگر صحبت کی  
 ہوگی تو پورا مرد واجب ہوگا اور اگر صحبت نہ کی ہوگی تو کچھ بھی واجب نہ ہوگا مسئلہ اگر شوہر  
 اہل کتاب اسلام قبول کرے تو نکاح قائم رہے گا یا نہیں۔ بدستور رہے گا مسئلہ اگر شوہر  
 یا عورت دارا عرب سے دارالاسلام میں آئیں تو ان کے آپس میں جدائی ہوگی یا نہیں۔  
 ہوگی مسئلہ اگر بی بی کو یا شوہر کو غلام کرین اور دارا عرب سے دارالاسلام میں لائیں  
 تو آپس میں جدائی ہوگی یا نہیں۔ ہوگی مسئلہ اگر دونوں کو غلام کرین تو جدائی نہ ہوگی  
 مسئلہ اگر کوئی عورت دارا عرب سے ہجرت کر کے دارالاسلام میں آئے تو اس عورت  
 کو خاوند نہ کرنا جائز ہے یا نہیں۔ امام ابو حنیفہ کے نزدیک عدت واجب نہیں ہے اور  
 صاحبین کے نزدیک عدت واجب ہے اگر اس کو حل ہو تو وضع حل کے بعد نکاح کرے  
 مسئلہ اگر عورت یا مرد اسلام سے انکار کرین تو ان میں جدائی ہوگی یا نہیں۔ جدائی ہوگی  
 اور نکاح فسخ ہوگا طلاق نہ ہوگی مسئلہ اگر شوہر اسلام سے انکار کرے تو نصف مرد واجب

ہوگا اور اگر صحبت کی ہوگی تو کل مہر واجب ہوگا اور اگر عورت اسلام سے پھر گئی ہوگی تو مہر اسکا نکاح  
 بوجائے گا اور اگر دخول بہا ہوگی تو مہر واجب ہوگا اور اگر دخول برہان ہوگی تو کچھ واجب نہ ہوگا مسئلہ  
 اگر عورت مرد و دونوں اسلام ہے انکار کریں اور پھر دونوں اسلام قبول کریں تو نکاح دونوں کا  
 باطل ہوگا یا نہیں۔ نکاح باطل نہ ہوگا اور اسی طرح رہے گا مسئلہ مرد کو مسلمان عورت سے  
 نکاح کرنا جائز ہے یا نہیں۔ جائز نہیں ہے بلکہ کافرو سے جائز ہے نہ مسلمان سے اور نہ کسی  
 عورت کو جائز نہیں ہے کہ شوہر کس مسلمان کو یا کافر کو یا مرتد کو یعنی مرد مرد و عورت کسی  
 کے ساتھ نکاح کرنا جائز نہیں ہے مسئلہ اگر مرد مسلمان ہو اور عورت کافر ہو یا عورت مسلمان  
 ہو اور مرد کافر ہو تو نکاح کسکا تابع ہوگا۔ اگر مرد مسلمان ہوگا تو اسکا تابع ہوگا اور جو عورت مسلمان  
 ہوگی تو اسکا تابع ہوگا مسئلہ اگر عورت مرد و دونوں کافر ہوں پھر ایک اُن میں سے ایمان  
 لائے تو چھوٹے بچ کا کیا حکم ہوگا۔ یہ بھی اسی طرح مسلمان کا تابع ہوگا مسئلہ لیکن اگر ایک اُن  
 میں سے کتابی ہووے اور دوسرا جو کسی تولد کا کسکے تابع ہوگا۔ کتابی کے تابع ہوگا مسئلہ  
 اگر کوئی کافر کسی عورت سے بے گواہوں کے نکاح کرے یا وہ عورت دوسرے کے عدت میں  
 ہو نکاح درست ہوگا یا نہیں۔ دیکھنا چاہیے اگر ان کے دین میں یہ امر جائز ہے تو جائز ہوگا اور اگر  
 ان کے دین میں ناجائز ہے تو جائز نہیں ہے یعنی اگر دونوں مسلمان ہو جائیں تو تفریق  
 نہ کریں اور دوبارہ نکاح کی ضرورت نہیں مسئلہ اگر کوئی بت پرست یا آتش پرست ساتھ  
 اپنی ماں یا بیٹی کے نکاح کرے اور پھر دونوں اسلام قبول کریں تو اُن میں جدائی کرائیں یا  
 نہیں۔ نور اجوائی کرائی چاہیے مسئلہ اگر کوئی شخص دو عورتیں آزاد نکاح میں رکھتا ہے  
 تو واجب ہے کہ ان دونوں میں عدل اور تقسیم کرے یا نہیں۔ مرد کو دونوں میں عدل  
 کرنا واجب ہے ایک رات کو ایک کے یہاں رہے اور دوسری کے یہاں دوسری  
 رات یہ عدل ہے مسئلہ باکرہ اور کالمہ دونوں ایک سے ہیں یا ایک سے ہیں اگرچہ دونوں  
 باکرہ ہوں یا ایک باکرہ اور دوسری کالمہ ہو مسئلہ اگر دو بیویوں میں ایک ٹوٹتی ہو اور

دوسری وہ ہوتو ان میں کیونکر تقسیم کرے۔ آزاد عورت کے واسطے دو ذاتین اور نوٹری کے واسطے ایک رات مسئلہ سفر کے واسطے ان میں کسی عورت کو حق حاصل ہے یا نہیں کسی کو حق حاصل نہیں ہے جسکو چاہے سفر میں اپنے ساتھ لے جائے اور ان میں قرۃ دانا مستحب ہے جس کے نام قرۃ آئے لے جائے ہر عورت کو اختیار ہے کہ اپنا حق دوسرے جن کو دے دے مسئلہ جس عورت نے اپنی بادی دوسرے کو دے دیا تو اس سے پھر سکتی ہے یا نہیں پھر سکتی ہے

## کتاب الرضاع

دوود کے مسائل

تو دو شیر کس قدر ہے کہ اس سے حرمت دوود چینی کی ثابت ہو۔ تھوڑا ہو یا بہت جس قدر لڑکا پائے حرمت دوود کی ثابت ہوگی اگرچہ مدت رضاعت میں ایک بار پیلا ہو اور امام شافعی کے نزدیک پانچ بار متفرق پیے۔ مدت رضاعت کی کس قدر ہے۔ امام ابو حنیفہ کے نزدیک تیس مہینے یعنی اڑھائی برس اور صاحبین کے نزدیک دو برس اور امام شافعی کا بھی یہی قول ہے مسئلہ رضاعت سے کس قدر رشتے حرام ہوتے ہیں۔ جس قدر بوجہ نسب کے حرام ہیں مگر برابر رضاعی کے مان سے نکاح کرنا جائز ہے اور برابر ونسبی کے مان سے نکاح کرنا جائز نہیں ہے اس مسئلہ کی صورت یہ ہے کہ دو بچے بیگانہ ایک غیر عورت کا دوود چلین تو ہر ایک ان میں سے کو جنھوں نے دوود چاہا ہے وہیں ایک دوسرے کی مان میں سے نکاح کرین تو جائز ہے مسئلہ رضاعی باپ کی بی بی سے نکاح کرنا جائز ہے یا نہیں۔ جائز نہیں ہے جیسے بی بی پدر نسبی کے مسئلہ اگر عورت کسی لڑکی کو دوود چلائے تو یہ لڑکی اس عورت کے خاوند پر اور اس کے باپ اور اس کے بیٹے پر اور اس کے خاوند کے باپ اپنی خسر پر اور خاوند کے لڑکی پر حرام ہو جائیگی مسئلہ اگر کوئی شخص اپنی بی بی کو طلاق دیدے اور اس عورت نے عدت گزرنے کے بعد دوسرا خاوند کر لیا اور پھر ایک بچہ کو دوود چلا یا تو حرمت رضاعت کی اور

خاوند سے ثابت ہوگی یا دوسرے سے۔ یہ مسئلہ تین طرح پر ہے پہلی طرح میں باتفاق اول خاوند  
 سے ثابت ہوگی اور دوسرے یہ ہے کہ باتفاق دوسرے خاوند سے ثابت ہوگی اور تیسری  
 طرح اختلاف ہے اگر حاملہ ہووے بچہ اپنے تو باتفاق دوسرے خاوند سے حرمت ثابت ہوگی  
 اور اگر منبوز حاملہ نہیں ہوئی ہے اور بچہ پیدائش میں ہوا ہے تو باتفاق اول خاوند سے ثابت  
 ہوگی اور اگر حاملہ ہوئی اور بچہ ابھی پیدا نہیں ہوا ہے تو امام اعظم ابو حنیفہ کے نزدیک پہلے خاوند  
 سے ثابت ہوگی اور امام محمد کے نزدیک دونوں سے ثابت ہوگی اور امام ابو یوسف کے نزدیک  
 اگر دو دھڑ زیادہ ہوا ہے تو دوسرے خاوند سے ثابت ہوگی اور اگر اپنے حال پر ہو یا کم ہو گیا ہے  
 تو پہلے خاوند سے ثابت ہوگی مسئلہ برادر رضاعی کی بہن سے نکاح کرنا جائز ہے یا نہیں جلال  
 ہے جیسے برادر نسبی کی بہن سے اور یہ اس طرح پر ہے کہ ایک عورت نے کسی غیر کے لڑکے کو  
 دودھ پلایا اور اس کا کوئی لڑکا ہووے تو جائز ہوگا اس عورت کے لڑکے کو کہ اس برادر رضاعی  
 کی بہن سے نکاح کرے مسئلہ اگر لڑکی لڑکا ایک عورت کا دو دھڑ میں تو ان کو آپس میں نکاح  
 کرنا جائز ہے یا نہیں۔ ناجائز ہے اسوجہ سے کہ وہ دونوں آپس میں رضاعی بہن بھائی  
 ہیں مسئلہ اگر کوئی عورت کسی لڑکے کو دودھ پلاے اور پھر اس لڑکے سے نکاح کرنا چاہے تو جائز  
 ہے یا نہیں۔ ناجائز ہے اسواسطے کہ وہ اس کا رضاعی بیٹا ہے اور اس لڑکے کے لڑکے کو  
 بھی نکاح کرنا چاہے تو نہیں کر سکتی ہے مسئلہ اگر کسی عورت کے دودھ کو بانی میں پلائیں اور  
 کوئی بچہ اس کو پئے تو حرمت رضاعت کی ثابت ہوگی یا نہیں۔ اگر بانی کو غلبہ ہے تو حرمت  
 ثابت نہوگی مسئلہ اگر کسی عورت کا دودھ کھانے میں مل جائے پھر اس کو کوئی بچہ کھائے  
 رضاعت کی حرمت ثابت ہوگی یا نہیں۔ اگر وہ کھانا مود دودھ کے آگ پر پکا یا جاسے تو باتفاق  
 حرمت نہوگی اور اگر یہ کھانا پکا یا نہ ہو تو غور کریں اگر خرید کے طہ پر ہو یعنی روٹی دودھ میں بھجی  
 ہوئی اور اس میں دودھ غالب ہو تو صاحبین کے نزدیک رضاعت کی حرمت ثابت  
 ہوگی اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک حرمت نہوگی اگرچہ دودھ غالب ہو مسئلہ اگر کسی عورت کو

دودھ نکال کر کسی بچہ کو پلانٹن تو حرمت ثابت ہوگی یا نہیں ثابت ہوگی مسئلہ اگر کسی عورت کا دودھ بکری کے دودھ میں ملا کر کسی ایسے کو پلائین تو حرمت رضاعت کی ثابت ہوگی یا نہیں اگر بکری کا دودھ عورت کے دودھ پر غالب ہے تو حرمت ثابت نہوگی اور جو عورت کا دودھ غالب ہے تو حرمت ثابت ہوگی مسئلہ اگر ایک عورت کا دودھ دوسری عورت کے دودھ کے ساتھ ملائین اور ان میں سے ایک کا دودھ دوسرے سے زیادہ ہے تو حرمت رضاعت کی کیونکر ثابت ہوگی شیخن کے نزدیک جس عورت کا دودھ زیادہ ہے اس سے حرمت رضاعت کی ثابت ہوگی اور امام محمد اور زفر و ونون کے نزدیک دونوں سے ثابت ہوگی مسئلہ اگر کسی کنواری لڑکی کے دودھ اُتر آئے اور کوئی بچہ پیئے تو حرمت ثابت ہوگی یا نہیں ثنایت نہیں ہوگی مسئلہ اگر کسی شخص کے دو عورتیں ہیں ایک صغیرہ اور ایک کبیرہ پھر کبیرہ صغیرہ کو اپنا دودھ پلاوے تو یہ دونوں عورتیں خاندان پر حرام ہوں گی یا نہیں حرام ہوگی اور کبیرہ سے اگر وطی کی تو پورا عہد واجب ہوگا اور اگر کبیرہ سے وطی نہ کی ہوگی تو کچھ بھی واجب نہوگا لیکن صغیرہ کا نصف عہد خاندان پر واجب ہوگا مسئلہ خاندان کو مجاز ہے کہ جو صغیرہ کو دیا ہے کبیرہ سے لے لے کر اس کبیرہ سے جان بوجھ کر صغیرہ کو دودھ پلایا ہے کہ میرے دودھ پلانے سے یہ خاندان پر حرام ہو جائے گی تو وہ نصف کبیرہ سے لے لے اگر لاعلمی کے ساتھ پلایا ہے تو کچھ واجب نہوگا۔ مسئلہ رضاعت میں کچھ گواہ ہوں۔ دو مرد ہوں یا ایک مرد اور دو عورتیں ہوں مگر کل عورتیں ہوں۔

## کتاب الطلاق

طلاق دینے کے مسائل

طلاق کے طعن کی ہے۔ تین طعن کی احسن اور سنت اور بدعت۔ طلاق احسن یہ ہے کہ کوئی مرد کسی عورت کو طہر میں طلاق دیوے۔ طہر کے وہ دن ہیں کہ بن میں حیض نہو۔ اور اس طہر میں صحبت نہ کی ہو ایک طلاق دے کر چھوڑ دے یہاں تک کہ اسکی عدت پوری ہو جائے

مسئلہ طلاق کون سی ہے۔ یہ ہے کہ مرد اپنی بی بی کو تین طہرین تین طلاقیں دیوے مسئلہ  
 طلاق بدعت کون سی ہے۔ بدعت یہم سم کہ اپنی بی بی کو تین طلاقیں ایک لفظ میں دیوے  
 یا تین طلاقیں ایک طہرین دیوے۔ دونوں صورتوں میں طلاق پڑ جائے گی مگر بدگنہگار ہوگا  
 مسئلہ طلاق سنت کس طرح ہے۔ دو طرح پر سنت عدد اور سنت وقت اور سنت وقت دخول  
 کے حق میں مخصوص ہوگی یعنی طہرین دیوے کہ اس کے ساتھ وطی نہ کی ہو اور سنت عدد دخول  
 کے حق میں ہوتی ہے اور غیر دخول کے حق میں بھی ہوتی ہے۔ تین طلاقیں ایک لفظ کے  
 ساتھ نہ دیوے اگر تین طلاقیں ایک لفظ سے دیگا تو بدعت ہوگی خواہ دخول ہو خواہ غیر دخول  
 مسئلہ اگر کسی عورت کو حیض نہیں آتا ہے یا کم عمر ہے اور چاہتا ہے کہ اس کو طلاق سنت کے  
 موافق دیوے تو کیونکر دے۔ ہر مہینہ میں ایک طلاق دیدے اور اگر دخول کرے تو بھی مہینہ  
 میں طلاق دیوے اور یہ جائز ہے اگرچہ طلاق اور صحبت میں جدائی نہ کرے مسئلہ اگر کوئی عورت  
 حاملہ ہے اور اس کا خاوند چاہتا ہے کہ تین طلاق سنت کے طور پر دیوے تو جائز ہے یا نہیں  
 یتیمین کے نزدیک جائز ہے کہ ہر مہینہ میں ایک طلاق دیوے مگر یتیموں پوری ہو جاوے  
 اور امام محمد کے نزدیک حاملہ کو ایک طلاق سے زیادہ بطور سنت نہ دیوے مسئلہ اگر کوئی شخص  
 اپنی بی بی کو حیض کی حالت میں طلاق دے تو اس پر پڑے گی یا نہیں۔ طلاق ہو جائے گی مگر  
 گنہگار ہوگا مستحب یہ ہے کہ پھر رجوع کرے اور جب حیض سے پاک ہو جائے اختیار ہے چاہے  
 طلاق دے یا نہ دے مسئلہ جو کوئی خاوند اپنی عورت کو طلاق دے واقع ہوگی یا نہیں ہاں  
 اگر وہ خاوند عاقل اور بالغ ہوگا تو پڑ جائے گی آزاد ہو یا غلام مسئلہ اگر دیوانہ یا لڑکا یا ستوا ہوا آدمی  
 طلاق دے تو طلاق واقع ہوگی یا نہیں۔ نہیں ہوگی مسئلہ طلاق کس طرح ہے۔ دو طرح پر ایک  
 صریح دوسری کنایہ کے ساتھ صریح یہ ہے کہ کہے انت طالق یعنی تجھ کو طلاق ہے یا مطلقۃ  
 یعنی طلاق دی ہوئی یا طلقک یعنی تجھ کو طلاق دی میں نے ان لفظوں سے طلاق واقع  
 ہو جائے گی مگر رجعی ہوگی اگرچہ نیت طلاق کی نہ کرے کیونکہ یہ لفظ نیت کے محتاج نہیں ہیں

اگرچہ طلاق دینے والا کہے کہ میری نیت طلاق کی نہ تھی طلاق واقع ہو جائیگی مسئلہ اگر کوئی  
 مرد کسی عورت سے کہے انت الطلاق یا انت طالق یا انت طالق یا انت طالق یا انت طالق یا انت طالق تو  
 طلاق ہے یا تو طلاق والی ہے خاص طلاق کی یا تو طلاق والی اس طلاق سے کہ طلاق  
 واقع ہون لگی۔ اگر نیت ایک طلاق کی ہوگی تو ایک طلاق بنی پڑے گی۔ اور مترجم۔ اگر کوئی  
 بھی نیت ہوگی تو بھی ایک ہی پڑے گی ان اگر تین کی نیت ہوگی تو تینوں پر جائیگی اور دوسری  
 طرح کتاب کی یہ ہے کہ ان کے کہنے سے بھی طلاق جمی ہوئی ہے اور وہ الفاظ یہ ہیں یا عتی  
 یا استبری رکب وانیت واحدہ باقی کنایات سے جو نیت طلاق کی کر لیا تو ایک طلاق بن  
 واقع ہوگی اور اگر تین کی نیت کر لیا تو تین واقع ہوگی اور اگر دو طلاق کی نیت کر لیا تو دو طلاق  
 کے نزدیک ایک ہی واقع ہوگی اور امام شافعی کے نزدیک جس حد تک نیت کر لیا اسی قدر واقع  
 ہون گی مسئلہ الفاظ بائن طلاق کے کیا کیا ہیں۔ یہ ہیں کہ کوئی مرد کسی عورت سے کہے کہ  
 تو طلاق بائنی ہے یا یون کہے کہ انت بائن و بئہ و بئہ و حرام و جنگ علی غارکوب و  
 اتحق بائک و خلیہ و بریہ و ہیک لا تلک و سرخک و فخرک و انت حرہ و نفسی  
 و تسری و اربی و ابغی الا تزواج معنی الفاظ کے یہ ہیں۔ مثلاً یون کہے کہ تو مجھ سے  
 ہے اور جدا ہے اور حرام ہے اور تیرا اختیار تجھ کو ہے اور اپنے عزیزوں سے مل جاو  
 بالکل چھوڑ دی گئی اور تو بری ہے اور تجھ کو تیرے عزیزوں کے سپرد کیا اور میں نے تجھ کو چھوڑ دیا  
 اور تجھ کو اپنے آپ سے جدا کیا اور تو آزاد ہے اور چادر اپنے سر پر اوڑھ اور پردہ کر اور  
 دور ہو اور سفر کر اور خانہ و ملک و ملاش کر اگر نیت طلاق کی نہیں رکھتا ہے تو ان الفاظ سے  
 طلاق واقع نہوگی۔ مگر جس حال میں کہ قاضی کے سامنے طلاق کا ذکر ہوگا تو قاضی حکم طلاق کا  
 کرے گا لیکن اُسکے اور خدا کے درمیان میں طلاق واقع نہوگی اور اگر نیت ہوگی تو خدا  
 کے نزدیک بھی طلاق ہو جائیگی مسئلہ اگر غصہ اور خصومت کی حالت ہو اور نہ ذکر طلاق  
 کا نہ تو طلاق واقع ہوگی یا نہیں۔ جس لفظ سے کہ گالی مراد ہوگی طلاق نہیں پڑے گی مگر نیت

درجہ بنت طلاق پرے گی مسئلہ اگر طلاق کو کسی وصفت زیادتی یا شدت کے ساتھ  
 موصوف کیا تو باندہ طلاق پرے گی جیسے کہ تو بڑی سخت طلاق والی ہے یا بہت بڑی طلاق  
 والی ہے یا تجھ شیطان یا بدعت کی طلاق یا مثل سپاٹکے تجھ طلاق یا تجھ مقدار پڑی خانہ کی  
 طلاق مسئلہ اگر کوئی شخص طلاق کو کل کی طرف یا اس عضو کی طرف جس سے تمام بدن تبصر  
 کیا جاتا ہے اضافت کرے مثلاً کہے کہ تیرے سر کو طلاق ہے یا تو طافی ہے یا تیری  
 جان کو یا تیری شہر نگاہ کو طلاق ہے یا تیرے منہ کو تو طلاق پڑے گی یا نہیں پڑ جائے گی  
 مسئلہ اگر کوئی شخص کسی عورت سے کہے کہ تیری اُدھی پر طلاق ہے یا چوتھائی پر یا تجھ  
 اُدھی یا تھائی طلاق ہے تو ان دونوں مسئلوں میں پوری طلاق پڑ جائے گی مسئلہ  
 طلاق جبر سے اور سکر کی حالت دی ہوئی پرے گی یا نہیں مثلاً کوئی شخص جبر کرے کہ اپنی  
 بی بی کو طلاق دیدے ورنہ میں تجکو مار ڈالوں گا یا تیرا ہاتھ کاٹ لوں گا اور وہ اس  
 خوف سے طلاق دیدے تو طلاق پڑے گی یا نہیں ہمارے علماء کے نزدیک پڑ جائے گی اور  
 امام شافعی کے نزدیک نہیں پڑے گی مسئلہ اگر کوئی شخص اپنی بی بی سے کہے کہ تیرا  
 ہاتھ کو طلاق ہے یا تیرے پاؤں کو تو طلاق پڑے گی یا نہیں علماء ائمہ کے نزدیک نہیں  
 پڑے گی اور امام زعفران اور امام شافعی کے نزدیک پڑ جائے گی مسئلہ اگر گونگا طلاق  
 نئے تو پڑے گی یا نہیں پڑ جائے گی اور گونگا اشارہ سے طلاق دیگا مسئلہ اگر کوئی شخص  
 طلاق کو نکاح کے ساتھ اضافت کرے مثلاً کہے کسی عورت سے کہ جب میں تجھ سے نکاح  
 کروں تو تجکو طلاق ہے یا کہے اگر تجھ سے میں نکاح کروں تو طلاق ہے تو جب اس  
 عورت سے نکاح کرے گا طلاق پڑے گی یا نہیں ہمارے علماء کے نزدیک نکاح کے  
 بعد طلاق پڑ جائیگی اور امام شافعی کے نزدیک نہیں پڑے گی لیکن اگر طلاق کو اضافت  
 کرے ساتھ شہرہ کے مثلاً اپنی بی بی سے کہے کہ اگر تو اس گھر میں جائے گی تو  
 طلاق ہے تو جب وہ عورت گھر میں جائے گی طلاق پڑے گی یا نہیں پڑ جائے گی



مسئلہ اضافت طلاق کی جب درست ہوگی کہ وہ شخص طلاق دینے کا مالک ہو یا طلاق ملک کی طرف مضاف کرے جیسا کہ بیان کیا گیا۔ اور امام شافعی کے نزدیک اگر مالک ہوگا تو اضافت درست ہوگی اور اگر ملک کے ساتھ اضافت کر لیا تو درست نہ ہوگی مسئلہ اگر کوئی شخص کسی اجنبی عورت سے کہے کہ اگر تو اس گھر میں جایگی تو تیرے اوپر طلاق ہے پھر اُس عورت سے نکاح کرے بعد اسکے وہ عورت اُس گھر میں جائے تو طلاق پڑے گی یا نہیں نہیں پڑے گی مسئلہ شرط کے لفظ کس قدر ہیں۔ سات ہیں جیسے ان و اذا و اذا ما و تى و کل و کلاما و متی یا مثلاً کہے کہ اگر تو اس گھر میں جائے یا کہے جو تہ اس گھر میں جائے یا کہے کہ جو وقت تو اس گھر میں جائے تو طلاق ہے تو ایک بار طلاق اُس گھر میں جانے سے واقع ہوگی اگر دوسری دفعہ جایگی تو طلاق واقع نہ ہوگی مگر جب کہ کلاما کو شرط کیا ہو مثلاً کہے کہ ہو دفعہ اس گھر میں تو جائے تو ہر مرتبہ کے جانے میں طلاق ہوگی تین طلاق تک پھر بعد اسکے جب عدت پوری ہو جائے تو دوسرا خاوند کرے پھر اسکے بعد اول خاوند سے نکاح کرے پھر جو گھر میں جائے گی تو طلاق واقع نہ ہوگی اس واسطے کہ تمام ملک ذیل ہو گئی تھی مسئلہ اگر کوئی مرد ایک عورت سے کہے کہ اگر تو اس گھر میں جایگی تو طلاق ہے پھر گھر میں جانے سے پہلے شوہر نے اُس عورت کو طلاق دی اور اسکی عدت گزر گئی پھر اس گھر میں گئی تو قسم اُترے گی اور طلاق واقع ہوگی یا نہیں قسم اُتر جائے گی اور طلاق نہیں پڑے گی اس واسطے کہ عورت اس وقت طلاق کے واقع ہونے کی جگہ نہیں ہے عدت سے فارغ ہو گئی تھی صورت اسکی یہ ہے کہ اگر اُس سے نکاح کرے اور پھر گھر میں آئے طلاق نہیں پڑے گی اس واسطے کہ قسم اُتر گئی تھی لیکن اگر عدت میں ہوتی اور گھر میں جاتی تو طلاق پڑ جاتی۔ مسئلہ اگر عورت اور مرد شرط کے وجود میں اختلاف کریں مثلاً کسی مرد نے اپنی عورت سے کہا ہو کہ اگر آج کے روز تو اس گھر میں جایگی تو طلاق ہے اور عورت کہے کہ میں گئی اور نجو طلاق ہے اور نجو طلاق ہے اور مرد کہے کہ نہیں گئی تو کسکا قبول مانا جائیگا۔ مرد کا قبول مانا جائے گا

ہاں اگر عورت گواہ پیش کرے تو اسی کا قول مانا جائیگا مسئلہ اگر شرط ایسی چیز کی کی ہو کہ مرد کو اس سے اطلاع نہ ہو مثلاً بیٹے حیض تو کس کا قول معتبر ہوگا۔ عورت کا قول معتبر ہوگا مگر اپنے ہی حق میں مثلاً ایک مرد اپنی عورت سے کہے کہ اگر تو حیض سے ہوگی تو طلاق ہے پھر عورت کہے کہ حیض سے ہوں میں تو عورت کا قول اعتبار کیا جائے گا اس واسطے کہ یہ ایسی چیز ہے کہ اس سے مرد کو اطلاع نہیں ہے مسئلہ اگر کوئی شخص کسی عورت سے کہے کہ جب تو حیض سے ہووے تو تجھ کو طلاق ہے اور ظان عورت کو بھی تیرے ساتھ طلاق ہے پھر یہ عورت کہے کہ حائض ہوں میں اگر مرد نے اسکو تصدیق کیا تو دونوں میں طلاق ہو جائیگی اور اگر تصدیق نہ کرے گا تو وہی عورت مطلق ہوگی کہ جس نے خون دیکھا ہے دوسری نہ ہوگی مسئلہ اگر ایک مرد نے ایک عورت سے کہا کہ جس وقت تو حائض ہووے تو تجھ کو طلاق ہے پھر اس عورت نے خون دیکھا تو اب اس خون کے دیکھنے کے ساتھ ہی طلاق پڑ جائیگی یا نہیں۔ طلاق واقع ہوگی جب تک تین دن نہ گزر جائیں اور جب تین دن گزر جائیں تو اس وقت طلاق کا حکم کرینگے ابتدا حیض سے اور فائدہ اسکا یہ ہے کہ حیض عدت میں محسوب ہوگا مسئلہ اگر کوئی مرد اپنی عورت سے کہے کہ جب تو حیض کا دل کے ساتھ حائض ہوگی تو تجھ کو طلاق تو اب عورت پر خون دیکھنے کے ساتھ طلاق واقع ہوگی یا نہیں۔ حیض کے تمام ہونے تک طلاق نہیں پڑے گی جب تک پاک ہو مسئلہ نوذمی کے واسطے طلاق ہیں۔ تو طلاق خاوند چاہے آزاد ہو اور چاہے غلام مسئلہ اگر کوئی مرد عورت غیر مہرہ کو تین طلاقیں دے تو تینوں طلاقیں واقع ہوں گی یا نہیں اگر تینوں طلاقیں ایک لفظ میں کہے گا تو تینوں پڑ جائیگی اور اگر جدا جدا کہے گا تو ایک سے زیادہ نہ پڑے گی مسئلہ اگر کوئی مرد اپنی ایک عورت غیر مہرہ سے کہے کہ تجھ کو ایک طلاق ہے پہلے ایک سے تو تین طلاقیں پڑ جائیگی۔ ایک طلاق پڑے گی مسئلہ اور اگر کہے کہ تو طلاق بعد ایک کے تو تین طلاقیں پڑ جائیگی۔ دو پڑ جائیگی مسئلہ اگر کوئی

مرد و عورت پر مذکور بہا سے کہے یعنی بی بی سے کہ جو تو اس گھر میں جا سے گی تو طلاق ہے ایک اور ایک اور پھر وہ عورت اس گھر میں گئی تو کہے طلاقیں پڑیں گی۔ امام اعظم ابو حنیفہ کے نزدیک ایک طلاق پڑے گی اور صاحبین کے نزدیک دو مسئلہ اگر کوئی شخص بی بی سے کہے کہ تو طلاق ہے مگر میں تو طلاق کب پڑیگی۔ جہاں ہوگی وہیں کہتے ہی طلاق پڑ جائے گی از سرجم۔ مگر فقط مثال کے واسطے ہے مسئلہ اگر کوئی شخص عورت سے کہے کہ جو تو گھر میں گئی تو طلاق ہے کب طلاق پڑیگی۔ اس وقت کہ جس وقت گھر میں جائے گی اور جب تک گھر میں نہ جائیگی طلاق نہیں پڑے گی مسئلہ اگر کوئی مرد عورت سے کہے کہ تو مل طلاق ہے تو کب طلاق پڑے گی۔ جس وقت صبح صادق برآمد ہو مسئلہ اگر کوئی مرد عورت سے کہے کہ تو اپنے آپ کو اختیار کر اور نیت اسکی طلاق کی ہو یا کہے کہ تو اپنے آپ کو طلاق دے تو اب یہ عورت اسی جگہ اور دوسری جگہ طلاق دے سکتی ہے یا نہیں۔ اسی جگہ دے سکتی ہے دوسری جگہ نہیں دے سکتی ہے۔ مسئلہ اگر اس عورت نے اسی جگہ اپنے آپ کو طلاق زد دی اور دوسرے کام میں مشغول ہو گئی یا اس جگہ سے کھڑی ہو گئی تو اسکا وہ حکم جاتا رہا یا نہیں۔ جاتا رہا یا نہ اسی جگہ کہے کہ میں نے اپنے آپ کو اختیار کیا تو طلاق بائن پڑ جائے گی اور ایک ہی طلاق ہوگی اگرچہ خاوند نے تین کی نیت کی ہو اور یہ جو کہا تھا کہ طلاق دی اپنے آپ کو یہ طلاق رجعی ہوگی مسئلہ اگر تین طلاقیں دی تو کہے واقع ہوں گی۔ اگر خاوند نے تین کی نیت کی ہوگی تو تینوں واقع ہو جائیں گی مسئلہ اگر کوئی شخص کسی شخص سے کہے کہ میری عورت کو طلاق دے دے اور یہ لفظ مطلق کہا ہے اور یہ نہیں کہا ہے کہ اگر تو چاہے تو طلاق دے تو اب کب طلاق دے سکتا ہے۔ اس جگہ طلاق دے سکتا ہے اور دوسری جگہ بھی جیسا ہے مسئلہ اگر کوئی مرد عورت سے کہے کہ طلاق دے تو اپنے آپ کو جس وقت چاہے تو کب طلاق دے سکتی ہے۔ اس جگہ دے سکتی ہے اور دوسری جگہ بھی دے سکتی ہے

مسئلہ اگر کسی مرد نے عورت سے کہا کہ اگر تو جگہ دوست رکھتی ہے یا دشمن رکھتی ہے تو طلاق ہے پھر وہ کئے دوست یا دشمن رکھتی ہو تو طلاق پڑے گی یا نہیں۔ پڑ جائے گی مسئلہ اگر کوئی مرد عورت سے مرض الموت میں کہے کہ تو طلاق ہے یا نہیں پھر عورت کی عدت میں خاوند مر جائے تو اس عورت کو میراث ملے گی یا نہیں۔ عدت میں ہوگی تو ملے گی اور جو عدت پوری ہوگئی ہوگی تو نہیں ملے گی مسئلہ اگر کوئی مرد عورت سے کہے کہ تو طلاق ہے انشاء اللہ یعنی طلاق کے ساتھ ہی انشاء اللہ کہے تو طلاق پڑے گی یا نہیں۔ اگر طلاق سے ملا ہو انشاء اللہ کہا ہوگا تو طلاق نہیں پڑے گی اور اگر لفظ انشاء اللہ علیحدہ کہا ہوگا تو طلاق پڑ جائے گی مسئلہ اگر کوئی شخص عورت سے کہے کہ تجھ کو تین طلاق مگر ایک تو کے طلاق میں پڑین گی۔ دو پڑین گی مسئلہ اگر کہے کہ تو تین طلاق ہے مگر دو تو کے طلاق میں پڑین گی۔ ایک پڑے گی مسئلہ اگر خاوند عورت کا مالک ہو جائے یا عورت مرد کی مالک ہو جائے یا کسی جزو کے مالک ہو جائے تو اس کے آپس میں چھوٹی ہوگی یا نہیں۔ جدائی ہوگی یعنی نکاح ٹوٹ جائے گا۔ صورت اس مسئلہ کی یوں ہے کہ ایک شخص نے اپنی لونڈی سے اپنے بیٹے کا نکاح کیا یا اپنی بیٹی کا اپنے غلام سے نکاح کر دیا پھر وہ شخص مر گیا اور وہ لونڈی بیٹے کے حصہ میں آئی یا وہ غلام بیٹی کے حصہ میں آیا تو دونوں میں جدائی ہوگی دوسری مثال یہ ہے کہ کوئی اپنی لونڈی کو کسی شخص کے نکاح میں دے اور پھر اس لونڈی کو یہ کہے کہ تو دونوں میں جدائی ہو جائے گی اس واسطے کہ خاوند اپنی بی بی کا مالک ہو گیا پس چاہیے کہ دونوں میں جدائی ہو جائے اور جزو کی مثال یہ ہے مثلاً لونڈی کا تہائی حصہ یا آدھا اسکو بخش دے تو بھی یہی حکم ہوگا یعنی نکاح جاتا رہے گا اور وہ لونڈی کا مالک ہو جائے گا فقط

کتاب الرجعة  
طلاق والی عورت سے بیعت و کسب

اگر کسی مرد نے اپنی عورت کو طلاق رجعی دی تو مراجعت کر سکتا ہے یعنی اپنی بی بی کی طرف  
 پھر سکتا ہے یا نہیں۔ رجعت کر سکتا ہے عورت راضی ہو یا نہ ہو۔ از مترجم رجعت جب تک  
 ہے کہ تین طلاقین زدہ بی بی ہوں مسئلہ مراجعت کیا ہے۔ مراجعت یہ ہے کہ خاوند  
 اپنی بی بی سے کہے کہ میں نے تجھ کو اپنی طرف سے چھوڑ دیا عورت سے صحبت کرے یا اسکا  
 بوسہ لے یا عورت کے جسم کو چھوئے یا اسکی فرج کو دیکھے شہوت کے ساتھ لیکن خاوند کو  
 مستحب یہ ہے کہ رجعت پر گواہ کرے اور اگر نہ کرے تو بھی جائز ہے۔ از مترجم رجعت قولاً اور  
 فعلاً ہر دو طرح ہو سکتی ہے مسئلہ اگر عدت گزرنے کے بعد مرد دعویٰ کرے کہ میں نے  
 عدت میں تیرے ساتھ مراجعت کر لی اور عورت کہے کہ نہیں کی تو نے تو کس کا قول معتبر  
 ہوگا۔ عورت کا قول معتبر ہوگا مسئلہ لیکن جب قول عورت کا معتبر ہو تو عورت پر قسم  
 واجب ہوگی یا نہیں۔ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک واجب نہ ہوگی اور صاحبین کے نزدیک  
 واجب ہوگی مسئلہ اگر عدت مطلقہ سے کہے کہ میں نے تجھ سے رجعت کی اور عورت  
 کہے کہ میری عدت پوری ہو چکی تو یہ مراجعت درست ہوگی یا نہیں۔ امام ابو حنیفہؒ  
 کے نزدیک درست نہ ہوگی اور عورت کا قول معتبر ہوگا اور صاحبین کے نزدیک رجعت  
 درست ہوگی مسئلہ اگر نوڈی کا خاوند عدت گزرنے کے بعد کہے کہ میں نے عدت کی  
 حالت میں مراجعت کر لی اور نوڈی تکذیب کرے اور نوڈی کا آقا بھی تصدیق کرے  
 کہ تیرا خاوند سچ کہتا ہے اور مراجعت کر لی ہے تو کس کا قول معتبر ہوگا۔ امام ابو حنیفہؒ  
 کے نزدیک نوڈی کا قول معتبر ہوگا اور صاحبین کے نزدیک خاوند اور سوئی کا قول معتبر  
 ہوگا یعنی مراجعت درست ہوگی مسئلہ اگر عدت والی عورت تیسرے حیض سے دس روز  
 سے کم میں پاک ہووے تو مراجعت جاتی رہے گی یا نہیں۔ جاتی نہ رہے گی جب تک  
 غسل نہ کرے یا ایک وقت نماز کا نہ گزر جائے اور اگر دس روز پورے ہو گئے کہ حیض  
 اسکا منقطع ہوا ہو فوراً مراجعت جاتی رہے گی یعنی پہلے اسکے غسل کرے یا وقت

نما کا امپگرزے مسئلہ اگر کسی عورت کا دس روز سے کم میں خون منقطع ہوا ہو اور اس  
 عورت کو پانی نہ ملا اور تیمم کیا تو اب نفس تیمم کے ساتھ مراجعت جاتی رہے گی یا نہیں  
 یمن کے نزدیک جاتی نہیں رہے گی جب تک نماز نہ پڑھے گی اور امام محمد اور زفر کے  
 نزدیک نفس تیمم سے جاتی رہے گی مسئلہ اگر کوئی عدت والی غسل کرے اور کسی عضو کو جو  
 حائل جائے تو رجعت منقطع ہوگی یا نہیں۔ اگر کوئی عضو پورا یا اس سے زیادہ غسل سے  
 رہ گیا ہے تو رجعت منقطع نہ ہوگی اور اگر ایک عضو سے کم رہ گیا ہے تو منقطع ہو جائیگی  
 مسئلہ جس عورت کو طلاق رجعی ہوئی ہو جہناؤ شکار کرے یا نہیں۔ کرے مسئلہ  
 عدت والی عورت کے خاوند کو بے اطلاع اس کے گھر میں با نا جائز ہے یا نہیں جائز  
 ہے لیکن مستحب ہے کہ جب تک اطلاع نہ دے نہ جائے یا اپنی جوتی کی آواز نہ سناے  
 تو اندر جائے مسئلہ اگر کسی مرد نے اپنی عورت کو طلاق رجعی دی ہو تو اس عورت  
 سے محبت کرنا جائز ہے یا نہیں۔ ہمارے علماء کے نزدیک جائز ہے اور امام شافعی  
 کے نزدیک جائز نہیں ہے مسئلہ اور اگر کسی مرد نے اپنی عورت کو طلاق بائن دی  
 ہو تو اس سے کم تو عدت میں اور عدت کے بعد اس سے نکاح کر سکتا ہے۔ کر سکتا ہے  
 مسئلہ اگر کسی شخص نے اپنی عورت کو کہ آزاد ہو تو میں طلاقین دی ہوں تو اس سے نکاح  
 کرنا جائز ہے یا نہیں۔ دوسرا خاوند کرے اور وہ اس سے محبت کرے پھر بعد اس کے  
 یہ دوسرا خاوند اس کو طلاق دے یا مر جائے تو اس صورت میں پہلے خاوند سے نکاح  
 ہو سکتا ہے از مترحم ایسی طلاق کو مغلطہ کہتے ہیں مسئلہ لڑکا مابق یعنی قریب بلوغ  
 طلاق کرنے میں مانند بالغ کے ہے یا نہیں۔ ہے۔ مسئلہ اگر لونڈی دو طلاق کے  
 ساتھ مطلقہ ہو تو مولیٰ کی محبت سے حلال ہوگی یا نہیں۔ نہیں ہوگی مسئلہ اگر کوئی  
 مرد کسی عورت سے حلال کی شہادہ کے ساتھ نکاح کرے تو جائز ہے یا نہیں۔ امام ابو حنیفہ  
 اور امام زفر کے نزدیک مکروہ ہے اور امام محمد کے نزدیک درست ہے مگر خاوند پر حلال

نہین ہوگی اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک نہ نکاح درست ہوگا نہ خاوند پر حلال ہوگی مسئلہ  
 اگر کسی مرد نے اپنی عورت کو ایک طلاق دی اور عدت اسکی گزر گئی اور اس عدت نے  
 دوسرا خاوند کیا پھر اس خاوند نے طلاق دی پھر شوہر اول سے نکاح کیا تو اب شوہر  
 اول کے طلاق کا مالک ہوگا۔ شہین کے نزدیک تین طلاقیں کا مالک ہوگا اور امام محمدؒ کے  
 نزدیک جب قدر باقی ہوں گے انکا مالک ہوگا یعنی اگر اول ایک طلاق دی ہوگی تو دوبارہ  
 مالک ہوگا اور اگر دو طلاقیں دی ہوں گی تو ایک طلاق کا مالک گا اور اگر تین کہی ہوگی  
 تو تین کا مالک ہوگا۔ مسئلہ اگر عورت مطلقہ یعنی تین طلاقیں والی پہلے خاوند سے کہے  
 کہ عدت میری ہو چکی اور دوسرا خاوند جو میں نے کیا تھا اس نے بھی طلاق دی اور پھر  
 اسکی بھی ہو چکی تو منجھ سے نکاح کر لے تو اسکو سچا چاہئے یا نہ چاہئے۔ اگر یہ اس خاوند کے  
 نزدیک راست گو ہے اور اتنا زمانہ بھی ہو گیا ہے کہ دو عدتیں ہو سکتی ہیں تو جائز ہے  
 کہ عورت کا قول معتبر سمجھے اور اگر اس مدت میں دو عدتیں نہیں ہو سکتی ہیں تو عورت  
 کا قول نہ مانے واللہ اعلم

## کتاب المایلا

شوہر کو بی بی سے تم کھانے کی مسائل

اگر کوئی شخص اپنی بی بی سے کہے کہ خدا کی قسم تیرے ساتھ نزدیکی نہ کروں گا میں یا یہ کہے کہ  
 چار مہینہ تک تجھ سے نزدیکی نہ کروں گا میں تو اسکا کیا حکم ہوگا۔ یہ ایلا ہوگا اگر اس ایلا کے  
 مدت میں کہ چار مہینہ میں صحبت کرے تو قسم کا کفارہ لازم ہوگا اور صحبت نہ کرے تو عورت  
 پر بعد چار ماہ ایک طلاق بائن پڑ جائے گی اور ایلا ساقط ہو جائے گا۔ مسئلہ  
 لیکن اگر مہینہ کے واسطے قسم کھائے مثلاً مون کہے کہ خدا کی قسم میں کبھی تیرے ساتھ  
 نزدیکی نہ کروں گا تو اسکا کیا حکم ہوگا۔ اگر صحبت نہین کی اور چار مہینہ گزر گئے تو ایک  
 طلاق پڑ جائے گی پھر اگر اس سے نکاح کرے گا تو یہی حکم ہوگا اور اگر صحبت کرے گا تو

کا کفارہ لازم آئے گا اور اگر چار مہینہ تک صحبت نہ کی اور دوسرے بھی چار مہینہ گزر گئے تو دوبارہ  
 عطا کیا بھی پر جو اسے کی مسئلہ پھر اگر دوسری نکاح کرے تو یہی حکم ہوگا اگر صحبت کرے گا کفارہ  
 قسم کا واجب ہوگا اور اگر صحبت نہ کی اور چار مہینہ اور گزر گئے تو تیسری طلاق بھی چالیس  
 اور وہ تین طلاق کے مطلق ہو جائے گی۔ مسئلہ اگر تین طلاق کے مطلق ہوئی اور عدت  
 سبکی گزر گئی اور دوسرا خاوند کیا اور اس دوسرے خاوند نے صحبت کی پھر طلاق دی  
 یا مرگیا اور اول خاوند کی طرہت پھر آئی اگر خاوند صحبت کرے تو کیا حکم ہوگا۔ قسم کا کفارہ  
 واجب ہوگا اور اگر چار مہینہ تک صحبت نہ کرے گا تو طلاق نہوگی مسئلہ اگر چار مہینہ سے  
 کم کی قسم کھائی ہو تو ایلا ہوگا یا نہیں اگر صحبت کرے گا کفارہ قسم کا واجب ہوگا اور اگر صحبت  
 نہ کرے گا تو طلاق نہوگی۔ مسئلہ اگر حج کے یا روزہ کے ساتھ یا صدقہ کے ساتھ یا غلام آزاد  
 کرنے کے ساتھ یا طلاق کے ساتھ قسم کھائے تو ایلا ہوگا یا نہیں۔ ایلا ہوگا مسئلہ اگر مرد نے  
 عورت کو طلاق بائن دی ہو پھر اس سے ایلا کرے تو درست ہوگا یا نہیں۔ درست نہیں  
 ہوگا مسئلہ لیکن اگر طلاق رجعی دی ہو پھر ایلا ٹھہرائی تو درست ہے یا نہیں۔ درست  
 ہے۔ مسئلہ اگر کسی بیانیے ایلا کیا اور صحبت کرنے پر قادر نہیں ہے یا وہ عورت بیمار  
 کو صحبت کرنا ممکن نہیں یا دونوں کے درمیان مسافت استغیر ہے کر ایلا کی مدت میں  
 نہیں پہنچ سکتے ہیں تو اس بیمار شخص کو چھو کر نہوگی۔ رجعت اسکی یہ ہے کہ زبان سے کہے  
 فئت الیضا یعنی پھر گیا میں اس عورت کی طرف پس جب یوں کہہ لیا تو ایلا جاتا رہا۔  
 مسئلہ اگر اس مدت میں وہ شخص تندرست ہو گیا اور فئت ایسا کہہ چکا ہے تو راجع یعنی پھر  
 ہوگا یا نہیں۔ نہیں ہوگا اور قول سے رجوع کرنا باطل ہوگا بلکہ جاع کرے کیونکہ جاع پر قاصر ہو  
 مسئلہ اگر کسی شخص نے اپنی بی بی سے کہا کہ تو مجھ کو حرام ہے تو اسکا کیا حکم ہے۔ اس شخص  
 کی نیت دیافت کریں اگر کہے کہ جھوٹ کہا میں نے تو اسکو سچا جانیں اور اگر کہے کہ  
 طلاق کی نیت کی میں نے تو طلاق بائن ہوگی اور اگر کہے کہ ظہار کی نیت کی میں نے تو ظہار



ہوگا اور اگر کہے کہ حرام کی نیت کی مین نے یا کہے کہ بھی نیت نہیں کی مین نے تو قسم ہوگی  
یعنی ایلا وہوگا والہذا علم

## کتاب الخلع

بی بی نے شہرت جدا ہونے کے مسائل

مرد کو اپنی عورت سے کچھ مال لے کر خلع کرنا جائز ہے یا نہیں۔ اگر دونوں کو نکاح کا کھنا دشوار ہووے اور حق تو مانے کے حدود کو پورا نہیں کر سکتے تو کچھ مضافتہ نہیں ہے کہ عورت کچھ مال دے کر اپنے نفس کو جفا کرے تو خلع ہو جائے اور یہ خلع طلاق بائن ہوگا اور بعد عتہ خلع عورت پر مال کا دنیا واجب ہوگا مسئلہ اگرنا موافقت مرد کی طرف سے ہوگی تو مکروہ ہے کہ جب قدر اسکو دیا ہے اس سے زیادہ یوس مسئلہ لیکن اگر اس سے زیادہ لیا جائے ہے کہ جب قدر دیا ہے تو جائز ہے یا نہیں۔ جائز ہے یعنی قاضی فتوے جواز دیکھا اور فرمایا ہیں وین اگر مکروہ ہے مسئلہ اگر کوئی مرد کسی عورت سے کہے کہ تو طلاق ہے ہزار درم پر تو طلاق پڑے گی یا نہیں۔ اگر مال قبول کرے گی تو طلاق پڑ جائے گی اور مال لازم ہوگا اور یہ طلاق بائن وافع ہوگی مسئلہ اگر کوئی مرد کسی عورت سے شراب اور سوہ پر خلع کرے تو اسکا کیا حکم ہے۔ طلاق پڑ جائے گی۔ اور عورت پر کچھ واجب نہ ہوگا مسئلہ اگر کوئی مرد کسی عورت سے کہے کہ تو ہزار من شراب پر طلاق ہے تو طلاق پڑے گی یا نہیں طلاق رجعی پڑے گی اور عورت پر مال لازم نہ ہوگا۔ مسئلہ خلع کے عوض کون سا مال جائز ہے۔ جو کچھ مہرین جائز ہے مسئلہ اگر عورت اپنے خاوند سے کہے کہ خلع کرے اسکے ساتھ کہ جو کچھ میری منھی میں ہے اور اسکی منھی میں کچھ بھی نہ ہو تو کیا واجب ہوگا کچھ بھی واجب نہ ہوگا مگر کہا جواں میرے ہاتھ میں ہے اس پر خلع کرے تو وہ مرد واجب ہوگا کہ جو اسنے خاوند سے لیا ہے لیکن اگر کہے کہ خلع کرے اس پر کہ جو کچھ روپیہ میرے قبضہ میں ہے اور خاوند اسکو خلع کر دے اور اسکے ہاتھ میں کوئی چیز نہ ہو تو کیا واجب ہوگا۔ تین روپے

۱۱۔ فتوہ نامہ اس پر ہے کہ کوئی شخص بائیں سے کہے کہ تو خلع حرام ہے اور اسکے طلاق کے معنی میں گزرتہ طلاق کی نہ ہو طلاق پڑ جائے گی ۱۲۔ حصہ چہ جس میں عورت پر کچھ واجب نہ ہو تو کیا خلع کی قابلیت ہوگی ۱۳۔

واجب ہون کے مسئلہ اگر کوئی عورت اپنے خاوند سے کہے کہ چلو ہزار درم کے برے تین طلاقیں دے پھر مرنے ایک طلاق دیری تو کیا واجب ہوگا۔ باتفاق ہزار درم کی تمنا ہو جب ہوگی اور طلاق بائن پڑ جائے گی مسئلہ اگر کہے کہ تین طلاقیں دی ہزار درم پیے ہزار آرم بشرط تین طلاق کے ہن اور خاوند نے ایک ہی طلاق دی تو طلاق ایک رجعی واقع ہوگی اور خاوند پر کچھ واجب نہ ہوگا مسئلہ اگر کوئی مرد اپنی بی بی سے کہے کہ اپنے آپ کو تین طلاقیں دے ہزار درم پر پھر عورت نے ایک طلاق دی تو طلاق پڑے گی یا نہیں طلاق پڑ جائے گی اور مال لازم نہ ہوگا مسئلہ بسمارات مانند خلع کے ہے یا نہیں۔ امام ابو حنیفہ کے نزدیک بسمارات اور خلع دونوں برابر ہن دونوں کے حق میں باطل ہے حق عورت کا خاوند سے اور خاوند کا عورت سے مسئلہ صورت بسمارات کی کیا ہے۔ بسمارات یہ ہے مثلاً کہے کہ بری کیا میں نے تجھ کو اور خلع یہ ہے کہے کہے خلعتک یعنی خلع کیا میں نے تجھ کو

## کتاب النہار

بی بی کو حرام عورتوں سے تنبیہ کرنا

از مترجم یہ ایک طبع کی طلاق ہے۔ اگر مرد اپنی بی بی سے کہے کہ تو میرے مان کے پشت کے مثل ہے تو اسکا کیا حکم ہے اور عورت اس پر حرام ہوگی یا نہیں۔ حرام ہوگی صحبت کرنا اور ہاتھ لگانا اور بوسہ لینا جائز نہیں ہے جب تک کفارہ نہ دے مسئلہ اگر کفارہ دینے سے پہلے صحبت کرے تو کیا واجب ہوگا۔ کچھ واجب نہ ہوگا مگر توبہ از مترجم پیچھے دوسرا کفارہ لازم نہ ہوگا مسئلہ نظارہ میں کفارہ کب لازم ہوتا ہے جب پختہ ارادہ کرے صحبت کا صحبت سے پہلے مسئلہ اگر مرد اپنی عورت سے کہے کہ تو میرے اوپر مانند میری مان کے پیٹ کے ہے اور مانند ران یا مانند فرج کے تو نظارہ ہوگا یا نہیں۔ ہوگا اور اصل اس میں یہ ہے کہ جو عضو کو حکم کل کار کہے مانند سسر اور منہ اور فرج اور گردن اور نصیب اور تنہائی کے اور تنبیہ کرے ساتھ عضو اس عورت کے کہ جو اس پر حرام ہے کہ اس کے

جس شخص کو دیکھنا جائز نہ ہو مثلاً ماں اور بہن اور خالہ اور دادہ شامی کے مسئلہ اگر کوئی شخص اپنی  
 عورت سے کہے کہ میرے اوپر مثل میری ماں کے ہے تو اس کا کیا حکم ہوگا۔ رجوع کریں عیت  
 کی طرف اگر نیت اسکی عورت کو طلاق کی ہوگی تو عورت مطلقہ ہو جائے گی اور اگر نیت  
 طہار کی ہوگی تو طہار ہوگا اور اگر کچھ بھی نیت نہ ہوگی تو کچھ بھی واقع نہ ہوگا اور اگر کہے کہ میں نے کوئی  
 عیت نہیں کی تو سچا جانے مسئلہ اگر مرنے اپنی کینز پر طہار کرے تو طہار ہوگا یا نہیں نہیں  
 ہوگا عورت آزاد کی مسئلہ اگر کسی شخص کے جلد عورتیں بہن اور آنے کے کہ تم میرے اوپر  
 مثل میری ماں کی پیٹھ کے ہو تو طہار ہوگا یا نہیں۔ چاروں سے طہار ہوگا اور ہر ایک کے  
 واسطے کفارہ طہارہ واجب ہوگا مسئلہ کفارہ طہارہ کا کیا ہے۔ ایک غلام کو آزاد کرے اور  
 اگر غلام نہ ہو تو دو مہینے برابر روزی رکھے اور اگر دو مہینے برابر روزے نہ رکھ سکے تو ساٹھ  
 مسکینوں کو کھانا دیوے اور ہر مسکین کو آدھا صاع گیہون یا ایک صاع جو یا خرے دیوے اور  
 یہ سب محبت اور چھوٹے اور بزرگ دینے کے پہلے دینا چاہیے از مترجم صاع آٹھ رحل کا ہوتا ہے  
 مسئلہ کفارہ طہارین کا فرادہ مسلمان غلام کا آزاد کرنا ایک سا ہے یا نہیں۔ دونوں ایک  
 سے بہن جائز ہے کہ غلام کا فرہو یا مسلمان چھوٹا ہو یا بڑا عورت ہو یا مرد مسئلہ اگر سے  
 غلام کو مذہبی کا کفارہ طہارین میں آزاد کرنا جائز ہے یا نہیں۔ نا جائز ہے مگر ایک ہاتھ اور ایک  
 پاؤں گناہا ہوا ہو تو جائز ہے اور دیوانہ کا آزاد کرنا جائز نہیں ہے مسئلہ اگر مکاتیب کہنے  
 کچھ بدل کتابت ادا کر دیا ہے آزاد کرے تو جائز ہے یا نہیں۔ نا جائز ہے اسی طرح دیکھو  
 ام ولد کا آزاد کرنا جائز نہیں ہے لیکن اگر ایسا مکاتیب ہو کہ کتابت کے مال سے ابھی کچھ ادا  
 نہیں کیا ہے تو کفارہ طہارین اسکا آزاد کرنا جائز ہے مسئلہ اگر کوئی شخص کفارہ کی نیت  
 سے اپنے باپ اور بیٹے کو خرید کرے تو طہارین محسوب ہوگا یا نہیں۔ ہوگا اور ایسے ہی  
 بہن و بیٹے وغیرہ ہیں اور اگر کسی غلام مشترک کو آزاد کیا اور اسکی باقی کا ضامن ہو گیا اور  
 پھر آزاد کیا تو امام ابو حنیفہ کے نزدیک نا جائز ہے اور صاحبین کے نزدیک جائز ہے

اور اگر اپنے غلام کو نصف آزاد کیا کفارہ نماز ہے اور پھر نصف باقی کو بھی کما کر دیا تو جائز ہے  
 اور اگر اپنے آدھے غلام کو آزاد کیا کفارہ نماز میں اور پھر مظاہرہ عورت سے محبت کی اور  
 اس کا نصف دوسرا آزاد کیا تو ناجائز ہے اور اگر مظاہرہ غلام کے آزاد کرنے سے عاجز ہو کر  
 کفارہ اسکا یہ ہے کہ دو مہینے تک بجاہر روزے رکھے اور ان دو مہینوں میں رمضان  
 کا مہینہ نہ ہو اور نہ بعد بقرعید کے دن ہوں اور نہ ایام تشریق کے دن ہوں مسئلہ اگر کفارہ والا  
 ایسی عورت سے دو مہینے کے اندر محبت کرے تو جائز ہے یا نہیں۔ یہ مسئلہ دو طرح پر ہے  
 ایک یہ کہ جائز نہیں ہے اور روزے سے رکھے اور ایک میں اختلاف ہے اور  
 مشکل کہ باتفاق ناجائز ہے یہ ہے کہ مظاہرہ والا عورت مظاہرہ سے دن میں عمر اُحبت کو  
 تو روزے سے رکھے اور اختلاف اس شکل میں کہ مظاہرہ والی رات کو فصد اُحد دن میں  
 بھول کر محبت کرے تو طہر فہن کے نزدیک سب سے روزی رکھے اور امام ابو یوسفؒ کے  
 نزدیک سب سے نہ رکھے مسئلہ نماز کے روزہ کو۔ عذر غیر عاوی اور بے عذر کے افطار  
 کرے تو جو روزے رکھ چکا ہے انکو دوبارہ رکھے یا نہیں۔ دوبارہ رکھے مسئلہ اگر کفارہ والا  
 خود غلام ہو تو کیا حکم ہے۔ اسکا کفارہ سوائے روزہ کے کسی چیز سے نہ ہوگا مسئلہ اگر کوئی  
 نماز والا روزہ نہیں رکھ سکتا ہے تو کیا کرے۔ ساتھ مسکینوں کو کھانا دیوے اور  
 ہر مسکین کو آدھا صاع گیون یا ایک صاع جو یا چھارے لیکن اگر صبح اور شام کو زوئی  
 کھلائے تو بھی جائز ہے اگرچہ تھوڑا کھانے والے ہوں یا بہت مسئلہ اگر ساتھ مسکینوں  
 کو ایک روز میں دیرے تو جائز ہے یا نہیں۔ جائز ہے مسئلہ اگر ایک شخص کو ایک روز میں  
 کھانا ساتھ روز کا دے تو جائز ہے یا نہیں۔ ایک روز محسوب ہوگا اور نعتیہ روز اسکو  
 اور دینا چاہیے مسئلہ اگر کھانا کھلانے میں محبت کرے تو کھانا بھی سب سے دے یا  
 نہیں۔ سب سے نہ دے مسئلہ اگر کوئی شخص ایسا ہے کہ اس پر دو کفارہ نماز کے  
 واجب ہیں اُحد دو غلام آزاد کرے اور نیت کچھ بھی نہ کرے یعنی یہ غلام کے واسطے اور

یہ غلام کے واسطے جائز ہے یا نہیں۔ جائز ہے اگر چہ نیت نہیں کی ہے اور اسی طرح اگر چاہے  
کے روزے رکھے یا ایک سو بیس سکینوں کو کھانا دے تو بھی جائز ہے مسئلہ اگر ایک غلام  
کو تزاو کرے اور دو ماہ کے روزے برابر رکھے تو جائز ہے یا نہیں۔ جائز ہے جو نیت  
کرے محسوب ہوگا

## کتاب اللعان

میان بی بی بین لعنت کرنے کی سزا

لعان کے لغوی معنی آپس میں لعنت کرنے کے ہیں۔ اگر مرد و عورت کو زنا کی تحت کرے اور  
عورت مرد و عاقل گواہی کے ہونے میں تزاو اور عاقل اور بالغ اور مسلمان ہوں۔ اور وہ عورت  
ان میں سے ہو کہ اسپر نہمت کرنے والے کو حد مارین یعنی عورت مشکوہ پارسا۔ اور یا عورت  
لڑکا دہنتی ہو اور شوہر لڑکے کی نفی کرے یعنی کہے کہ لڑکا میرا نہیں ہے اور وہ حد قذف کے  
طلب کرے تو اس صورت میں لعان واجب ہوگا یا نہیں۔ واجب ہوگا اگر مرد و لعان سے  
انکار کرے تو قاضی اسکو قید کرے یہاں تک کہ وہ لعان کرے یا اپنے آپ کو چھوٹا کرے۔  
مسئلہ اگر اقرار کرے کہ میں نے جھوٹ بولا تو کیا واجب ہوگا۔ حد قذف واجب ہوگی مسئلہ  
اگر کوئی مرد و لعان کرے تو عورت پر بھی واجب ہوگا کہ لعان کرے۔ واجب ہوگا کہ لعان  
کرے یا اپنے شوہر کی تصدیق کرے مسئلہ اگر شوہر غلام ہو دے یا کافریا گالی کی حد یعنی  
حد قذف لگا ہو اور نہمت کرے اپنی عورت پر تو حد قذف واجب ہوگی یا نہیں۔ واجب ہوگی  
مسئلہ اگر مرد گواہی کے قابل ہو اور عورت نونری ہو یا کافریہ یا گالی کی حد لگی ہوئی ہو اور شوہر  
اسکو نہمت کرے تو مرد پر لعان یا حد واجب ہوگی یا نہیں۔ کوئی چیز واجب نہمت کی مسئلہ  
لعان کیونکر ہوتا ہے۔ پہلے مرد چار مرتبہ کہے کہ گواہی دیتا ہوں خدا کی قسم کے ساتھ کہ میں  
کہتے واٹون میں سے ہوں کہ میں نے جو نسبت زنا کی کی اس میں سچا ہوں اور پانچویں  
مرتبہ کہ اگر جھوٹ کہتا ہوں تو خدا کی لعنت ہووے مجھ پر اور ہر مرتبہ عورت کی طرف اشارہ

کہ ایسا ہے بعد اس کے عورت چار مرتبہ کہے کہ تو ابھی دینی ہوں میں خدا کا نام سے ساتھ نہ تو  
 بیرون میں سے ہے کہ تو مجھ پر تہمت زنا کی کرتا ہے اور پانچویں مرتبہ کہے کہ غضب خدا کا  
 میرے اوپر ہووے اگر تو سچا ہے زنا کی تہمت کرنے میں۔ جب دونوں اس طرح لعان کیے  
 تو قاضی دونوں میں جدائی کر دے مسئلہ لعان کی جدائی کیا چیز ہے۔ طہین کے نزدیک  
 طلاق بائن ہوگی اور امام ابو یوسف کے نزدیک ہمیشہ حرام رہے گی مسئلہ اگر کوئی مرد عورت  
 کو نہمت کرے کہ یہ لڑکا میرا نہیں ہے تو اس کے لڑکے کا کیا حکم ہے۔ قاضی اس کی کار دے  
 نسب قطع کر کے عورت کی طرف ملا دے مسئلہ اگر مرد پھر جائے اور کہے کہ میں نے جھوٹ کہا  
 تو اسکو حد مارین یا نہیں۔ اسکو جھوٹ کی حد ماری جائے گی اور اب اگر اس عورت سے  
 نکاح کرے تو طہین کے نزدیک جائز ہے اور امام ابو یوسف کے نزدیک ناجائز ہے مسئلہ  
 اور اسی طرح اگر غیر اور اجنبی عورت کو یہ خاوند تہمت زنا کی لگائے اور اس مرد کو اس وجہ سے  
 حد قذف ماری جائے۔ ثواب بعد حد مارنے کی اس سے عورت بلا غنہ نکال کرے تو جائز  
 ہے یا نہیں۔ جائز ہے مسئلہ اگر کوئی مرد کسی صغیرہ کو تہمت لگائے یا دیوانے کو تو وہاں  
 واجب ہوگا یا نہیں۔ نہیں ہوگا مسئلہ اگر کوئی شخص اپنی عورت سے کہے کہ زنا کیا تو نے  
 یا کہے کہ تیرا دل زنا سے ہے یا مجھ سے نہیں ہے تو اسکا کیا حکم ہے۔ لعان کرے مسئلہ  
 قاضی حل کے نسب کو مرد سے جدا کرے اور عورت سے ملائے یا نہیں۔ جدا کرے  
 مسئلہ اگر کوئی شخص لڑکا پیدا ہونے کے بعد انکار کرے تو درست ہے یا نہیں۔ اگر  
 انکار کی مدت میں انکار کر لیا تو درست ہوگا اور اگر انکار کے مدت کے بعد انکار کرے تو  
 درست نہ ہوگا مسئلہ مدت انکار کی کب تک ہے۔ امام ابو حنیفہ کے نزدیک جب تک  
 لڑکا پیدا ہونے کے اسباب نہ خریدے اور لڑکا پیدا ہونے کے بعد مبارکباد نہ ہوگا  
 اگر اس کے بعد انکار کر لیا تو درست نہ ہوگا اور صاحبین کے نزدیک جب تک نفاس کی مدت  
 گزرے انکار درست ہوگا اور اگر گزر جائے گی تو انکار درست نہ ہوگا مسئلہ اگر عورت

نعمان واجب ہوگا اور جدائی بھی عورت سے کی جائے گی اور نسب بھی ثابت ہوگا مسئلہ  
اگر عورت کے دو بچے پیدا ہوں اور خاوند پہلے لڑکے سے انکار کرے اور دوسرے کا اقرار  
تو نسب ثابت ہوگا یا نہیں۔ دونوں سے نسب ثابت ہوگا اور خاوند کو حد لگانی جائے گی  
مسئلہ اگر پہلے لڑکے کا اقرار کرے اور دوسرے کا انکار تو کس لڑکے سے نسب ثابت ہوگا  
دونوں سے ثابت ہوگا اور میان بی بی بہر نعمان واجب ہوگا

## کتاب العت

طلاق اور خاوند کے مرنے کے بعد عورت کو بیٹھنے کو سناں

اگر کسی مومنہ بی بی کو طلاق دئی یا دونوں میں بے طلاق کے جدائی ہوگی تو اس عورت کی عت  
کستہ ہوگی۔ اگر یہ عورت آزاد ہو اور حیض بھی آتا ہو تو اسکی عت تین حیض میں اور اگر حیض  
نہ آتا ہو تو اسکی عت تین مہینے میں اور اگر وہ حاملہ ہو تو بچہ پیدا ہونے تک اسکی عت ہے  
مسئلہ اگر نوذمی مطلقہ ہو تو اسکی عت کستہ ہے۔ اگر نوذمی کو حیض آتا ہو تو اسکی عت  
دو حیض میں اور اگر حیض نہیں آتا ہے تو فیہ مہینہ عت کا ہوگا مسئلہ اگر کسی عورت کا خاوند  
مر جائے تو اسکی عت کستہ ہے۔ اگر عورت آزادہ ہو تو اسکی عت چار ماہ اور دس روز  
ہوگی اور اگر نوذمی ہوگی تو دو مہینے اور پانچ روز ہوں گی مسئلہ اگر مطلقہ عورت وارثہ ہو  
یعنی مرد اپنی عورت کو مرد موت میں طلاق دئی اور فوراً مر گیا تو اس عورت کی عت کستہ  
ہوگی۔ جو ان سے عت زیادہ ہوئے اگر چار مہینے دس روز زیادہ ہوں تو وہی عت  
واجب ہوگی اور اگر مدت تین حیض کی زیادہ ہوگی تو وہ واجب ہوگی مسئلہ اگر کسی عورت  
طلاق جمعی کی عت میں آزاد ہو جائے تو اسکے مثل آزاد عورت کی ہوگی لیکن اگر طلاق با  
کی عت میں ہوگی تو عت اسکی مثل آزاد کے ہوگی مسئلہ مثلاً کسی عت کو حیض نہیں آتا  
ہے اور وہ مہینوں کے حساب سے عت میں ہے اور عت پوری ہونے سے پہلے خون

یہ تو پہلی مرتبہ ہے کہ عیال سے پہری کرے یا نہیں حیض سے آگے سے عدت  
 پندرہ دن پہلی تھی مہینوں کے حساب سے وہ باطل ہو جائے گی عیال جو مہینوں کے  
 عدت پہری کرے مسئلہ اگر کسی شخص نے کسی عورت سے نکاح فاسد کیا اور محبت کی یا شہرہ  
 سے محبت کی اور حاکم نے ان میں جدائی کرادی۔ اسکی عدت کیا ہوگی اسکی عدت حیض  
 کے ساتھ ہوگی جب انکی جدائی کرادی جائے تو وہ شخص مرجائے مسئلہ اگر کوئی شخص اپنے  
 ام ولد کو آزاد کرے یا فوت ہو جائے تو اسکی عدت کس قدر ہے اسکی عدت تین حیض  
 سنو کی گو وہ آزاد کی جائے یا موتی مرجائے مسئلہ اگر صغیر خاوند نے وفات پائی اور عورت  
 حاملہ چھڑی تو اسکی عدت کس قدر ہوگی۔ اسکی عدت وضع حل ہے مسئلہ اگر حمل اسکا صغیر غلام  
 کے مرنے کے بعد ظاہر ہوا ہو تو اس صورت میں عدت کس قدر ہوگی۔ چار ماہ اور دس دن  
 مسئلہ اگر کسی شخص نے کسی عورت کو حیض کی حالت میں طلاق دی تو وہ حیض عدت میں  
 شمار ہوگا یا نہیں۔ شمار نہیں ہوگا مسئلہ اگر کسی عدت والی عورت سے ساتھ شہم کے  
 اولیٰ کی جائے تو دوسری عدت واجب ہوگی یا نہیں۔ دوسری عدت واجب ہوگی  
 مسئلہ پہلے عدت دوسرے میں داخل ہوگی یا نہیں مثلاً کسی عورت کا عدت سے ایک  
 حیض گزر گیا تھا اور مرد نے شہم سے محبت کی تین حیض اور واجب ہون کی وہ حیض  
 کہ جو ہو چکا ہے وہ پہلی عدت سے مخصوص ہے اور وہ حیض لینے دوسرا اور تیسرا عدت  
 عدت اول سے اور ثانی سے شمار ہوگا اور چوتھا حیض دوسری عدت سے مخصوص ہوگا لیکن  
 محبت کے بعد جو وہ حیض ہون کے وہ دونوں میں گنا جائے گا اور اگر وہ حیض گزرنے  
 کے بعد محبت کی تو بھی تین حیض جدید اور واجب ہون کے وہ جو وہ حیض گچکے ہیں  
 عدت اول سے ہون کے اور تیسرا پہلے اور دوسری عدت میں سے ہوگا اور چوتھا اور  
 پانچواں مرتبہ دوسری عدت میں شمار ہوگا اگر پہلی عدت پوری ہوگئی ہو اور دوسری  
 تمام نہ ہوئی ہو اور محبت کی جائے تو عدت واجب ہوگی یا نہیں۔ تیسری عدت جدید



محبت کے واجب ہوگی مسئلہ اگر کوئی مرد اپنی زوجہ کو طلاق دے دے یا نہ جائے تو کون سی  
عدت کرے۔ عدۃ طلاق کی طلاق کے بعد واجب ہوگی اور برہنہ کی برہنہ کے بعد مسئلہ  
اگر اس عورت کو طلاق اور وفات کا کوئی حال نہ معلوم ہو یا یہاں تک کہ عدت اس عورت کی  
گزر گئی اور بعد گزرنے عدت کے معلوم ہو کہ شوہر نے اسکو طلاق دی تھی یا عریضہ ہے تو  
اب عدت اُس پر واجب نہیں ہوگی۔ اگر چاہے تو اسی وقت نکاح کر سکتی ہے مسئلہ نکاح  
فاسد میں عدت کب سے کر سکتی ہے۔ جس وقت سے خاوند نے پکارا وہ محبت کے  
ترک کا کیا ہو یا قاضی نے تفریق کر دی ہو مسئلہ جنس وقت سے خاوند مرطاوے یا طلاق با  
دے مدت عدۃ تک سوگ واجب ہے اگر عورت عاقلہ بالغہ اور مسلمان ہو دے مسئلہ  
سوگ کیا چیز ہے۔ عورت خوشبو نہ لگائے اور بناوٹ نکار نہ کرے سر میں تیل نہ ڈالے  
آنکھ میں سرمہ نہ لگائے مگر عذر کے ساتھ اور مہندی نہ لگائے اور سینہ و زرد کپڑے نہ پہنے  
مسئلہ کافرہ اور صغیرہ اور نوذی پر سوگ واجب ہے یا نہیں۔ سوگ واجب نہیں لیکن نوذی  
اگر دوسرے کے نکاح میں ہو تو عدت میں سوگ واجب ہوگا۔ مسئلہ عدت طالی عورت  
سے نکاح کا پیغام کرے تو جائز ہے یا نہیں۔ اشارہ سے کرنا جائز ہے مسئلہ اگر کوئی  
عورت طلاق بائن یا طلاق رجعی کے عدت میں ہو تو عدت کی مدت میں گھر سے باہر نکلنا  
جائز ہے یا نہیں۔ جائز نہیں ہے مگر موت کے عدت میں دن کو باہر نکلے اور شروع  
رات میں گھبرات کو گھر سے باہر نہ رہنا چاہیے بلکہ اپنے گھر میں مسئلہ عدت والی عورت  
لہان بیہ کر عدت پوری کرے جو گھر عورت کے رہنے کا تھا اسی میں عدت پوری کرے مسئلہ  
اگر خاوند کے گھر میں جگہ رہنے کی نہ ملے یا اور وارث نکال دیں تو اس مکان سے اور جگہ جائز  
ہے یا نہیں۔ جائز ہے کہ اور جگہ چلی جائے اور عدت پوری کرے مسئلہ اگر کوئی شخص  
اپنی عورت کو طلاق رجعی دے تو جائز ہے کہ اسکو سفر کو لے جائے۔ ہمارے علماء کے  
نزدیک جائز نہیں ہے جب تک کہ اسکو رجعی نہ کرتے اور ایام شافعی کے نزدیک جائز ہے۔

مسئلہ اگر کوئی مرد کسی عورت کو طلاق بائن دے بھر عورت کے اندر نکاح کرے اور پھر محبت سے پہلے طلاق دیر سے تو اسکو کیا واجب ہوگا شیخین کے نزدیک پورا غر واجب ہوگا اور عدت شروع سے کرے اور امام نووی کے نزدیک صر اور باقی عدت اور امام زفر کے نزدیک اوٹا مہر اور عدت بالکل نہیں مسئلہ اگر کوئی شخص کسی عورت کو طلاق رجعی دے اور یہ عورت بچہ جنے تو نسب ثابت ہوگا یا نہیں۔ اگر طلاق ہونے کے وقت سے دو برس سے زیادہ میں لڑکا پیدا ہو تو نسب ثابت ہوگا اور عورت اسکی عورت ہوگی اور اگر دو برس سے کم میں لڑکا پیدا ہوگا تو نسب ثابت ہوگا اور عورت اسکی عورت ہوگی مسئلہ اگر کسی مرد نے طلاق بائن دی پھر وہ عورت بچہ جنی تو نسب ثابت ہوگا یا نہیں۔ اگر طلاق کو ابھی دو برس نہیں ہوئے کہ لڑکا پیدا ہو یا نسب ثابت ہوگا اور اگر دو برس پورے ہو گئے یا زیادہ ہو گئے تو نسب ثابت نہیں ہوگا ہاں اگر خاوند عموئے کرے مسئلہ اگر وفات کے عدت میں لڑکا پیدا ہو تو نسب ثابت ہوگا یا نہیں۔ اگر وفات کے وقت سے دو برس کے اندر بچہ پیدا ہوگا تو نسب ثابت ہوگا۔ مسئلہ اگر عدت والی عورت عدت کے پورا ہو جانے کا اقرار کرے اور پھر بچہ پیدا ہو تو نسب ثابت ہوگا یا نہیں جو وقت اقرار کیا اگرچہ مینے سے پہلے لڑکا پیدا ہوا ہے تو نسب ثابت ہوگا اور اگرچہ مینہ ہو گئے یا زیادہ تو نسب ثابت نہ ہوگا۔ مسئلہ اگر عدت والی عورت کے لڑکا پیدا ہوا اور شوہر منکرو اور دانی گواہی دے تو گواہی کے ساتھ ہے نسب ثابت ہوگا یا نہیں۔ نسب ثابت نہ ہوگا۔ بلکہ دو مرد یا دو عورتیں اور ایک مرد کی شہادۃ سے نسب ثابت ہوگا اور امام ابو یوسف کے نزدیک والی گواہی سے ثابت ہوگا اور اگر حل ظاہر ہوا جانب شوہر سے حل کا اقرار ہو تو بدین شہادہ کے نسب ثابت ہوگا۔ مسئلہ اگر کوئی شخص کسی عورت سے نکاح کرے اور نکاح سے چھ مینہ کے پہلے لڑکا پیدا ہو تو نسب ثابت ہوگا یا نہیں۔ نسب ثابت نہیں ہوگا۔ اگرچہ مینہ میں پیدا ہو تو نسب ثابت ہوگا اگر خاوند سکوت کرے یا اقرار کرے۔ مسئلہ اگر خاوند ولادت سے انکار کرے تو نسب ثابت ہوگا یا نہیں۔

اگر دانی گواہی دے تو نسب ثابت ہوگا۔ مسئلہ مدت حمل کی کتنی ہے۔ زیادہ مدت دو برس میں اور کم مدت چھ مہینہ اور زیادت امام شافعی کے نزدیک چار برس۔ مسئلہ اگر ذمی ذمہ کو طلاق دے تو اسپر عدت نہیں ہے اگر ذمی اسکو اپنے دین میں جانتے ہوں۔ جو عورت زنا سے حاملہ ہو اس سے نکاح کرنا جائز ہے طرفین کے نزدیک اور امام ابو یوسف کے نزدیک نکاح جائز نہیں اور جب طرفین کے نزدیک ایسی عورت سے نکاح کر لیا تو دلی مذکر وضع حمل تک۔

## کتاب النفقات

ابن و میال کو بیع دینے کے مسائل

بیع عورت کا کس پر واجب ہے۔ شوہر پر۔ عورت مسلمان ہو یا اہل کتاب۔ مسئلہ اگر عورت بغیر حکم خاوند کے گھر سے چلی جائے تو نفقہ واجب ہوگا یا نہیں نفقہ واجب ہوگا جب خاوند کے گھر میں نہ آئے۔ مسئلہ اگر عورت صغیرہ ہو دے تو نفقہ واجب ہوگا یا نہیں اگر یہ کم سن ایسی ہے کہ خاوند کی خدمت کر سکتی ہے اور قابل صحبت کے ہے تو نفقہ واجب ہوگا اور اگر خدمت نہیں کر سکتی ہے اور صحبت کے لائق بھی نہیں ہے تو نفقہ واجب نہ ہوگا۔ مسئلہ اگر عورت زیادہ عمر کی ہے اور خاوند کم عمر کہ عورت سے صحبت نہیں کر سکتا ہے اور عورت نے اپنے آپ کو خاوند کے سپرد کر رکھا ہے اور خاوند کے گھر میں رہتی ہے تو نفقہ واجب ہوگا یا نہیں۔ نفقہ واجب ہوگا مسئلہ اگر کوئی مرد کسی عورت کو طلاق دے تو نفقہ اور گھر میں رکھنا مدت تک مرد پر واجب ہوگا یا نہیں۔ واجب ہوگا اگرچہ طلاق بائن و می ہو یا رجعی مسئلہ اگر سبب جدائی کا عورت کی طرف سے ہو بسبب کسی گناہ کے مثلاً اسلام سے پھر جائے یا اپنے شوہر کے بیٹے کا بوسہ شہوت سے لے اور ان میں جدائی کی جاوے تو نفقہ عدت کا خاوند پر واجب ہوگا یا نہیں۔ واجب نہیں ہوگا مسئلہ اگر کسی عورت کو قرض میں قید کریں یا کوئی غاصب اسکو غصب کرے یا حج کو کسی ناظم

کے ساتھ جائے تو نفقہ واجب ہوگا یا نہیں۔ واجب نہیں ہوگا۔ مسئلہ اگر خاوند کے گھر میں  
 بیار ہو جائے تو نفقہ واجب ہوگا یا نہیں۔ واجب ہوگا۔ مسئلہ اگر غیر کے گھر میں جائے ہوگا  
 تو خاوند پر نفقہ واجب ہوگا یا نہیں۔ واجب نہیں ہوگا۔ مسئلہ عورت کے خدمتگار کا بھی قسم  
 پر نفقہ واجب ہوگا یا نہیں۔ امام ابو حنیفہ کے نزدیک خدمتگار کا نفقہ واجب ہوگا یا نہیں  
 صرف ایک خادم کا اور امام ابو یوسف کے نزدیک دو سے زیادہ کا واجب ہوگا مسئلہ  
 عورت کو جائز ہے کہ خاوند سے علیحدہ مکان طلب کرے کہ اکیلی اس گھر میں رہے اور  
 خاوند کے رشتہ داروں میں سے کوئی نہ ہو۔ ان اگر یہ عورت خاوند کے رشتہ داروں کے  
 گھر میں رہنے سے راضی ہو اپنے اختیار کے ساتھ تو وہ جانے مسئلہ کیا خاوند کو جائز  
 ہے کہ عورت کے عزیزوں کو گھر میں آنے سے منع کرے۔ جائز ہے مگر دیکھنے اور بات  
 کرنے سے منع نہیں کر سکتا جو وقت چاہیں دیکھیں اور کوئی بات کریں اور چلے جائیں۔  
 مسئلہ اگر کوئی شخص نفقہ زدے کے مثلاً محتاج ہو ان میں سے کوئی کریم یا نہیں۔ جدائی  
 کریمین بلکہ عورت کے کہیں کہ فرض لیکر کہا جب تک تیرا خاوند نفقہ دینے پر قادر نہ ہو پس جب  
 قادر ہو تو قرض ادا کرے۔ مسئلہ اگر کوئی شخص غائب ہے اور مال اسکا دوسرے  
 شخص کے پاس امانت ہے اور وہ موجود ہے اور یہ امانت دار اقرار کرتا ہے کہ جس نے  
 میرے پاس رکھا ہے اسکی بی بی ہے تو اب قاضی نفقہ زوجه اور والدین اور ولی  
 نفقہ کے واسطے اس میں پر حکم کر سکتا ہے یا نہیں۔ ان سب کے نفقہ کے واسطے امانت  
 پر حکم کرے ان کے سوا اور کسی کے واسطے حکم نہ کرے اور عورت سے ضمانت لے لے  
 مسئلہ اگر کسی محتاج کو محتاجی کے اندازہ سے نفقہ کا حکم دیوے اور پھر مالدار ہو جائے  
 تو کوئی اس نفقہ واجب ہوگا۔ مالدار کی کا پوسلہ اگر مدت گذر گئی کہ خاوند نے عورت کو نفقہ  
 دیا تو عورت پہلا نفقہ خاوند سے طلب کرے یا نہیں۔ طلب نہ کرے مگر جب کہ قاضی  
 نے نفقہ کا حکم کیا ہو یا صلح کی ہو کسی مقدار پر نفقہ سے تو قاضی ماضی کا نفقہ دے گا۔

مسئلہ اگر کسی عورت کے نفقہ کا قاضی حکم کرے اور ایک مدت تک خاوند نہ دے اور وہ مال تو اس کے مال میں واجب ہوگا یا نہیں۔ واجب ہوگا بلکہ ساقط ہو جائے گا۔ مسئلہ اگر خاوند سال بھر کا نفقہ پیشگی دے دے اور سال پورا ہونے سے پہلے خاوند مر جائے تو جو نفقہ پہنچ رہے اسکو وارث لے سکتے ہیں یا نہیں شیخین کے نزدیک نہیں لے سکتے ہیں اور امام غزالی کے نزدیک باقی کو پھیر سکتے ہیں مسئلہ اگر کوئی غلام کسی حرہ سے نکاح کرے تو نفقہ کس پر واجب ہوگا۔ غلام پر اور اگر غلام ہو اور نہ دے تو اسکو فروخت کر کے اسکی قیمت سے نفقہ لیا جائے مسئلہ اگر کوئی شخص کسی لونڈی سے نکاح کرے تو اسکو اپنے گھر لے جائے یا نہیں۔ گھر لے جانا نہیں چاہئے بلکہ جو وقت موقع پائے صحبت کرے مسئلہ کیا لونڈی کے مولیٰ کو پونچتا ہے کہ لونڈی کے خاوند سے اسکا نفقہ طلب کرے۔ اگر اس کے خاوند کے گھر بھیجے یا ہو تو طلب کر سکتا ہے اور جو اپنی خدمت میں رکھا تو نہیں مانگ سکتا ہے مسئلہ چھوٹے بچوں کا نفقہ ان کے باپ کے ذمہ واجب ہے یا نہیں۔ واجب ہوگا اور ان کی نفقہ میں کسی کی شرکت باپ کے ساتھ نہوگی جیسی عورت کے نفقہ میں کوئی شخص شوہر کا شریک نہیں ہو سکتا ہے مسئلہ اگر میان بی بی میں جدائی ہو جائے اور کوئی بچہ دو دھ پیتا ہو اور بی بی دو دھ پلانے سے انکار کرے تو دو دھ پلانا کس پر واجب ہوگا۔ دائی نوکر کو کہہ کر ایام رضاعت تک اسکا باپ دو دھ پلوائے مسئلہ اگر خاوند اپنی بی بی یا اپنی بی بی کو کچھ دے کر دو دھ پلوائے تو جائز ہے یا نہیں۔ یہ ضروری ناجائز ہے عدت پوری ہونے کے بعد درست ہے ہاں اگر لڑکے کی ماں عدت پوری ہونے کے بعد کچھ اجرت پر راضی ہو جائے تو غیر کے دینے سے اس لڑکے کی ماں کو اجرت دینا والی تر ہے مسئلہ اگر لڑکے کی ماں غیر کے مقابلہ میں اجرت زیادہ مانگتی ہے تو اس کو پونچتا ہے کہ خاوند سے لے لے نہیں پونچتا اگر خاوند اپنی رضامندی سے دیوے مسئلہ نفقہ چھوٹے بچہ کا باپ پر واجب ہے یا نہیں۔ واجب ہے اگرچہ خلاف دین ہے

## کتاب الحضانۃ

بچہ کے پرورش کے مسائل

اگر بیان بی بی میں جدائی ہو جائے تو ان دونوں میں بچہ کے واسطے کون بہتر ہے یعنی باپ یا ماں۔ جب تک لڑکے کی ماں ذمہ داری واجب طور پر کرے تو ماں بہتر ہے مسئلہ اگر ماں نہ ہو کون بہتر ہے۔ نانی پھر دادی اور اگر نانی اور دادی نہ ہوں تو بہنیں حقیقی بہن یا بی بی اور اگر وہ نہ ہوں تو انبیانی بہنیں بہتر ہیں اور اگر وہ نہ ہوں تو علاتی بہنیں بہتر ہیں۔ مسئلہ اگر دادی نہ ہو اور بہنیں مختلف قسم کی ہوں تو پہلے کون بہتر ہے۔ حقیقی بہن پھر انبیانی پھر علاتی اور اگر خالائیں ہوں اور پھر پھیان تو خالائیں بہتر ہیں پھر بیویوں سے اور ایسی ہی پہلے سگی خالہ اسکے بعد انبیانی پھر علاتی مسئلہ لیکن اگر ان عورتوں میں سے کوئی دوسرا عاقل و ذکاوت کے توفیق پرورش کا جاتا رہے گا یا نہیں۔ جاتا رہے گا مگر نانی جو اسکے دادا سے نکاح کرے تو پرورش کا حق باطل نہ ہوگا اور ایسے ہی اگر ماں چچا سے نکاح کرے تو حق پرورش باطل نہ ہوگا اور اگر اس بچہ کے قریبوں سے کوئی عورت نہ ہو اور سب مرد ہوں تو کون بہتر ہے۔ عصبہ یعنی باپ کے عزیزوں میں جو سب سے زیادہ قریب ہوں مسئلہ ماں اٹھنی پرورش میں کب تک بہتر ہیں۔ اگر لڑکا ہے تو جب تک اپنے ہاتھ سے کھانا نہ کھائے اور پانی نہ پیے یا کپڑے نہ پہن سکے استیجاز کر سکے اور اگر لڑکی ہو تو جب تک مشاہدہ نہ ہو یعنی جسکے دیکھنے سے مرد کو شہوت ہو مسئلہ لوندی کو اور ام ولد کو پرورش کا حق ہے یا نہیں۔ اگر آزاد نہیں ہیں تو حق پرورش نہ ہوگا اور اگر آزاد ہو جائیں تو ہوگا مسئلہ ذی عرشہ کو لڑکے کا حق پرورش کب تک رہے گا۔ جب تک یہ لڑکا ایسا ہو کہ دین کو سمجھے یہ سمجھ آجائے گی تو حق پرورش ساقط ہو جائیگا مسئلہ عورت لڑکے کو شہر کے باہر لے جاسکتی ہے یا نہیں۔ جائز نہیں ہے مگر جہان کی رہنے والی ہو۔ مسئلہ نفقہ اس شخص کا کہ وہ اور اسے ہو اور دین سے خلاف ہو تو دیندار پر واجب ہے یا نہیں۔ مثل ماں اور باپ

اور بی بی اور بیٹا اور پوتا اور دادا کے اگر محتاج ہوں تو نفقہ واجب ہوگا اور بیٹا  
 ان کے اور ون کو نہ چاہیے۔ مسئلہ اگر بیٹے کو مان اور باپ کے نفقہ میں شریک کرے  
 تو جائز ہے یا نہیں۔ جائز نہیں ہے۔ مسئلہ نفقہ خاص کر کسکا واجب ہوگا۔ خاص فی  
 محرم کم کم سن ہو اور محتاج ہو یا عورت بالغہ محتاج ہو جائے یا پانچ اور انہما ان کا نفقہ  
 واجب ہوگا مسئلہ نفقہ انکا کس مقدار سے واجب ہوگا۔ مثل میراث کے دختر اور پ  
 بالغ بیکالنجی کا مان سے باپ پر دنا۔ مسئلہ اگر یہ لوگ خلافت دین کے ہوں تو نفقہ واجب  
 ہوگا یا نہیں۔ نفقہ واجب نہ ہوگا مگر ان لوگوں کا کہ اوپر ذکر ہو چکا مسئلہ اگر کوئی شخص محتاج  
 ہو تو اس پر نفقہ کے واسطے حکم کریں یا نہیں نہ کریں۔ مسئلہ اگر کوئی شخص غائب ہے تو اسکا  
 مال کسی کے پاس امانت ہے اور وہ موجود ہے اور اصل غائب شخص کے مال پر محتاج ہیں  
 تو ان کے نفقہ کے واسطے قاضی کو جائز ہے کہ اس امانت کے مال سے انکا نفقہ مقرر کرے  
 جائز ہے۔ اگر وہ مال اسباب باپ کے پاس ہو تو اسکو جائز کہ اسکو فروخت کرے۔ امام ابوحنیفہ  
 کے نزدیک جائز ہے اور صاحبین کے نزدیک فروخت کرنا جائز نہیں۔ مسئلہ اگر کوئی  
 زمین ہو یا مکان یا باغ یا اور ان کے مانند ہوں تو جائز ہے کہ باپ ان کو فروخت کرے یا نہیں  
 باتفاق نہ بیچے اگر فروخت کرے گا تو جائز نہیں ہے مسئلہ اگر قاضی مان باپ اور لڑک  
 اور ذوالارحام کے نفقہ کے واسطے حکم کرے اور ایک مدت تک ان کو نفقہ نہ ملے تو وہ  
 لوگ نفقہ طلب کر سکتے ہیں یا نہیں۔ طلب نہیں کر سکتے ہیں ساقط ہو جائے گا مان  
 اگر قاضی نے ان سے کہا کہ تم قرض لے کر کھاؤ اور انھوں نے قرض لیا ہو تو اسوقت  
 طلب کر سکتے ہیں یعنی جس شخص کے ذمہ انکا نفقہ ہو اس سے طلب کریں۔ مسئلہ اگر کسی کا  
 لڑکا موجود نہیں ہے اور اسکا مال باقی باپ کے قبضہ میں ہے تو اس مال سے نفقہ کو نہ  
 کے وہ جو سے مال کے ضامن ہوں گے یا نہیں۔ نہیں ہوں گے۔ مسئلہ اگر مال غائب  
 کسی غیر کے قبضہ میں ہو تو اس سے لین اور خرچ کر لین تو بخرچ کرنے کا وہ غیر شخص ضامن ہوگا

یائنین۔ اگر بے علم فاضی کے خرچ کر چکا تو وہ غیر شخص خاص ہوگا اور جو قاضی کے حکم سے کیا ہوگا تو خاص ہوگا مسئلہ لوندی اور غلام کا نفقہ مولیٰ پر واجب ہوگا یا نہیں۔ واجب ہوگا مسئلہ اگر مولیٰ نفقہ دینے سے انکار کرے تو نفقہ دینے کے واسطے جبر کریں یا نہیں۔ اگر غلام لوندی مولیٰ کام کراتے ہوں تو اس کام کو کریں اور اپنا خرچ چلائیں اور اگر ان کو کوئی کام نہ آتا ہو تو قاضی مولیٰ پر جبر کرے کہ وہ یا انکو بیچے یا نفقہ دے واللہ اعلم

## کتاب العتاق

غلام آزاد کرنے کے مسائل

آزادی کیونکر دست ہوگی۔ آزاد کرنے والا آزاد ہوا اور بائع ہوا اور عاقل اگر یہ لوگ اپنی لوندی غلام سے کہیں کہ تو آزاد ہے اور تو آزاد کیا ہوا ہے یا میں نے تجکو آزاد کیا ان لفظوں سے آزاد ہو جائیگا اگرچہ ان کی آزاد کرنے کی نیت ہو یا نہ ہو۔ اور اگر کہے کہ تو آزاد ہے یا تیرا منہ آزاد ہے یا تیری گردن آزاد ہے یا تیرا جسم آزاد ہے اور ایسی ہی اگر اپنی لوندی سے کہے کہ تیری فرج آزاد ہے تو آزاد ہوں گے یا نہیں۔ آزاد ہو جائیں گے مسئلہ اگر کہے کہ میری ملکیت تجھ پر نہیں ہے تو غلام آزاد ہوگا یا نہیں۔ اگر نیت آزادی کی ہوگی تو آزاد ہو جائے گا اور جو نیت نہ ہوگی تو نہ ہوگا۔ اور حکم تمام اشارہ نکایہ ہے کہ جو لفظ اشارہ کا کہے اگر اس کی نیت آزادی کی ہوگی تو آزاد ہوگا اور جو نہ ہوگی تو نہ ہوگا۔ مسئلہ اگر کہے کہ میرا تجھ پر غلبہ نہیں ہے تو آزاد ہوگا یا نہیں۔ آزاد نہ ہوگا اگرچہ نیت آزادی کی ہو مسئلہ اگر کوئی شخص کہے کہ یہ غلام میرا بیٹا ہے اور اس جیسا اسکے پیدا ہو سکتا ہے اور بچہ بول النسب بھی ہو تو نسبت ہوگا یا نہیں۔ اگر انکار نہیں کریگا نسب ثابت ہوگا اور اگر کہے کہ اسے بیٹے اور اسے براہر تو آزاد ہوگا یا نہیں۔ آزاد نہ ہوگا مگر نیت سے۔ مسئلہ اگر غلام کو کہے کہ یہ میرا مولیٰ ہے تو وہ غلام آزاد ہوگا یا نہیں۔ آزاد ہو جائے گا مسئلہ اگر کوئی اپنے غلام کو کہے کہ یہ میرا بیٹا ہے اور وہ غلام عربین اسکے برابر ہو یا بڑا ہو بیٹے ولد نسو سکے تو آزاد ہوگا یا نہیں اور نسب بھی ثابت ہوگا



یا نہیں۔ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک آزاد ہو جائے گا اور صاحبین کے نزدیک آزاد نہ ہوگا۔ اتفاق ہے اس امر میں کہ نسب ثابت نہ ہوگا مسئلہ اگر کوئی شخص اپنی لونڈی سے کہے کہ تو مثل آزاد کے ہے تو آزاد ہوگی یا نہیں۔ آزاد نہ ہوگی۔ اگر کہے کہ تو نہیں ہے مگر آزاد تو آزاد ہوگی یا نہیں۔ آزاد ہوگی۔ مسئلہ اگر کوئی شخص ذی رحم عرم کا مالک ہو تو وہ آزاد ہو جائے گا مسئلہ اگر کوئی شخص اپنے غلام کا تسائی حصہ یا چوتھائی حصہ یا چھٹا آزاد کرے تو کل آزاد ہوگا یا نہیں۔ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک آزاد نہ ہوگا مگر اس قدر کہ جب قدر آزاد کیا ہے اور باقی قیمت میں غلام سہی کرے مولیٰ کے واسطے اور صاحبین کے نزدیک کل آزاد ہو جائے گا مسئلہ اگر دو شخصوں کی شرکت میں ایک غلام ہو اور ان میں ایک شخص اپنا حصہ آزاد کر دے تو وہ آزاد ہوگا یا نہیں۔ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک اگر آزاد کرنے والا مالدار ہے تو ابھی شریک کو اختیار ہوگا چاہے آزاد کرے اور چاہے غلام سے کمائی کرے یا دوسرے شریک کو آزاد کرے اور اگر قتل ہوے تو اسکو دو اختیار ہوں گے یا اس سے کام کرے یا آزاد کرے اور صاحبین کے نزدیک اگر مالدار ہے تو شریک اسکو تادان دے اور اگر قتل ہوے تو اسکو معاف کرے اور غلام سے کمائی کرے۔ مسئلہ اگر دو شخص ایک غلام کو خرید کر لیں اور وہ غلام ان شریکوں میں ایک کا لڑکا ہو تو اس غلام کا کیا حکم ہوگا۔ غلام آزاد ہو جائیگا اور دوسرا شریک اس شریک کو خاسن نہیں کر سکتا ہے مسئلہ اگر دو شخصوں کو ایک غلام میراث میں ملے اور وہ غلام ان میں سے ایک شریک کا پسر تھا تو اسکا۔ وہی حکم ہے کہ جو بیوہ کے مسئلہ میں بیان ہوا اور صورت اس مسئلہ کی یہ ہے کہ ایک عورت نے دو غلام خرید لئے کئے کہ وہ دونوں آپس میں باپ بیٹے ہیں پھر اس نے باپ کو آزاد کیا اور اسکو شوہر ہی میں قبول کر لیا اور اس عورت کے پہلے اس سے کوئی لڑکا تھا اور اس نے وفات پائی اور وہی غلام چھوڑا کہ لڑکا اس کے خاوند کا ہے اور یہ لڑکا دو وارثوں میں ہوگا ایک عورت کے لئے کے اور ایک اس عورت کے خاوند کے تو اب حصہ باپ کا آزاد ہو جائے گا اور حصہ

دوسرے وارث کا بیٹا اس وفات یافتہ کا ہے اس غلام سے کمائی کراے اور اس عورت کے  
 لڑکے کو نہیں پہنچتا ہے کراے کے باپ کو تاوان دار کرے مسئلہ اگر ایک غلام دوسرے کو  
 بیٹا ہے پھر وہ شریک آپس میں کہیں کہ تو نے اس غلام کو آزاد کر دیا ہے اور دوسرے  
 کہ تو نے آزاد کیا ہے اس کا کیا حکم ہے۔ غلام آزاد ہو جائیگا مسئلہ اس صورت میں غلام اپنی  
 قسمت کے موافق کمائی کرے یا نہیں۔ غور کریں کہ وہ دونوں شریک مالدار ہیں یا محتاج  
 اگر دونوں مالدار ہیں تو کسی کو غلام سے کمائی کراے کا حق حاصل نہوگا اور اگر محتاج ہوں تو دونوں  
 کو کم کر دیوے اور اگر ایک محتاج ہو اور دوسرا مالدار ہووے تو مالدار کو کم کر دیوے قبول  
 صاحبین کا ہے اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک دونوں کا حصہ اپنی قیمت سے کم کر ادا کرے  
 خواہ دونوں مالدار ہوں خواہ محتاج یا ایک محتاج ہو اور دوسرا مالدار مسئلہ اگر کوئی کسی غلام  
 کو آزاد کرے خدا کے واسطے یا شیطان کے واسطے یا کسی بت کے واسطے نیت کرے تو غلام  
 آزاد ہوگا یا نہیں۔ غلام آزاد ہو جائے گا اور نیت شیطان کی اور بت کی فو ہوگی مسئلہ  
 اگر کوئی شخص کسی شخص سے کسی غلام کو جبر سے آزاد کرائے یا کوئی شخص نشہ کی حالت میں غلام کو  
 آزاد کرے تو آزاد ہوگا یا نہیں۔ ہمارے علماء کے نزدیک آزاد ہو جائے گا اور امام شافعی  
 کے نزدیک آزاد نہوگا مسئلہ اگر کوئی شخص آزادی میں شرط کرے مثلاً کہ اگر میں تیرا  
 مالک ہوں تو تو آزاد ہے یا اور بات اسکے مانند اگر وہ شرط وجود میں آئے تو آزاد ہوگا  
 یا نہیں۔ آزاد ہو جائے گا جیسے طلاق میں شرط درست ہے اسی طرح آزادی میں بھی مسئلہ  
 اگر کوئی غلام دارالحرب سے دارالاسلام میں اگر مسلمان ہو جائے تو آزاد ہوگا یا نہیں۔ آزاد  
 ہو جائے گا مسئلہ اگر حاملہ لونڈی کو آزاد کرے تو اس کا حمل بھی آزاد ہوگا یا نہیں۔ آزاد ہو جائیگا  
 لیکن اگر حمل کو آزاد کرے اور لونڈی کو آزاد نہ کرے تو آزاد نہوگی مسئلہ اگر کسی غلام کو کسی مال  
 پر آزاد کرے اور غلام بھی اس مال کو قبول کرے تو آزاد ہوگا یا نہیں۔ جہو نیت قبول کریگا  
 غلام آزاد ہو جائے گا اور مال اس پر واجب ہوگا کہ ادا کرے مسئلہ اگر کوئی شخص اپنے غلام سے

کے کہ جب تو دو ہزار روپیہ ادا کرے تو آزاد ہے ایسے لفظ درست ہیں یا نہیں۔ درست ہون کی اور غلام ماذون ہوگا اور جو وقت یہ غلام روپیہ موجود کرے تو قاضی اسکے مولیٰ پر جبر کرے تاکہ وہ قبول کرے اور غلام کو آزاد کر دے مسئلہ ام ولد کسکو کہتے ہیں اور کب آزاد ہوتی ہے۔ ام ولد وہ لونڈی ہے کہ جسکے مولیٰ سے لڑکا پیدا ہوا اور مولیٰ بھی مقرب ہو تو اسکی بیج جائز نہیں ہے اور اگر سوائے مولیٰ کے دوسرے خاوند سے لڑکا پیدا ہو تو وہ لڑکا غلام ہوگا اور مولیٰ کی وفات کے بعد آزاد ہو جائیگی مسئلہ اگر آزاد عورت کے غلام سے لڑکا پیدا ہو تو وہ آزاد ہوگا یا نہیں آزاد ہوگا۔

## باب التذہیر

غلام کے مدبر کرینکے مشائخ

مدبر کسکو کہتے ہیں۔ اس غلام کو کہتے ہیں کہ جسکے مولیٰ نے کہا ہو کہ جو وقت میں مرجاؤں تو آزاد ہے یا یہ کہا ہو کہ تو آزاد ہے میرے مرنے کے بعد یا یہ کہے کہ تو مدبر ہے یا کہے کہ تجکو مدبر کیا میں نے ایسے غلام کو مدبر کہتے ہیں اسکا فروخت کرنا اور کسی کو بہہ کر دینا جائز نہیں ہے مگر اسکو کو جائز ہے کہ اس سے کام لے یا اجارہ پر دے۔ اگر لونڈی مدبر ہو تو مولیٰ کو اسکے ساتھ دلی جائز ہے اور نکاح کر دینا بھی جائز ہے جو وقت مولیٰ مر گیا آزاد ہو جائے گی مولیٰ کی تہائی مال سے اگر تہائی باہر آئے صورت اسکی یہ ہے کہ کسی شخص نے اپنے غلام کو مدبر کیا ہو اور پھر مر جائے اور دو ہزار روپیہ چھوڑ جائے اور اس مدبر کی قیمت ہزار روپیہ ہون تو اب قیمت اس غلام کی جلتین ہزار روپیہ سے کہ ترکہ ہے ثلث ہوگی اسواسطے کہ دو ہزار روپیہ نقد اور ہزار روپیہ مدبر کی قیمت کہ اگر یہ صورت ہوگی تو آزاد ہو جائے گا اور اگر اس شخص کے ترکہ میں فقط یہ غلام ہی ہو تو اس صورت میں اپنی قیمت کے دو تہائی کمائی کرے یعنی ایک حصہ اسکا آزاد ہے دو حصہ کمائی کرے وارثوں کے لئے اور اگر اسکا مولیٰ مقروض ہووے اور قرض خواہ قرض طلب کریں تو اس صورت میں اپنی کل قیمت کمادے مسئلہ اگر مدبرہ کے خاوند سے

لڑکا پیدا ہو کر وہ آزاد ہے تو اس لڑکے کا کیا حکم ہے جو اسکی مان کا حکم ہے یعنی وہ بھی مدبر ہوگا اور مولیٰ کے مرنے کے بعد آزاد ہو جائے گا مثل انبی مان کے مسئلہ اگر کوئی شخص غلام کے مدبر کو مقید کرے جیسے کہ کوئی شخص کسی غلام سے کہے کہ میں فلان بیاری میں مرجاؤں تو تو آزاد ہے یا کہے کہ اگر میں سفر میں مرجاؤں تو تو آزاد ہے تو ایسے غلام کو مدبر مقید کہتے ہیں مسئلہ مدبر مقید کا فروخت کرنا جائز ہے یا نہیں۔ جائز ہے مگر بشرط وجود میں۔  
 نہ آئی ہو اور اگر شرط پوری ہو جائے تو فروخت کرنا جائز نہیں ہے بلکہ مدبر مطلق کی طرح آزاد ہو جائے گا۔

## باب الاستیلاء

ام ولد لڑکی کے مسائل

کینیزم ولد کا بھوتی ہے۔ مولیٰ سے جب لڑکا پیدا ہو اور مولیٰ اسکا مقرب ہو اور جب ام ولد ہو جائے تو اسکا فروخت کرنا جائز نہیں ہے اور کسی کو ہبہ کرنا بھی جائز نہیں ہے لیکن اس کے مولیٰ کو دل سے صحبت کرنا اور خدمت لینا اور فروزی کرنا اور اسکا نکاح کر دینا چاہیے اور باندی کے لڑکے کا نسب مولیٰ سے ثابت نہوگا مگر مولیٰ کے اقرار سے اگر ایک مرتبہ اقرار کر لیا تو بعد اسکے بغیر اقرار کے ہر ولد کے ساتھ نسب ثابت ہو جائے گا البتہ انکار کرے گا تو انکار اسکا درست نہوگا مسئلہ اگر کسی شخص نے اپنے ام ولد کا کسی کے ساتھ نکاح کر دیا پھر اس ام ولد کے لڑکا پیدا ہوا تو اس لڑکے کا کیا حکم ہوگا۔ حکم اسکا مان کے حکم کے مانند ہوگا یعنی مولیٰ کے مرنے کے بعد وہ بھی آزاد ہو جائے گا بلکہ ہر لڑکا ام ولد کا شوہر سے پیدا ہوا اسکا بھی یہی حکم ہوگا یعنی مولیٰ کے مرنے کے بعد آزاد ہو جائے گا اور اس پر کفائی کرنا انہی قیمت کے مقدار واجب نہوگا جیسی کہ مدبر پر واجب ہوتی ہے۔ مسئلہ اگر کوئی شخص کسی لونڈی سے نکاح کرے پھر اس سے لڑکا پیدا ہو اس کے بعد اس لونڈی کو خریدے تو وہ لونڈی اسکی ام ولد ہوگی یا نہیں۔ خریدنے کے ساتھ ہی ہو جائے گی۔

مسئلہ اگر کوئی شخص اپنے بیٹے کے لونڈی سے صحبت کرے اور اس سے لڑکا پیدا ہو اور دعویٰ کرے کہ یہ لڑکا میرا ہے تو اسکا کیا حکم ہے۔ نسب ثابت ہوگا اور لونڈی اسکی ام ولد ہو جائیگی اور قیمت لونڈی کی اسپر واجب ہوگی لیکن بچہ کی قیمت واجب نہوگی اور عقر یعنی اجرت وطی بھی واجب نہوگی مسئلہ اگر دادا پوتے کی لونڈی سے صحبت کرے تو اسکا کیا حکم ہے یعنی حکم اسکا مانند باپ کے ہے یا نہیں۔ موجودگی کے ساتھ نہیں ہوگا یعنی اگر باپ زندہ ہوگا تو دادا کے نسب ثابت نہوگا اگر وہ مرکب ہوگا تو نسب ثابت ہوگا اگر دعویٰ کرے تو لونڈی کی قیمت دادا پر واجب ہوگی جیسا کہ اوپر کے مسئلہ میں مذکور تھا مسئلہ اگر کوئی لونڈی دو شریکوں کی شرکت میں ہو اور اس لونڈی سے لڑکا پیدا ہو اور ایک شریک دعویٰ کرے کہ مجھ سے ہے تو نسب ثابت ہوگا یا نہیں۔ نسب اس سے ثابت ہوگا اور نصف قیمت اور نصف اجرت صحبت کی دو شریک کو واجب ہوگی اور لڑکے کی قیمت واجب نہوگی مسئلہ اگر دونوں شریک ایک دوسرے پر دعویٰ کریں یعنی ایک کے کہ مجھ سے ہے اور ایک کے کہ مجھ سے تو اسکا کیا حکم ہوگا یعنی دونوں سے نسب ثابت ہوگا یا نہیں۔ نسب دونوں سے ثابت ہوگا اور وہ لونڈی دونوں کے ام ولد ہوگی اور دونوں سے ایک دوسرے کے لئے نصف اجرت وطی واجب ہوگی یعنی یہ اس سے لے اور نہ وہ اس سے اور یہ لڑکا دونوں باپوں کی میراث سے حصہ کامل پائے گا اور اگر یہ لڑکا مر جائے تو دونوں باپوں کو ایک باپ کا حصہ ملے گا مسئلہ اگر کوئی شخص اپنے مکاتیب کے لونڈی سے صحبت کرے اور لڑکا پیدا ہو اور دعویٰ کرے کہ یہ لڑکا میرا ہے تو نسب ثابت ہوگا یا نہیں۔ اگر نکاح تصدیق کر گیا تو نسب ثابت ہوگا اور اجرت صحبت کی واجب ہوگی اور بچہ کی بھی قیمت دادا ہوگی اور لونڈی اسکی ام ولد نہوگی اور اگر مکاتیب تکذیب کرے تو نسب ثابت نہوگا۔

## باب المکاتیب

غلام سے کچھ مال لیکر آزاد کرانے کی مسائل

اگر غلام اپنے غلام یا لونڈی کو کسی مال کے ساتھ مکاتبہ کرے تو کتابت درست ہوگی یا نہیں۔  
 اگر غلام قبول کرے تو درست ہے اور اگر قبول نہ کرے تو درست نہیں ہے مسئلہ اگر مولیٰ  
 نے نہ اس قدر روپیہ فوراً ادا کرے کہ ہر مہینہ میں یا ہر سال میں اس قدر دے اور کتابت اس قدر  
 مدت میں تمام ہوگی یا خود بطور احد حاکم کوئی مدت مقرر کرے تو یہ سب باتیں جائز ہیں یا نہیں۔  
 سب طریقے جائز ہیں مسئلہ اگر کوئی شخص کسی کم سن غلام کو کسی مال کے عوض مکاتبہ کرے  
 تو جائز ہے یا نہیں اور یہ کتابت درست ہے یا نہیں۔ اگر یہ کم سن عاقل ہے اور خرید و فروخت  
 کر سکتا ہے تو درست ہے۔ مسئلہ جبوقت کتابت ٹھہر جائے تو یہ مکاتبہ مولیٰ کے ملک  
 سے باہر ہو جائے گا یا نہیں۔ نہیں ہوگا۔ مگر قبضہ سے باہر ہوگا مسئلہ جب وہ غلام بچہ کی  
 ملک سے باہر نہوا تو غلام کو جائز ہے کہ خرید و فروخت کرے لیکن کسی عورت سے نکاح کرنا  
 جائز نہیں ہے مگر مولیٰ کی اجازت سے مسئلہ اگر کسی کے مکاتبہ کو کوئی چیز ہبہ کر دے  
 یا صدقہ دے تو جائز ہے یا نہیں۔ جائز نہیں ہے مگر تھوڑا سا دینا جائز ہے مسئلہ  
 اگر کسی کے مال کا مکاتبہ کفیل ہو تو جائز ہے یا نہیں۔ جائز نہیں۔ مسئلہ اگر کوئی مکاتبہ  
 کتابت کی حالت میں کوئی لونڈی خرید کرے اور مکاتبہ کا اس لونڈی سے لڑکا پیدا ہو تو اسکا  
 کیا حکم ہے اور وہ لڑکا کتابت میں آئے گا یا نہیں۔ حکم لڑکے کا مثل حکم باپ کے ہوگا جیسا  
 کہ ام ولد کی بحث میں ذکر ہوا اور کمائی لڑکے کے باپ کے واسطے ہوگی مسئلہ اگر کوئی  
 شخص اپنی بیوی کا اپنے غلام سے نکاح کر دے اور پھر دونوں کو مکاتبہ کرے اور ان  
 کے لڑکا پیدا ہو تو یہ لڑکا دونوں کی کتابت میں آئے گا یا نہیں۔ آئے گا اور کمائی اسکی انھیں  
 کے واسطے ہوگی مسئلہ اگر مولیٰ اپنے مکاتبہ سے صحبت کرے تو صحبت کی اجرت لازم ہوگی  
 یا نہیں۔ لازم ہوگی اور ایسی ہی اگر مولیٰ اپنے مکاتبہ اور مکاتبہ کے اوپر حینا بیت کرے تو ضمان  
 جنایت کا واجب ہوگا۔ مسئلہ اگر مولیٰ ان کے مال کو تلف کر دے تو تاوان واجب  
 ہوگا یا نہیں۔ واجب ہوگا مسئلہ اگر کوئی مکاتبہ اپنے ذمی رحم خرم جسے رشتہ ولادت ہے

یعنی بیٹے یا باپ کو خریدے تو اسکی کتابت میں آئیگی یا نہیں۔ آمین گی اور فروخت کرنا ان کا جائز نہیں ہے مسئلہ اگر کوئی مکاتب اپنے ام ولد کو خرید کرے تو لڑکا اسکی کتابت میں آئیگا یا نہیں۔ آئیگا اور وہ بھی آئیگی اور بیع دونوں کی جائز نہیں ہوگی مسئلہ مکاتب اگر اپنے ذمی رحم حرم کو خرید کرے اور اسکا رشتہ قریب یعنی ولادت کا نہ ہو تو اسکی کتابت میں آئیگی یا نہیں۔ امام ابو حنیفہ کے نزدیک اسکی کتابت میں نہیں آئیگی اور صاحبین کے نزدیک اسکی کتابت میں آجائیں گی مسئلہ اگر کوئی مکاتب روپیہ کے قسط کے ادا کرنے میں عاجز ہو اور مولیٰ اس سے عاجزی طلب کرے تو قاضی کو جائز ہے کہ مکاتب کو عاجز کرے۔ اگر اس کا کسی پر قرض ہو گیا کوئی مال آنے والا رکھتا ہو کہ اسکے وصول کی امید غریب ہو تو جلدی نہ کرے اسکی تعبیر میں تین روز میں یا اس سے کم میں اگر حاصل نہ کرے تو اسکے بڑے کے ساتھ حکم کرے اور امام ابو یوسف کے نزدیک عاجز کرنا چاہیے جب تک دو قسط نہ گذریں مسئلہ اگر کوئی مکاتب عاجز کیا گیا تو کتابت پھر جائیگی یا نہیں۔ پھر جائیگی اور جو کچھ کمائی اسکی اسکے ہاتھ میں ہوگی وہ کل مولیٰ کی ہوگی مسئلہ اگر کوئی مکاتب کتابت کی حالت میں مر جائے اور اسکا مال ہو تو مولیٰ کو پونچتا ہے کہ کتابت کو فسخ کر دے۔ فسخ نہ کرے اور اسکی کمائی سے کتابت کا مال ادا کیا جائے اور اسکے آزادی کا حکم کیا جائے اس کے آخر وقت حیات سے مسئلہ اگر مال اس نے نہ چھوڑا ہو لیکن اسکا لڑکا ہو تو اس سے کہیں کہ روپیہ ادا کر اپنے باپ کا نجوم کے حساب سے اور یہ حکم اس لڑکے کے واسطے ہو گا کہ اس کتابت کے حال میں پیدا ہوا ہو پس جب کہ قرض ادا کر دیا گیا تو پسر آزاد ہو جائے گا اور باپ پر بھی قبل موت آزادی کا حکم ہو گا مسئلہ اگر اپنا پسر ایسا چھوڑا ہے کہ اسکو کتابت کی حالت میں مول لیا ہے تو اسکا کیا حکم ہو گا۔ اس سے کہا جائے کہ کتابت کا روپیہ فوراً ادا کر اگر ادا کر گیا تو آزاد ہو جائے گا اور جو ادا نہ کر گیا تو غلامی میں رہے گا مسئلہ اگر کسی مسلمان نے اپنے غلام کو شرب یا سو یا اسکے نفس کی قیمت پر مکاتب کیا تو یہ کتابت جائز ہے یا نہیں۔ یہ کتابت فاسد ہے

مسئلہ اگر یہ مکاتب شراب یا سوراہا کرے تو آزاد ہوگا یا نہیں۔ آزاد ہو جائے گا لیکن اگر یہ شراب  
 ہوگا کہ اپنے نفس کے مقدار کمائی کرے اور وہ شراب اور سو کی قیمت سے کم نہ ہو اگر زیادہ  
 ہو تو زیادہ کرے مسئلہ اگر غلام کو مکاتب کرے کسی جانور غیر موصوف پر تو یہ کتابت جائز ہے  
 یا نہیں۔ جائز ہے اور اوسط درجہ کا جانور مکاتب پر واجب ہوگا مسئلہ اگر کوئی دغلاموں  
 کو ہزار روپیہ پر مکاتب کرے اور وہ ایک دوسرے کے کیفل میں ان تو یہ کتابت جائز ہے یا نہیں  
 جائز ہے اور دونوں برابر ہوں گے اگر اگرین گے تو دونوں آزاد ہو جائیں گے اور اگر عاجز  
 ہوں گے تو دونوں غلامی میں واپس آئیں گے اور اگر ایک ان میں سے کل روپیہ ادائیگی  
 تو دونوں آزاد ہو جائیں گے اور وہ شریک کہ جس نے روپیہ ادا کیا ہے اسکا اوسط دوسرے  
 شریک سے پھرے مسئلہ اگر مولیٰ مکاتب غلام کو آزاد کرے تو آزاد ہو جائے گا یا نہیں۔  
 آزاد ہو جائے گا اور کتابت کار روپیہ بھی اسکے ذمہ سے ساقط ہو جائے گا مسئلہ اگر مکاتب  
 کا مولیٰ مر جائے تو کتابت فسخ ہوگی یا نہیں۔ کتابت فسخ نہیں ہوگی اور کتابت کا مال  
 مولیٰ کے وارثوں کو ادا کر دے۔ مسئلہ اگر وارثوں میں ایک وارث ہے اسکو آزاد کرے  
 تو آزاد ہی نافذ ہوگی یا نہیں۔ نافذ نہ ہوگی مگر جب سب آزاد کریں تو آزاد ہو جائے گا اور  
 کتابت کا مال اس سے ساقط ہو جائے گا مسئلہ اگر مولیٰ اپنے ام ولد کو مکاتب کرے تو  
 جائز ہے یا نہیں۔ درست ہے۔ مسئلہ اور اگر مولیٰ مر جائے تو اس فونڈی ام ولد سے  
 کتابت ساقط ہوگی یا نہیں۔ ساقط ہو جائے گی لیکن اگر مکاتبہ مولیٰ سے لڑکا جنے تو اسکو  
 اختیار ہوگا چاہے اپنی آپ کو عاجز کرے تو ام ولد ہوگی اور چاہے مکاتب ہی ہے مسئلہ اگر مدبر کو مکاتب کرے  
 درست یا نہیں ہو مسئلہ اگر مدبر چاہے اور سوا مدبرہ مکاتبہ کے کوئی مال جھوٹے تو اسکا کیا حکم ہے۔ اسکو  
 اختیار ہوگا چاہے وراثت قیمت کی کمائی کرے اور چاہے کتابت کا کل روپیہ ادا کرے۔  
 مسئلہ اگر مکاتبہ کو مدبرہ کرے تو جائز ہے یا نہیں۔ جائز ہے چاہے اپنی کتابت اختیار کرے  
 اور چاہے عاجز ہو کر مدبرہ ہو جائے مسئلہ اگر وہ مکاتبہ ہو جائے اور پھر مولیٰ مر جائے اور کوئی



مال نہ تو کیا حکم ہوگا۔ چاہے دوثلث قیمت کی کمائی کرے اور چاہے دوثلث کتابت کے مال کی ضروری کرے مسئلہ اگر مکاتب اپنے غلام کو آزاد کرے تو جائز ہے یا نہیں۔ جائز نہیں ہے مسئلہ اگر وہ اپنا مال کسی کو بھوض یا بلا عوض کے ہبہ کرے تو جائز ہے یا نہیں۔ جائز نہیں ہے مسئلہ اگر کوئی مکاتب اپنے غلام کو مکاتب کرے تو جائز ہے یا نہیں۔ جائز ہے لیکن اگر قبل آزاد ہونے اول کے دوسرے نے بدل کتابت ادا کر دیا تو ولاد اسکی مولیٰ کی ہوگی اور اگر بعد آزاد ہونے اول کے ثانی نے ادا کیا تو ولاد مکاتب اول کو ہوگی اور جو دونوں نے ایک ساتھ ادا کیا تو ولاد مولیٰ کی ہوگی

## کتاب الولاد

قرب و محبت کو ولاد کہتے ہیں اسکی وجہ سے بعد موت کے میراث اور جنازہ کے بعد دیتا دیا سہم ایک دوسرے کی مدد کرنا واقع ہوتا ہے۔ اگر کوئی شخص کسی غلام کو آزاد کرے یا کسی لونڈی کو آزاد کرے تو ولاد اسکی آزاد کرنے والی کی ہوگی وہ عورت ہو یا مرد۔ مسئلہ اگر کوئی شخص غلام آزاد کرے اور شرط کرے کہ یہ غلام سایہ ہو۔ سایہ کے معنی چھوٹے ہوئے ہیں یعنی ولاد اسکی کسی کی طرف نہ ہو۔ تو یہ درست نہیں ہے بلکہ ولاد اسکی آزاد کرنے والے کی ہوگی مسئلہ مولیٰ کے مرنے سے کسی شخص آزاد ہوتے ہیں۔ جسقدر اس کے پاس مدبر اور ام ولد ہوں۔ چھٹی آن کے اولاد ہو سب آزاد ہو جائیں گی اور ولاد انکے مولیٰ کے واسطے ہوگی اور مولے مر جائے تو مولے کے وارثوں کے واسطے ہوگی مسئلہ اگر کوئی غلام کسی کی لونڈی سے نکاح کرے پھر اس لونڈی کو اسکا مولیٰ آزاد کرے اور یہ لونڈی حاملہ ہووے تو ولاد اسکی کس کو پونچھے گی۔ ولاد حمل کی لونڈی کے مولیٰ کو پونچھے گی اور ولاد اس سے تجاوز نہ کرے گی اگر آزادی کے بعد چھ مہینہ سے کم مین ازکا پیدا ہو۔ مسئلہ اگر چھ مہینہ کے بعد ازکا پیدا ہو تو ولاد کنیز کے مولیٰ کو پونچھے گی یا نہیں۔ پونچھے گی لیکن اگر اس

نور علی کا شوہر غلام ہے آزاد ہو جائے تو وہ لاء اس بچہ کے غلام کے لئے اُنکے باپ کے مولیٰ کو بچہ  
 جس مسئلہ اگر کسی عجمی نے نکل ایسی عورت سے کیا کہ وہ آزاد کیے ہوئے عربی کے بنے اور  
 اُن کے رزق پیدا ہو تو ولادہ لڑکے کے کسکو پونچے گی۔ طرفین کے نزدیک عورت کے مولیٰ کو  
 پونچے گی جو عرب کے شرف کے اور امام ابو یوسف کے نزدیک باپ کے مولیٰ کو پونچے گی  
 مسئلہ ترکہ آزاد کا کسکو پونچے گا۔ عصبہ کو کہ نسب ہوا اور اگر عصبہ نسبی نہ تو اسوقت آزاد  
 کرنے واسطے کو۔ اگر پہلے مولیٰ مر جائے اسکے بعد آزاد کیا ہو امر جائے تو میراث اس  
 آزاد کے ہوئے کی کسکو پونچے گی۔ آزاد کنندہ کے اس وارث کو کہ جو بہت قریب مرد ہو۔  
 مسئلہ مولیٰ کی دفتر کو ولادہ میں سے کچھ پونچے گا یا نہیں۔ کچھ نہیں پونچے گا سوائے کہ  
 ولادہ عورتوں کے واسطے بالکل نہیں ہے مگر یہ کہ انھوں نے غلام کو نو آزاد کیا ہو یا اُن کے  
 آزاد کئے ہوئے نے آزاد کیا ہو یا غلام کو مکاتب کریں یا اُن کا مکاتب مکاتب کرے تو  
 ان صورتوں میں ولادہ عورتوں کو پونچے گی مسئلہ اگر مولیٰ نے وفات پائی اور ایک لڑکا یا لڑکی پیدا ہو  
 کسکو پونچے گی۔ لڑکے کو مسئلہ اگر کوئی شخص کیسے ہاتھ پر ایمان لائے اور ولادہ اس کے ہاتھ پر کرے تو اگر یہ اسلام لائے گا کیا کچھ  
 نقصان ہو تو ان اس نقصان کو ن دے۔ وہ شخص دے کہ جسکے ہاتھ پر ایمان لایا اور اگر مر جائے  
 تو میراث بھی وہی ہے۔ مسئلہ اگر اسلام لائے ایک کے ہاتھ پر اور ولادہ ٹھہرے دوسرے  
 کے واسطے تو درست ہے یا نہیں۔ دونوں طور سے درست ہے۔ مسئلہ ولادہ کو نقل  
 کرنا درست ہے یا نہیں۔ غور کریں کہ اگر وہی نے اسکے طرف سے دیت دی ہے تو جائز  
 نہیں اور اگر نہیں دی ہے تو جائز ہے کہ اس سے نقل کریں اور دوسرے کے واسطے ولادہ  
 مقرر کریں۔ مسئلہ اگر کوئی شخص غلام آزاد کرے اور یہ غلام ولادہ دوسرے کے واسطے مقرر کرے  
 تو جائز ہے یا نہیں۔ جائز نہیں ہوا ولادہ اسکی آزاد کرے دے کو پونچے گی وادعا علم

کتاب الجنایات

اس کتاب میں خون کرنے اور اعضا میں نقصان پہنچانے کا بیان ہے قتل کے طرح کا ہے چار طرح کا۔ ایک قتل عمدہ دوسرا قتل شیعہ تیسرا قتل خطا چوتھا قتل سبب قتل عمدہ ہے کہ کوئی شخص کسی کو عمدہ مار ڈالے کسی ہتھیار سے یا ایسی چیز سے کہ مثل ہتھیار سے ہو بار والا مثل نیزہ اور کھینچ و عاروائے کے اور تیر اور تیز تیر کے اور آگ میں ڈال دینا۔ مسئلہ قتل عمدین کیا واجب ہوتا ہے۔ مارنے والا گنہگار ہوگا اور اس کے عوض قتل ہوگا مسئلہ قتل عمدین کسی طرح سے قصاص ساقط ہو سکتا ہے یا نہیں۔ نہیں ہو سکتا ہے مگر اس کے وارث معاف کر دیں تو ساقط ہو جائیگا مسئلہ قتل شیعہ کیونکر ہوتا ہے۔ امام اعظم ابو حنیفہ کے نزدیک وہ یہ ہے کہ کوئی شخص کسی شخص کو عمدہ مار ڈالے اس چیز سے کہ وہ چیز تو ہتھیار ہووے اور نہ ہتھیار کے قائم مقام جیسے کوئی بڑی لکڑی ہو یا پتھر ہو غرض ایسا فعل شیعہ عمدہ ہوگا اور صاحبین کے نزدیک یہ سب صورتیں عمد کی ہیں اور شیعہ عمد ان کے نزدیک یہ ہے کہ اس چیز سے مارے کہ اس کے مارنے سے آدمی غالباً نہ مرے مثلاً ٹانہ یا نچہ اور گھونسا اور لات اور لاکھی پتلے وغیرہ مسئلہ قتل شیعہ عمدین کیا واجب ہوتا ہے۔ سب علماء کا اتفاق ہے کہ دیت مغلطہ واجب ہوگی اس کے قبیلہ پر تین برس میں اور مارنے والے پر کفارہ لازم ہوگا اور گنہگار ہوگا اور قصاص واجب نہ ہوگا۔ مسئلہ قتل خطا کے طرح کا ہے دو طرح کا۔ ایک خطا بقصد اور دوسری خطا بفعل خطا بقصد یہ ہے کہ کوئی شخص کسی پر تیر لگائے اور اس کا گمان تھا کہ یہ شکار ہے اور تیر لگ جانے پر معلوم ہوا کہ وہ آدمی ہے۔ اور خطا بفعل یہ ہے کہ کوئی شخص نشانہ پر تیر لگائے اور وہ کسی آدمی کے لگ جائے غرض ایسی صورتیں ہوں تو قتل خطا کہیں گے۔ مسئلہ قتل خطا میں کیا واجب ہوتا ہے۔ اس کے کبہ پر دیت اور مارنے والے پر کفارہ واجب ہوتا ہے لیکن گنہگار نہ ہوگا مسئلہ خطا کے قایم مقام کیا چیز ہے۔ مثلاً کوئی سوتا ہو اور کسی پر گر پڑے اور جیسپر گرے وہ مر جائے تو یہ قایم مقام خطا کا ہوگا اس میں بھی وہی واجب ہوگا کہ قتل

خطا میں واجب ہے۔ قتل سبب کون سا ہے۔ کوئی شخص کسی غیر کی زمین میں کنواں دیا  
 اور کوئی شخص اگر مر جائے یا کوئی بچہ کسی کے زمین میں مارا دے اور کوئی شخص اس سے ٹھوکر کھا کر  
 مر جائے اسکو قتل سبب کہتے ہیں۔ مسئلہ قتل سبب میں کیا واجب ہے۔ کنواں  
 کھودنے والے کی قید پر دیت واجب ہوگی اور وہ گنہگار نہیں ہوگا اور کفارہ واجب ہوگا  
 اور قصاص بھی واجب نہ ہوگا مسئلہ قصاص قتل کا کب واجب ہوگا۔ جب کسی ہمیشہ  
 کے محفوظ الدم کو مار ڈالے۔ دلی اس کا فر کو کہتے ہیں کہ جو دارالاسلام میں متوطن ہو اور  
 سلطان کے حکمداشت میں ہو۔ اگر کوئی شخص اسکو مار ڈالے تو وہ بھی اسکے قصاص میں  
 قتل کیا جائیگا مسئلہ متبر اور کافر عربی کے مار ڈالنے میں قصاص واجب ہوگا یا نہیں۔  
 واجب نہیں ہوگا اور جس شخص پر کسی کے مار ڈالنے میں قصاص واجب ہوا ہو تو اسکا بھی  
 یہی حکم ہے یعنی اگر اس شخص کو کوئی مار ڈالے تو اسکے قصاص میں مار ڈالنے والا قتل ہوگا۔  
 مسئلہ اگر کوئی آزاد کسی غلام کو مار ڈالے یا کوئی غلام کسی آزاد کو مار ڈالے تو آزاد کو غلام کے  
 عوض میں اور غلام کو آزاد کے عوض میں قتل کرین یا نہیں۔ قتل کرین اور ایسے ہی آزاد کو  
 آزاد کے عوض میں اور غلام کو غلام کے عوض میں اور مسلمان کو ذمی کے عوض میں اور ذمی  
 کو مسلمان کے عوض میں۔ مسئلہ اگر مسلمان کو متاسن کے عوض میں قتل کرین تو جائز  
 ہے یا نہیں۔ مسلمان کو متاسن کے عوض میں قتل نہ کرنا چاہیے اور جو مسلمان کو قتل کر ڈالی  
 تو اسکو مسلمان کے عوض میں قتل کرنا چاہیے مسئلہ مرد کو عورت کے عوض میں اور بالغ  
 کو نابالغ کے عوض میں قتل کرین یا نہیں اور ایسی ہی تندرست کو بیمار کے عوض میں۔ اگر  
 عمار مار ڈالا ہے تو قتل کئے جاویں گے مسئلہ اگر کوئی شخص اپنے لڑکے کو یا اپنے غلام کو یا بچہ  
 مدبر کو یا اپنے مکاتب کو یا اپنے بیٹے کے غلام کو مار ڈالے تو قصاص لیا جاوے گا یا نہیں۔  
 نہیں لیا جاوے گا۔ مسئلہ اگر کوئی شخص قصاص کا اپنے باپ پر وارث ہو تو  
 قصاص جاتا رہے گا یا نہیں۔ جاتا رہے گا مسئلہ قصاص میں کس ہتھیار سے قتل کیا جائے

تلوار سے۔ مسئلہ اگر کوئی کسی کے مکاتیب کو بارٹالے اور مکاتیب کا کوئی وارث حصہ میں سے ہو  
 مگر مولیٰ ہو تو اس صورت میں قصاص کا دلی مولیٰ ہے بشرطیکہ مال بقدر وفادارین کتابت پھر امام  
 مسئلہ لیکن اگر مکاتیب مال بقدر وفادار بدل کتابت چھوڑے یا سوائے مولیٰ کے اور وارث بھی  
 ہوں تو قصاص واجب ہوگا یا نہیں۔ واجب نہ ہوگا مسئلہ اگر کوئی شخص مرہون غلام کو قتل  
 کر ڈالے تو قصاص اُس پر واجب ہوگا یا نہیں۔ واجب نہ ہوگا جب تک راہن اور مرتن جج  
 ہو کر قصاص طلب نہ کریں۔ مسئلہ اگر کوئی شخص کسی شخص کو عمداً زخمی کر دے اور کچھ روز گزرنیکر  
 بعد اُس زخم سے وہ شخص مر جائے تو قصاص واجب ہوگا یا دیت۔ اگر صاحب فراش ہوتا  
 زخمی ہونے کے روز سے تو قصاص واجب ہوگا اگر بعد کچھ روز دن کے بیمار ہوا اور اُس  
 زخم نے اُسکو اثر کیا تو بھی قصاص واجب ہوگا لیکن اگر اچھا ہو گیا اور اُسکے بعد مر تو واجب  
 نہ ہوگا مسئلہ اگر کوئی شخص کسی شخص کا پونچے سے ہاتھ کاٹ ڈالے تو کیا واجب ہوگا  
 اسکا بھی ہاتھ کاٹنا اور ایسے ہی اگر پاؤں کسی کا کاٹنا یا ناک کی پھونگ یا کان تو اسکے  
 واسطے بھی وہی حکم ہوگا یعنی قصاص۔ مسئلہ اگر کوئی شخص کسی کے آنکھ پر ایسا مارے کہ وہ  
 آنکھ محل ٹپے تو کیا واجب ہوگا۔ دیت واجب ہوگی اور اگر آنکھ قائم ہو اور بینائی اُسکی  
 جاتی رہی ہو تو اس صورت میں قصاص واجب ہوگا یعنی اُسکی آنکھ کالی جائیگی مسئلہ  
 آنکھ کا قصاص کیونکر لیا جائے۔ آنکھ پھوڑنے والے کے تمام چہرہ پر روئی بھگو کر کھ دیں  
 اور اُسکی آنکھ کے جگہ سے روئی دوڑ کر دیں اور ایک لکڑی شیشہ کا شل آگ کے گرم کریں  
 اور اُسکی آنکھ کے مقابل میں کھین تاکہ اُسکے آنکھ کی روشنی جاتی رہی مسئلہ اگر کوئی شخص  
 کسی کا دانت توڑ ڈالے تو قصاص واجب ہوگا اور جس زخم میں مائت ملن نہ تو قصاص  
 واجب نہ ہوگا مسئلہ ہڈی کے توڑنے میں قصاص واجب ہوگا یا نہیں۔ واجب نہ ہوگا  
 مگر دانت کے توڑنے میں مسئلہ در صورت مائت ملن نہ ہونے کے قصاص واجب  
 ہوگا یا نہیں۔ قصاص نہ ہوگا بلکہ دیت واجب ہوگی مسئلہ اگر آزد غلام یا غلام آزاد کا

باتحاد کا دوا سے تو قصاص واجب ہوگا یا نہیں۔ قصاص ہوگا دیت واجب ہوگی  
 کیونکہ ان کے ہاتھ پاؤں میں مائیت نہیں ہے مسئلہ اگر مسلمان اور کافر میں  
 ہاتھ پاؤں یا کان کا مین تو قصاص لیا جائے گا یا نہیں۔ قصاص لیا جائے گا کیونکہ اس  
 صورت میں کافر و مسلمان برابر ہیں یعنی ان میں مائیت ہے مسئلہ اگر کوئی کسی کا ہاتھ  
 آدھے پونچھے سے کاٹ دے یا زخم لگائے اور وہ زخم پیت تک پونچ جائے اور بعد  
 اسکے اچھا ہو جائے تو قصاص واجب ہوگا یا نہیں۔ نوگا اور دیت خاص اسی  
 کے ال میں آوے گی مسئلہ اگر زید نے عمرو کا ہاتھ کاٹ لیا اور زید کا ہاتھ ٹوٹا ہوا ہے  
 یا کوئی انگلی کم ہے تو کیا کیا جائے گا۔ عمرو کو اختیار ہے چاہے اپنے اپنے اچھے ہاتھ کے  
 عوض میں زید کا ناقص ہاتھ کاٹ لے اور چاہے اپنے ہاتھ کی پوری قیمت یعنی دیت  
 لے لے مسئلہ اگر ایک شخص نے ایک شخص کے سر میں زخم لگایا اور زخم لگانے والے کا سر  
 سہ ہوا ہے اور جسکے زخم لگایا ہے اسکا سر بڑا ہے تو اس صورت میں کیا ہوگا  
 زخمی کو اختیار ہوگا چاہے اسکے عوض میں زخم لگائے اور چاہے دیت کا لے لے  
 مسئلہ زبان اور ذکر کے کاٹنے میں قصاص واجب ہوگا یا نہیں۔ قصاص نہیں ہوگا  
 مگر خشفہ میں ہوگا مسئلہ اگر مقتول کے وارث قاتل سے صلح کریں تو قصاص جاتا رہیگا یا نہیں  
 قصاص ساقط ہو جائے گا اور مال واجب ہوگا اگرچہ مال تھوڑا ہو یا بہت مسئلہ اگر  
 ایک وارث صلح کرے تو اور وں سے قصاص ساقط ہوگا یا نہیں۔ ساقط ہو جائے گا اور  
 دیت واجب ہوگی یعنی باقی وارث قصاص نہیں لے سکتی ہیں مسئلہ اگر ایک جماعت کسی  
 شخص کو عداوت کرے تو وہ سب قتل کیے جائیں گے یا نہیں۔ قتل کیے جائیں گے مسئلہ  
 اگر ایک شخص عداوت کو مار دے تو کیا واجب ہوگا۔ واجب ہوگا کہ اس ایک  
 شخص کو قتل کریں اور سوائے قتل کے اور کچھ واجب نہ ہوگا اور اسکے قتل ہونے سے  
 سب حق ساقط ہو جائے گا مسئلہ اگر ایک وارث ان مقتولوں کا اس قاتل کو قتل

سہا کرے تو دوسروں کا حق ساقط ہو گیا یا نہیں۔ ساقط نہ ہوگا اور قصاص باقی رہے گا  
 کے وارث لے سکتے ہیں مسئلہ اگر دیکھنے کا ہاتھ کاٹیں تو اپنی قصاص واجب ہو گیا  
 نہیں۔ نہ ہوگا اور اپنی نصف دیت واجب ہوگی مسئلہ اگر ایک آدمی دو آدمیوں کے  
 ہاتھ کاٹ ڈالے تو کیا واجب ہوگا۔ اختیار ہے کہ دونوں شخص اسکا ہاتھ کاٹیں اور  
 آدھے دیت اس سے لیں اور یہ دیت دونوں میں نصفاً نصف ہوگی مسئلہ  
 اگر ایک شخص اُن دونوں میں سے حاضر ہو اور ہاتھ اسکا کاٹے تو دوسرے کو پونچتا ہے  
 کہ نہایت اس سے لے لے لے سکتا ہے مسئلہ اگر کوئی غلام قتل کرے ساتھ اور  
 کرے تو قصاص واجب ہو گیا یا نہیں۔ واجب ہوگا مسئلہ اگر زید نے عمرو کے تیر مارا اور  
 وہ تیر عمرو سے گزر کر بکر کے لگا اور عمرو اور بکر اس کے صدر سے دونوں مر گئے تو اس کا کیا  
 حکم ہے۔ عمرو کے عوض میں زید قتل کیا جائے گا اور بکر کے عوض میں اسکی قبیلہ پر دیت  
 واجب ہوگی یعنی دوسرا قتل خطا میں داخل ہے اور خطا کے قتل میں دیت لازم  
 آتی ہے۔

## کتاب الدیات

دیت کے مسائل

اگر کوئی کسی کو شہید سے مار ڈالے تو اس پر کیا واجب ہوگا۔ اس کے قبیلہ پر دیت مغلطہ واجب  
 ہوگی اور قاتل پر کفارہ مسئلہ عمر کے دیت کی کیا مقدار ہے۔ یحییٰ بن کے نزدیک سواونٹ  
 ہیں چار طرح کے بچیس مادہ ایسے جو دو چکر برس میں ہوں اور بچیس مادہ ایسے جو تیس برس  
 میں ہوں اور بچیس ایسے مادہ شتر جو چوتھے برس میں ہوں اور بچیس ایسے مادہ شتر جو پانچویں  
 برس میں ہوں یہ دیت مغلطہ ہے سوائے اونٹوں کے اور چیز سے ادا نہیں ہو سکتی۔  
 مسئلہ اگر کوئی کسی کو خطا کے ساتھ قتل کرے تو کیا واجب ہوگا۔ سواونٹ واجب ہوں  
 پانچ طرح کے۔ بیس بنت خاص نر اور بیس مادہ اور بیس بنت لبون اور بیس بنت خاص

اور اگر چاندی سونا دے تو ہزار دینار دے یا دس ہزار درم۔ اختیار ہے چاہے اونٹ دے اور  
 چاہے دینار اور چاہے درم مسئلہ دیت کو چیز سے ہوگی۔ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک تین چیز  
 سے اونٹ سے اور سونے چاندی سے اور مہاجرین کے نزدیک چھ چیز سے تین۔ مین ہو کہ  
 بیان ہو مین۔ چوتھے کالے پانچویں بکری چھٹے خلی۔ اگر گائے تو دو سو ہون اور بکریاں  
 ایک ہزار اور نٹے دو سو ہر ملہ دو کچرے کا۔ مسئلہ دیت مسلمان اور ذمی کے ایک سی  
 ہے یا نہیں۔ ایک سی ہے بخلاف آزاد اور غلام کے آزاد کے واسطے شریعت میں ایک سی  
 حکم ہے اور غلام کے واسطے نصف مسئلہ کس قدر دیت واجب ہوگی جان سے مارنے  
 اور ہاتھ کے کاٹنے اور ناک کے کاٹنے اور زبان کے کاٹنے اور ذکر اور شہدے کے کاٹنے  
 میں اور عقل کے کھودینے اور ڈارمی کے مونڈنے میں جبکہ بال مونڈنے کے بال نکلیں  
 اور سکر مونڈنے میں جبکہ نہ چین اور اسی طرح دونوں آنکھیں بھونڈنے میں اور دونوں  
 ہاتھ یا دونوں پاؤں خواہ دونوں کان خواہ دونوں خیسے یا دونوں ہونٹ کاٹے تو ان  
 سب میں دیت واجب ہوگی یا نہیں۔ پوری دیت واجب ہوگی اور چھ چیز ہن دو دونوں  
 تو نصف دیت واجب ہوگی اور دونوں آنکھ کی ملکیت کاٹنے میں پوری دیت واجب ہوگی  
 اور اگر چار میں سے ایک پلک کاٹے گا تو چوتھی دیت واجب ہوگی اور اگر ہاتھ پاؤں میں  
 سے ایک انگلی کاٹے گا تو دیت کا دسواں حصہ واجب ہوگا عورت کی دونوں پستان میں  
 پوری دیت اور ایک میں اوصی ہے اسی طرح سر پستان میں مسئلہ سب انگلیاں  
 ایک سی ہن یا نہیں۔ ایک سی ہن اور ہر انگلی میں تین پورے ہن اگر ایک پورے کاٹے گا تو  
 ایک اونگلی کی تہائی دیت واجب ہوگی اور جس میں دو پورے ہن جیسے انگوٹھا اسکا  
 اگر پورے کاٹے گا تو اونگلی کی اوصی دیت واجب ہوگی مسئلہ دانتوں کی دیت کیا ہے۔  
 ہر دانت میں پانچ اونٹ واجب ہوں گے۔ دیت میں نیچے اوپر کے دانت ایک سی ہن  
 مسئلہ اگر کوئی کسی کا عضو بیکار کر دے یعنی اسکی منفعت جاتی رہے تو کیا واجب ہوگا۔ پوری



دیت اس عضو کی واجب ہوگی مثلاً ہاتھ سو کہ جائے اسکی ضرب سے یا کسی کو آنکھ کی روشنی  
جاتی رہی زخم کے صدر سے تو بھی دیت کامل اس عضو یعنی ہاتھ اور آنکھ کے واجب ہوگی مسئلہ  
کل زخم کے طرح کے ہیں۔ گیارہ طرح کے۔ ایک خاصہ دوسرے دوسرے تیسرے باضوہ چوتھے  
دائیتہ پانچویں مثلاً تھپے سحاق ساتویں موصو آٹھویں ہاشمہ نوین منقلہ دسویں جائفہ  
گیارہویں آتہ حاصد اس زخم کو کہتے ہیں کہ جس سے عضو کی کھال بھٹ جائے۔ دوا موش  
زخم کو کہتے ہیں کہ جس سے خون ظاہر ہو جائے بغیر ہننے کے۔ دایہ اس زخم کو کہتے ہیں کہ جس سے  
خون جاری ہو۔ باضو اس زخم کو کہتے ہیں کہ جس سے عضو کا گوشت کٹ جائے۔ مثلاً آتہ اس  
زخم کو کہتے ہیں کہ جو زخم باضو سے زیادہ گوشت کو بھار دے۔ سحاق اس زخم کو کہتے ہیں  
کہ جبکہ صدر مہڈی کے جلی تک پونچے موصو اس زخم کو کہتے ہیں کہ گوشت کو بالکل کھول دے  
اور مہڈی نظر آنے لگی۔ ہاشمہ اس زخم کو کہتے ہیں کہ جس سے ہڈی ٹوٹ جائے۔ منقلہ وہ زخم ہے  
کہ جس سے ہڈی جگہ سے ہٹ جائے۔ آتہ اس سر کے زخم کو کہتے ہیں کہ جو دماغ تک پونچے۔  
مسئلہ موصوہ میں کیا واجب ہوتا ہے۔ اگر عمدہ ہوگا تو قصاص واجب ہوگا اور خطا میں  
بیوان حصہ دیت کا واجب ہوگا اور جس زخم میں کہ ہڈی نہ کھلی ہو قصاص واجب ہوگا بلکہ اگر  
حکومت عدل واجب ہوگی یعنی جو کچھ عادل کے اور ہاشمہ میں دیت کا عشر واجب ہوگا اور  
منقلہ میں عشر اور نصف عشر دیت کا واجب ہوگا اور آتہ میں دیت کا ثلث واجب ہوگا۔  
اور ہاتھ کے انگلیوں میں نصف دیت واجب ہوگی مسئلہ کوئی کسی کی مود انگلیوں کے  
ہتھیلی کاٹنے والے تو کیا واجب ہوگا۔ نصف دیت واجب ہوگی اور اگر نصف ساعد تک کٹے  
ہوں تو بھی نصف دیت اور انگلیوں میں اور کھ میں واجب ہوگی اور باقی میں عادل کا قول  
مسئلہ اگر کوئی بچہ کی آنکھ پھوڑ دے یا اسکا عضو تناسل کاٹ دے یا زبان کاٹ  
دے تو کیا واجب ہوگا۔ اگر ان اعضا کی صحت معلوم نہ ہو تو جو کچھ عادل کے گا دینا ہوگا  
مسئلہ اگر کسی نے کسی کے سر پر زخم مود لگا دیا جس کے سپہے اس کی عقل جاتی ہے

تو کیا واجب ہوگا۔ دیت پوری واجب ہوگی اور اس دیت میں زخم کی دیت بھی داخل ہو جائے گی مسئلہ اور اگر اس شخص کے دیکھنے اور سننے اور بولنے کی بھی قوت جاتی رہے تو کیا واجب ہوگا۔ پوری دیت مع دیت زخم کی واجب ہوگی مسئلہ اگر ایک شخص نے ایک شخص کی ایک اونگلی کاٹ لے اور اس کے باہر کی دوسری اونگلی کو کھ لے تو کیا واجب ہوگا۔ امام ابو حنیفہ کے نزدیک دونوں میں دیت واجب ہوگی۔ اور صاحبین کے نزدیک جو اونگلی کافی ہے اس میں قصاص واجب ہوگا اور جو سوکھ گئی ہے اس میں دیت دینی ہوگی مسئلہ اگر کسی نے کسی کا دانت اکھڑا لیا اور اس کی جگہ دوسرا دانت نکل آیا تو کچھ واجب ہوگا یا نہیں۔ کچھ واجب نہ ہوگا مسئلہ اگر کوئی کسی کے سر میں زخم لگائے اور پھر اس میں گہشت بھراے اور اچھا ہو جائے اور زخم کا نشان جاتا رہے اور اس جگہ بالکل آئین تو کچھ واجب ہوگا یا نہیں۔ امام ابو حنیفہ کے نزدیک کچھ بھی واجب نہ ہوگا یعنی دیت ساقط ہو جائیگی اور امام ابو یوسف کے نزدیک تکلیف کی دیت واجب ہوگی۔ اور امام محمد کے نزدیک کسی کی اجرت واجب ہوگی مسئلہ اگر کوئی کسی کے زخم لگائے تو قصاص اسی وقت لینا چاہیے یا اچھا ہونے کے بعد۔ اسی وقت نہیں بلکہ جب جروح اچھا ہو جائے۔ مسئلہ اگر کسی کسی کا ہاتھ خطا سے کاٹا اور پھر اس ہاتھ کے اچھا ہونے سے پہلے ہاتھ کٹے ہوئے کو خطا سے قتل کیا تو کیا واجب ہوگا۔ قتل کرنے والے پر دیت واجب ہوگی اور ہاتھ کی دیت ساقط ہو جائے گی مسئلہ کتنی جگہ ایسی ہیں کہ قبیلہ پر دیت واجب نہ ہوگی اور قاتل کے مال میں دیت واجب ہوگی۔ چار جگہ۔ ایک یہ کہ قصاص شیعہ کے ساتھ ساقط ہو جائے اور دوسرے باپ اپنے بیٹے کو مار ڈالے تو دیت قاتل کے مال میں واجب ہوگی اور قبیلہ پر واجب نہ ہوگی۔ تیسرے جنایت کرنے والا مفر ہو تو دیت بھی اس تصور کرنے والے کے مال میں واجب ہوگی اور قبیلہ پر واجب نہ ہوگی چوتھے یہ کہ تاوان بسبب صلح کے واجب ہوا ہو تو بھی قاتل کے مال میں وہ تاوان واجب ہوگا اور قبیلہ پر واجب نہ ہوگا مسئلہ

اگر کوئی لڑکایا دیوانہ کسی کو بوجھ قتل کرے تو قصاص واجب ہوگا یا نہیں۔ اسے گنہگار پریشاد ہوگی نہ قصاص مسئلہ اگر کوئی شخص مسلمانوں کی گاہ میں کنواں کھودے یا کوئی تھہر ڈال دے اور کوئی شخص ان اسباب سے ہلاک ہو جائے تو دیت واجب ہوگی یا نہیں۔ اس کے قبیلہ پر واجب ہوگی مسئلہ اگر جانور گر کر مر جائے تو تاوان دار ہوگا یا نہیں۔ وہی شخص تاوان دار ہوگا نہ قبیلہ مسئلہ اگر کوئی شخص اپنے ملک میں کنواں کھودے اور اس میں کوئی شخص گر کر ہلاک ہو جائے تو تاوان واجب ہوگا یا نہیں۔ واجب نہ ہوگا مسئلہ اگر غیر کے ملک میں کنواں کھودا ہو یا تھہر ڈال دیا ہو تو تاوان واجب ہوگا یا نہیں۔

واجب ہوگا۔ مسئلہ اگر کوئی شخص کوچہ نافذہ میں پر نا لگا دے یا کوئی چوبہ کوچہ کی طرف بنائے کہ شارع عام ہوا اور اسکے گرنے سے کوئی مر جائے تو کیا ذاب ہوگا۔ قبیلہ پر دیت واجب ہوگی۔ مسئلہ اگر کسی کی سواری راہ میں چلتے ہوئے کسی کو زد کرے اور مار ڈالے یا دانتوں سے کاٹے اور وہ مر جائے تو تاوان واجب ہوگا یا نہیں۔ تاوان واجب ہوگا مسئلہ اگر کسی کا جانور راہ میں پیشاب کرے یا گوبر کرے اور کوئی شخص پھسل کر گر پڑے اور ہلاک ہو جائے تو تاوان واجب ہوگا یا نہیں۔ نہیں ہوگا مسئلہ اگر کسی شخص کا گھوڑا چلا جاتا ہوا اور کوئی اسکے پاؤں سے دب کر ہلاک ہو جائے تو ضمان ہوگا یا نہیں۔ ہوگا مسئلہ اور اگر کوئی اونٹوں کے قطار کی نیل لیے چلا جاتا ہے اور اونٹ کسی آدمی کو مار ڈالے تو تاوان واجب ہوگا یا نہیں۔ اگر اگلے پاؤں سے ہلاک کیا ہے تو تاوان واجب ہوگا اور جو پچھلے پاؤں سے ہلاک ہوا ہے تو تاوان واجب نہ ہوگا لیکن اگر قطار کو دو آدمی چلاتے ہیں یعنی ایک آگے ہے اور ایک پیچھے اور وہ قطار کسی مار ڈالے تو تاوان دونوں پر واجب ہوگا۔ اگر کوئی غلام کوئی قصور خطا کرے تو مولے پر کچھ واجب ہوگا یا نہیں۔ مولیٰ سے کہا جائے کہ غلام دے ڈال یا نقصان کا تاوان دے اسے اختیار ہے چاہے غلام دے اور چاہے پورا تاوان دے۔ مسئلہ اگر مولیٰ لاپرواہ

تاوان دے اور پھر غلام کو فی نقصان کرے تو اسکا کیا حکم ہے۔ اسکا حکم بھی مثل پہلے حکم کے ہے مسئلہ اگر غلام دو قصور کرے تو کیا حکم ہوگا۔ اسکا بھی وہی حکم ہے مولیٰ کو اختیار ہوگا چاہے غلام دے دے اور وہ غلام ہر دو صاحب نقصان کا آدھا آدھا ہوگا مگر جب کہ قصور بھی مساوی ہو اگر کم و زیادہ ہوگا تو غلام بھی کم و زیادہ ہوگا۔ اور چاہے ہر دو شخص کو پورا نقصان دے مسئلہ اگر ایسا نقصان کرے مثلاً کسی کا ہاتھ یا پاؤں یا کان کاٹ لے اور مولیٰ اسکو آزاد کر دے تو نقصان کا تاوان واجب ہوگا یا نہیں۔ اگر اسکو معلوم ہو کہ غلام نے قصور کیا ہے یا آزادی کے وقت معلوم ہوا تو مولیٰ پر تاوان واجب ہوگا اور اگر اسکو معلوم نہیں ہوا اور بے غلی سے اسکو آزاد کیا تو اس صورت میں اگر غلام کی قیمت کم ہوگی تو وہ واجب ہوگی یا قصور کی دیت کم ہوگی تو وہ واجب ہوگی اور اگر بعد قصور کے فروخت کیا ہے تو اسکا بھی یہی حکم ہوگا مسئلہ اگر کوئی مدبر یا کوئی ام ولد قصور کرے تو انکا مولیٰ تاوان دار ہوگا یا نہیں۔ تاوان دار ہوگا اور اس صورت میں بھی جو چیز کم ہوگی وہ واجب ہوگی یعنی مدبر اور ام ولد کی قیمت یا قصور کی دیت مسئلہ اگر دوبارہ نقصان کریں تو مولیٰ پر دوسرا تاوان ہوگا یا نہیں۔ اگر پہلا تاوان قاضی کے حکم سے دیا ہوگا تو مولیٰ تاوان دار نہ ہوگا بلکہ جزیۃ ثانیہ کا ولی پہلے جزیۃ واسکے لکھ لکھ ہو جائے اور اگر تاوان بحکم قاضی نہ دیا ہو تو ولی جزیۃ ثانیہ کو اختیار ہے کہ ولی جزیۃ اولیٰ کا شریک ہو جائے یا مولیٰ سے نصف تاوان لے پھر مولیٰ اس نصف کو پہلے ولی سے لے لے مسئلہ اگر کسی کے مکان کی دیوار شائع عام کی طرف جھکی ہو اور مسلمان یا ذمی دیوار کے مالک سے کہیں کہ دیوار سیدھی کرے تاکہ اسکے گرنے سے کوئی مرنے جائے اور گواہ کریں اور صاحب دیوار دیوار کو نہ گراے اور اسپر ایک مدت گزرنے جائے اور وہ دیوار گر پڑے اور کوئی شخص دب کر مر جائے تو دیوار کا مالک تاوان دار ہوگا یا نہیں۔ تاوان دار ہوگا۔ مسئلہ اگر کوئی دیوار کسی پڑوسی کے مکان کی جھکی ہو اور وہ اس سے دیوار توڑنے کے واسطے کہے اور صاحب دیوار انکار کرے یا دیوار کو اسی طرح چھوڑ دے اور دیوار کو توڑ کر بنوانے پر قاضی

اور وہ پھر دیوار گر کسی کو ہلاک کرے تو مالک تاوان دے ہوگا یا نہیں تاوان دے ہوگا۔  
 مسئلہ اگر دو سواریا دو پیدل نکرادین اور گر پین اور ہلاک ہو جائیں تو اسکا کیا حکم ہوگا۔ ایک  
 کی دوسرے کے قبیلہ پر دیت واجب ہوگی مسئلہ اگر کوئی شخص کسی کا غلام خطا سے قتل  
 کرے تو کیا واجب ہوگا۔ غلام کی قیمت لیکن دس ہزار درم سے زیادہ نہو مسئلہ اگر قیمت  
 غلام کی دس ہزار درم ہوں تو اسکی دیت کس قدر دین۔ دس کم کر کے دیدین مسئلہ اگر  
 کوئے کسی کی نونذی کو خطا سے قتل کرے تو کیا واجب ہوگا۔ اسکا بھی یہی حکم ہے کہ اس کی  
 قیمت دین اور قیمت پانچ ہزار سے زیادہ نہو اگر قیمت نونذی کی پانچ ہزار ہوں یا زیادہ اس  
 سے تو وہی پانچ ہزار درم دس درم کم واجب ہوں گے مسئلہ اگر کوئی شخص کسی غلام کا ہاتھ  
 خطا سے کاٹ لے تو کیا واجب ہوگا نصف قیمت دینی ہوگی اگر قیمت کا نصف پانچ ہزار درم  
 یا زیادہ ہو تو پانچ ہزار سے پانچ درم کم کر کے دینا واجب ہوگا اور نونذی کا غلام سے آدھا۔  
 مسئلہ اگر کسی نے کسی عورت حاملہ کے پیٹ پر ضرب لگائی اور اسکے پیٹ سے بچہ مرا ہوا  
 گر پڑا تو کیا واجب ہوگا ایک غزہ یعنی میسوان حصہ دیت کا مسئلہ اگر بچہ زندہ گرا پھر مر گیا تو کیا  
 واجب ہوگا پوری دیت۔ مسئلہ اگر پہلے عورت مر گئی پھر بچہ مرا ہوا اگر تو اس صورت میں  
 کیا واجب ہوگا۔ عورت کی پوری دیت واجب ہوگی اور مرہوہ بچے کے واسطے کچھ تاوان  
 نہوگا۔ مسئلہ اور اگر پہلے بچہ مرا ہوا اگر پھر اسکی مان مر جائے تو کیا واجب ہوگا۔ پوری  
 دیت مانکی اور غزہ بچہ کا واجب ہوگا مسئلہ جو روپیہ بچہ کی دیت میں دیا جائے وہ کسے ملے گا۔  
 بچہ کے وارثوں کو مسئلہ نونذی کے بچہ میں کیا واجب ہوگا۔ اگر لڑکا ہوگا تو میسوان حصہ  
 قیمت کا اور اگر لڑکی ہو تو دو سوان حصہ قیمت کا مسئلہ بچہ کے گرانے میں کفارہ ہوگا یا نہیں  
 نہیں ہوگا۔ مسئلہ شبہ عمد اور خطا میں کفارہ کیا ہے۔ مسلمان غلام کا آزاد  
 کرنا اور اگر غلام نہو تو دو ماہ کے روزے لگاتا رکھے اور کھانا دینا اس بات میں  
 کافی نہیں ہے۔

## کتاب القسامہ

نہر لپنے کے سائل

اگر کسی مردہ کو ایک محلہ میں پائین اور اسکا قاتل معلوم نہیں تو کیا حکم ہے۔ مردہ کے ولی کو چاہئے  
 اس محلہ کے پچاس آدمیوں سے قسم لے اور وہ یوں قسم کھائیں کہ بخدا تھے اسکو نہیں مارا اور  
 یا اس کے قاتل کو جانتے ہیں کہ کس نے مارا ہے جب یوں قسم کھالیں گے تو قصاص اُن سے ساقط  
 ہو جائے گا اور قاضی اپنے اور اہل محلہ پر دیت کا حکم کرے۔ مسئلہ مقتول کے وارث کو قسم دین  
 یا نہیں۔ نہ دین اور قاضی اس کے واسطے حکم نہ کرے۔ مسئلہ اگر اہل محلہ پچاس نہوں مثلاً بیس  
 یوں یا بیس ہوں تو کیا کریں کہ قسم لین تاکہ پچاس پورے ہو جائیں مسئلہ قسامہ میں ایک  
 اور بولہ اور عورتیں اور غلام بھی شریک کئے جائیں گے یا نہیں۔ سوائے مردوں کیہ  
 کوئی بھی شریک نہیں کیا جائے گا مسئلہ اگر کسی محلہ میں مردہ ملے اور کسی زخم کا اس میں  
 نشان نہ تو اس صورت میں قسم واجب ہوگی یا نہیں۔ نہ دیت واجب ہوگی نہ قسم مسئلہ  
 اگر ناک یا منہ یا پاخانہ کی جگہ سے خون جاری ہو تو کیا حکم ہوگا۔ کچھ بھی واجب نہ ہوگا اور اگر آنکھ یا کان  
 سے خون جاری ہو تو قسم واجب ہوگی بعد دیت کیونکہ وہ مقتول ہے مسئلہ اگر کوئی مقتول  
 جانور پر لدا ہوا ملا تو دیت کس پر واجب ہوگی۔ اس جانور کے ملے جانے والے کے غلام پر  
 یا ملا والوں پر مسئلہ اگر کسی کے گھر میں مقتول ملا تو اسکا کیا حکم ہے۔ صاحب خانہ پر قسم اور  
 اس کے قبیلہ پر دیت واجب ہوگی۔ از قریب صاحب خانہ سے پچاس نہیں لی جائیں گی مسئلہ  
 اگر کوئی مقتول کسی جگہ پایا جائے تو اس زمیندار کے ذمہ قسامہ ہوگا یا اس زمین میں رہنے  
 والوں سے قسم لی جائے گی۔ قسامہ زمیندار پر واجب ہوگا اور اس زمین کے رہنے والوں پر  
 اور زمین کے خریدنے والوں پر واجب نہ ہوگا یہ قول امام ابو حنیفہ کا ہے۔ صاحبین کے  
 نزدیک زمین کے رہنے والے بھی مالک زمین کے ساتھ قسامہ میں شریک ہوں گے  
 اور دیت زمیندار کے کبتر پر واجب ہوگی۔ مسئلہ اگر کوئی مقتول کسی کشتی میں ملے تو قسامہ

کس پر واجب ہوگا۔ کشتی کے بیٹھنے والوں اور ملاحوں پر مسئلہ اگر حملہ کے مسجد میں مقتول ملے تو اہل حملہ پر قسام واجب ہوگا یا نہیں۔ واجب ہوگا۔ اگر جامع مسجد میں یا شارع عام میں کوئی مقتول ملے تو قسام کس پر واجب ہوگا۔ کسی پر نہ ہوگا اور دیت بیت المال پر واجب ہوگی مسئلہ اگر مقتول جنگل میں ملے اور آبادی قریب نہ ہو تو کسی پر کچھ واجب ہوگا یا نہیں کسی پر کچھ واجب نہ ہوگا مسئلہ اگر دو گلاؤں کے درمیان میں کوئی مقتول پایا جائے تو قسام کس پر واجب ہوگا۔ جو گلاؤں مقتول سے نزدیک ہوگا اسکے رہنے والوں سے قسم لینی چاہیے۔ مسئلہ اگر کوئی مقتول دریا میں بہتا ہوا پایا جائے تو اسکا کیا حکم ہوگا۔ نہ کسی پر دیت واجب ہوگی نہ قسم مسئلہ اگر کوئی مقتول دریا کے کنارے پر بندھا ہوا پایا جائے تو قسام کس پر واجب ہوگا۔ جو لوگ اس جگہ سے قریب ہوں گے۔ مسئلہ اگر مقتول کا ولی اہل حملہ میں سے کسی شخص کو معین کر کے دعویٰ کرے تو اور وں سے قسام ساقط ہوگا یا نہیں۔ ساقط نہ ہوگا۔ اور اگر غیر اہل حملہ پر دعویٰ کرے تو حملہ سے قسام ساقط ہو جائے گی مسئلہ اگر قسم کھانے والے کے نزدیک کو فلاں شخص نے مارا ہے تو کیا کریں۔ اسکو خدا کی قسم دین کہ تو نے نہیں مارا ہے اور سوائے فلاں مارنے والے کے تو نہیں جانتا ہے مسئلہ اگر دو شخص اہل حملہ سے گواہی دیں کسی غیر اہل حملہ کو فلاں شخص نے مارا ہے تو گواہی انکی سنی جائے یا نہیں۔ نہ سنی جائے اور اگر کسی پر اہل حملہ سے گواہی دیں تو گواہی سنی جائیگی

## کتاب المعاقلة

تفصیل پر دیت کے مسائل

اگر کوئی شخص کسی شخص کو شبہ عمدہ یا خطا سے مار ڈالے تو کیا واجب ہوگا۔ نفس قتل کی دیت عاقلہ پر ہوگی اور جو قتل اقرار اور صلح کے ساتھ ہو تو اسکا خونہما عاقلہ پر ہوگا۔ اگر قاتل سلطان کا نوکر ہو تو اور نوکر اسکے خلیفہ کے اسکے عاقلہ ہوں گے جو تنخواہ ان کو بادشاہ سے ملتی ہو تو ان سے دیت کاروپہ تین برس میں وصول کریں۔ مسئلہ اگر قاتل پادشاہی نوکر نہ ہو تو اسکا

مطلوبہ ہوگا۔ اس کا قبیلہ اس کا عاقلہ ہوگا یعنی اس کے رشتہ دار روپیہ تین برس میں اپنی  
تقسیم کریں اور تین برس میں ہر ایک شخص سے چار درم لین بلکہ کم کریں۔ اگر اہل قبیلہ پر تقسیم  
کریں اور دیت پوری نہ ہو اور چار درم سے زیادہ پڑتا ہو تو دوسرا قبیلہ کہ اس کے نزدیک رشتہ  
میں ہو اس کو بھی شریک کریں اور قائل بھی دیت کی شرکت میں قبیلہ کا ایک آدمی تصور کیا جائیگا۔  
مسئلہ آزاد شدہ غلام کا قبیلہ کون ہے۔ آزاد کنندہ اور اس کے برادری کے لوگ۔ مسئلہ  
مولیٰ موالات کا قبیلہ کون ہے۔ وہ شخص کہ جس کے ہاتھ پر مسلمان ہوا ہے اور اس کی برادری مسئلہ  
تو نہ کسی قصو کا۔ اگر بیسوان حصہ دیت کا یا اس سے زیادہ ہوگا تو عاقلہ پر واجب ہوگا اور اگر  
بیسویں حصہ سے کم ہوگا تو قصور کرنے والے پر ہوگا اور عاقلہ پر ہوگا مسئلہ غلام کے نقصان  
رنے کا تا وہ ان غلام کے عاقلہ پر واجب ہوگا یا نہیں۔ مولیٰ کے مال پر واجب ہوگا نہ اس کے  
عاقلہ پر مسئلہ اگر گنکار قصور کا اقرار کرے تو خونہ اس کے قبیلہ پر واجب ہوگا یا نہیں۔ واجب  
نہوگا صورت اس مسئلہ کی یہ ہے کہ صلح اور عتاف عاقلہ پر واجب نہیں ہو سکتا ہے قصور  
رنے والے ہی واجب ہوگا۔ مسئلہ اگر آزاد شخص غلام کا قصور کرے خطا سے تو اس کا مال  
عاقلہ پر ہوگا یا نہیں۔ ہوگا۔

## کتاب الحدود

سزاؤں کے مسائل

زنا گنہ گزیر سے ثابت ہوتا ہے۔ دو چیز سے۔ ایک اقرار سے اور دوسرے گواہی سے اور گواہی  
یوں ہو کہ چار آدمی عورت مرد پر زنا کی گواہی دیں اور قاضی ان سے زنا کی شرح اور حال دریافت  
کرے یعنی زنا کیا چیز ہے اور کس عورت سے زنا اندام نہانی میں ہوا یا اور جگہ اور کب ہوا اور  
کہاں۔ غرض ان الفاظ سے یہ ہے کہ اگر گواہی بحد متقدم ہووے تو حد واجب نہوگی اور  
واریعرب یا داربغی میں زنا ہو تو بھی حد واجب نہوگی جب کل باتیں بیان کریں شرح کے  
ساتھ چہرہ کہیں کہ دیکھا ہے یوں کہ جیسے ملائی سرمدانی میں پھر اس وقت قاضی گواہوں کا



عادل ہونا ظاہر اور خفیہ تلاش کرے جب ان کی عدالت گواہوں سے ثابت ہو جائے تب  
 قاضی حد قایم کرنے کا حکم دیوے۔ یہ صفت گواہی کی ہے اور ثبوت حد زنا کا اقرار سے ثابت  
 ہوتا ہے کہ مرد عاقل بالغ اقرار کرے اپنی نفس پر زنا کے ساتھ چار مرتبہ چار مجلسوں میں اقرار  
 کرنے والے کے مجلسوں سے اور ہر ایک مجلس میں ہر بار اپنے اوپر زنا کے ساتھ گواہی دی  
 اور قاضی اسکو رد کرتا جائے جب چار مرتبہ اس طرح اقرار پورا ہو جائے تو چوتھی مرتبہ رد نہ کرے  
 بلکہ پوچھے زنا کیا پیڑ ہے کس کیفیت سے ہوتا ہے اور کہاں اور کب اور کس سے زنا ہوا  
 سب باتیں بیان کر دے تو حد واجب ہوگی اور مستحب ہے کہ قاضی مقررہ اقرار سے پھر جانور کی  
 تلقین کرے اسطرح کہ اس سے کہے شاید تو نے اسکو چھو لیا ہو گا یا بوسہ دیا ہو گا یا تکیا جو علیہ میں  
 ہے اور عورت کو بھی تلقین میں برابر رکھیں۔ مسئلہ اگر زانی محض ہو تو حد رجم کا حکم دے  
 میدان میں پھر اگر یہ حد اقرار سے جاری ہوئی ہو تو پھر خون کا مارنا پہلے قاضی سے شروع  
 ہو گا یعنی پہلا پتھر قاضی مارے پھر اور لوگ اتنے پتھر ماریں کہ وہ مرجائے مرنے کے بعد  
 غسل کفن دیکر نماز پڑھیں اور اگر یہ حد گواہوں سے ثابت ہوئی ہو تو پھر خون کا مارنا  
 گواہوں سے شروع ہو گا ان کے بعد قاضی مارے پھر اور لوگ مسئلہ اگر گواہ ابتدا  
 کرنے سے انکار کریں بلا مہذر کے حد ساقط ہو جائے گی اور اگر زانی محض نہ ہو یعنی بی بی  
 والا نہ تو حد اسکی سو کوڑے ہوں گے اور کوڑے کے چوٹی بے گرہ کی ہو۔ اور ضرب  
 متوسط لگائیں یعنی نہ بہت زور سے نہ بہت آہستہ اور کپڑے آٹا رلین اور تمام بدن پر  
 ماریں مگر سر اور منہ اور شہرہ نگاہ کو بچا دیں اور امام ابو یوسف کے نزدیک سر پر بھی ماریں  
 اور مرد کو کھڑا کر کے حد لگائیں اور عورت کو بٹھا کر اور اسکو ننگا بھی نہ کریں لیکن روئی بھر کر  
 اور پوتین وغیرہ پہنے ہو تو آٹا رلین اور رجم کی حالت میں اسکو زمین میں کر تک گار دیں  
 اور اگر زانیہ نو نڈی ہو تو پچاس کوڑے ماریں اگر مترجم ہی حکم غلام کا بھی ہے۔ مسئلہ اگر  
 کوئی اقرار کر نیو لایا اپنے اقرار سے انکار کرے تو اسکے انکار کو قبول کریں یا نہیں۔ اگر

انکار کا پہلے حد قائم کرنے سے ہوا اور میان میں انکار کے توسط سے انکار کو قبول کریں اور پھر دین  
مسئلہ اگر چاہا گواہوں میں سے ایک گواہ گواہی سے پھر جائے تو حد ساقط ہوگی یا نہیں۔  
ساقط ہوگی اور گواہوں پر حد قذف واجب ہوگی مسئلہ اگر بعد سنگساری کے انکار کرے تو اس  
سنگسار گواہ کا کیا حکم ہوگا۔ حکم انکار کیا ہوگا کہ حد قذف کے بار میں اور جو تھانی دیت کا ضامن ہوگا  
یعنی لی جائے گی۔ مسئلہ اگر زنا کے گواہی میں دو شخص گواہی دیں یا تین تو گواہی انکی  
سنی جائیگی یا نہیں۔ نہیں سنی جائے گی اور اگر حد قذف کی جاری ہوگی یعنی گالی کی  
حد مسئلہ باہر زنا میں احصان پہنچے کہ حر عاتق باغ مسلمان نے عورت سے بے حیائی کی گئی  
و قبول کیا ہو اس حال میں کہ ہر دو مرد و عورت صفت احسان پہنچوں غرض احصان کی سات  
شرطیں ہیں حریت اسلام لموع عقل مصلح صحیح دخول حصن ہونا مرد و عورت کا وقت دخول کے  
مسئلہ اگر چار شخص زنا کی گواہی دیں اور اس کے بعد مرد جائیں یا غائب ہو جائیں یا اسلام سے  
پھر جائیں قاضی کے حکم سے پہلے تو حد واجب ہوگی یا نہیں۔ ہمارے علماء کے نزدیک  
واجب نہیں ہے مسئلہ حصن کے حق میں کوئی اور سنگساری دونوں جمع ہوں گے یا نہیں۔  
ہمارے علماء کے نزدیک جمع نہ ہوں گے اور اسی طرح کوڑے بھی مارنا اور جلا وطن بھی کرنا نہیں  
چاہیے یعنی دو سزاؤں کو جمع نہ کریں ان گرفتار ہو یعنی اگر اسکے سبب سے خلق میں فتنہ پڑتا ہو تو قاضی  
جب تک مصلحت دیکھے اسکو جلا وطن کر دے مسئلہ اگر کوئی بیار زنا کرے بیماری کی حالت  
میں تو اس پر حد قائم کریں یا نہیں۔ غور کریں اگر سنگساری کی ہو تو قائم کریں اور تاخیر کریں  
اور اگر حد کوڑے مارنے کی ہے تو اسکے صحت تک تاخیر کریں مسئلہ اگر حاملہ عورت بے حیائی  
کی حالت میں زنا کرے تو اس پر حد قائم کریں یا نہیں۔ اگر حد کوڑوں کی ہو تو تاخیر کریں یہاں  
کہ نفاس سے پاک ہو جائے اور رجم کی ہو تو فوراً رجم کریں مسئلہ اگر گواہ زنا کی گواہی میں  
دیر کریں اور پورا ہونے کے بعد گواہی دیں تو گواہی ان کی سنی جائے یا نہیں۔ اگر شہرین حاضر  
ہوں اور قاضی ان کی گواہی کو مانع نہ ہو تو ان کی گواہی نہیں سنی جائے گی مگر حد قذف

مسئلہ اگر چار شخص زنا کی گواہی دیں اور اس کے بعد مرد جائیں یا غائب ہو جائیں یا اسلام سے پھر جائیں قاضی کے حکم سے پہلے تو حد واجب ہوگی یا نہیں۔ ہمارے علماء کے نزدیک واجب نہیں ہے مسئلہ حصن کے حق میں کوئی اور سنگساری دونوں جمع ہوں گے یا نہیں۔ ہمارے علماء کے نزدیک جمع نہ ہوں گے اور اسی طرح کوڑے بھی مارنا اور جلا وطن بھی کرنا نہیں چاہیے یعنی دو سزاؤں کو جمع نہ کریں ان گرفتار ہو یعنی اگر اسکے سبب سے خلق میں فتنہ پڑتا ہو تو قاضی جب تک مصلحت دیکھے اسکو جلا وطن کر دے مسئلہ اگر کوئی بیار زنا کرے بیماری کی حالت میں تو اس پر حد قائم کریں یا نہیں۔ غور کریں اگر سنگساری کی ہو تو قائم کریں اور تاخیر کریں اور اگر حد کوڑے مارنے کی ہے تو اسکے صحت تک تاخیر کریں مسئلہ اگر حاملہ عورت بے حیائی کی حالت میں زنا کرے تو اس پر حد قائم کریں یا نہیں۔ اگر حد کوڑوں کی ہو تو تاخیر کریں یہاں کہ نفاس سے پاک ہو جائے اور رجم کی ہو تو فوراً رجم کریں مسئلہ اگر گواہ زنا کی گواہی میں دیر کریں اور پورا ہونے کے بعد گواہی دیں تو گواہی ان کی سنی جائے یا نہیں۔ اگر شہرین حاضر ہوں اور قاضی ان کی گواہی کو مانع نہ ہو تو ان کی گواہی نہیں سنی جائے گی مگر حد قذف

مین پرانی ہونے سے حد باطل نہوگی کیونکہ حقوق عباد سے ہے مسئلہ اگر کوئی شخص کس عورت  
 اجنبیہ سے وطی کرے سوائے فرج کے تو کیا واجب ہوگا۔ تفریر واجب ہوگی مسئلہ  
 اگر کوئی شخص اپنے باپ کی نوڈی یا ماں کی نوڈی یا بی بی کی نوڈی یا غلام مولیٰ  
 کی نوڈی سے وطی کرے تو حد واجب ہوگی یا نہیں۔ اگر اس نے اس گمان سے وطی  
 کی ہے کہ حلال ہے تو حد واجب نہوگی اور اگر جانتا ہے کہ میرے اوپر حرام ہے تو اس  
 صورت میں اسپر حد واجب ہوگی مسئلہ اگر کوئی بھائی یا چچا کی نوڈی سے صحبت کرے  
 تو اسپر حد واجب ہوگی یا نہیں۔ حد واجب ہوگی گو یہ بھی کہ مین نے حلال جان کر کی ہے  
 مسئلہ اگر کچھ عورتیں اجنبیہ عورت کو بکالت خلوت کسی مرد و عورت کے سامنے شب اول کو پیش  
 کریں اور کہیں کہ یہ تیری بی بی ہے اور وہ وطی کرے اور معلوم نہو کہ عورت بیگانہ ہے تو اسپر  
 حد واجب ہوگی یا نہیں۔ واجب نہوگی۔ مسئلہ اگر کوئی شخص اپنے بستر پر کسی عورت کو سوتا پائی  
 اور نہ جانے کہ عورت اجنبیہ ہے اور وہ وطی کرے تو اسپر حد واجب ہوگی یا نہیں۔ واجب ہوگی۔  
 مسئلہ اگر کسی شخص نے ایک عورت سے نکاح کیا اور وہ جائز نہ تھی جیسے کہ اسکے ذمی رحم تھے یا دوسرے  
 خاوند کی عدت میں تھی اور اس سے وطی کرے تو حد واجب ہوگی یا نہیں۔ واجب نہوگی۔  
 مسئلہ اگر کوئی شخص سوائے حلال جگہ کے مکروہ جگہ میں جماع کرے یا قوم لوط کا عمل کرے تو حد  
 واجب ہوگی یا نہیں۔ امام ابو حنیفہ کے نزدیک حد واجب نہوگی بلکہ اسکو تفریر کریں۔ اور  
 صاحبین کے نزدیک حد واجب ہوگی۔ مسئلہ اگر کوئی چوپائے سے جماع کرے تو اسپر کیا  
 واجب ہوگا۔ تفریر واجب ہوگی۔ مسئلہ اگر کوئی دارا حرب میں زنا کرے یا غنوں کی ملک  
 میں اچھو دارا الاسلام میں آئے تو اسپر حد واجب ہوگی یا نہیں۔ نہیں ہوگی اس واسطے  
 کہ جن شرطوں سے حد واجب ہوتی ہے ایک ان میں سے دارا الاسلام بھی ہے اور  
 دارا حرب اور باغی کا کھر دارا الاسلام سے علیحدہ ہے اور حکم حرمیوں کا اور ہے اور

## باب حد شراب

شراب کی بنا کو مسائل

اگر کسی شخص کے منہ سے شراب کی بوائی ہو اور شراب کی بوتل کے ساتھ ہی وہ شخص گواہی دین یا دہنی  
نوحی سے اقرار کرے تو اس پر حد واجب ہوگی اور اگر وہ باوجود موجود ہونے کے انکار کرے  
تو حد واجب نہ ہوگی اس واسطے کہ شاید جبر سے پلائی ہو یا سوتے میں کسی شخص میں ڈال دی ہو اور پہلے  
اسکی باقی ہو تو حد اس پر قائم نہ کریں مسئلہ نشہ والے کو حد تین جب تک نہ معلوم ہو جائے کہ آخر  
بینہ خوشی سے پیا ہے اور انسی کی وجہ سے نشہ ہوا ہے اور اگر شے مبلع سے کسی کو نشہ ہو گیا تو  
اس پر حد نہیں مسئلہ نشہ کی حالت میں حد قائم کریں یا نہیں۔ ذکرین جب تک نشہ نہ جاتا ہے  
مسئلہ حد شراب اور نشہ کی آزاد کے واسطے کتنے کوزے ہیں اور غلام کے واسطے کتنے۔ آزاد  
کے واسطے انسی اور غلام کے واسطے چالیس اور حد نشہ اور شراب کی اسی طرح تین کی جیسے  
زنا میں متفرق اعضا پر مارتے ہیں مسئلہ اگر کوئی شخص شراب اور نشہ پینے کا اقرار کرے  
اور پھر انکار کرے تو حد واجب ہوگی یا نہیں۔ نہیں واجب ہوگی مسئلہ شراب کی حد کتنے  
چترے ثابت ہوتی ہے۔ دو چترے ایک گواہی سے یعنی دو آدمی گواہی دین کہ اس نے شراب  
پی ہے یا شراب پینے والا خود ایک بار اقرار کرے بخلاف زنا کے یعنی زنا میں چار بار اقرار  
چاہیے اور اس میں ایک ہی بار مسئلہ شراب اور نشہ میں عورت کی گواہی سنی نہیں جائیگی  
اگرچہ ایک مرد اسکا مددگار ہو

## باب حد القذف

گالی کی حد کے مسائل

اگر کوئی مرد محسن کو یا کوئی عورت محسنہ کو ایک بار گالی دے تو حد واجب ہوگی یا نہیں جبکہ  
گالی دی ہے اگر وہ طلب کرے اور گالی صریح زنا کی ہو تو حد واجب ہوگی۔ گالی کی حد کے  
کتنے کوزے ہیں۔ آزاد کے واسطے انسی اور غلام کے واسطے چالیس جیسا کہ شراب

میں کہ گیا اور گالی دینے والے کے اعضاء پر متفرق مایہ میں ایک کپڑے اٹکے نہ تائیں لیکن پتھین  
 اور رونی بھرے ہوئے کپڑے ہوں تو اوتائیں اور اگر غلام ہو تو بھی یہی کرنا چاہیے مسئلہ  
 گالی میں احسان کیا چیز ہے۔ جسکو گالی دیا جائے وہ آزاد ہو اور عاقل ہو اور دل میں جو اور فعل نہ اسے  
 پاک ہو مسئلہ اگر کوئی شخص کسی شخص سے کہے کہ تو اپنے باپ سے نہیں ہے یا کہے کہ اسے نہ  
 کہے بیٹے اور ماں محضہ اسکی مرگئی ہو تو گالی کی حد واجب ہوگی یا نہیں۔ اگر وہ شخص طلب کرے  
 تو واجب ہوگی مسئلہ اگر مدغف مردہ کی طلب کرے تو جائز ہے یا نہیں۔ جائز نہیں ہے اگر اس  
 صورت میں کہ گالی اسکے نسب میں اثر کرے یعنی عیب لگا دے جیسے کہ مالک اور باپ کے  
 حق میں ہو مسئلہ جس شخص کو گالی دی ہو وہ شخص میت ہو دے اور لڑکا اسکا کافر بن جائے غلام  
 ہو تو اس کے لڑکے کو پونچتا ہے کہ حد کا مطالبہ کرے گا اگر یہ کہ گالی دینے والا غلام کا مولیٰ ہو تو اسکو  
 نہیں پونچتا ہے کہ مولیٰ سے اپنی ماں کا حق قذف طلب کرے اگرچہ ماں اسکی محضہ ہو مسئلہ  
 اگر کوئی شخص کسی عربی کو کہے کہ اسے بھلی تو حد واجب ہوگی یا نہیں۔ نہیں واجب ہوگی۔ از ترجمہ  
 بھلی وہ ہے کہ جسکے عادات برے ہوں مسئلہ اگر کوئی شخص گالی دینے کا اقرار کرے اور پھر  
 منکر ہو جائے تو انکار اسکا قبول ہوگا یا نہیں۔ نہیں ہوگا مسئلہ اگر کوئی شخص کسی شخص سے کہے کہ  
 اسے آسمان کے پانی تو حد واجب ہوگی یا نہیں۔ واجب نہیں ہوگی۔ مسئلہ اگر کوئی کسی غوغی  
 کو یا غلام کو یا کافر کو زنا کے ساتھ گالی دے یا کسی مسلمان کو گالی دے بغیر زنا کے مثلاً کہے کہ  
 اسے ناسق یا اسے کافر یا اسے خبیث تو حد واجب ہوگی یا نہیں۔ حد واجب نہ ہوگی مگر تعزیر  
 مسئلہ اگر کہے کہ اسے گرہے یا اسے سورا یا اسے بھل تو تعزیر واجب ہوگی یا نہیں۔ واجب نہ ہوگی۔  
 مسئلہ یا وہ سے زیادہ تعزیر کس قدر اور کم سے کم کس قدر ہے۔ کم سے کم باتفاق تین کھڑے  
 اور زیادہ سے زیادہ طرفین کے نزدیک اونٹالیس کوڑے ہیں اور امام ابو یوسفؒ کے  
 نزدیک پچھتر کوڑے ہیں مسئلہ اگر قاضی تعزیر کے بعد قید کی سزا تجویز کرے تو جائز  
 ہے یا نہیں اگر مصلحت دیکھے تو جائز ہے مسئلہ حد و دین شدید ضرب کون سی حد میں لگائی

زیرین درم سے مارنا چاہئے اس سے نرم رانگی حد میں اس سے نرم شداب کے حد میں  
 اس سے نرم گالی کے حد میں مسئلہ اگر کوئی شخص حد یا تعزیر کے کوڑے مارنے میں مرجائے تو گناہ  
 یا حکم ہو گا۔ کچھ واجب ہو گا یعنی اسکا خون معاف ہے مسئلہ جس شخص کو گالی کی حد کی  
 ہونے میں اسکی گواہی ہوتی ہے یا نہیں۔ نہ ہوتی ہے اگر وہ اسے توہین کی ہو مسئلہ  
 اگر کسی کا فر کو گالی کی حد لگی ہو اور پھر وہ دارالاسلام میں اگر اسلام قبول کرے تو اسکی  
 گواہی ہوتی ہے یا نہیں۔ قبول کجائیل

## باب اسرقہ و قطع لظریق

چروان اور ذواکوان کے مسائل

اگر کوئی شخص کسی اجنبی آدمی کا اسباب چرائے تو قطع واجب ہو گا یا نہیں یعنی اسکا ہاتھ کاٹا جائیگا  
 یا نہیں۔ اگر یہ چور مائل اور بالغ ہو اور دس درم شری چرائے ہوں یا دس درم شری  
 کا اسباب چرایا ہو اور مختلف جگہ سے چرایا ہو اور اس میں کوئی شبہ نہ ہو تو ہاتھ کاٹنا واجب  
 ہو گا اور ہاتھ کاٹنے میں آزاد اور غلام برابر ہیں مسئلہ حد چوری کی کیونکر ثابت ہوگی ساقرا  
 کرے یا گواہوں سے ثابت ہووے اقرار ایک بار کا اور گواہ مرد کافی ہوں گے بخلاف  
 زنا کے مسئلہ اگر ایک جماعت چوری میں شریک ہو یعنی بہت سے آدمی تو سب کے ہاتھ کاٹے  
 جائیں گے یا نہیں۔ اگر ہر شخص کو دس درم کے لایق چوری کا مال پونچھے تو سب کے ہاتھ کاٹے  
 جائیں گے۔ مسئلہ اگر کوئی شخص گھانس چرائے یا زکل یا چھلی یا کوئی شکار یا کوئی لکڑی  
 سوختہ کی یا تر میوہ یا دودھ یا خربزہ یا گوشت یا کوئی میوہ درخت سے توڑے یا کوئی کھیت  
 کاٹے تو ہاتھ کاٹنا واجب ہو گا یا نہیں۔ ان سب میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا مسئلہ  
 اگر نشہ لانے والی چیز میں کہ جن سے مستی پیدا ہو چرائے تو ہاتھ کاٹا جائیگا یا نہیں کاٹا جائیگا مسئلہ  
 لمبنور کی چوری میں ہاتھ کاٹا جائے گا یا نہیں۔ نہیں کاٹا جائے گا مسئلہ قرآن مجید کے  
 چورانے میں ہاتھ کاٹنا جائے گا یا نہیں۔ نہیں کاٹا جائے گا اگرچہ قرآن میں سونے چاندی

کا کام ہو مسئلہ اگر سونے کا ترسل یعنی صلیب چرائے یا نود اور قسطیغ تو ہاتھ کاٹا جائے گا  
 یا نہیں۔ نہیں کاٹا جائیگا مسئلہ اگر کسی آزاد کا چھوڑا کر چرائے تو ہاتھ کاٹا جائیگا  
 یا نہیں۔ نہیں کاٹا جائیگا اگر چہ لڑکا گناہ پہنچے ہو۔ مسئلہ اگر کسی کے غلام کو چرائے تو ہاتھ  
 کاٹا جائیگا یا نہیں۔ اگر غلام بچہ ہو گا تو ہاتھ کاٹا جائے گا اور جو بالغ ہو گا تو نہیں کاٹا جائیگا  
 مسئلہ دفتر کے چرانے میں ہاتھ کاٹا جائیگا یا نہیں۔ نہیں کاٹا جائے گا مگر حساب کے دفتر  
 چرانے میں مسئلہ اگر کتا یا چیتا یا دفت یا سارنگی یا دھول چرائے تو قطعہ بد واجب ہو گا یا  
 نہیں۔ نہیں واجب ہو گا۔ مسئلہ لیکن اگر ساکھو کی لکڑی یا نیزے کے زکریل آبنوس  
 یا صندل چرائے یا چوکتھ کواریا کوئی برتن ہو کہ قیمت اسکی دس درم شری ہو تو ان  
 چیزوں میں ہاتھ کاٹا جائے گا یا نہیں۔ کاٹا جائیگا مسئلہ اگر کوئی شخص اپنی بی بی کا مال  
 چرائے یا خیانت کرے یا بی بی اپنے شوہر کا مال چرائے یا خیانت کرے تو ہاتھ کاٹا جائیگا  
 یا نہیں۔ نہیں کاٹا جائے گا۔ مسئلہ کفن کے چرانے والے  
 اور کپڑے جانے والے اور دستار لے جانے والے کا ہاتھ کاٹا جائے گا یا نہیں۔ نہیں  
 کاٹا جائیگا مسئلہ اگر کوئی شخص میت الممال کا اسباب چرائے یا روپیہ یا شرکیہ کا مال یا  
 یا بیٹے کا مال چرائے تو ہاتھ کاٹا جائے گا یا نہیں۔ نہیں کاٹا جائے گا۔ مسئلہ اگر غلام اپنے  
 مولیٰ کا مال یا بیوی کی بی بی کا مال یا ذی رحم محرم کا مال چرائے یا مولیٰ کے مکان یا مال  
 چرائے یا کوئی شخص غنیمت کے مال میں چوری کرے تو ان میں ہاتھ کاٹا جائے گا یا نہیں  
 نہیں کاٹا جائے گا مسئلہ محفوظ جگہ کے طرح کی ہے۔ دو طرح کی ایک یہ کہ محفوظ جگہ فی نفسہ  
 محفوظ ہو جیسے مکان وغیرہ۔ دوسری چیز پر کوئی چوکیدار مقرر کیا جائے۔ اگر ان  
 دونوں جگہ سے کوئی شخص چوری کرے تو ہاتھ کاٹا جائے گا یا نہیں۔ کاٹا جائیگا مسئلہ  
 اگر کوئی شخص غلام سے کوئی چیز چرائے یا کسی مسافر خانہ وغیرہ سے یعنی جسکے اندر جانے کی اجازت  
 ہو تو قطع واجب ہو گا یا نہیں۔ نہیں مسئلہ اگر کوئی مسجد سے کوئی اسباب چرائے تو ہاتھ

نا جائزے گایا نہیں۔ ۱۔ یا ایک اسباب موجود ہو گا تو ہاتھ کا نا جائزے گا مسئلہ اگر کوئی محتاج  
 مینزلان کی کوئی چیز چڑھے تو ہاتھ کا نا جائزے گایا نہیں۔ نہیں کا نا جائزے گا۔ مسئلہ  
 اگر کوئی چور کسی گھر میں انقب لگائے یعنی سوراخ کر کے اسباب نکالے تو ہاتھ کا نا جائزے گا۔  
 یا نہیں۔ نہیں کا نا جائزے گا جب تک گھر کے اندر گیس کر مال نہ نکالے۔ مسئلہ اور اگر گھر کے  
 اندر گیس گیا اور گھر میں سے اسباب ڈالیا اور باہر کھڑے ہوئے شخص کو دیدیا یا پہلے باہر  
 ڈال دیا اور پھر باہر آکر اٹھا لیا تو ہاتھ کا نا جائزے گایا نہیں۔ پہلی صورت میں کسی کا ہاتھ نہیں  
 کا نا جائزے گا۔ دوسری صورت میں اگر باہر گلی میں ڈال دیا اور پھر اٹھا لیا تو ہاتھ کا نا جائزے گا۔  
 مسئلہ اگر ایک جماعت چوروں کی کسی محفوظ جگہ یا کسی گھر میں جا کر اسباب جمع کر کے ایک  
 شخص کے سر پر رکھیں اور وہ بوجھ لیکر باہر آئے اور اس کے بعد وہ جماعت باہر آئی یا چھوٹ  
 پہلے آئے اور مال بعد میں آئے تو ہاتھ جماعت کے کاٹے جائیں گے یا بوجھ اٹھا نہ والی  
 کا۔ استحضار یہ ہے کہ قطع یہ سب پر واجب ہوگا۔ مسئلہ ہران کے صندوقچہ میں ہاتھ  
 ڈال کر وہ چیز چڑھے یا کسی کے جیب و آستین میں ہاتھ ڈال کر چوری کرے تو ہاتھ کا نا جائزے  
 یا نہیں۔ کا نا جائزے گا اس واسطے کہ محافظت میں سے چوری کی ہے یہ چیزیں محفوظ  
 ہیں۔ مسئلہ چور کا کون سا ہاتھ کا نا جائزے گا۔ سیدھا ہاتھ پونچھے سے کاٹ کر  
 داغ دیا جائے۔ مسئلہ اگر وہ بارہ چوری کرے تو کیا کا نا جائزے گا۔ بایان پائین کا نا جائزے گا۔  
 اور اگر پھر چوری کرے تو قطع کیا جائے گا بلکہ قید کریں یہاں تک چوری سے توبہ کرے مسئلہ  
 اگر چور کا سیدھا ہاتھ ہو اور بایان نہ ہو یا سیدھا ہاتھ نہ ہو تو قطع کرنا واجب ہو گیا نہیں۔  
 نہیں ہوگا مسئلہ چوری کی حد کب قائم کیجئے جب صاحب مال حاضر ہو اور ہاتھ کاٹو  
 کا دعویٰ کرے لیکن اگر صاحب مال چور کو معاف کر دے یا صلح کر لے یا اس چرائی ہوئی  
 چیز کی قیمت دے کر دم سے کرے تو قطع واجب نہ ہوگا۔ مسئلہ اگر ایک شخص نے ایک چیز چرائی  
 اور اس کا ہاتھ کاٹا گیا اور وہ چیز موجود تھی لی گئی پھر اس نے ہاتھ کٹنے کے بعد اسی چیز کو



چیز اتنی دوبارہ قطع واجب ہو گئی تھی۔ غور کریں کہ وہ چیز اپنی اس حال پر ہے یا بدل گئی ہے اگر  
اپنے اسی حال پر ہے مثلاً ایک رسی ہے اور اسکو دوبارہ چڑایا تو باقی نہیں کاٹا جاسکے گا اور  
اگر اپنے حال سے بدل گئی ہے اور اسپر کوئی کپڑا لپیٹا گیا ہے اور اسکو چڑایا تو باقی نہیں  
کاٹا جاسکے گا اسوجہ سے کہ وہ اپنے حال پر ہی اسوقت رسی کی چوری میں حد قائم ہوئی اور  
کپڑے کی چوری کی حد میں کاٹا جائے گا مسئلہ اگر ایک چور نے چوری کی اور اسکا ہاتھ کاٹا گیا  
تو اسباب اگر تلف نہیں ہوا ہو تو واپس لینا چاہیے اور جو اسے ہلاک کر دیا ہو تو ضمان  
کا ہوگا یعنی قطع بد اور ضمان دونوں جمع نہ ہون گے مسئلہ اگر کوئی چور دعویٰ کرے کہ میں نے  
خود اپنی چیز چرائی ہے تو ہاتھ کاٹا جائے گا یا نہیں۔ نہیں کاٹا جائے گا اگرچہ گواہ پیش نہ کرے  
مسئلہ اگر جماعت راہزنوں کے یا کوئی تنہا لوٹنے پر قادر ہووے اور وہ لوگ پکڑے جائیں  
تو اسپر کیا واجب ہوگا۔ یہ مسئلہ دو طرح پر ہے ایک یہ کہ اگر ڈاکو ڈاکو سے پہلے پکڑے جائیں  
تو بادشاہ وقت ان کو قید کرے تاکہ تو بکریں اور دو بکریں یہ ہے کہ اگر مسلمانوں اور  
ذمیوں کا مال لوٹیں اور ہر شخص کو بقدر دس درم کے حصہ پونچھے وہ دیر ہو یا اسباب ہو  
اور اس کے بعد پکڑے جائیں تو سیدھا ہاتھ اور یا ان پاؤں کاٹنا واجب ہوگا۔ لیکن  
اگر کسی مسلمان کو قتل کریں اور مال نہ لوٹیں تو حد شریعی میں سب قتل کئے جائیں گے نہ قصاص  
مسئلہ اگر مقتول کے وارث سوات کر دیں تو قصاص ساقط ہوگا یا نہیں۔ نہیں ہوگا بلکہ اگر  
مار ڈالا جائے اور ان کی معافی پر التفات نہ کیا جائے مسئلہ اگر ڈاکو ڈاکو ایلین اور  
آویسوں کو بھی مار ڈالیں اور اسباب بھی چھین لیں تو کیا حکم ہے۔ اس صورت میں بادشاہ  
کو اختیار ہوگا چاہے پہلے ان کے ہاتھ پاؤں کاٹے اور بعد میں قتل کرے اور چاہے  
سوئی دے اور چاہے مار ڈالے اور سوئی نہ دے اور ہاتھ پاؤں بھی نہ کاٹے اور چاہے  
زندہ سوئی پر چڑھاوے اور ان کی پٹیت نیزہ سے چیرے تاکہ مر جائیں اور تین روز سے زیادہ  
سوئی پر نہ رکھے مسئلہ اگر ان میں ایک لڑکا بھی ہو یا کوئی دیوانہ یا ذی رحم محرم ہو تو سب

حد مطلق ہوگی یا نہیں۔ سب سے حد مطلق ہو جائے گی اور قتل اسکا دائرہ میں کے انتہائی حد تک  
چاہیں قصاص میں اور چاہیں معاف کریں مسئلہ اگر ان میں سے ایک نے قتل کیا ہو  
تو حد کب پر واجب ہوگی۔ سب پر واجب ہوگی۔

## کتاب الاشربہ

اس کتاب میں شرابوں کا بیان ہے۔ شریعت میں خریدنے شراب ایسی چیز کو کہتے ہیں کہ جو نشہ آور  
ہو۔ مسئلہ کے تحت میں حرام ہیں۔ تین۔ ایک خمر وہ یہ کہ انگور کا شیرہ خوب جوش مارنے کے تیز  
ہو جائے اور جھاگ لادے۔ دوسری شراب طلا ہے کہ انگور کو پھڑکا کر اسقدر جوش  
دین کہ دو حصہ گم بجا اور جوش مارے اور جھاگ لائے تو اتفاق حرام ہے اسکا پینا اور پینا  
جائز نہیں اور حلال جاننے والا اسکا کافر ہے۔ تیسری شراب یہ کہ پانی خمر اور مویز کا جبکہ  
جوش مار کر تیز ہو جائے تو حرام ہو جاتا ہے مسئلہ اگر چھوڑا رہا اور مویز کو پانی میں تر کر کے بعد  
جوش اور تیزی اور پھینکنے جھاگ کے تھوڑا سا جوش دین تو حلال ہے یا نہیں۔ حلال ہے  
اگر اسکو آگ ان ہے کہ اسقدر نشہ نہیں کرے گا اور خوشی کھیل کے واسطے بھی نہ پینا چاہیے  
اور اگر نشہ لانے کا گمان غالب ہو تو پینا جائز نہیں ہے مسئلہ اگر خمر اور انگور ملا کر پانی  
میں جوش دین تو اسکا پینا جائز ہے یا نہیں۔ اگر نشہ آور نہ ہو تو جائز ہے اور اگر نشہ  
لائے تو جائز نہیں ہے۔ مسئلہ شہد اور گھیبون اور انجیر اور جو کی بنید پینا جائز ہے  
یا نہیں۔ اگر نشہ نہ لائے تو حلال ہے اگرچہ جوش نہ دیا ہو مسئلہ اگر شیرہ انگور کو اسقدر  
جوش دین کہ دو حصہ جل جائے اور ایک حصہ باقی ہے تو حلال ہے یا نہیں۔ حلال ہے  
مسئلہ کر و کی توبخی اور ٹھیلیا سبز روغن والی اور ٹھیلیا زعفران والی ہو سکے اور برتن  
جو کچھ کے جڑ کو کھود کر بنایا ہے ان سب میں کوئی کھانا کھائے یا پانی پیے یا بنیاد دے  
تو جائز ہے یا نہیں۔ اگر دھلے ہوئے ہوں تو جائز ہے گواہ میں پہلے مشابہ کئی تھی

ہو مسئلہ شراب کو سرکہ کرنا جائز ہے یا نہیں۔ ہمارے علماء کے نزدیک جائز ہے۔  
اور امام شافعی کے نزدیک جائز نہیں ہے لیکن پیشتر جو سرکہ ہو تو اتفاقاً جائز ہے

## کتاب الصيد والذبائح

شکار اور ذبح کے مسائل

کتنے اور چیتے اور باز کا شکار درست ہے یا نہیں۔ اگر یہ جانور سیکھے ہوئے ہوں تو جائز  
ہے اور اگر تعلیم یافتہ نمون تو جائز نہیں ہے اور سوائے ان کے جو جانور تعلیم یافتہ ہو شکار  
کیا ہوا شکار بھی جائز ہے مسئلہ تعلیم یافتہ کتا کیونکر معلوم ہو۔ جو تین بار شکار پکڑے اور  
خود نہ کھائے تو چوتھی مرتبہ اسکا پکڑا ہوا شکار کھانا جائز ہے اور تعلیم باز کی یہ ہے کہ آواز  
پر بوت آئے۔ مسئلہ اگر کوئی تعلیم یافتہ کتے یا چیتے یا باز یا چغ کو شکار پر دوڑائے اور  
تکبیر بھی کہی ہو اور پھر یہ جانور شکار کو پکڑیں اور زخمی کر دیں اور شکار مر جائے تو اسکا کھانا جائز  
ہے یا نہیں۔ جائز ہے۔ مسئلہ اگر کتا اور چیتا تعلیم کو بھول جائے اور شکار کو پکڑ کر کھائے تو  
تو اسکا کھانا جائز ہے یا نہیں۔ جائز نہیں ہے۔ ان اگر باز اور چغ کھانے لگے تو اس شکار  
کا کھانا جائز ہے اسوائے کہ ان کی تعلیم صرف واپس آ جانا ہے۔ از مترجم چغ ایک قسم کا شکرہ  
ہے۔ مسئلہ اگر شکار پر کتے کا دوڑانے والا شکار کو زندہ پائے تو اسکا ذبح کرنا واجب ہے یا نہیں  
واجب ہے کہ ذبح کرے اور اگر ذبح نہ کیا اور وہ مر گیا تو اسکا کھانا جائز نہیں ہے اور اگر کتا شکار کو پکڑ کر  
مار دے اور زخم نہ کرے تو اسکا کھانا جائز نہیں ہے مسئلہ کتابے سیکھایا کسی آتش پر  
کا یا دھچھورتے وقت اسپر بسم اللہ نہ کی جاوے شکار مارے تو اس شکار کا کھانا جائز ہے یا  
نہیں۔ اسکا کھانا حرام ہے۔ مسئلہ اگر کسی شخص نے بسم اللہ لکھ کر تیر مارا اور وہ شکار کے لگا تو  
اسکا کھانا جائز ہے یا نہیں۔ جائز ہے اگرچہ شکار کو مردہ پایا ہو مسئلہ اگر کسی شخص نے شکار کے  
تیر مارا اور اس کے لگا اور وہ شکار شکاری کے نظر سے غائب ہو گیا اور اسکی بے تلاش کے  
ہاتھ اسکا کھانا حلال ہے یا نہیں۔ اگر اسکو تلاش نہیں کیا ہے اور دیر کی ہے اور پھر ملا

نہ شکار کھانا جائز نہیں ہے۔ مسئلہ اگر تیر شکار کے مارا اور اس کے لگ گیا اور پھر وہ شکار  
 کسی مالا ب میں گرایا کسی سپاڑ اور بلندی سے یعنی چھت وغیرہ سے گرا اور مر گیا تو اس کا  
 کھانا حلال ہو یا نہیں۔ حلال نہیں ہے حرام ہے اگر پہلے زمین پر نہ گرے مگر متعلق حلال  
 تھا مسئلہ اگر تیر کو بے بھال گئے مثل لاشی کے کسی شکار کے مارا اور اس سے زخم ہوا اور وہ شکار  
 مر گیا تو اس کا کھانا جائز ہے یا نہیں۔ جائز نہیں ہے۔ اگر زخم ہوتا تو جائز تھا مسئلہ اگر تیر سے  
 شکار کو مارے تو اس کا کھانا جائز ہے یا نہیں۔ جائز نہیں ہے مسئلہ اگر کسی شکار سی نے شکار  
 کو تیر مارا اور ایسا لگا کہ جس سے شکار کا کوئی عضو جدا ہو گیا اور پھر اس شکار کو فوج کیا تو اس کا  
 کھانا جائز ہے یا نہیں۔ جائز ہے مگر جو عضو جدا ہو گیا ہے اس کا کھانا جائز نہیں ہے۔  
 مسئلہ اگر شکار کے ایسا زخم لگا کر اس کے دو ٹکڑے ہو گئے تو اس کا کھانا جائز ہے یا نہیں۔  
 اگر دم کے طرف کا حصہ زیادہ ہے تو جائز ہے از مگر ہم کل شکار کھانے کے قابل ہوگا اور اگر دم  
 کی طرف کا حصہ کم ہے اور سر کی طرف زیادہ تو زیادہ کو کھائیں کم کو نہ کھائیں مسئلہ آتش سے  
 اور مرتد اور بت پرست اور اجماعی ہونے سے مسلمان کا کیا ہوا شکار جائز ہے یا نہیں۔  
 جائز نہیں ہے۔ مسئلہ اگر زید نے شکار کے تیر مارا اور اس کے ایسا لگا کہ تیر کا گرد پھوٹا  
 نے اس کے تیر مارا اور اس کے صدر سے مر گیا تو وہ شکار زید کا ہے یا عمر کا۔ عمر کو اس کا کھانا  
 ہے کیونکہ وہ زید کے تیر سے ہلاک نہیں ہوا ہے مسئلہ اگر زید نے ایسا تیر مارا ہے کہ وہ زرنے  
 اور حرکت کے قابل نہیں رہا اور پھر عمر نے تیر مارا اور وہ مر گیا تو شکار زید کا ہوگا اور اس کا کھانا  
 جائز نہیں ہے اور عمر زید کا ناوان مار ہوگا اور کھانا اس وجہ سے حرام ہوگا کہ وہ شکار معطل ہو کر  
 فوج کے قابل تھا اور اس کو فوج نہ کیا جیسے گائے اور بکری جب تک فوج نہ حلال نہ ہونے  
 اور فوج کرنا واجب تھا اور اس نے زخم دے کر مارا اس وجہ سے حرام ہو گیا اور اسی سبب سے عمر  
 پر ناوان عائد ہو گیا مسئلہ ایسے جانور کا شکار کرنا کہ جس کا کھانا حلال نہیں ہے جائز ہے یا نہیں  
 ہمارے علماء کے نزدیک جائز ہے اور امام شافعی کے نزدیک جائز نہیں ہے۔

اہل کتاب کا فوج کیا ہوا جائز ہے یا نہیں۔ جائز ہے اس واسطے کہ وہ بسم اللہ کہنے کی قاف  
 رکھتا ہے۔ مسئلہ جو جانور بسم اللہ سے فوج نہ کیا ہوا ہو تو اسکا کھانا جائز ہے یا نہیں۔ ہر  
 علماء کے نزدیک اگر بسم اللہ اکبر قصد ترک کر دیا ہے تو حلال ہے اور بھول گیا ہے تو  
 حلال ہے۔ مسئلہ فوج میں کئے گئے رنگین کاٹنی واجب ہیں۔ چار ایک سانس کے آنے جانے  
 کی اور ایک دانہ پانی کی اور دو شبہ رنگین جنگو دو جان کتے ہیں۔ اگر فوج کرنے میں چار  
 اکٹھین یا تین خواہ کوئی سی ہوں تو اس جانور کا کھانا جائز ہے امام ابو حنیفہ کے نزدیک  
 اور صاحبین کے نزدیک جب تک سانس اور کھانے پینے کی رنگین اور ایک شبہ رنگ نک  
 جلے اس جانور کا کھانا حلال نہیں ہے مسئلہ فوج کرنا بانس کی کھچ یا تیز تھڑے جائز ہے  
 یا نہیں۔ جائز ہے اور جو چیز کاٹے اور خون جاری کرے مگر دانتوں اور ناخن سے جائز  
 نہیں ہے کہ جو بدن میں لگے ہوں اگر علیحدہ ہوں تو جائز ہے مسئلہ فوج کرنے میں مستحب  
 کیا ہے۔ چھری کا خوب تیز ہونا مسئلہ اگر فوج کرنے میں چھری گلے کی ہڈی کے نیچے تک  
 پونچھے یا سر کو بالکل جدا کر دے تو اسکا کھانا حلال ہے یا نہیں۔ کراہت کے ساتھ  
 اور گدھی کے جانب سے فوج کرنا بھی مکروہ ہے اور جو رنگوں کے کتے سے پہلے مر جائے تو اسکا  
 کھانا جائز نہیں ہے مسئلہ اگر جانور بلا ہوا ہو تو اسکی ذکاۃ کیا ہے۔ فوج کرنا۔ مسئلہ  
 جانوروں کی ذکاۃ کیا ہے۔ فوج کرنا اور زخم لگانا ہے اگر اونٹ ہو تو خر کرین معنی اسکا  
 سینہ زہر سے چیر دین اور اگر فوج کرین تو مکروہ ہے اور اگر گائے بکری کو فوج نہ کرین  
 اور خر کرین تو یہ بھی مکروہ ہے۔ مسئلہ اگر کوئی شخص اونٹ یا گائے یا بکری کو فوج کرے  
 اور اسکے پیٹ سے بچہ مرا ہو یا آبد ہو تو اسکا کھانا جائز ہے یا نہیں۔ جائز نہ ہوگا اگرچہ اسکے  
 جسم پر مال بھی ہوں مسئلہ سب دندوں میں کولن سے جانور کھانا حلال ہیں اور کولن  
 سے عام جن جانوروں کی کلیان ہوں وہ حرام ہیں۔ اور پرندوں میں جو بچے سے شمار کرتے  
 ہیں۔ وہ حرام ہیں مسئلہ کوسے کا کھانا جائز ہے یا نہیں۔ جو کوا نجاست اور مردانہ

حلال ہے۔ مسئلہ شہادت سو سارہ وغیرہ کا کھانا جائز ہے یا نہیں۔ جائز نہیں ہے۔  
 مسئلہ بستی کے رہنے والے گدھے اور خچر حلال ہیں یا نہیں۔ حلال نہیں مگر گوزر حلال  
 ہے۔ مسئلہ گھوڑا حلال ہے یا نہیں۔ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک حلال نہیں ہے اور  
 حاکم جین کے نزدیک حلال ہے۔ مسئلہ خرگوش حلال ہے یا نہیں۔ حلال ہے مسئلہ  
 ص جانور کا گوشت کھانا جائز نہیں ہے اسکا چمڑا باعث سے پاک ہوتا ہے یا نہیں  
 ہو جاتا ہے مگر دو چمڑے پاک نہیں ہوتے ہیں۔ ایک سور کا اور  
 ایک آدمی کا یہ مسئلہ اوپر بیان ہو چکا ہے۔ مسئلہ جو جانور پانی میں رہتے ہیں ان کا  
 کھانا جائز ہے یا نہیں۔ ہمارے علماء کے نزدیک سوائے مچھلی کے جائز نہیں ہیں مسئلہ  
 درجہ مچھلی خود مکرر پانی پر تیرائے اسکا کھانا جائز ہے یا نہیں۔ حرام ہے۔ مسئلہ مارباہی  
 کا کھانا جائز ہے یا نہیں۔ جائز ہے۔ از مترجم یہ مچھلی سانپ کی طرح لاغی ہوتی ہے اور اسے  
 شہرہ میں بام مچھلی کہتے ہیں مسئلہ ٹیڑی کا کھانا جائز ہے یا نہیں۔ جائز ہے اور مثل مچھلی کے  
 اسکو بھی فوج کی حاجت نہیں ہے

## کتاب الاضحیہ

قربانی کے مسائل

قربانی کیا چیز ہے۔ واجب ہے۔ مسئلہ قربانی کس پر واجب ہے آزاد ہوا اور مسلمان ہوا اور  
 مقیم ہوا اور مالدار ہو۔ اور قربانی قربانی کے دنوں میں کی جائے۔ مسئلہ قربانی کرنے  
 والے پر چھوٹے بچوں کی قربانی بھی واجب ہے یا نہیں۔ واجب ہے چاہئے کہ اپنے  
 واسطے قربانی کرے اور اپنے چھوٹے بچوں کی طرف سے اور بڑی اولاد کے اور بی بی کی  
 طرف سے نہ کرے گو ان کو نفقہ دیتا ہو۔ از مترجم چھوٹے بچوں کی طرف سے قربانی اس  
 باب میں امام اعظم سے دور وائتین میں ظاہر از وائتین میں مستحب ہے واجب نہیں ہے  
 بخلاف صدقہ فطر کے کہ وہ واجب ہے اور حسن بن زیاد نے امام اعظم سے روایت کی

ہے کہ اسپر نابالغ بچہ کی طرف سے واجب ہے بلکہ پوتے کے طرف سے بھی کہ ہیکل ہا  
 مر گیا ہو مگر فتویٰ ظاہر روایت پر ہے مسئلہ اونٹ اور گائے کی قربانی میں گے آدمی  
 شریک ہو سکتے ہیں۔ سات آدمی۔ بکری صرف ایک آدمی کے واسطے مسئلہ قتل  
 مسافر پر قربانی واجب ہے یا نہیں۔ نہیں ہے۔ مسئلہ قربانی کا وقت کب سے شروع  
 ہوتا ہے۔ عید کے روز جمع صاف سے مگر اہل شہر کو جائز نہیں ہے کہ نماز عید سے پہلے  
 قربانی کریں لیکن دیہات والوں کو جائز ہے کہ عید کی نماز کے وقت سے پہلے کر لیں۔  
 قربانی کے تین روز ہیں یعنی ایک عید کا اور دو اور یعنی بارہویں کے شام تک مسئلہ  
 قربانی میں بکری کا بچہ اور اندھا اور لنگڑا جانور کرنا جائز ہے یا نہیں۔ جائز نہیں ہے مگر  
 ایسا لنگڑا اگر جو بیچ تک چل سکے۔ مسئلہ خضی کے اور بے سینک اور دیوانہ جانور کی قربانی  
 جائز ہے یا نہیں۔ جائز ہے۔ مسئلہ دم کٹا ہوا اور کان کٹا ہوا جانور قربانی کرنا جائز ہے  
 یا نہیں اگر کم کٹا ہو اور زیادہ باقی ہو تو جائز ہے۔ مسئلہ قربانی میں اونٹ اور گائے اور  
 بکرے کتنے دنوں کے ہوں۔ اونٹ پانچ برس کا اور گائے دو برس کی اور بھیر بکری  
 ایک برس کی اور بھیر بھیر مینہ کی بھی از مہر جم گرا تہی بڑی ہو کہ بڑی بھیڑوں میں مل جائے  
 اور بچہ نہ معلوم ہو۔ مسئلہ قربانی کا گوشت مالدار اور قتلج دونوں کو کھانا جائز ہے یا نہیں  
 جائز ہے اور رکھ چھوڑنا بھی جائز ہے لیکن سحاب یہ ہے کہ ایک ثلث محتاجین کو صدقہ  
 کر دے اور کھال بھی لٹو دے دے یا عام آرام کے واسطے ذول اور دسترخوان  
 بنائے اور بہتر ہے کہ قربانی اپنے ہاتھ سے کرے۔ مسئلہ اگر قربانی کو اہل کتاب  
 یعنی یسود اور نصاریٰ بیچ کرین تو جائز ہے یا نہیں۔ جائز ہے مگر مکروہ ہے اور اللہ پر  
 نہ کرے۔ مسئلہ اگر دو شخص غلطی سے ایک دوسرے کی قربانی کریں تو جائز ہے یا نہیں  
 جائز ہے اور تاوان واجب نہ ہوگا

کتاب الایمان

قسم کا طرح کی ہے۔ تین طرح کی۔ نفوس۔ منقذہ۔ نفوس۔ نفوس وہ قسم ہے کہ کیے ہوئے کام پر قسم کھائے عہد اور جانے کہ جھوٹی قسم کھائی اور اس سے گنہگار ہوگا اور انہیں گنہگار نہیں ہے عہدائے توبہ کے ہمارے علماء کے نزدیک۔ اور امام شافعی کے نزدیک کھانا واجب ہوگا۔ اور منقذہ وہ قسم ہے کہ آئندہ کے واسطے کھائے مثلاً کہ کروڑہ رکھو گناہ نماز پڑھو گناہ یا صدقہ دو گنا یا کبھی روزہ نہ رکھوں گا یا کسی مسلمان کو ماروں گا یا جو ان کے مانند ہو۔ قسم نفویہ ہے کہ قسم کھانی گزرتے ہوئے کام پر۔ اور گناہان بیچ کا۔ کھتا ہو مثلاً کوئی شخص کہے کہ فلان کام کیا ہے میں نے یا کسی شخص کو دوسرے دیکھے اور قسم کھائے کہ نیک ہے پھر معلوم ہوا کہ زید نہ تھا یا کسی پرندہ کو دیکھے اور قسم کھائے کہ کو اسے پھر معلوم ہوا کہ سببہ کبوتر ہے تو یہ قسم نفویہ ہوگی ہمارے علماء کے نزدیک اس قسم کے سببے باز پرس نہوگی اور امام شافعی کے نزدیک قسم نفویہ ہے کہ گفتگو کرنے میں بے قصد قسم زبان پر آجائے مثلاً واللہ یا باللہ اور اگر قسم کھائے قصد آیا بھول کر یا جبر سے تو ایک سی ہونگی یعنی بیعتوں قسمیں منقذہ ہوں گی مسئلہ اگر کوئی شخص قسم کھائے کہ فلان کام نہ کروں گا مثلاً کہے کہ گھر میں نہ جاؤں گا پھر اسے کوئی نے جائے یا بھول کر جائے تو قسم پڑیگی یا نہیں۔ اگر اپنے پاؤں سے جائیگا تو قسم پڑ جائے گی اور جو کوئی اٹھا کر لے جائے گا تو نہیں پڑے گی مسئلہ قسم کن الفاظ سے ہو جاتی ہے۔ خدا کے ناموں سے ایک نام کے ساتھ مثلاً الرحمن اور رحیم یا صفات میں سے کسی صفت کے ساتھ جو عفا قسم میں مستعمل ہو جیسے عزت اور جلال اور کبریا اور قدرت اور عظمت۔ مسئلہ اگر قسم کھائے ساتھ کسی صفت کے صفات فعل سے مثلاً کہے کہ بڑھائے خدا یا بغضب خدا یا برحمت خدا یا بعلم خدا تو یہ قسم نہوگی کیونکہ اہل عرب کی عادت میں یہ قسم نہیں مسئلہ اگر کہے حق اللہ یا وجہ اللہ تو قسم ہوگی یا نہیں امام ابو حنیفہ کے نزدیک دونوں لفظ سے قسم نہوگی اور امام ابو یوسف کے نزدیک دونوں قسم ہوں گی اور امام محمد کے نزدیک حق اللہ کا قسم نہوگا مسئلہ اور جو عبادت کے



ساتھ قسم کھائے مثلاً روزہ اور نماز اور زکوٰۃ اور حج کی تو قسم ہوگی یا نہیں نہیں ہوگی۔ مسئلہ اگر سوائے خدا کے قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یا مسجد حرام اور خانہ کعبہ اور قرآن مجید کے یا کسی مکان اور زمان کے ساتھ کھائے تو قسم ہوگی یا نہیں یا نہیں ہوگی۔ کیونکہ عرب کے لوگ انکو قسم نہیں کہتے ہیں مسئلہ اگر یوں قسم کھائے کہ فلاں کام کو تو یہودی یا نرسایا کا فر ہے یا بزار ہے قرآن سے اور اسلام سے تو قسم ہوگی یا نہیں ہمارے علماء کے نزدیک قسم ہوگی۔ مسئلہ اگر کہے اقسام یا قسم باللہ یا اطلع باطلع باللہ یا اشهد ان لا اله الا الله یا شریک الشریک الذی لا اله الا الله یا کفرے او پر قسم اللہ کی تو ان نفلوں سے قسم ہوگی یا نہیں۔ قسم ہوگی۔ مسئلہ قسم کھانے والے کا کفارہ کیا ہے۔ اگر بالدار ہووے ایک غلام آزاد کرے یا دس محتاجوں کو کپڑا پہنائے یا دس محتاجوں کو دو وقت پیٹ بھر کے کھانا کھلائے اور ان تین چیزوں میں سے جو چاہے ادا کرے اور جو تین چیزوں میں سے ایک چیز بھی نہیں کر سکتا تو برابر تین روزے رکھے اولاد ہوگا تو کفارہ اسپر واجب ہوگا۔ کہ غلام کو آزاد کرے اور آزاد کرنے کے وقت پورا غلام اسکے ملک میں ہو اور نیت بھی کفارہ کی کرے اور اگر کپڑے دینا چاہے تو ہر مسکین کو دو کپڑے دے کہ جن سے نماز پڑھ سکے جیسے کرتا اور تمہارا امام محمدؐ کے نزدیک مستحکم کپڑا ہو کہ جس سے نماز جائز ہو مثلاً تمہارے والدین کے کپڑے اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک جائز نہیں ہے اور اگر چاہے کہ عورت کو کپڑے دے تو کرتے اور تمہارا فرض نہ یاد کرے کیونکہ عورت کا سر ستر عورت میں داخل ہے اگر نماز میں کھلا رہے گا تو نماز درست نہوگی۔ اور اگر محتاجوں کو کھانا دینا چاہتا ہے تو ہر محتاج کو آدھا صاع گیون دے جیسا کہ کفارہ طہارین میں ذکر ہوا۔ مسئلہ اگر قسم توڑنے سے پہلے کفارہ دے تو جائز ہے یا نہیں۔ جائز نہیں ہے اگر دے دیجا تو دوبارہ پھر دینا ہوگا مسئلہ اگر کوئی گناہ قسم کھائے مثلاً کہے کہ میں نماز نہیں پڑھو نکال باروزہ نہ رکھو نکال اپنے باپ سے بات

کروں گا یا کسی سلطان کو لڑواؤں گا تو اس کا کیا حکم ہوگا۔ قسم تو مکے کا دینا چاہیے  
 مسئلہ اگر کوئی کا تو قسم کھائے اور پھر کفر ہی کے حالات میں توڑ دے یا اسلام قبول کر کے  
 قسم کو توڑے تو اس پر کفارہ واجب ہوگا یا نہیں۔ واجب نہیں ہوگا۔ مسئلہ اگر کوئی شخص  
 قسم کھائے کہ ہر حلال چیز میرے اوپر حرام ہے تو یہ قسم کس شے پر واقع ہوگی کھانے پینے  
 کی چیزوں پر ان اگر قسم کے وقت اور چیزوں کی نیت کرنی ہوگی تو وہ بھی شامل ہوگی  
 مسئلہ اگر کوئی شخص نذر مطلق مانے تو اس پر اس کا ادا کرنا واجب ہوگا یا ان اگر یہ نذر مطلق کی  
 ہے کسی شے کے ساتھ تو واجب نہ ہوگی جب تک وہ شرط وجود میں نہ آئے اور جب وہ وجود  
 میں آئیگی تو نذر کا پورا کرنا واجب ہوگا اور روایت کرتے ہیں کہ امام ابوحنیفہؒ نے اس سے  
 جو ع کیا ہے اور فرمایا کہ کفارہ قسم کا بھی کافی ہے مسئلہ اور اگر کہے کہ میں ایسا کام کروں  
 میرے اوپر خدا کا ایک حج ہے یا ایک سال کے روزے رکھوں گا یا خیرات کروں گا اس قدر  
 کہ جب قدر مالک ہو گا میں ایسی چیز سے کفارہ قسم کا کافی ہو گا نذر کا پورا کرنا ضروری نہیں  
 اور یہ قول امام محمدؒ کا ہے مسئلہ اگر کوئی شخص قسم کھائے کہ گھر میں نہیں جاؤں گا اور پھر  
 نماز کعبہ میں جائے یا مسجد میں یا کلیسا وغیرہ میں تو قسم واقع ہوگی یا نہیں۔ نہیں ہوگی  
 مسئلہ اگر کوئی شخص قسم کھائے کہ میں بات نہیں کروں گا اور پھر قرآن مجید پڑھے تو قسم بڑی  
 یا نہیں۔ نہیں بڑی خواہ نماز میں پڑھے خواہ خارج از نماز مسئلہ اگر کسی شخص نے قسم کھائی  
 کہ اس جانور پر سوار نہ ہوں گا حالانکہ اس پر سوار ہے تو قسم واقع ہوگی یا نہیں۔ اگر فوراً اتر گیا  
 تو قسم نہیں پڑے گی اور اگر کچھ دیر کے بعد اترے تو قسم پڑ جائیگی۔ مسئلہ ایسی ہی اگر قسم کھائے  
 کہ کپڑا نہیں پہنوں گا حالانکہ پہنے ہوئے ہے تو اس کا کیا حکم ہے۔ اس کا بھی وہی حکم ہے  
 کہ جو جانور کے بارہ میں دیا گیا۔ اگر فوراً اتار دے گا تو حانت نہیں ہوگا اور اگر دیر کر لیا  
 تو حانت ہوگا اور امام زفرؒ کے نزدیک دونوں مسنون میں حانت ہوگا اگرچہ جانور ہے  
 خواہ اتر پڑے یا کپڑا اتار دے مسئلہ اگر قسم کھائے کہ اس گھر میں نہیں آؤں گا اور وہ

اوس ہرین موجود ہے تو حانث ہو گا یا نہیں یہ نہیں ہو گا جب تک باہر نہ لے آئے اور پھر اس  
 کہہ میں جائے اور جب تک یر کرے تو کچھ مضائقہ نہیں ہے مسئلہ اگر کسی شخص نے قسم  
 کہانی کہ میں اس گہر میں نہیں جاؤنگا اور پھر اس گہر میں گیا کہ اب وہ جنگل ہے اور اٹھا  
 میں نماز پڑھی تو قسم پڑے گی یا نہیں پڑیگی کیونکہ عرب کے نزدیک میدان کو بھی فار کسم میں  
 اور گہر تر جہ دار کا ہے۔ مسئلہ اگر کسی نے قسم کہانی کہ اس مکان میں نہیں جاؤنگا پھر وہ  
 مکان ٹوٹ پھوٹ گیا اور پھر وہ شخص اوس میں داخل ہوا تو قسم پڑیگی یا نہیں نہیں پڑیگی  
 اس لیے کہ ایسا خراب ہو گیا ہے کہ کوئی دیوار باقی نہیں رہی کہ جسکو لوگ مکان کہہ سکیں  
 لیکن اگر ایسا خراب ہوا ہے کہ اوسکو مکان کہہ سکیں تو حانث ہو گا۔ مسئلہ اگر کوئی قسم  
 کہائے کہ فلاں کی بی بی سے بات نہ کرونگا اور پھر اس فلاں نے اوس عورت کو طلاق  
 دیدی اس کے بعد اس سے باتیں کیں تو قسم پڑیگی یا نہیں شیخین کے نزدیک پڑیگی اور  
 امام محمد کے نزدیک پڑ جائیگی اگر قسم کہانی کہ فلاں کے غلام سے بات نہ کرونگا یا زید کے مکان  
 میں نہ جاؤنگا یا عمر کے گھوڑے پر سوار نہ ہونگا یا بکر کی عورت سے بات نہ کرونگا پھر بکر نے عورت کو  
 طلاق دیدی یا مالک غلام نے غلام کو فروخت کر ڈالا یا زید نے مکان دوسرے کی ملک کر دیا  
 یا عمر نے گھوڑا فروخت کر ڈالا اس کے بعد قسم کہا نیوٹے نے غلام سے بات کی اور زید کے  
 مکان میں گیا اور عمر کے گھوڑے پر سوار ہوا اور بکر کی بی بی سے بات کی تو شیخین کے  
 نزدیک قسم واقع نہوگی اور امام محمد کے نزدیک قسم پڑ جائے گی۔ مسئلہ اگر کوئی شخص قسم کہائے  
 کہ صاحب اس طیلسان سے بات نہ کرونگا پھر اس شخص نے اوسکو فروخت کر ڈالا پھر قسم  
 کہانیوٹے نے اوس شخص سے گفتگو کی تو قسم پڑے گی یا نہیں پڑے گی۔ طیلسان ایک  
 قسم کی چادر ہے۔ مسئلہ اگر کسی شخص نے قسم کہانی کہ اس جوان سے بات نہ کرونگا پھر وہ  
 جوان بوٹھا ہوا پھر اس سے بات کی یا قسم کہانی کہ اس بکر کے بچہ کا گوشت نہ کھاؤں گا  
 پھر وہ بچہ بڑا ہو کر بکری ہو گیا پھر اس کا گوشت کھایا تو قسم پڑے گی یا نہیں پڑیگی

مسئلہ کسی شخص نے قسم کھائی کہ اس درخت سے نہ کھاؤ نہ لگاؤ اس کی قسم کس چیز  
 پر واقع ہوگی۔ میوہ پر اور پوست اور ذیتون پر نہ واقع ہوگی۔ مسئلہ اگر کوئی شخص قسم کھا  
 کہ یہ وہ نہیں کھاؤ نہ لگاؤ اور پھر اس دودھ کا دہی اور پنیر کھائے تو گناہ گار ہو گا یا نہیں۔  
 نہیں ہوگا۔ اس سبب کہ نام بدل گیا۔ مسئلہ اگر کوئی شخص قسم کھائے کہ میں اس  
 خرمہ کے درخت سے نہیں کھاؤ نہ لگاؤ اور پھر اس میں پھل آئے اور کھائے تو حائث ہوگا  
 یا نہیں۔ حائث ہوگا۔ مسئلہ اگر کوئی قسم کھائے کہ بچے چورارے نہیں کھاؤ نہ لگاؤ پھر گد چورے  
 جو مذہب یعنی دم کی طرح سے بچتے ہیں کھائے تو حائث ہو گا یا نہیں۔ امام ابو حنیفہ کے  
 نزدیک قسم بڑ جائیگی اور حائث ہوگا مسئلہ اگر کوئی شخص قسم کھائے کہ گوشت نہیں  
 کھاؤ نہ لگاؤ اور پھر چلی کھائے تو حائث ہو گا یا نہیں۔ ہوگا۔ مسئلہ اگر کوئی شخص قسم کھائے کہ  
 دجلہ سے پانی نہیں پوئے گا پھر دجلہ کا پانی برتن میں لیکر پئے تو حائث ہو گا یا نہیں نہیں  
 ہوگا۔ ہاں اگر جانوروں کی طرح تنہہ ڈال کر پئے گا تو حائث ہوگا اور یہ قول امام ابو حنیفہ  
 کا ہے اگر یہ قسم کھائی ہوگی کہ دجلہ کا پانی نہیں پوئے گا پھر اگر کسی برتن اور گلاس وغیرہ  
 سے پئے گا تو حائث ہوگا۔ مسئلہ اگر کوئی شخص قسم کھائے کہ یہ گہوں نہیں کھاؤ نہ لگائیں  
 اور پھر اس کی روٹی پکائے اور کھائے تو قسم بڑے گی یا نہیں۔ امام ابو حنیفہ کے نزدیک  
 قسم نہیں بڑے گی اور صاحبین کے نزدیک بڑ جائیگی ہاں اگر مستحکم گہوں کو او بال کر  
 لہائے گا تو اتفاق قسم بڑ جائیگی۔ مسئلہ اگر کوئی شخص قسم کھائے کہ یہم  
 آٹا میں نہیں کھاؤں گا پھر اس آٹے کی روٹی پکا کر کھائے تو قسم بڑے گی یا نہیں  
 بڑ جائے گی۔ ہاں اگر آٹا کھا جائے گا تو قسم نہیں بڑے گی مسئلہ اگر کسی شخص نے قسم  
 کھائی کہ زید بات نہ کرے نہ لگا پھر زید ہو گیا اور اسے اس طرح بات کی کہ اگر زید جاگتا ہوتا تو سننا تو قسم بڑی  
 یا نہیں قسم بڑ جائیگی اور اگر ایسی تہمت ہو کہ اگر زید بیدار ہوتا تو نہ سننا تو قسم نہیں بڑیگی۔ مسئلہ  
 اگر کوئی شخص قسم کھائے کہ فلاں شخص کے گھر میں نہیں جاؤں گا یا فلاں سے گفتگو نہیں کروں گا مگر اس کی

علی بعض راویا  
 سے کہ اگر کسی نے قسم  
 کھا کہ اگر کوئی شخص  
 کھاؤ نہ لگاؤ تو میں  
 کھاؤں گا تو قسم بڑے گی  
 یا نہیں

بہارِ شریعت جلد اول صفحہ ۱۱۱ کے نزدیک کسی شے پر ہوا کسی چیز کا نام نہ ہوگا جس کی وجہ سے وہ شے نام نہ ہوگی

اجازت سے پھر۔ بعد اس شخص نے اجازت دی قسم کھانے والے کو معلوم نہیں تھا کہ وہ اسکے مکان میں گیا یا اس سے گفتگو کر لی تو قسم پڑے گی یا نہیں۔ طرفین کے نزدیک پڑ جائے گی اور امام ابو یوسف کے نزدیک نہیں پڑے گی مسئلہ اگر حاکم قسم دے کسی شخص کو کہ ہر چہ کے شہر میں آئے سے جگہ خیر دے تو یہ قسم کب تک رہے گی۔ جب تک وہ حاکم کی حکومت میں ہے۔ مسئلہ اگر کسی شخص نے قسم کھائی کہ فلاں شخص کی سواری پر سوار ہوں گا پھر اسکے غلام مازو بھی سواری پر سوار ہوا تو قسم پڑے گی یا نہیں۔ نہیں پڑے گی۔ امام محمد کے نزدیک پڑ جائے گی مسئلہ اگر کسی شخص نے قسم کھائی کہ گھر میں نہیں آؤں گا اور پھر مکان کی چھت پر کھڑا ہوا یا دلیز کے اندر آیا تو قسم پڑے گی یا نہیں۔ قسم پڑ جائے گی مسئلہ اگر اس مکان کے دروازہ کی عراب میں کھڑا ہو تو اس قسم کا کیا حکم ہوگا۔ غصہ کریں اگر ایسے کھڑا ہے کہ اگر دروازہ بند کر لیا جائے تو وہ اندر آجائے گا تو قسم پڑ جائے گی اور جو باہر رہ جائے تو نہیں پڑے گی مسئلہ اگر کوئی شخص قسم کھائے کہ سرے نہیں کھاؤں گا تو یہ قسم کس سرے کے کھانے سے پڑے گی۔ امام ابو حنیفہ کے نزدیک بکری کے سرے ہو یا کسی جانور کے جو شہر میں کبھی ہوا اور صاحبین کے نزدیک بکری کے سرے پر پڑے گی۔ مسئلہ اگر کوئی قسم کھائے کہ بھنا: کھاؤں گا تو یہ قسم اس کی کس بھنی ہوئی چیز پر پڑے گی۔ بھنے ہوئے گوشت پر نہ پڑے ہوئے بنگین اور گاجر پر۔ مسئلہ اگر کوئی قسم کھائے کہ پکا ہوا نہیں کھاؤں گا تو یہ قسم کس کی ہوئی چیز پر پڑے گی۔ جو چیز گوشت کی قسم سے بچی ہو مسئلہ اگر کوئی شخص قسم کھائے کہ میں روٹی نہیں کھاؤں گا تو یہ قسم کس طرح کی روٹی پر پڑے گی جس کسی کو عرف اور عادت کے موافق اہل شہر روٹی کہتے ہوں۔ ہاں اگر وہ جہز قضا

یعنی بادام کی ٹٹی کہا یا کھانا ہوگا اور جاکلی ٹٹی یا زین شاہ ہوگا کیونکہ وہاں سکا رواج نہیں جہاں جاکلی ٹٹی کا رواج ہے جاکلی ہوگا مسئلہ اگر کوئی شخص قسم کھائے کہ میں میوہ فروخت اور اجارہ نہ کروں گا پھر سب کو یہ کہے کہ تو یہ کام کیا کر تو قسم پڑے گی یا نہیں۔ نہیں پڑے گی مسئلہ اگر کوئی شخص قسم کھائے کہ عورت

نکاح بکر و عطا یا عداق نہ دوں گا یا غلام آزاد نہ کروں گا پھر کسی کو ان چیزوں کے واسطے کوہل  
 لے تو قسم پڑے گی یا نہیں۔ قسم پڑ جائے گی کیونکہ حقوق ان فقہروں کو منوکل کے طرف  
 آج ہیں نہ وکیل کے طرف مسئلہ اگر کوئی شخص قسم کھائے کہ زمین پر نہیں بیٹھوں گا اور  
 بیٹھنے اور چٹائی پر بیٹھے تو قسم پڑے گی یا نہیں نہیں پڑے گی مسئلہ اگر ایک شخص نے  
 قسم کھائے کہ تخت پر نہیں بیٹھوں گا پھر اس تخت پر چٹائی یا بچھونا بچھا کر بیٹھا تو گنہگار ہوگا  
 یا نہیں گنہگار ہوگا ان اگر ایک تخت پر ایک تخت اور بچھائے اور اس تخت پر چٹائی  
 یا بچھونا بچھا کر بیٹھے تو گنہگار نہ ہوگا مسئلہ اگر کوئی شخص قسم کھائے کہ میں اپنے سونے کے  
 بچھونے پر نہیں سوؤں گا پھر اس پر کوئی دوسرا بچھونا ڈال کر سویا تو حاث ہوگا یا نہیں نہیں  
 ہوگا۔ اگر کوئی باریک کپڑا بچھایا مانند پلنگ پوش کے تو حاث ہوگا مسئلہ اگر کسی قسم  
 کھائی اور اسکے ساتھ ہی انشاء اللہ بھی کہا تو حاث ہوگا یا نہیں۔ نہیں ہوگا مسئلہ  
 اگر کسی شخص نے قسم کھائی کہ اگر ہو سکے گا تو آؤں گا اسکا کیا حکم ہوگا۔ یہ تو انائی وصحت پر  
 متفق رہے گا نہ قدرت مع الفعل پر جو فعل کے علت نامہ ہوتی ہے مسئلہ اگر کوئی شخص قسم  
 کھائے کہ بات نہیں کروں گا میں وقت اور زمانہ تک تو یہ قسم کس مدت پر واقع ہوگی  
 اگر انکار کرنے والا یوں کہے کہ لا یتکلم حیناً اولاً یتکلم زماناً۔ یا الف اولاً م کے ساتھ کہے  
 مثلاً لا یتکلم الحین والزمان۔ تو چھ مہینہ مراد ہوں گے صاحبین کے نزدیک لفظ و حاکم  
 یہی حکم ہے۔ امام ابو حنیفہ نے وہ کی مدت بیان نہیں کی مسئلہ اگر قسم کھائے کہ باتیں  
 نہیں کروں گا دنوں تک تو کتنے روز مراد ہوں گی۔ غور کریں کہ انکار کرنے والے نے  
 کیونکر کہا ہے مثلاً لا یتکلم ایاماً تو تین روز مراد ہوں گی اور اگر لا یتکلم الایام تو دس روز مراد  
 ہوں گی یہ قول امام ابو حنیفہ کا ہے۔ اور صاحبین کے نزدیک اسکی مدت ایک مہفتہ ہوگا۔  
 مسئلہ اگر کوئی شخص کہے کہ بات نہیں کروں گا مہینوں تک تو یہ قسم کب پڑے گی۔ اگر  
 الف و لام سے کہا ہے مثلاً کہے المشورہ تو امام ابو حنیفہ کے نزدیک اسکا مدت دس

ہمیں ہونگے اور صاحبین - نزدیک یک سال - اگر یوں کہے کہ بات نکر دنگا تو ہمیشہ سے مراد ہونگے مسئلہ اگر کوئی شخص قسم کھائے کہ برسوں بات نکر دنگا تو قسم کب پڑیگی - اگر الفت و لام سے کہا ہے مثلاً السنین تو امام ابو حنیفہ کے نزدیک برس مراد ہونگے اور صاحبین کے نزدیک تمام عمر مراد ہوگی اور اگر اس طرح کہے گا مثلاً ستیا تو تین برس ہونگے مسئلہ اگر کوئی شخص قسم کھائے کہ فلاں کام نکر دوں گا تو ہمیشہ ترک کرے اور اگر قسم کھائے کہ فلاں کام کر دنگا تو ایک بار کر نیسے قسم اور ترجیحی - مسئلہ اگر کوئی شخص اپنی بی بی سے کہے کہ باہر نہ نکل مگر میرے حکم سے پہر اوس نے ایک بار اجازت دی اور وہ باہر آئی پہر دوسری بار حکم کی ادس کو حاجت ہوگی یا نہیں مجورت کو چاہئے کہ جب باہر آئے خاوند سے اجازت حاصل کرے مگر اوس کے واسطے یوں کہے کہ ہر دفعہ باہر جانکی بجگو اجازت دی میں نے مسئلہ اگر کوئی شخص بی بی سے کہے کہ باہر نہ نکل تو یہاں تک کہ میں حکم دوں پہر اوس عورت کو ایک بار اجازت دی تو دوبارہ حکم کی اس عورت کو حاجت ہے یا نہیں - اسی حکم سے جب چاہے باہر جائے اور آئے مسئلہ اگر کوئی شخص کہے کہ صبح کا کھانا نہیں کھاؤنگا تو یہ قسم کب تک رہیگی - صبح صادق سے ظہر کے وقت تک مسئلہ اگر کوئی شخص کہے کہ صبح نہ کھاؤنگا میں تو سحری کی حد تک ہوگی - ادھی رات سے صبح صادق تک مسئلہ اگر کوئی شخص قسم کھائے کہ اس گھر میں نہیں رہوں گا پہر خود باہر نکل آئے اور بال بچے اور اسباب بھی گھر میں چوڑے تو قسم پڑیگی یا نہیں - پڑ جائیگی مسئلہ اگر کوئی شخص قسم کھائے کہ آسمان پر جاؤں اس پہر کوسونا بناؤں تو یہ قسم کب پڑیگی - یہ قسم اسی وقت پڑ جائیگی اور کفارہ واجب ہوگا مسئلہ اگر کسی شخص نے قسم کھائی کہ زید کافر خلیج داد کر دنگا اور پہر ادا کر دیا لیکن زید قرض کر دیا یہ کب کھو جائیگا چاندی غالب تھی اور کچھ کھری یا تختہ تو قسم پڑیگی یا نہیں - قسم نہیں پڑیگی اور اگر زیادہ کہوئے کہ غالب الخش تھے اور بارانگے پاؤں تو قسم پڑ جائیگی مسئلہ اگر کوئی قسم کھائے کہ فلاں شخص میرے دشمن ہے کہنے کو نگاہ تہور ہوئے

کر کے تو اسکا کیا حکم ہو گا مسئلہ ہزار روپیہ تھے اور اس میں بائیسویں حصے تو حانت ہو گیا نہیں حانت نہیں ہو گا۔ جس تک کل روپیہ متفرق نہ لے بیٹھ اگر کچھ لیلے در کچھ معاف کرے تو قسم نہیں پڑے گی اور اگر اس قسم کو دو وزن کے لیکا تو یہی شاہزادہ کا مسئلہ اگر کسی شخص نے قسم بہائی کہ میں خبر کو جاؤنگا پہر نہیں گیا اور مر گیا تو کسوقت حانت ہو گا اخیر سانس نکلنے کے وقت

## کتاب الدعوی

دعویٰ کسکو کہتے ہیں۔ دعویٰ کر نیوانے کو کہ اس پر جبہ نکریں خصوصت کرتے ہیں جب وہ خصوصت سے ہاتھ باز رکھے۔ اور مدعا علیہ اسکو کہتے ہیں کہ جب یہ دعویٰ لیا جائے۔ اس پر چیر کریں چبکڑا کر نے میں مسئلہ دعویٰ کرنا کسوقت درست ہوتا ہے اسوقت ہوتا ہے کہ جب اسباب کے جنس اور مقدار کو مدعی بیان کرے اور اگر وہ چیر مدعا علیہ کے پاس مجنبہ موجود ہو تو اس کے حاضر کرنے میں تکلیف نہ کیجا تاکہ دعویٰ کی حالت میں یعنی دعویٰ کے وقت اس اسباب کے کی طرف مدعی اشارہ کرے اور اگر وہ شے موجود نہ ہو تو اس کی قیمت بیان کرے مسئلہ اگر مکان یا زمین کا دعویٰ کرے تو اس کی صفت کیونکر بیان کرے۔ اس کی حدیں بیان کرنی چاہئیں۔ یہہ ہی بیان کرے کہ بے کسی حق کے مدعا علیہ کے قبضہ میں ہے اور میں اسکو طلب کرتا ہوں اور اگر دوسرے کے ذمہ اپنے حق کا دعویٰ کہے تو اس کی جنس اور قدر بیان کرے اور کہے کہ میں اسکو طلب کرتا ہوں جب دعویٰ اس طرح ٹھیک ہو جائے تو قاضی مدعا علیہ سے مدعی کے دعویٰ کا حال دریافت کرے اگر مدعا علیہ اقرار کرے تو قاضی اس کے اقرار پر حکم کرے اور اگر مدعا علیہ انکار کرے تو مدعی سے گواہ طلب کرے اگر مدعی گواہ پیش کرے تو گواہ سنکر حکم کرے اور اگر مدعی کے گواہ ہوں تو مدعا علیہ قسم طلب کہے یعنی خاص مدعا علیہ کو قسم دے پہر اگر مدعا علیہ قسم نہ کہائی اور انکار کرے تو قاضی کہے



کہ مدعی کے دعوے کو مدعا علیہ پر لازم کر دے۔ مسئلہ اگر مدعی کے گواہ میرے موجود ہیں کہ  
 میں مدعا علیہ سے قسم چاہتا ہوں تو مدعا علیہ پر قسم واجب ہوگی یا نہیں۔ امام ابو حنیفہ کے  
 نزدیک واجب نہ ہوگی اور نہ مدعی کو قسم دین لیکن اگر گواہ حاضر کرنے میں عاجز ہو تو مدعا علیہ  
 قسم کھانی ہوگی اور اگر مدعا علیہ انکار کرے یعنی قسم کے نام سے چپ ہو رہے تو قاضی تین بار  
 قسم کے واسطے اس سے کہے پھر اگر تین بار کے کہنے میں بھی قسم نہ کھائے اور خاموش ہو جائے  
 تو قاضی قسم کے انکار کے ساتھ جو کچھ مدعی کا دعویٰ ہے مدعا علیہ پر لازم کر دے یعنی ذکر می  
 کر دے مسئلہ صاحب قبضہ کے گواہ ملک مطلق میں قبول ہوں گی یا نہیں۔ نہیں ہو گئے  
 مثلاً کوئی شخص دعویٰ کرے کسی مکان کا اور وہ مکان کسی شخص کے قبضہ میں ہو پھر دونوں  
 شخص گواہ پیش کریں تو صاحب قبضہ کے گواہ قبول نہ ہوں گے مسئلہ کے چیز میں ایسی ہیں  
 کہ جن میں منکر سے قسم نہیں لی جاتی ہے۔ حرود و لعان میں باتفاق قسم واجب نہیں ہوگی  
 اور سات چیزوں میں اختلاف ہے ایک منکر نکاح کے دعویٰ میں دوسری مراجعت طلاق  
 رجعی کے دعویٰ میں تیسرے ایلا کے رجعت کے دعویٰ میں چوتھے غلامی کے دعوے میں  
 پانچویں ام ولد کرنے کے دعویٰ میں چھٹے ولاد کے دعوے میں ساتویں نسب کے دعویٰ  
 میں۔ ان ساتوں دعووں میں قسم امام ابو حنیفہ کے نزدیک نہیں لینی چاہیے اور صاحبین  
 کے نزدیک لیتی چاہیے۔ از متبرجہ فتویٰ بھی اسی پر ہے کہ سوا اسے ولاد کے چھ پر مدعا علیہ منکر  
 قسم لی جائے۔ مسئلہ اگر دو شخص ایک اسباب پر دعویٰ کریں اور وہ اسباب تیسرے شخص  
 کے قبضہ میں ہو اور وہ دونوں شخص گواہ پیش کریں تو کس کے گواہ قبول ہوں گے۔ دونوں  
 کے اور وہ اسباب دونوں کو نصف نصف دیا جائیگا۔ مسئلہ اگر دو شخص ایک عورت  
 پر دعویٰ کریں کہ یہ ہماری بی بی ہے اور دونوں شخص گواہ پیش کریں تو گواہ کس شخص کے  
 سنے جائیں گے۔ ایک کے بھی نہیں سنے جائیں گے بلکہ وہ جسکو اپنا خاوند بتا لیگی وہ کسی  
 کی بی بی ہوگی مسئلہ اگر غلام کا دو شخص دعویٰ کریں ایک دوسرے پر اور ہر ایک کے

کو جن نے تجھ سے خریداہے تو وہ غلام کسکا ہوگا۔ دونوں میں نصف نصف ہوگا اور ان دونوں  
کو اختیار ہوگا کہ آدمی قیمت اسکی دوسرے مدعی کو ملے غلام کا مالک ہو جاوے مسئلہ  
اگر وہ دونوں شخصوں میں قاضی حکم کرے اور ایک ان میں سے کہے کہ میں نصف غلام کو نہیں  
ہو سکا تو دوسرے کو جائز ہے کہ سارے غلام پر قبضہ کرے۔ جائز نہیں ہے۔ مسئلہ اگر دونوں  
شخصوں نے غلام خریدنیکی تاریخ یا نئی تو غلام کسکو ملے گا۔ جسے تاریخ مقدم سیانگی ہوگی اور تاریخ بیان کی جسکے  
قبضہ میں آگاہ ہو گیا مسئلہ اگر ایک نے نہیں دعوئی کی کہ میں نے اسکو خرید کیا اور دوسرے دعوئی کی کہ میں نے اسکو  
ہے اور قابض کر دیا اور وہ پھر وہ دونوں شخص گواہ بھی پیش کریں تو غلام کسکو ملے گا۔ خرید  
کرنے والا اولیٰ تر ہوگا۔ مسئلہ اگر ایک دعوئی خرید کا کہے اور ایک عورت دعوئی کرے  
کہ شوہر نے اس غلام کو بعض مہر کے جکودیا ہے تو کیا کرنا چاہیے۔ یخین کے نزدیک دونوں  
میں غلام نصف نصف ہوگا اور امام شافعی کے نزدیک پورا غلام اُس مرد کے واسطے ہوگا کہ  
جو خرید کا دعوئی کرتا ہے اور عورت کے واسطے اسکے شوہر کو غلام کی قیمت کا حکم کرے  
مسئلہ اگر ایک شخص رہن کا دعوئی کرے اور دوسرا ہبہ کا تو غلام کسکا ہوگا۔ رہن والا  
اولیٰ تر ہے اور اگر وہ دونوں خارج ہوں یعنی قابض نہوں اور دونوں مدعی ملکیت تاریخ  
پر گواہ قائم کریں تو ان دونوں میں غلام اسکا ہوگا کہ جو خرید کی تاریخ میں تقدیم بیان کرے  
مثلاً ایک شخص ایک سال کا دعوئی کرے اور دوسرا دو سال کا پس دو سال کے دعوئی  
کرنے والے کو تقدیم ہوگا اور غلام اسی کو دینا اولیٰ تر ہوگا۔ مسئلہ مثلاً دو شخص ایک گھر  
میں دعوئی کرتے ہیں اور تیسرے شخص کے قبضہ میں ہے اور دونوں مدعی گواہ پیش کریں  
تیسرے سے خرید کا تاریخ کے اختلاف سے تو غلام کس کے واسطے اولیٰ تر ہوگا۔ جسکی تاریخ  
کو تقدیم ہو مسئلہ اگر دو شخص ایک غلام میں دعوئی کریں اور ان میں سے ایک قابض  
ہے اور دوسرا نہیں ہے اور دونوں شخص گواہ ملکیت اور تاریخ پر اسے لیکن صاحب قبضہ  
کی تاریخ کو تقدیم ہے تو وہ غلام کس کو دینا اولیٰ تر ہے۔ صاحب قبضہ کو مسئلہ اگر دو شخص ایک

یہاں یا گھوڑے پر دعویٰ کریں اور دونوں گواہ بھی پیش کریں اور کہیں کہ ہمارے گھر میں پیدا  
 ہوا ہے اور ایک اُن میں صاحب قبضہ ہے تو وہ جانور کس کو دیے جائیں۔ صاحب قبضہ  
 کو دینا ادنیٰ تر ہے اور ایسے ہی کپڑا کو دونوں بات بننے کا دعویٰ کریں اسی طرح ہر شے کے ملک  
 میں مکرر نہ مسئلہ اگر دو شخص ایک غلام پر دعویٰ کریں اور ایک اُن میں سے صاحب قبضہ  
 ہو اور کہے کہ میں نے اسے خارج یعنی بے قبضہ وائے سے خرید کیا ہے اور خارج ملک مطلق  
 کا دعویٰ کرتا ہے تو دعویٰ کس کا بہتر ہے۔ صاحب قبضہ کا۔ مسئلہ اگر یہ دونوں یعنی صاحب  
 قبضہ اور خارج دوسرے شخص سے خریدنے کا دعویٰ کریں بے تاریخ کے اور دونوں گواہ بھی پیش  
 کریں تو انکا کیا حکم ہوگا۔ شیخ کے نزدیک گواہ دونوں کے باطل ہوں گے اور غلام ذوالید  
 یعنی صاحب قبضہ کا ہوگا اور امام غزالی کے نزدیک گواہ کسی کے باطل نہ ہوں گے مگر غلام خارج  
 کو ادنیٰ تر ہوگا۔ کیونکہ گواہ اسی کے زیادہ معتبر ہوں گے مسئلہ اگر وہ مدعی ایک چیز کے گواہ ہیں  
 کریں اور اُن میں سے ایک کے دو گواہ اور دوسرے کے چار تو دونوں ایک سے ہونگے  
 یا نہیں۔ دونوں مدعی مساوی ہوں گے۔ مسئلہ اگر کوئی شخص کسی شخص پر قصاص  
 کا دعویٰ کرے اور مدعا علیہ منکر ہو تو اور قسم سے انکار کرے تو قصاص اس پر واجب ہوگا  
 یا نہیں۔ اگر یہ قصاص ادنیٰ درجہ کا ہے مثلاً ہاتھ کا یا پاؤں کا تو قصاص واجب ہوگا اور  
 اگر جان سے مار ڈالنے کا دعویٰ ہو تو قید کریں یہاں تک کہ اقرار کرے یا قسم کھائے۔ یہ  
 مذہب امام اعظم کا ہے اور صاحبین کے نزدیک دونوں میں دیت واجب ہوگی مسئلہ اگر  
 اپنے مدعا علیہ کو قاضی کی کچہری میں حاضر کرے اور کہے کہ میرے پاس گواہ ہیں اور وہ علیہ  
 سے ضامن طلب کرے تو مدعا علیہ پر واجب ہے کہ ضامن دے۔ غور کریں کہ اگر یہ مدعا  
 مقیم ہوے تو چلا جائے اور واجب ہوگا کہ اپنے نفس کا ضامن دے تین روز تک  
 اور اگر مسافر ہوے تو قاضی کے کچہری کے وقت تک اسکو ٹھہرا کہیں تاکہ مدعی اس  
 عرصہ میں گواہ حاضر کرے مسئلہ اگر کوئی شخص کسی شخص پر کسی چیز کا دعویٰ کرے اور

وہ کہ معنی مدعا علیہ کہ یہ میرے پاس فلاں غائب کی امانت ہے یا کہ فلاں غائب نے میرے پاس رہن رکھی ہے یا کہ کہ میں نے اس سے غصب کر لی ہے اور اس کہنے پر گواہ پیش کری تو اب یہ جھگڑا اس سے دفع ہو گا یا نہیں۔ دفع ہو جائیگا مگر خرید کا دعویٰ کرنے سے یہ دفع اس سے دفع نہوگی مسئلہ اگر مدعی دعویٰ کرے کہ یہ اسباب میرا چوری کیا ہے اور مدعا علیہ کہے کہ فلاں غائب نے میرے پاس امانت رکھا ہے اور گواہ بھی پیش کرے تو خصوصاً باقی رہے گی یا دفع ہوگی۔ باقی رہے گی۔ مسئلہ اگر مدعی کہے کہ میں نے یہ چیز فلاں غائب سے خرید کی ہے اور قبضہ والا کہے کہ اسی غائب نے میرے پاس امانت رکھی ہے تو جھگڑا طر ہو جائیگا یا نہیں۔ طر ہو جائے گا یعنی دعویٰ ساقط ہو جائیگا مسئلہ قسم کھانی چاہیے خدا کے نام کے ساتھ یعنی یون قسم کھائے جیسے والدین یا اللہ یا یون کہے کہ خدا کی قسم میں طلاق اور عتاق کے ساتھ قسم نہ کھانے چاہیے یعنی نہ کہے اگر ایسا ہو تو اس کا غلام آزاد کیا اسکی زوجہ پر طلاق اور بیوہ کی یون قسم کھانی چاہیے کہ قسم ہے اس خدا کی کہ جس نے نازل کی تو ریت موسیٰ علیہ السلام پر اور اگر نقرانی ہو تو یون کہے کہ قسم ہے اس خدا کی کہ جس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر انجیل نازل کی اور اگر مجوسی ہو تو یون کہے کہ قسم ہے اس خدا کی کہ جس نے پیداکر اور ان کے عبادت خانوں میں قسم نہ دین مسئلہ قسم کی تغلیظ زمانہ یا مکان کے ساتھ واجب نہیں یعنی مسجد یا خانہ کعبہ یا بیت المقدس میں قسم نہ دینا ضروری نہیں اور زمانہ کے ساتھ بھی قسم کی تغلیظ واجب نہیں جیسے رمضان کا مہینہ یا ہجرت یا شب قدر وغیرہ میں قسم نہ لائے مسئلہ اگر کوئی شخص غلام کے خرید پر دعویٰ کرے اور بائع انکار کرے تو فروخت کرنے والے کو کیونکر قسم دیا جائے۔ یون کہے کہ قسم ہے خدا کی کہ ہمارے درمیان اس وقت بیع قائم نہیں ہے اس غلام میں۔ مسئلہ اگر کوئی شخص مال غصب کے منکر ہو جائے تو قسم کیونکر کھائے۔ قسم ہے خدا کی کہ اس مدعی کو استحقاق نہیں ہے اس اسباب کے لینے کا اور یہ نہ کہے کہ یہ اسباب تیرا نہیں ہے مسئلہ اگر کوئی شخص نکاح

کے ساتھ دعویٰ کرے تو دعا علیہ کو کیونکر قسم دی جائے۔ یوں کہے کہ خدا کی قسم ہمارے درمیان  
 میں نکاح قائم نہیں ہے اسوقت مسئلہ اگر کوئی عورت خاوند پر دعویٰ کرے کہ تو نے مجھ کو طلاق  
 دی ہے اور خاوند منکر ہو تو اسکو قسم کیونکر دیا جائیگی۔ یوں کہے کہ واللہ تو بائن نہیں ہے  
 اسوقت کہ طلاق پر دعویٰ کرتی ہے اور یوں قسم نہ دین کر تو نے طلاق نہیں دی ہے۔  
 مسئلہ اگر دو شخص ایک مکان پر دعویٰ کریں اور ان میں سے ایک تمام مکان پر دعوے  
 کرے اور دوسرا نصف مکان کا اور دونوں گواہ پیش کریں اور وہ مکان میرے شخص  
 کے ہاتھ میں ہو تو وہ مکان اسکو دیا جائیگا۔ امام ابو حنیفہ کے نزدیک مکان کے چار  
 حصے کریں تین حصے کل کا دعویٰ کرنے والے کو دین اور ایک حصہ نصف کے دعویٰ  
 کرنے والے کو دیا جائے اور صاحبین کے نزدیک مکان کے تین حصے کریں دو کل والی  
 کو دین اور ایک نصف والے کو مسئلہ اگر مکان آدھا آدھا دونوں کے قبضہ میں یعنی  
 دونوں صاحب قبضہ ہوں تو کیا حکم ہے پورا مکان کل کے دعویٰ کرنے والے کا ہو گا کیونکہ  
 آدھا اسکے قبضہ میں ہے دعویٰ کے ہے اور آدھا دوسرا اوپر حکم دعویٰ کے کیونکہ مری  
 ہے اور بالکل اس دعویٰ سے خارج ہے اور جس جگہ کہ دو شخص دعویٰ کریں ایک صاحب  
 قبضہ ہو اور دوسرا خارجی تو گواہ خارجی کے قبول کریں اور صاحب قبضہ کے قبول  
 نہ کریں کیونکہ ہم گواہوں کا ذکر ملک مطلق میں کر چکے ہیں مسئلہ اگر دو شخص ایک جانور میں  
 جھگڑا کریں اور ہر ایک ان میں سے گواہ پیش کرے کہ یہ میرے گھر کے جانور کا ہے اور دونوں  
 تاریخ بیان کریں تو جانور کس کا ہو گا۔ جانور اسکو دیا جائیگا کہ جسکی تاریخ جانور کے عمر کے  
 موافق ہو مسئلہ اگر دو شخص ایک جانور میں جھگڑا کریں اور ایک اسپر سوار ہو اور دوسرا  
 پیدل اور دونوں کے گواہ نہ ہوں تو جانور کس کا ہو گا۔ جو شخص جانور پر سوار ہو گا۔  
 مسئلہ اگر بائع اور مشتری میں چیز کی قیمت میں اختلاف پڑے مثلاً بائع کے کہ  
 روپیہ کو میں نے بیچا ہے اور مشتری کہے کہ میں نے پچاس روپیہ کو خریدیا ہے اور بائع کی ہوئی

چیز میں اختلاف ہے کہ سون سو روپہ کو بیچا ہے اور مشتری کے کہ میں نے دو سو سو روپہ  
 کو خریدایا ہے تو قول کس کا معتبر ہوگا۔ جو شخص کہ گواہ پیش کرے اسکا قول زیادہ معتبر ہوگا  
 اگر دونوں شخصوں کے پاس گواہ نہ ہوں تو قاضی مشتری سے کہے کہ راضی ہو جا اس قیمت پر  
 کہ جو بائع دعویٰ کرتا ہے ورنہ ہم نسخہ کر دیں گے اور پھر بائع سے کہے کہ راضی ہو اس چیز پر مشتری  
 دعویٰ کرتا ہے ورنہ میں بیع کو رد دوں گا اگر وہ راضی ہو جائیں تو بیع ان میں قائم۔ پہلی  
 اور اگر راضی نہ ہوں تو قاضی ان میں سے ایک کو قسم دی ایک دوسرے کے دعوے پر۔  
 مسئلہ پہلے کہ کو قسم دی جائے یا مشتری کو پھر بائع کو جب دونوں شخص قسم کھالیں تو پھر قاضی  
 ان میں بیع کو رد دے اور ایک ان میں سے قسم سے انکار کرے تو دوسرے دعوے کا انہیں  
 لازم ہو جائے گا مسئلہ اگر مشتری اور بائع اختلاف کریں مہلت میں مثلاً مشتری کے کہ میں  
 نے اسباب مہلت سے خرید کیا ہے اور بائع کہے کہ میں نے نقد فروخت کیا ہے اور یا کسی  
 ہی شے کا خریدار میں اختلاف ہے مثلاً مشتری کہے کہ میں نے خریدار کے ساتھ خرید کیا ہے  
 اور بائع منکر ہو دے کہ میں نے خریدار کے فروخت کیا ہے یا روپیہ ادا کر نے میں اختلاف  
 ہے مثلاً مشتری کہے کہ میں نے کچھ قیمت دیدی ہے اور بائع منکر ہو دے تو کس کا قول  
 معتبر ہوگا۔ ان سب منکر کا قول قسم کے ساتھ معتبر ہوگا مسئلہ اور اگر بیع تلف ہو جائے  
 اور جو ثمن میں اختلاف ہو تو شیخین کے نزدیک قسم زدی جائے قول مشتری کا معتبر ہوگا  
 اور امام محمد و امام شافعی کے نزدیک دونوں کو قسم زدی جائیگی یعنی جب قسم کھالیں تو  
 بیع کو رد دے ہلاک شدہ کی قیمت پر مسئلہ اگر کسی شخص نے دو غلام خرید کئے اور پھر ایک  
 ہلاک ہو گیا اور اسکے بعد اختلاف پڑا قیمت میں تو ان دونوں پر ہم ہوگی یا نہیں تو اس  
 صورت میں امام ابو حنیفہ کے نزدیک دونوں پر قسم نہوگی۔ اور قول مشتری کا معتبر ہوگا  
 قسم کے ساتھ اور اگر راضی ہو جائے بائع کہ چھوڑ دے حصہ ہلاک کا جو کہ مشتری کہتا  
 ہے اور مشتری زائدہ کو لے لے تو اب اختلاف قیمت سے دونوں پر قسم آدھ کی

اور امام ابو یوسفؒ نے فرمایا کہ دونوں یعنی مشتری اور بائع قسم کھائیں غلام کی قیمت میں احد  
قول معتبر ہوگا مشتری کا ہلاک کی قیمت میں۔ اور امام محمدؒ فرماتے ہیں کہ دونوں قسم کھائیں  
دونوں غلام پھر یعنی زندہ اور مردہ پر پس اس صورت میں زندہ پھیر دیا جائے گا احد ہلاک  
کی قیمت مسئلہ اگر مہر میں میان بی بی اختلاف کریں مثلاً حلوٰۃ کے کتر احد ہر تہلہ چہ  
کا ہے اور عورت کے کہ وہ ہزار روپیہ کا ہے تو قول کس کا معتبر ہوگا۔ جو کوئی ان میں سے  
گواہ پیش کرے اور اگر دونوں گواہ پیش کریں تو گواہ عورت کے معتبر ہوں گے اور اگر دونوں  
گواہ پیش کرنے سے عاجز ہوں تو امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک دونوں کو قسم دی جائے  
اور اس کے مہر مثل پر جس قدر ہو قاضی حکم کرے یعنی مہر مثل اگر شوہر کے قول کے برابر یا اس سے  
کم ہو تو مرد کا کہنا قبول ہوگا اور اگر مہر مثل عورت کے قول کے برابر یا زیادہ ہو تو عورت کا کہنا  
مقبول ہوگا اور دونوں کے قول کے بیچ میں مہر مثل ہو تو اسی کا حکم کریں گے اور امام ابو یوسفؒ  
کے نزدیک شوہر کا قول معتبر ہوگا مگر ایسی بات نہ کہے کہ جسکو لوگ محال جانیں مسئلہ  
اگر اجیر اور مستاجر میں اختلاف پڑے مثلاً درزی کے کہ ایک روپیہ ٹھہرایا ہے میں نے  
اور کپڑے والا کہے کہ آٹھ آنہ ٹھہرے ہیں تو کس کا قول معتبر ہوگا۔ غور کریں کہ یہ اختلاف  
کپڑا سینے کے پہلے پڑا ہے یا بعد میں اگر ابھی سلا نہیں ہے تو دونوں کو قسم دین اور اجارہ  
کے معاملہ کو تو دین اور اگر کچھ رسل گیا ہو تو قول کپڑے والے کا قسم کے ساتھ معتبر ہوگا  
اس میں کہ جس قدر رسل گیا ہے اور اگر کل رسل گیا ہے تو بھی کپڑے والے کا قول درست  
ہوگا قسم کے ساتھ۔ مسئلہ اگر گھر کے اسباب میں میان بی بی اختلاف کریں  
ہر ایک ان میں سے تمام اسباب کا دعویٰ کرے تو قول کس کا معتبر ہوگا۔ امام ابو حنیفہؒ  
کے نزدیک تمام اسباب سے جو کچھ مرد قابل ہودہ مرد کو دیا جائے جو کچھ عورت کو لائق ہودہ عورت  
کو دیا جائے اور جو دونوں کے لائق ہودہ کو دیا جاوے اور اگر زوجین میں سے ایک  
میت ہو تو وہ شہرہ دونوں کے قابل ہے زندہ کو ملے گی مسئلہ اگر کسی شخص نے ایک

نوٹدی فروخت کی پھر اس نوٹدی کے لڑکا پیدا ہوا مگر مشتری کا نوٹدی قبضہ تھا اسلئے بعد بائع  
 نے کہا کہ یہ لڑکا اسکا بچہ سے ہے تو نسب ثابت ہو گا یا نہیں۔ اگر وہ لڑکا چھ ماہ سے کم مین پیدا ہوا  
 ہے فروخت کے دن سے تو نسب ثابت ہو گا اور بیع ٹوٹ جائے گی اور نوٹدی ام حلقہ ہوگی  
 اور بائع کو ملے گی اور مشتری اپنا روپیہ لے لے اور اگر مشتری دعویٰ کرے کہ یہ لڑکا بچہ سے  
 ہے خواہ بائع کے ساتھ دعویٰ کرے یا اسکے بعد تو دعویٰ بائع کا اولیٰ تہ ہو گا اور اگر وہ لڑکا  
 چھ ماہ سے زیادہ مین پیدا ہوا ہے تو دعویٰ بائع کا باطل ہو گا مگر جب کہ مشتری تصدیق بھی  
 کرے۔ مسئلہ اگر لڑکا چھ ماہ سے کم مین پیدا ہو کر مر گیا اور اسکے بعد بائع نے دعویٰ کیا تو بائع  
 کا دعویٰ درست ہو گا یا نہیں۔ اگر لڑکا مر گیا اور اسکے بعد دعویٰ کیا تو استیلا و ثابت ہو گا  
 دعویٰ بائع کا سمیع ہو گا۔ مسئلہ اگر نوٹدی مر جائے اور بچہ زندہ رہے تو نسب ثابت ہو گا  
 یا نہیں۔ اگر چھ ماہ سے کم مین پیدا ہوا ہے تو نسب ثابت ہو گا اور وہ لڑکا بائع کا ہو گا امام  
 کے نزدیک بائع پر واجب ہو گا کہ کل قیمت مشتری کو پیچہ دے اور صاحبین کے نزدیک لڑکے  
 کی قیمت دیوے اور قیمت نوٹدی کی واجب ہو گی مسئلہ اگر بچہ ان بچوں مین سے کوئی  
 شخص ایک کا دعویٰ کرے تو نسب و فون کا ثابت ہو گا۔

## کتاب الشہادت

گواہی کے مسائل

گواہی کیا چیز ہے۔ فرض ہے جب مدعی طالب ہو مسئلہ اگر کوئی شخص گواہی کو چھپائے اور  
 اور ظاہر نہ کرے تو جائز ہے یا نہیں۔ اگر گواہی حدود مین ہو تو گواہ کو اختیار ہو گا چاہے  
 گواہی دے اور چاہے پوشیدہ کرے مگر پوشیدہ کرنا بہتر ہے اور چوری مین یون گواہی  
 دے کہ مال مسلمان کا ثابت ہو جائے اور ہاتھ نہ کاٹا جائے یعنی گواہی مین لفظ چوری کا  
 نہ کہے بلکہ یون کے کہ مین نے دیکھا کہ فلان نے فلان کا مال لیا مگر اور باقی واقعات مین گواہ  
 پر گواہی دینا فرض ہو گا مثل بیع اور شہ ۱۱ اور اجارہ اور نکاح اور عتاق اور طلاق یا اور جو



ان کے مانند ہوں اور اگر پوشیدہ کر چکا تو خدا کے بیان اسکی پرکھو گی کیونکہ وہ گناہگار ہوگا مسئلہ  
 معاملات مذکور میں سے گواہوں کی گواہی سنی جائیگی۔ اگر نہا کے ثبوت میں گواہی ہو تو چار  
 شخص آزاد اور مسلمان اور عادل ہوں اور جلد حد و قصاص میں دود مرد عادل پہنچ جائیں  
 لیکن عورتوں کی گواہی حد و قصاص میں قبول نہو گی باقی اور واقعات میں سما  
 حد و قصاص کے دود دیا ایک مرد اور دو عورتیں گواہی میں تو قبول ہوگی مگر خواہ مال کا ہو یا سوا  
 مال کے مثلاً قتل اور طلاق اور خلع اور وکالت اور وصیت لیکن بکارت اور ولادت میں  
 صرف عورتوں کی گواہی بے مرد کے قبول کجائیگی ایسے ہی کل واقعات میں کہ جنکی مردوں کو  
 اطلاع نہیں ہو سکتی ہے جائز ہوگا کہ عورتیں تنہا گواہی دیں۔ از مترجم ایسے معاملات میں  
 ایک عورت کی گواہی بھی کافی ہوگی مسئلہ گواہوں کا عادل ہونا فرض ہے یا نہیں۔ حدود  
 اور قصاص میں بائع فرض ہے اور جو سوائے حدود اور قصاص کے ہو ان میں لازم نہیں  
 کے نزدیک گواہوں کے ظاہر عدل پر اکتفا کریں اور صاحبین کے نزدیک کل واقعات میں  
 ظاہر و باطن عادل ہونا شرط ہے مسئلہ اگر گواہ لفظ گواہی کا زبان سے نہ کہے اور کہے کہ جبکہ  
 معلوم ہے اور یقیناً جانتا ہوں میں تو گواہی اسکی قبول ہوگی یا نہیں۔ نہیں ہوگی مگر جبکہ  
 لفظ گواہی کا زبان سے کہے مسئلہ جس امر کی گواہی دیتا ہے۔ دو طرح پر ہے ایک یہ کہ حکم  
 اسکا بنفس خود ثابت ہو مثل بیع اور شہد اور اقرار اور عصب اور قتل اور گواہی دینا حکم  
 پر حاکم کے پس ان واقعات میں حلال ہے گواہی دینا دیکھنے اور سننے سے اور اسکی گواہی  
 قبول کریں اگرچہ مدعی نے اس کو گواہ اپنے معاملہ پر نہ کیا ہو لیکن گواہی دیکھنے کے لئے جلا گواہ کیا  
 ہے بیع پر مثلاً بلکہ کہے کہ اسے فروخت کیا اور دوسری یہ جو کہ حکم اسکا اپنے نفس کے ساتھ ثابت نہو  
 مثلاً گواہی دوسرے گواہ پر مسئلہ اگر کوئی شخص نے کہ فلاں نے گواہی دی ہے۔ تو اسکو جائز  
 نہیں ہے کہ اسکی گواہی پر گواہی دے۔ مسئلہ اگر کوئی شخص ایک واقعہ اپنا لکھا ہو اور کہے  
 اور وہ اسکو یاد نہو تو اسکو جائز نہیں کہ اس واقعہ لکھے ہوئے پر بغیر یاد کے گواہی دے

مسئلہ گواہی یا عینا اور غلام کی اور اسکی کہ جسکو گالی کی حد تک ہو اور اس نے تو بکر لی ہو تو عاقبت  
 ہے یا نہیں۔ نہیں ہے۔ مسئلہ اگر کوئی شخص گواہی دے اپنے بیٹے یا پوتے یا مان اور  
 باپ کے یا سگھر کو گواہی دے اپنے بی بی کے واسطے یا بی بی شوہر کے واسطے یا مولیٰ غلام کے  
 واسطے یا مکاتب کے واسطے تو یہ گواہی سنی جائیگی یا نہیں۔ نہیں سنی جائیگی لیکن اگر کوئی  
 اجنبی دعویٰ کرے کسی کے مان پر اور وہ لڑکا گواہی دے مان کے اوپر اجنبی کے واسطے  
 تو یہ گواہی سنی جائیگی۔ حاصل یہ ہے کہ اگر قرابتی کے نفع کے واسطے گواہی دے تو قبول نہ  
 کریں لیکن اجنبی کے واسطے قرابت واسطے پر گواہی دے تو قبول کیا جائے گی۔ مسئلہ  
 گواہی شریک کی شریک کے واسطے ایسے مال میں کہ وہ اس میں شریک ہو تو سنی جائیگی  
 یا نہیں۔ نہیں سنی جائیگی مسئلہ اگر بھائی کے واسطے یا چچا کے واسطے گواہی دین تو وہ مسموع  
 ہوگی یا نہیں۔ ہوگی مسئلہ گواہی محنت کی اور نوکر اور گانے والے اور جو خوشی کے لئے  
 ہمیشہ شہاب پیتا ہو اور کہو تر بان کی سنیں یا نہیں نہ سنیں مسئلہ گواہی اس شخص کی  
 کہ مرتکب کھانڈا ہو سنی جائیگی یا نہیں۔ اگر مرتکب ایسی کبیرہ کا ہو کہ وہ سبب حد کا ہے تو  
 نہ سنیں۔ مسئلہ گواہی اس شخص کی کہ جو دوسروں کے روبرو ننگا نہائے یا سود کھا تا ہو  
 تو جائز ہے یا نہیں۔ جائز نہیں ہے اور ایسے ہی جو سرباز اور شرطہ باز کی بھی نہیں سنی  
 جائیگی۔ ازترجہ یعنی جو ان میں روپے پیسے سے بد کر کھیلے۔ مسئلہ گواہی اس شخص کی کہ  
 جو شارع عام میں پیشاب کرے یا کھانا کھائے یا جو کوئی اپنے اکلون کو جیسے صحابہ کرام  
 کو یا اہلبیت کو یا مجتہدین کو گالی دے تو سنی جائیگی یا نہیں۔ نہیں سنی جائیگی اگرچہ بھلائی  
 اسکی برائیوں سے زیادہ ہوں مسئلہ گواہی اہل ہوا اور بدعتی کی سنی جائیگی یا نہیں۔ اخبار  
 اور دیانات میں نہیں سنی جائیگی مگر معاملات میں سنی جائیگی اور گواہی خطابیوں کی کہ وہ  
 ایک گروہ مدافعت نہیں سنی جائیگی اور وہ ایسے لوگ ہیں جو مدعی انکے سامنے قسم کھائے اپنے صدق  
 دعویٰ پر تو وہ لوگ گواہی دیتے ہیں بے اس کے کہ انکو علم ہو مسئلہ گواہی ذمی کی ذمی کے

حق میں قبول ہوگی یا نہیں۔ ہوگی اگر وہ لوگ مختلف المذہب بن مسئلہ اگر کوئی شخص مہینہ  
گناہ کرتا ہو اور کبیر سے پہنچے گا۔ ہوتا اسکی گواہی قبول ہوگی یا نہیں۔ ہوگی مسئلہ غصے کے  
حق میں حربی کی گواہی قبول ہوگی یا نہیں۔ نہیں ہوگی۔ مسئلہ اور گواہی ناغورین کے  
اور غصے کے اور غصے کے اور ولد الزنا کی قبول ہوگی یا نہیں۔ قبول ہوگی وہ شہادۃ  
جو دعویٰ کے موافق ہو اور جو دعویٰ کے خلاف ہو وہ نہیں سنی جائیگی یعنی سنی اور غلط نہیں  
برابر ہو امام ابو حنیفہ کے نزدیک اگر ایک شخص گواہی دے ہزار روپیہ کی اور دوسرا دو ہزار  
کے مدعی بھی دو ہزار کھتا ہے تو گواہی نہیں سنی جائیگی اور اگر ایک گواہ دو ہزار کی گواہی دے  
اور دوسرا پندرہ سو کی اور دعویٰ بھی مدعی کا پندرہ سو کا ہو تو اتفاق ہزار میں سنی جائیگی  
مسئلہ اگر دو شخص ہزار روپیہ کے ساتھ گواہی دین پھر ایک ان میں سے گواہی دیتا ہے  
کہ ان ہزار روپیہ میں سے پانسو روپیہ ادا کئے ہوئے ہیں تو گواہی اسکی درست ہوگی یا نہیں  
درست ہوگی اور حکم اس دعویٰ کا یہ ہوگا کہ ہزار روپیہ کی دگری کریں اور گواہی اس شخص  
کی ادا پاوین موقوف رہے گی جب تک دوسرے گواہ کو لائے اور گواہ کو چاہیے کہ گواہی  
ادا کی نہ دے جب تک کہ مدعی نے اقرار نہ کیا ہو کہ میں پانسو روپیہ لے چکا ہوں۔ اگر دو شخص  
کسی کے مار ڈالنے کی گواہی دیں اور کہیں کہ زید عید کے روز مکہ میں مارا گیا اور دوسرے کہ  
عید کے روز کو فہ میں مارا گیا تو گواہی کس کے قبول ہوگی۔ دونوں گواہی رد کی جائیگی اور  
اگر پہلے ایک گروہ نے گواہی دی اور قاضی نے اس پر حکم کیا پھر دوسرے گروہ نے گواہی دی  
تو گواہی دوسروں کی قبول نہیں ہوگی مسئلہ قاضی کو جائز ہے کہ جج مجر کے اوپر گواہی  
سنے اور حکم دے۔ نہیں جاتہ ہے۔ مسئلہ گواہوں کو جائز نہیں کہ بغیر دیکھے چیز کے گواہی  
دیں مگر نسب موت بھلاخ و نول قاضی کی دلالت کی گواہی بغیر دیکھے مگر ضرور ہے کہ یہ خبر انکو  
پہنچی اور ثقہ لوگوں سے پوچھی ہو تو انکو جائز ہے کہ ان صورتوں میں سنی ہوئی بات پر  
گواہی دین مسئلہ گواہی پر گواہی دینا جائز ہے یا نہیں۔ جائز ہے سب حقوق میں

مگر وہ عاودہ قصاص میں نہیں ملتی جائے گی اور گواہی ایک شخص کی ایک پر نہیں ملتی جائے گی۔  
 مسئلہ گواہی دو شخصوں کی ایک شخص پر مانی جائیگی یا نہیں مانی جائے گی مسئلہ گواہ کو اپنی  
 گواہی پر گواہ کرینا کیا طریقہ ہے وہ یہ ہے کہ گواہ اصلی گواہ فری سے بیان کہے کہ گواہ رہا تو  
 میری گواہی دینے پر میں گواہی دیتا ہوں کہ فلان بن فلان نے اقرار کیا ہے اس عقیدہ مال  
 کے ساتھ میرے روبرو اور مجھ کو گواہ کیا ہے اپنے نفس پر مسئلہ گواہی گواہ فری کی کب قبول  
 کی جائیگی۔ اگر اصلی گواہ مر جائے یا تین دن کی راہ چلا گیا ہو یا ایسا بیمار ہو کہ قاضی کے کمری  
 میں حاضر ہو سکے مسئلہ اگر فری گواہ اصلی گواہ کا عدل بیان کرے تو جائز ہے اور اگر ساکت  
 رہیں تو جائز ہے شہادۃ فری کی لیکن قاضی اُن کے بیٹے اصول کی حال کی تفتیش کرے۔  
 مسئلہ اگر اصلی گواہ فری گواہوں سے انکار کریں یعنی کہیں کہ بیٹے اُن کو گواہ نہیں کیا اگر  
 تو فری گواہ سنے جائیں گے یا نہیں۔ نہیں سنے جائیں گے۔ مسئلہ اگر کوئی شخص جھوٹی گواہی  
 دے تو اس کے واسطے کیا ہونا چاہیے۔ امام ابو حنیفہ کے نزدیک اس کو باءرون اور  
 شہر میں پھر اگر تشہیر کریں تو غیر مذکرین اور صاحبین کے نزدیک تفریق کی حد میں اور غیر مذکرین

## باب الرجوع عن الشہادۃ

گواہی سے انکار کرنے کے مسائل  
 گواہ اگر اپنی گواہی سے پھر جائیں تو جائز ہے یا نہیں۔ جائز نہیں ہے مگر قاضی کے سامنے  
 اور اس کا بھی یہ حال ہے کہ اگر قاضی کے حکم کرنے سے پہلے پھر گئے تو حکم ساقط ہو جائے گا  
 یعنی قاضی حکم دے بموجب ان کی گواہی کے اور گواہوں پر بھی تاوان و بیعہ واجب نہ ہوگا  
 اور قاضی کے حکم کرنے کے بعد پھرے ہیں تو قاضی کا حکم ساقط نہ ہوگا یعنی منسوخ نہ ہوگا  
 گواہ تاوان دہر ہوں گے اس مال کے کہ جب عقد اُن کی گواہی سے نقصان ہوا ہوگا۔  
 مسئلہ اگر دو شخص ایک کی گواہی دین اور قاضی حکم کرے اُس کے بعد گواہ پھر جائیں  
 تو مشہور علیہ کو پوچھنا ہے کہ ان کو تاوان دہر کرے اور جو ایک پھر گیا تو نصف کا تاوان دہا۔

ہوگا مسئلہ اگر تین شخص گواہی دیں اور ان میں سے ایک پھر جائے تو اس کے ذریعہ گواہی  
 ہوگا یا نہیں۔ کچھ نہیں ہوگا۔ از تہرجم کیونکہ وہ گواہوں کے دعویٰ ثابت ہو جاتا ہے اور وہ مرد  
 ہیں اور اگر دو گواہ پھر جائیں تو نصف تاوان واجب ہوگا مسئلہ اگر ایک مرد اور دو عورتیں  
 گواہی دیں اور قاضی حکم کرے اور ایک عورت گواہی سے پھر جائے تو اس کا کیا حکم ہوگا۔  
 چھ ماہ مال کی تاوان دار ہوگی اور جو دونوں عورتیں پھر جائیں تو آدھے مال کی تاوان دار  
 ہوں گی مسئلہ اگر ایک مرد اور دس عورتیں گواہی دیں اور قاضی حکم کرے اور پھر  
 آٹھ عورتیں گواہی سے پھر جائیں تو اپتر تاوان ہوگا یا نہیں۔ نہیں ہوگا بان اگر نوین  
 عورت بھی پھر جائے تو سب عورتوں پر چہارم تاوان واجب ہوگا مسئلہ اگر کل عورتیں  
 وہ مرد پھر جائیں تو اس میں کیونکر تقسیم ہوگی۔ امام ابو حنیفہ کے نزدیک نقصان کے چھ حصہ  
 ہو کر ایک مرد پر اور پانچ عورتوں پر اور صاحبین کے نزدیک آدھا عورتوں پر اور آدھا  
 مردوں پر مسئلہ اگر دو شخص ایک عورت پر نکاح کی ہر مثل کے ساتھ گواہی دیں بعد اسکے  
 وہ پھر جائیں تو اپتر تاوان واجب ہوگا یا نہیں۔ اگر مقدار ہر مثل کی گواہی دی ہے تو  
 تاوان دار نہ ہوں گے اور اگر ہر مثل سے کم کی گواہی دی ہوگی تو تاوان کی کا واجب ہوگا۔  
 مسئلہ اگر دو مرد ایک مرد پر گواہی دیں کسی عورت سے نکاح کی پھر وہ پھر جائیں تو اس کا تاوان  
 اپتر واجب ہوگا یا نہیں۔ اگر ہر مثل کے ساتھ یا کم کی گواہی دی ہوگی تو تاوان اپتر ہوگا  
 اور اگر ہر مثل سے زیادہ کی گواہی دی ہوگی تو زیادتی کے موافق اپتر تاوان واجب ہوگا  
 مسئلہ اگر دو شخص گواہی دیں کہ فلان شخص نے اپنی عورت کو طلاق دی ہے پھر وہ گواہی پھر جائیں  
 تو کیا حکم ہے۔ اگر صحبت سے پہلے طلاق کے گواہ پھر جائیں تو آدھے ہر کے ضامن ہوں گے  
 اور اگر صحبت کے بعد پھر جائیں تو گواہوں پر کچھ واجب نہ ہوگا مسئلہ اگر آزادی کے ساتھ  
 گواہی دیں اور پھر جائیں تو کیا حکم ہے۔ اگر قاضی کے حکم کے بعد پھرے ہیں تو غلام نہاد  
 ہو جائے گا اور قیمت غلام کی گواہی پر واجب ہوگی مسئلہ اگر دو شخص قصاص

کی گواہی دین اور پھر پھر جائیں تو اپنے قصاص واجب ہوگا یا نہیں۔ قصاص واجب نہیں ہوگا۔  
 دیت واجب ہوگی مسئلہ اگر فرعی گواہ پھر جائیں تو اپنے قصاص واجب ہوگا یا نہیں۔ ہوگا مسئلہ  
 اگر اصلی گواہ انکار کریں کہ میں فرعی گواہ نہیں کئے ہیں تو فرعی گواہ ہوں یا نہ ہوں واجب  
 ہوگا یا نہیں۔ نہیں ہوگا۔ مسئلہ اگر اقرار کریں کہ میں نے کیا ہے اور مجھے غلطی ہوئی تو تاوان  
 دار ہوں گے یا نہیں۔ ہوں گے۔ مسئلہ اگر فرعی اصلی گواہ ہوں گے تکیب کریں یا نہیں  
 کر غلطی کے ساتھ گواہ کیا ہو تو ان کے قول پر التفات کیا جائیگا یا نہیں۔ نہیں کیا جائیگا  
 مسئلہ اگر چار شخص زنا کی گواہی کے ہوں اور دو شخص شخص ہونے کے گواہ ہوں اور شخص  
 ہونے پر گواہی دین اس کے بعد پھر جائیں تو تاوان دار ہوں گے یا نہیں۔ اگر زنا کے  
 گواہ پھر جائیں گے تو تاوان دار ہوں گے اور اگر احصان کے گواہ پھر جائیں گے تو  
 تاوان دار ہوں گے مسئلہ اگر دو شخص قسم کی گواہی دین اور دو شخص وجود شرط کی  
 گواہی دین مثلاً دو کہیں کہ زید نے قسم کھائی ہے کہ اگر غلام میرا فلان کام کرے تو آزاد  
 ہے اور دو شخص گواہی دین کہ غلام نے فلان کام کیا اور غلام آزاد ہو گیا اب سب گواہ  
 پھر جائیں تو کون سے گواہ تاوان دار ہوں گے۔ جو قسم کے گواہ ہیں تاوان دار ہوں گے

## کتاب آداب القاضی

قاضی کے آداب کے مسائل

عمدہ قضا پر کس شخص کو مقرر کرنا چاہیے جس شخص میں گواہی کی قابلیت ہو اور وہ عالم بھی  
 ہو اور مجتہد بھی ہو اور ایمین بھی ہو اور واقع بھی ہو اپنے نفس پر اور جو جوہر اور ظلم سے اپنے  
 آپ کو نگاہ نہ رکھتا ہو اس شخص کو لائق نہیں ہے کہ عہدہ قضا کو قبول کرے اور عہدہ قضا  
 کی درخواست کرنا مکروہ ہے جو شخص قاضی بنایا گیا تو اس پر واجب ہوگا کہ پہلے قاضی کے دفتر  
 کا حال پوچھے اور قید و نہ کا حال دیکھے بھالے اور جو قیدی اقرار کرے کسی کے حق کا وہ اس پر  
 لازم کرے اور جو کوئی ان میں سے انکار کرے تو قاضی معذور شدہ کے مجدد گننے پر اعتبار

اگر کسی قاضی معزول ہے گماہ اس کے قابل نہیں ہوئے کے طلب کرے اور اگر وہ گواہ نہیں  
 نہ کرے تو اس کے رہا کرنے میں تعمیل نہ کرے جب تک کہ اس کا جمل ظاہر نہ کرے اور سپر حاکم  
 اگر اسے اگر صاحب حق اگر اثبات حق کرے اگر منادی کے بعد کوئی مدعی نہ آوے تو اس کو  
 نہ لکروے اور امانتوں اور وقعت کی چیزوں کی حاصل میں نفیص کرے اور اسباب میں  
 اگر ہون اور اقرار پر عمل کرے اور قاضی معزول شدہ کے کئے پر عمل نہ کرے لیکن اگر کوئی  
 خطا پیش اور متصرف اقرار کرے و تقویٰ اور امانت کے مال کا کو قاضی معزول شدہ نے حکم  
 سپرد کیا ہے تو قاضی معزول کے کئے پر عمل کرے اور کچھ ہی مسجد میں کرے یا ایسی جگہ کا ظہر  
 اور کھلی ہوئی ہو کہ ہر قوی و ضعیف اس کو دیکھ سکے مسئلہ قاضی کو تحفہ قبول کرنا چاہئے یا  
 نہیں۔ قبول نہ کرے مگر اس شخص کا کہ جس کو قاضی بھی بدے میں دیتا ہو اور پہلے سے عادت  
 جاری ہو یا قاضی کا رشتہ دار ہو۔ مسئلہ قاضی کو دعوت میں جانا جائز ہے یا نہیں جائز نہیں  
 ہے مگر دعوت عام میں۔ مسئلہ قاضی کو جائز ہے کہ نماز جنازہ میں حاضر ہو۔ جائز ہے اور  
 ایسی ہی یا پڑوسی بھی جائز ہے مسئلہ قاضی کو جائز ہے کہ دو جھگڑا کرنے والوں میں سے  
 ایک کو بے دوسرے کے طلب کرے۔ جائز نہیں ہے بلکہ مدعی اور مدعا علیہ کو برا بھلا  
 اور ان میں کسی کو اشارہ نہ کرے اور اس سے کوئی وعدہ کہ جس سے وہ خوش ہو وے  
 نہ کرے اور نہ کوئی کو دلیل سلگھائے اور جب دو میں ایک کا حق ثابت ہو جائے تو دوسرے  
 کو اس کا حق ادا کرنے کا حکم دے اور اگر وہ ادا نہ کرے تو اس کو قید کرے مگر قید کر سنے  
 میں جلدی نہ کرے۔ مسئلہ اگر مدعا علیہ مدعی کا حق ادا کرنے میں انکار کرے تو قاضی  
 اس کو قید کرے یا نہیں۔ ہر دین کہ بدل اس کا مال ہو وے جیسے قیمت کسی بیج کی یا فخر  
 ہو یا بدل کسی عقد کا مثلاً مہر یا ضمانت یا حوالہ ہو تو اس کو اس قسم کے دین میں قید کرے  
 اور پھر پھر ان کے سوا ہوں مثلاً تاوان جزیہ اور عوض غصب وغیرہ میں قید نہ کرے  
 اور مدعا علیہ اپنی محتاجی کا دعویٰ کرے تو قید نہ کرے ہاں اگر مدعی اس کے والد یا بھائی کا

ہوا ہوگی گواہوں سے ثابت کر دے تو دو قیمن جیسے قید کرے اور پھر اسکا حلال صدیق کرے  
 اگر والد ثابت نہ ہو تو اسکو باکرہ سے اور جب قید سے چھوٹ جائے تو اس کے قرض گواہوں  
 میں اور اس میں جدائی نہ دے یعنی مواخذہ کرنے سے منع نہ کرے اور جب اس کے پاس  
 بال بچان کے قریب سے بچہ زیادہ ہو تو قرض خواہوں کو جائز ہے کہ اس سے مال طلب کریں مسئلہ  
 ۱۰۰۰ اور بی بی کے نفقہ کے بابت قید کریں یا نہیں نہ کریں گرنہ بی بی کے نفقہ کے بابت جب  
 قید کیا جائے کہ صاحب قدرت ہو کر انکار کرے مسئلہ عورت قاضی ہو سکتی ہے مگر مرد  
 و قصاص میں نہیں ہو سکتی مسئلہ قاضی کا خط نام و اقامت میں قبول ہوگا یا نہیں  
 قبول ہوگا اگر دو شخص گواہی دیں مگر مرد و اور قصاص میں نہیں ہوگا۔ جب دو شخص گواہی  
 دیں کسی حاضر شخص پر تو یہ قاضی دوسرے کو لکھے کہ میں نے گواہوں کی گواہی سے اپنے  
 حکم کیا ہے اور اگر وہ شخص حاضر نہ ہو تو گواہوں کی گواہی پر حکم نہ کرنا چاہیے صرف گواہی حکم  
 تاکہ کیس پر ایہ حکم کرے اور جب خط اس قاضی کے پاس پونچھے تو قبول نہ کرنا چاہیے مگر  
 گواہی کے ساتھ اور گواہی دو مرد وین یا ایک مرد اور دو عورتیں اور قاضی جب تک لکھے  
 تو گواہوں کے سامنے پڑھے تاکہ واقعات کو معلوم ہو جائے اور مہر کرے اور ان کے  
 سپرد کر دے اور جب وہ اس قاضی کو پونچھے کہ جس کے نام وہ خط لکھا گیا ہے وہ عدلیہ  
 کو حاضر کرے اور مہر اسکی کہوے اور گواہ گواہی دیں کہ یہ خط فلان قاضی کا ہے کہ تیرے  
 نام آیا ہے اور فلان واقعہ میں اپنی کچھری میں ہمارے سامنے پڑھا اور ہمارے سپرد  
 کیا جب اس طرح گواہی ہو جائے تو قاضی خط کو کھول کر پڑھے مدعا علیہ کے سامنے اور جو  
 اس میں لکھا ہو وہ اس کے اوپر لازم کر دے۔ مسئلہ قاضی کو نائب کرنا جائز ہے یا نہیں  
 جائز نہیں ہے مگر اسکو اختیار دیا گیا ہو تو جائز ہے مسئلہ اگر اور حاکم کو حکم قاضی  
 کے پاس پونچھے تو اسکی تعمیل کرنا اس پر واجب ہے یا نہیں۔ ان حکمون کی تعمیل کرے  
 مگر حکم ان کا خلاف قرآن مجید اور حدیث شریف اور اجماع کے نہ ہو اگر خلاف ہو تو نہ کرے۔



مسئلہ مال علی کی غیر حاضری میں حکم کرنا جائز ہے یا نہیں۔ جائز نہیں ہے مگر جب کہ کسی اسکے قائم مقام موجود ہو مسئلہ اگر دو شخص ایک کو بیع بدین کہ ہمارا فیصلہ کر دے اور اس کے حکم پر راضی ہو جائیں تو جائز ہے یا نہیں اگر بیع بدین حاکم کی صفت ہوگا اور اس کی شرطوں سے متصف ہو تو درست ہے از مترجم حدود اور قصاص یا درودیت کہ جو قاتل کے گنبد پر پڑے اس میں جائز نہیں ہے مسئلہ کافر اور غلام اور زمی اور جس پر گالی کی حرامی ہوئی ہو اور فاسق اور لڑکے کو بیع بنانا جائز ہے یا نہیں۔ ناجائز ہے مسئلہ اگر دو شخص کسی کو بیع بدین تو ممکن ہے کہ اسکے حکم کرنے سے پہلے اس کی نجایت سے انکار کر دیں اسکے حکم کرنے سے پہلے انکار کر سکتے ہیں مگر حکم دینے کے بعد ممکن نہیں ہے اور جب بیع حکم دے چکے تو قاضی کو چاہیے کہ اس حکم کو جاری کرے اگر اسکے مذہب کے موافق ہو اور اسکے مذہب کے خلاف ہو گا تو باطل کرے مسئلہ حدود اور قصاص میں کسی کو حکم کرنا جائز ہے یا نہیں۔ جائز نہیں ہے اور بیع کو گواہ سنے اور انکار پر حکم کرنے کا اختیار ہے۔ مسئلہ اگر قاضی یا بیع اپنی اولاد اور زوجہ اور باپ مان کے واسطے حکم کریں تو جائز ہے یا نہیں۔ باطل ہے فقط والہ اعلم

## کتاب القسمۃ

تقسیم کے مسائل

کیا قاضی پر واجب ہے کہ کسی شخص کو لوگوں کی تقسیم کے واسطے مقرر کرے اور اجرت بیت المال سے دی جائے۔ واجب ہے اور اگر بیت المال سے اجرت نہ دے تو لوگوں سے اجرت دلو اسے تقسیم کے واسطے لیکن چاہیے کہ وہ شخص عادل اور امین ہو اور تقسیم کرنے کا بھی علم جانتا ہو اور قاضی کو جائز نہیں ہے کہ لوگوں پر جبر کرے ایک ہی شخص ہمیشہ تقسیم کے کام پر مقرر رکھے مسئلہ اگر ایک مکان کئی وارثوں میں تقسیم کیا جائے تو قاسم کی اجرت وارثوں کی تعداد سے ہوگی یا حصوں کے حساب سے۔ امام ابوحنیفہ

کے نزدیک مدد و رزق کے حساب سے اور صاحبین کے نزدیک سهام کے موافق اجرت کی مسئلہ  
 اگر کل وارث قاضی کے پاس حاضر ہوں اور ان کے پاس مکان یا ایک زمین ہو اور وہ ہیکل  
 کریں کہ ہیکل میراث میں پونچا ہے فلاں شخص سے تو قاضی ان میں تقسیم کرے یا نہیں یا ہم  
 کو نزدیک تقسیم کرے جب تک وہ گواہ نہ لائیں کہ فلاں شخص مر گیا ہے اور وارثوں کو معین  
 نہ کرے اور صاحبین کے نزدیک ان کے اقرار کے ساتھ تقسیم کر دیں اور دفعہ چہم کتاب  
 ہے یعنی رجسٹر اس میں لکھ دے بقول ان کے تقسیم کر دیں مسئلہ اگر کسی مال شریک کا  
 شریک دعویٰ کریں سوائے مکان زمین وغیرہ غیر منقول کی کریرت میراث میں ہو پوچھی  
 ہے اس کی تقسیم چاہتے ہیں تو کتنے پر تقسیم کیا جائے یا نہیں۔ باتفاق تقسیم کر دیں مسئلہ  
 اگر چند شریک دعویٰ کریں کہ یہ زمین وغیرہ جاری ملک ہے اور اس کا سبب بیان کریں تو وہ  
 ان میں تقسیم کریں یا نہیں تقسیم کر دیں۔ مسئلہ اگر ہر شریک اپنے حصے ایک نفع  
 حاصل کرتا ہے اور ایک ان میں تقسیم چاہتا ہے تو تقسیم کریں یا نہیں تقسیم کر دیں اور اگر  
 بعضوں کو نفع ہوتا ہے اور بعض کو بوجہ تھوڑا حصہ ہونے کے فائدہ نہیں ہوتا تو تھوڑے  
 حصہ والے کی خواہش سے تقسیم نہ کریں اور بڑے حصہ والے چاہیں تو تقسیم کر دیں مسئلہ  
 اگر ہر ایک کو ان میں بوجہ تقسیم کے نقصان ہوتا ہو تو تقسیم کریں یا نہیں۔ نہ کریں مگر ان کے  
 سب کے راضی ہونے سے مسئلہ اگر ترکہ اسباب ہووے تو تقسیم کریں یا نہیں۔ ایک  
 جنس کا اسباب ہو تو ہر تقسیم کر دیں اور دو جنس کا ہو تو ہر تقسیم نہ کریں کہ بعض چیز بعض  
 کو گم قیمت کے ساتھ۔ امام ابو حنیفہ کے نزدیک ہر تقسیم نہ کریں جو ہر کو یا غلام کو گم قیمت  
 ان میں تفاوت ہو سکے اور صاحبین کے نزدیک غلام کو تقسیم کر دیں مسئلہ عام اور کنون  
 تقسیم کریں یا نہیں نہ کریں اور حنفی ایسی چیزیں ہیں ان کا بھی یہی حکم ہے مثل علی وغیرہ  
 کے گرد و سیرت بکون کے راضی ہو جانے سے مسئلہ اور اگر وارث قاضی کے پاس  
 اگر بیان کریں کہ ہمارا محدث مر گیا اور اس کے وارث اس قدر ہیں اور گواہ گذرائیں

مورث مرگیا اور اس کے وارث اس قدر ہیں اور وہ وارث میں کہ دو ہیں اور ایک سے جو نہیں ہے اور مکان وغیرہ بھی انھیں چاروں کے قبضہ میں ہیں تو اب قاضی تقسیم کرے یا نہیں۔ تقسیم کرے اور غائب کی طرف سے وکیل مقرر کرے تاکہ وکیل اس غائب کے حصہ پر قبضہ کرے اور اس کی نگاہداشت رکھے۔ مسئلہ اگر تین شریک آپس میں مکان خریدیں اور ان میں سے دو موجود ہیں اور ایک غائب ہے اور یہ حاضر تقسیم چاہتے ہیں تو تقسیم کریں یا نہیں۔ تقسیم سے کی غیبت میں تقسیم نہ کریں۔

مسئلہ۔ اگر کوئی مکان کسی غیبیہ موجود وارث کے قبضہ میں ہے اور موجود تقسیم کرنا چاہتے ہیں تو تقسیم کریں یا نہیں۔ نہ کریں مسئلہ اگر ایک وارث موجود ہے اور دوسرے وارث موجود نہیں ہیں اور جو موجود ہے وہ تقسیم چاہتا ہے تو تقسیم کریں یا نہیں۔ نہ کریں۔ مسئلہ اگر کئی مکان ایک شہر کے میراث میں مشترک ہوں تو ان کو علیحدہ علیحدہ تقسیم کریں یا نہیں۔ امام ابو حنیفہ کے نزدیک ہر مکان کو علیحدہ علیحدہ تقسیم کریں اور صاحبین کے نزدیک اگر بہتری شہر کا کی مجموعہ کی تقسیم میں ہو تو اسی طرح تقسیم کریں یعنی بعض کو ایک مکان دیدیں اور بعض کو دوسرا علیحدہ علیحدہ ہر ایک مکان کو نہ تقسیم کریں مسئلہ اگر کوئی مکان یا زمین یا دوکان ہو تو ہر ایک کو جدا جدا تقسیم کریں یا نہیں جدا جدا تقسیم کریں قاضیوں کو چاہیے کہ عدل کے ساتھ یعنی گز سے پیمائش کریں اور قیمت لگائیں اور ہر ایک کے حصہ کو جدا کریں اس طرح کہ کسی کا حصہ کسی کے ساتھ متعلق نہ ہو اور ان حصوں پر ہر ایک حصہ کا نام لکھیں یعنی اول دوسرا تیسرا وغیرہ اور قرعہ ڈالیں جب کا نام پہلے نکلے اسکو پہلا حصہ دین علیٰ ہذا القیاس مسئلہ چوبیہ یا شرفی مکان کے تقسیم میں داخل ہو سکتی ہے یا نہیں۔ نہیں ہو سکتی مگر سب کی رضا مندی سے مسئلہ اگر مکان تقسیم کریں اور ایک کی موری یا راہ دوسرے کے ملک میں ہو اور تقسیم کے وقت شہر یا نوی ہو تو تقسیم تو موری جائیگی یا نہیں اگر اسکا پھیر دینا ممکن ہو تو پھر دین ورنہ تقسیم تو زمین یعنی از سر نو تقسیم ہونے چاہیے۔

مسئلہ اگر ایک مکان ایسا ہو کہ اسکے اوپر بالا خانہ نہ ہو اور ایک مکان کا فقط بالا خانہ ہو اور  
ایک مکان میں نیچے اوپر دونوں مکان ہوں اور اسی میں کئی آدمی شریک ہوں تو ہر ایک  
کو علیحدہ علیحدہ تقسیم کر دینا نہیں تقسیم ان کی قیمت کے ساتھ ہوگی بے قیمت نہیں ہو سکتی  
مسئلہ اگر وارثوں میں اختلاف پڑے مثلاً ایک کہے کہ مجھ کو میرا حصہ نہیں ملا دوسرے کہے  
قبضہ میں ہے اور دوسرے کہے نہیں اور دو تقسیم کرنے والے گواہی دیں تو ان کی گواہی  
قبول ہوگی یا نہیں قبول ہوگی مسئلہ اگر ایک شخص وارثوں میں سے حصہ پارکے کہ میرا کچھ حصہ  
فلان شریک کے پاس ہے تو اسکا قبول مانا جائے گا یا نہیں۔ اسکو سچا نہ جانیں جب تک  
گواہ پیش نہ کرے مسئلہ اگر ایک ان میں سے کہے کہ میں نے اپنا حصہ پالیا اور تھوڑا  
سافلان سے لے لیا اور فلان کہے کہ یہ کل لے چکا تو قول کس کا معتبر ہوگا مدعا علیہ کا قول  
قسم کے ساتھ مسئلہ اگر کہے کہ فلان جا بجا بھگولی ہے اور فلان وارث نے نہیں دی ہے  
اور اس فلان مدعا علیہ نے اسکو جھوٹا بنایا تو کسکو قسم دی جائے گی و دونوں کو اور تقسیم توڑی  
جائے گی مسئلہ اگر ایک مکان وارثوں میں تقسیم ہوا اور ہر ایک کا حصہ مقرر ہو جائے پھر کوئی  
مستحق بعض حصہ کسی ایک معین میں پیدا ہو تو تقسیم کو توڑ کر از سر نو کر دینا نہیں۔  
امام ابوحنیفہ کے نزدیک تقسیم نہ توڑیں اور اسکا حصہ دوسرے شریک کے نصیب سے  
حصہ رمد دلا جاوے اور جائیں گے کے نزدیک تقسیم توڑ دینا ہے

## کتاب الاکراہ

برہنہ نامی نام کرنے کے سال

جبر کے ثابت ہوتا ہے۔ اس سے کہ جو اس دھکی کے واقع کرنے پر قادر ہو جیسے بادشاہ غنی  
وہ جس سے ڈھاتا ہے اسکو کر سکتا ہے۔ اور چھوڑ اور بیباک سے جبکہ وہ ان فرائض  
نہو سکے مسئلہ اگر کسی نے کسی پر جبر کیا یعنی ڈھایا کہ تو اس چیز کو فروخت کر ڈال یا مول  
لیے یا اقرار کرے فلان کے ہزار روپے کا یا اجارہ دے دے اور یہ ڈھانا قتل کے ساتھ

ہو یا جس کے ساتھ یا ضرب شدہ کے ساتھ توبیح درست ہوگی یا نہیں، اسکو اختیار ہوگا کہ جبراً اس  
 جبر کے چاہے راضی ہو جائے اور چاہے اس بیع کو توڑ دے اور اپنا اسباب واپس کرے۔  
 اور اسباب کی قیمت رغبت سے لینا بیع کی اجازت ہے جیسے بیع کا اپنی غرضی ہوا کہ دینا  
 اجازت ہے اور جو جبر سے لگا تو اجازت نہیں ہے پھر اگر وہ چیز مشتری کے قبضہ میں موجود  
 ہو تو واپس کرے۔ مسئلہ اور اگر وہ چیز مشتری کے پاس سے تلف ہو گئی ہے تو ماوان حکم  
 ہوگا یا نہیں۔ واجب ہوگا کہ قیمت اسباب کی بائع کو دے اور بائع کو بھی یونہی تھا ہی  
 کہ جبر کر نیو اے سے قیمت لے لے یعنی مشتری سے نہ لے مسئلہ اگر کوئی شخص کسی پر جبر کرے  
 یعنی ڈر اے اسکو مارے یا قید کرے تو اس حرام چیز کو کھائے مثلاً سوڑیا کوئی مودار چیز تو  
 وہ کھائے یا نہیں۔ جائز نہیں ہے کہ اسکو کھائے ہاں اگر اس طرح سے ڈر اے کہ جبین  
 جان تلف ہوتی ہو یا کسی عضو کے کاٹ لینے سے ڈر اے تو اس صورت میں جائز ہے کہ  
 اس کام کو گزرے۔ اگر ان باتوں پر صبر کر گیا تو گنہگار ہوگا عند اللہ۔ مسئلہ اگر کوئی شخص  
 کسی پر کفر کرنے میں یا پیغمبروں کے برا کئے میں قید اور مارے ڈر اے تو یہ جبر ہوگا یا نہیں  
 نہیں ہوگا ہاں اگر جان سے مار ڈالنے اور عضو کے کاٹنے سے ڈر اے تو اس وقت میں  
 رخصت ہوگی کہ گزرے اگر اسکا دل ایمان پر برقرار ہو اور وہ گنہگار نہ ہوگا اور جو صبر کر گیا  
 یا تو پھر تو عند اللہ مستحق ثواب کا ہوگا مسئلہ اگر کوئی کہے کہ کسی مسلمان کا مال ضائع کر دے  
 اور جان سے مار ڈالنے کے ساتھ ڈر اے تو کیا جائز ہوگا کہ اسکا مال تلف کر دے۔ جائز ہوگا  
 اور جبکا مال تلف ہو وہ اس جبر کرنے والے سے لے سکتا ہے مسئلہ اگر زید پر جبر کیا کہ  
 عمرو کو مار ڈال تو زید کو جائز ہوگا کہ عمرو کو مار ڈالے۔ جائز نہیں ہے بلکہ صبر کرنا چاہیے  
 یہاں تک کہ خود قتل ہو جائے اور اگر مار ڈالے گا تو گنہگار ہوگا۔ مسئلہ قصاص جبر کر نیو اے  
 سے لیا جائے گا یا جو جبر سے فعل کرے۔ طرفین کے نزدیک جبر کرنے والے سے لیا جائے گا  
 مسئلہ اگر زید پر کوئی جبر کرے کہ تو اپنی بی بی کو طلاق دیجے یا اپنے غلام کو آزاد

اگر وہ سے طلاق اور آدھی واقع ہوئی یا نہیں۔ دونوں چیزیں واقع ہو جائیں گی اور زبرد  
رجوع کرے غلام کی قیمت کو اور عورت کے آدمی مہر کو یعنی جبر کرنے والے سے لی جائیگی  
اگر قبل محبت کے طلاق دہی ہوگی مسئلہ اگر کسی پڑنا کے واسطے جبر کیا جائے تو  
مہر مرد واجب ہوگی یا نہیں۔ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک مرد واجب ہوگی لیکن اگر بادشاہ  
جبر کرے تو واجب نہ ہوگی اور صاحبین کے نزدیک ہر صورت میں واجب ہوگی مسئلہ  
اور اگر کسی پر مرتد ہونے میں جبر کیا جائے تو بی بی اسکی بائن ہوگی یا نہیں یا ن ہوگی۔  
یہ استحسان ہے اور قیاس یہ ہے کہ بائن ہو جائیگی

## کتاب الیہ

جہاد کے مسائل

جہاد کرنا کیا ہے یعنی فرض ہے یا سنت۔ فرض کفایہ ہے اور فرض کفایہ یہ ہے کہ اس کام  
کو اگر تم لوگ کریں تو سب کے ذمے سے ساقط ہوتا ہے اور جو کوئی اس کام کو نہ کرے  
تو سب گنہگار ہوں گے مسئلہ کیا کافرون سے لڑائی لڑنا واجب ہے بغیر اس کے کہ کافر  
ابتدا کریں۔ واجب ہے گو وہ شروع کریں یا نہ کریں۔ مسئلہ لڑکون اور عورتوں  
اور غلاموں اور اندھوں اور پاچوں پر جہاد کرنا واجب ہے یا نہیں۔ نہیں ہے مگر جبکہ  
ہجوم کر کے چڑھ آئیں۔ مسئلہ اگر کافر غلبہ کر کے کسی شہر پر هجوم کریں تو اسکا دفع کرنا کس پر  
واجب ہوگا۔ تمام لوگوں پر اسکا دفع کرنا فرض عین ہوگا اور اسوقت بی بی شوہر کی اور غلام  
مولیٰ کی اجازت کے محتاج نہ ہوں گے یعنی بلا اجازت جہاد کریں مسئلہ اگر مسلمان  
دارا حرب میں چونچکر محاصرہ کر لیں تو پہلے دعوت اسلام کریں یا لڑائی شروع کریں  
پہلے کہ پہلے اسلام لانے کا سوال کوین اگر قبول کریں فہما اور اگر نہ مانیں تو جزیرہ  
طلب کریں اگر دین تو ان کے واسطے بھی وہی ہے کہ جو مسلمانوں کے واسطے ہے اور  
اور ان کے جان مال کی حفاظت کی جائیگی اور جو جزیرہ نہ دین تو لڑائی لڑی جائے گی

مسئلہ اگر ایک بار دعوت اسلام ہو چلی ہو تو دوبارہ پھر اسلام کی طرف بلانا واجب نہ ہوگا  
 نہیں مستحب ہے کہ دوبارہ پھر اسلام کی دعوت کی جائے اگر ایمان لائیں تو بہتر درجہ اسکے  
 بعد خدا تعالیٰ سے مدد کی دعا مانگ کر لڑائی شروع کریں اور آداب لڑائی کے کام میں  
 لائیں اور کافروں کو جلا دین یعنی ان کے مکانات میں آگ لگا دیں اور ان کو غرق کریں  
 اور ان کے درختوں کو کاٹ ڈالیں اور ان کے کھیتوں کو تباہ کر دیں اور تیر ماریں  
 مسئلہ اگر ان کافروں میں کوئی مسلمان ہو سکے یا اسیر یا سودا گریا  
 یا مسلمانوں کے بچے بھی ہوں تو تیر ماریں یا نہیں۔ کافروں کی نیت اور قصد کر کے تیر مار  
 مسلمانوں کو نشانہ تیر سے بچا دیں مسئلہ مسلمانوں کو لڑائی میں غارتوں اور قرآن مجید کا  
 لے جانا درست ہے یا نہیں۔ اگر لشکر بخوف ہو یعنی بیعت زیادہ ہو تو لے جائیں اور  
 جو لشکر تھوڑا ہو نہ لے جائیں۔ مسئلہ کافروں کے ساتھ دغا کرنا جائز ہے یا نہیں۔ نہیں جائز  
 ہے اور غارتوں اور بچوں کو اور بہت بڑھوون کو قتل نہ کریں اور افراتوون کو بھی قتل نہ کریں  
 مگر ایسے شیخ اور نابینا کو جو لڑائی میں راہ دیتے ہوں تو وہ قتل کئے جائیں گے اور  
 دیوانوں کو بھی قتل نہ کریں مسئلہ امام لشکر یا اور لوگ کوئی مصلحت دیکھ کر کافروں سے  
 صلح کر لیں تو جائز ہے یا نہیں۔ جائز ہے کہ اپنے حق میں بہتری دیکھ کر صلح کر لیں مسئلہ اگر  
 امام صلح کرے اور اُس پر کچھ مدت گزر جائے اور صلح توڑ دینے میں کوئی بہتری معلوم ہو تو  
 صلح کو توڑیں اور ان سے گملا بھیجیں کہ اب ہمارے تمہارے صلح نہیں رہی اور وہ لوگ  
 کوئی خیانت کریں تو جائز ہے کہ بے توڑنے صلح کے لڑائی شروع کریں مسئلہ اگر کافروں  
 کے غلام دارا عرب سے بھاگ کر مسلمانوں کی طرف آئیں تو وہ آزاد ہوں گے یا نہیں  
 سب آزاد ہوں گے مسئلہ جب لشکر اسلام دارا عرب میں پہنچے تو جانوروں کے  
 چارہ کے واسطے کیا حکم ہے۔ جائز ہے کہ گھاس اور کھانے کی چیزیں اور جلاسنے کی  
 لکڑی اور ہتھیار اور تیل کام میں لائیں مسئلہ اگر کوئی کافر دارا عرب میں مسلمان

ہر جاے تو اسکی جان اور چھوٹی اولاد اور جو مال اسکے پاس یا کسی مسلمان کے پاس امانت ہو  
 کسی دمی کے پاس ہو تو وہ محفوظ ہوگا یا نہیں محفوظ ہوگا یعنی غنیمت ہونے سے لیکن زمین  
 اور اس کی عورت اور جو بچہ کہ اسکی عورت کے پیٹ میں ہو اور بڑا اور کا مسئلہ کافروں کے  
 ہاتھ ہتھیار بچنا جائز ہے یا نہیں۔ جائز نہیں ہے۔ مسئلہ اگر مسلمان اپنے اسیروں کے  
 عوض میں کافروں کے اسیر و غلام کر دین تو جائز ہے یا نہیں۔ امام ابو حنیفہ کے نزدیک جائز  
 نہیں ہے اور صاحبین کے نزدیک جائز ہے لیکن جائز نہیں ہے کہ سفت رہا کرین اور  
 اپنا احسان رکھیں مسئلہ مسلمانوں کا سلطان کافروں کے کسی شہر کو اگر غلبہ اور زور سے  
 فتح کرے تو کیا حکم ہے۔ اس باب میں اس کو اختیار ہوگا چاہے اس شہر کے زمین اور  
 مسکانوں کو مسلمانوں پر تقسیم کر دے اور چاہے اسکے باشندوں کو اپنا مقرر کرے اور ان پر  
 جزیہ اور ان کے زمینوں پر خراج مقرر کرے مسئلہ اگر کافر مسلمانوں کی قید میں آئیں تو  
 کیا کیا جائے اختیار ہے چاہے قتل کرین اور چاہے غلام بنائیں اور چاہے آزاد دمی  
 بنا کر چھوڑ دین اور دار الحرب کی طرف نہ جانے دین اگر ان کے مرتد ہونے کا نفع دار الحرب  
 میں جانے کا خوف ہو تو نہ چھوڑین مسئلہ اگر مسلمانوں کا لشکر دار الحرب سے دارالاسلام  
 کو واپس آئے اور کافروں کے جانوروں کا لانا مشکل ہو تو کیا کرین۔ ان کو فوج کر کے  
 جلا دین اور تلف کر دین مسئلہ غنیمت کے مال کو دار الحرب میں تقسیم کرین یا نہیں۔ جاری  
 علماء کے نزدیک ذکرین اور امام شافعی کے نزدیک دار الحرب میں تقسیم کر لین مسئلہ  
 اگر غازیوں نے لڑکر کچھ مال غنیمت کا پایا اور قبل اس کے کہ وہ لوگ دارالاسلام میں آئیں  
 کہ اور غازی ان کی مدد کے واسطے آگئے تو یہ دوسری غازی اس غنیمت کے مال میں شریک  
 ہوں گے یا نہیں۔ سب شریک ہوں گے مسئلہ بازار یون کا کوئی حق  
 غنیمت میں ہے یا نہیں۔ نہیں ہے مگر جب کہ لڑائی میں وہ بھی شریک ہوں۔  
 مسئلہ اگر کوئی آزاد مرد یا آزاد عورت کسی کافر کو امان دے یا کسی جماعت کو اہل غلو سے



یا غلام سے تو درست ہے یا نہیں۔ درست ہے اور کسی لایق نہیں ہے کہ ان کو قتل کرے یا  
 اگر اسکا پناہ دینا اچھا نہ تو ان کو توڑ دین مسئلہ فنی اور سوداگر پناہ دین تو جائز ہے یا نہیں  
 جائز نہیں ہے مسئلہ اگر اہل حرب کو غلام پناہ دے تو جائز ہے یا نہیں۔ امام ابو حنیفہ کے  
 نزدیک جائز نہیں ہے مگر مولیٰ کی اجازت سے اگر لڑائی میں شریک ہو تو جائز ہے اور حنین  
 کے نزدیک بلا اجازت درست ہے مسئلہ اگر ترکستان کے کافر روم کے کافرون پر غالب  
 آئیں اور انکو قید کریں اور انکا مال لے لیں اور مالک ہو جائیں اور پھر اپنے مسلمان غالب ہو جائیں  
 تو روم کے کافرون کا مال وغیرہ جو ان کے قبضہ میں ہے اسکو مسلمان لیں یا نہیں۔ جائز ہے کہ  
 لے لیں اور لے کر مالک ہو جائیں گے اور ترکستان اور روم کا ذکر بطور مثال ہے۔ مسئلہ  
 اگر کافر اہل اسلام پر غالب ہو کر انکا مال لوٹ لے جائیں اور پھر اہل اسلام اپنے غالب ہو کر وہ مال  
 لے لیں تو وہ اہل اسلام اپنا مال اہل اسلام سے لے سکتے ہیں یا نہیں۔ اگر اس چیز کو بغیر ہاتھ پائے  
 تو بلا عوض قبل تقسیم کے لے سکتے ہیں اور اگر تقسیم ہونے کے بعد وہ مال بلا تو اس کی قیمت  
 دے کر لے سکتے ہیں مسئلہ اگر وہ مولیٰ ہوئی چیز ان کافرون سے مول لے کر کوئی سوداگر  
 دار الاسلام میں لے آیا ہو تو مسلمان اس سے لے سکتے ہیں یا نہیں۔ جس قیمت کو سوداگر  
 لایا ہے وہ قیمت دے کر لے سکتے ہیں ورنہ نہیں مسئلہ اگر کافر مسلمانوں پر غلبہ کر کے  
 ان کے مدبروں کو اور ام ولد کو اور مکاتبوں کو اور آزادوں کو پکڑ لے جائیں تو ان کے مالک  
 ہوں گے یا نہیں۔ نہیں ہوں گے۔ مسئلہ اگر کوئی غلام کسی مسلمان کا بھاگ کر دار الاسلام  
 سے دار الحرب میں چلا جائے اور کافر اسکو پکڑ لیں تو وہ اس کے مالک ہوں گے یا نہیں امام ابو حنیفہ  
 کے نزدیک مالک نہیں ہوں گے اور صاحبین کے نزدیک مالک ہو جائیں گے۔ مسئلہ  
 اگر مسلمانوں کا اونٹ کافرون کی طرف بھاگ جائے اور وہ پکڑ لیں تو مالک ہوں گے یا نہیں  
 ہو جائیں گے۔ مسئلہ اگر دار الحرب سے غنائم یا تھ آئیں اور امام کے پاس کوئی جانور ہو  
 کہ جسپر وجہ لاوے تو کیا کیا جائے تقسیم کریں غازیوں میں اور غازیوں کے پاس یا نہ کریں

ملکہ الاسلام میں لائین اور بھرا امام ان سے لے کر غازیوں کو تقسیم کر دے مسئلہ اور اگر تقسیم  
 ہوئے سے پہلے غلام کو فروخت کرے تو جائز ہے یا نہیں۔ جائز نہیں ہے۔ مسئلہ اگر کوئی  
 غازی دارالحرب میں محاطے تو اسکا حق غنیمت میں ہوگا یا نہیں۔ نہیں ہوگا مسئلہ اگر کوئی  
 غازی وہاں سے نکل کر دارالاسلام کے طرف مڑے تو اسکا حصہ ہوگا یا نہیں۔ اسکا حصہ  
 اسکے وارثوں کے واسطے ہوگا مسئلہ اگر لڑائی کی حالت میں امام غازیوں سے غنیمت  
 کی زیادتی کا وعدہ کرے تاکہ قتال پر جریں ہوں مثلاً کہے کہ جو کوئی کسی کافر کو مارے گا تو اسکا  
 سبب اسکو دیا جائے گا یا چھوٹے لشکر سے کہے کہ میں نے تمہارے واسطے غنیمت کی  
 چوتھائی بجز من نکالنے کے تمہارا دی تو جائز ہے یا نہیں۔ جائز ہے اور غنیمت کے جمع کرنے  
 کے بعد دارالاسلام میں زیادہ نہ دے اور اگر دے تو خمس میں ہے۔ اور اگر قاتل کو مقتول کے  
 اسباب دینے کا حکم کیا ہو تو وہ ہلکے غنیمت میں ملکر قاتل کو اور سب کو تقسیم ہو جائے گا ورنہ  
 قاتل کو پونچھ گا اور مقتول کا اسباب یہ ہے کپڑا اور تھیلہ اور سواری اور جو سونا چاندی اسکو  
 پاس ہو۔ مسئلہ اگر مسلمان دارالحرب کے طرف آئین تو غنیمت کے مال میں سے  
 خرچ کرنا جائز نہیں۔ چارہ اور کھانے سے جو کچھ بچ رہے وہ امام کے حوالہ کر دین مسئلہ  
 امام غنیمت کو کیونکر تقسیم کرے۔ خمس کا لکر کہ وہ حق محتاجوں اور مسکینوں اور یتیموں کا ہے  
 چار خمس باقی کو غازیوں میں تقسیم کر دے سواروں کو دو حصے اور پیدل کو ایک حصہ اور گھوڑا  
 یا بوجی مثل عربی گھوڑے کے ہے۔ اور اونٹ اور خچر کا حصہ نہیں ہے مسئلہ اگر غازی کے  
 پاس دو گھوڑے ہوں تو وہی حصہ دیا جائے گا جو سوار کے واسطے مقرر ہے مسئلہ اگر کوئی  
 غازی دو گھوڑے کے دارالحرب میں جائے اور پھر وہ گھوڑا اس سے جاتا رہے تو اسکو  
 حصہ پیدل کا ملے گا یا سوار کا۔ سوار کا۔ مسئلہ اگر کوئی شخص پیدل داخل ہو پھر اس کے  
 پاس گھوڑا ہو جائے تو اسکو حصہ سوار کا ملے گا یا پیدل کا۔ پیدل کا۔ مسئلہ غلام اور عورت اور  
 ذمی اور لڑکے کا حصہ ہوگا یا نہیں۔ ان کا حصہ نہیں ہے مگر امام بہتری دیکھے تو کچھ دیکھے

مسئلہ خمس کن لوگوں کو تقسیم ہوگا خمس کے تین حصے کے جائیں ایک حصہ یتیموں کو دوسرا  
 سسکینوں کو تیسرا مسافروں کو اور اگر ذوی القربی محتاج ہوں تو مساکین میں داخل ہوں گے اور فقیہ  
 ہوں گے اور مالداروں کو نہیں دیا جائیگا۔ اور خمس کے حق تعالیٰ نے پانچ حصے کئے ہیں عیال  
 اپنے کلام پاک میں ذکر فرمایا ہے۔ **واعلموا انما غنمتم من شئ فان لله خمسہ وللرسول ولذی القربی**  
**والیتامی والمساکین وابن السبیل۔** یہ ارشاد اللہ تعالیٰ کا خمس میں اپنے نام پاک کا واسطے  
 افتتاح کام کے تبرکاً مذکور ہے یعنی حق تعالیٰ کے واسطے کوئی حصہ نہیں ہے اور حصہ فخر عالم  
 علیہ السلام بوجہ وفات ظاہری کے جاتا رہا جیسے کو صنفی جاتا رہا اور صنفی یہ تھا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ  
 وسلم غنیمت کے مال سے کوئی چیز پسند فرماتے تھے جیسے کوئی تلوار یا فونڈی یا اور کوئی چیز  
 تو جیسے صنفی جاتا رہا اسی طرح حصہ بھی جاتا رہا تو اب باقی خمس کے تین حصے کسے  
 یتیموں اور سسکینوں اور مسافروں کو دے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قرابت والوں کو  
 اگر فقیہ ہوں مقدم رکھے مسئلہ اگر ایک شخص یا دو شخص غدر کرنے والے بغیر اجازت امام کے  
 دارا حرب میں جائیں اور کوئی چیز لوٹ لائیں تو خمس لیا جائے یا نہیں۔ نہ لیا جائے مسئلہ  
 اگر ایک جماعت قوت و شوکت والی بے اجازت جائے اور لوٹ لائے تو خمس لیا جائے یا  
 نہیں۔ لیا جائے۔ مسئلہ اگر کوئی مسلمان امام کے اذن کے ساتھ دارا حرب میں تجارت  
 کے طور پر امان میں جائے اور کافروں سے کوئی چیز لے تو جائز ہے یا نہیں۔ جائز نہیں ہے  
 کہ انکھال لے یا ان کو قتل کرے۔ مسئلہ اگر کوئی اندوہی غدر ان سے لے لے تو وہ انکی  
 ملک ہوگی یا نہیں۔ ممنوع طریق پر ہوگی اور اسکو خیرات کر دے اپنے کام میں نہ لائے اسواط  
 کہ اسکا لینا حرام تھا۔ مسئلہ اگر کوئی کافر امن لیکر دارالاسلام میں آئے تو کب تک ٹھہر سکتا  
 ہے۔ ایک سال کامل نہ بننے دین اور اس سے کہیا جائے کہ اگر ایک سال بیان رہیگا  
 تو تجھ پر یہ مقرر ہوگا پھر اگر وہ پورا سال رہے تو اس سے جزیہ لیا جائے اور وہ فقی ہو جائیگا  
 اور پھر اسکو دارا حرب کو نہ جانے دین پھر اگر وہ دارا حرب کو چلا جائے تو جو کچھ امانت کسی مسلمان

یادی کے پاس پہنچی یا اسکا قرض ان دونوں کے ذمہ ہوگا تو وہ خطرہ میں ہو جائے گا پس اگر اپنی موت مرا یا بغیر غلبہ کے قتل کیا گیا تو اسکا قرض اور وہ بیعہ اسکے وارثوں کا ہوگا اور اگر دار الحرب پر غلبہ مسلمانوں کا ہوا امین وہ قتل یا قید کیا گیا تو قرض اسکا سا قضا اور وہ بیعہ مال غنیمت یعنی ایسے ہوگا مسئلہ اگر مسلمان بے قتال اہل حرب کا مال لے لیں تو اس کو گناہ صرف کریں مسلمانوں کی بہتری کی جگہ خرچ کریں جیسے خراج صرف کیا جاتا ہے۔

کتاب العشر والخراج

مشترک اور خراج کے مسائل

عرب کی زمین کل عشری ہے اور حدائس کی شروع غنیمت سے لے کر اہل کجین تک ہے اور  
مردہ سے لیکر حد شام تک مسئلہ سواد عراق کی زمین کیسی ہے۔ خراجی ہے اور وہ  
باہین غنیمت سے لے کر عقبہ اخلوان تک اور علت سے لے کر عبادان تک مسئلہ  
ترمین سواد وہان کے رہنے والوں کے ملک ہے یا نہیں۔ ان کی ملک ہے اور انگو  
اسکا فروخت کرنا اور اس میں تصرف کرنا جائز ہے مسئلہ اور وہ زمین کو وہان کے رہنے  
والے مسلمان ہو جائیں یا غلبہ سے فتح کی جائے اور غازیون میں تقسیم کی جائے تو عشری  
ہے یا خراجی۔ عشری ہے مسئلہ اگر کوئی زمین غلبہ سے فتح کی جائے اور وہان کے  
رہنے والے وہیں رہیں تو اسکا کیا حکم ہے۔ وہ خراجی ہے۔ مسئلہ اگر کوئی شخص مردہ  
زمین کو زندہ کرے تو اسکا کیا حکم ہے۔ امام ابو حنیفہ کے نزدیک اسکا محصول اس کے  
برابر کی زمین کے اعتبار سے لیا جائیگا یا وہ عشری ہو یا خراجی اور بصرہ کی زمین کا کیا  
حکم ہے۔ باجماع صحابہ عشری ہے اور امام محمد کے نزدیک اگر کوئی زمین مردہ کو کنواں  
یا چشمہ محال کر اسکے پانی سے زندہ کرے یا دجلہ کے پانی سے یا فرات یا بڑی نہروں  
پانی سے جو کسی کے ملک نہوں تو وہ عشری ہے اور اگر اس نے زمین کو زندہ کیا ہے  
اس نہر کے پانی سے جو کھودی ہوئی ٹیموں کی ہے جیسے نہر ملک یا نہر یزدجرد تو وہ خراجی

فصل فی احکام

ہوگی مسئلہ خراج کس قدر لینا چاہیے جو کہ حضرت عمرؓ نے اہل سواد کے واسطے مقرر کیا تھا ہر ایک پر ایک اسکو پانی پونچھا ہو ایک فقیر ہاشمی یعنی ایک صلح اور ایک درم ششہ ہے اور نہ کاری وغیرہ کے زمین میں پانچ درم اور جہان انگور اور خرمن کے درخت گھٹکے ہوں تو وہاں فی ایک دس درم مسئلہ اور جو کوئی زمین سوائے اسکے ہے اسپر کیا واجب ہے۔ امام کے نزدیک جو کچھ مناسب ہو مقرر کر دے اور جو کچھ کہ امام نے مقرر کیا ہے اگر وہ ادا نہ کر سکے یعنی اس قدر بچاؤ نہ ہو تو کم کرنا چاہیے مسئلہ اگر زمین خراجی کے کاشت کو کوئی آفت پونچھے یعنی زراعت میں نقصان آجائے تو کیا واجب ہوگا۔ کچھ نہیں مسئلہ اگر کوئی زمین خراجی کو بیکار ڈالے رکھے یعنی کھیتی نہ کرے تو کیا واجب ہوگا۔ خراج دینا ہوگا مسئلہ ذمی مسلمان ہو جائیں تو ان سے خراج لیا جائیگا یا نہیں۔ لیا جائیگا مثل ہمیشہ کے مسئلہ اگر کوئی مسلمان ذمی سے خراجی زمین خریدے تو اس سے کیا لیا جائے گا خراج لیا جائے گا مسئلہ زمین خراجی میں عشر جواب ہوگا یا نہیں نہیں ہوگا۔

نہایت  
مہارت  
ہو گیا  
میں  
دوسرے  
زمین  
جانی  
یا مالک  
انہوں

## کتاب الجزیہ

جزیہ کے مسائل

جزیہ کس طرح پر ہے۔ دو طرح پر ایک یہ کہ صلح ہو جائے اہل اسلام اور کفار سے اور اس صورت میں جو کچھ قرار پا جائے۔ دوسری صورت یہ ہے کہ غلبہ اور نصرت کے ساتھ ملک فتح کر کے لیا جائے اور پھر کفار اپنے ملک پر قابض کر دیے جائیں مسئلہ اگر اس دوسری صورت سے ملک فتح ہو تو جزیہ کس حساب سے لیا جائے گا۔ مالداروں سے نفی کس ہر مہینہ میں چار سو سال کے اثر الیسوی اور جو لوگ وسط درجے ہوں ہر مہینہ میں فی کس دو درم سال کے چوبیس سو اور جو محتاج فردی کرتے ہوں قابل کسب جن ان سے ہر مہینہ میں فی کس ایک درم سال کے بارہ ہونے مسئلہ جزیہ کس کس قوم سے لیا جائے۔ نصاریٰ اور یہود اور مجوس اور عجم کے بت پرستوں سے اور عرب کے بت پرستوں سے نہیں لیا جائیگا اور نہ ان سے کہ جو مرتد ہو گئے ہوں کیونکہ ان کو مار ڈکھلنے

کا حکم ہے ان سے کسی حال میں صلح نہیں اور نہ عورتوں سے اور نہ بچوں سے اور نہ اپاہجوں سے  
اور نہ اندھوں سے اور نہ بیکار محتاجوں سے اور نہ راہبوں سے کہ جو لوگوں سے ملتے نہ ہوں  
اور جو کافر مسلمان ہو گیا ہو یا مر گیا ہو یہ سب جزیرے بری ہیں مسئلہ اگر ایک سال کا جزیرہ بنا  
ہو اور دو سو سال گزر جائے تو کیا حکم ہے۔ ایک ہی سال کا لیا جائیگا مسئلہ نئے تاجانے  
یعنی کلیسا وغیرہ کفاد دار الاسلام میں بنا سکتے ہیں یا نہیں۔ جدید نہیں بنا سکتے ہیں اگر پانا  
نوٹ کیا ہو تو اسکی مرمت کر سکتے ہیں۔ مسئلہ جو ذمی دار الاسلام میں رہتے ہوں تو ان کو  
کوئی نشان اپنا علحدہ رکھنا چاہیے یا نہیں۔ ان کی سواریاں اور زمین اور ان کی ٹوپیاں مسلمانوں  
کیسی ہوں مسئلہ وہ لوگ گھوڑے پر سوار ہوں یا نہیں۔ نہیں اور ہتھیار بھی نہ باندھیں۔  
مسئلہ اگر ذمی جزیرے سے انکار کرے یا فوج عالم علیہ الصلوٰۃ دار الاسلام کی شان میں گستاخی کرے  
یا مسلم سے زنا کرے یا کسی مسلمان کو قتل کرے تو عہد سے خارج نہوگا اور ذمی ہو گیا اور اگر دارالخبرہ میں  
چلا جائے یا باغی ہو کر کسی موضع پر غلبہ کر کے لڑنے کو تیار ہو تو ذمی نہ رہے گا مسئلہ اگر کوئی  
شخص اسلام سے پھر کر مرتد ہو جائے تو اسکا کیا حکم ہے۔ اس سے کہا جائے کہ اسلام قبول  
کر اگر اسکو اسلام میں کسی قسم کا شہید ہو اور اعتراض ہو تو اسکو شافی جواب دیا جائے اگر وہ اسلام  
قبول کرے تو بہتر ہے ورنہ تین دن قید کیا جائے اگر تین دن بعد بھی ایمان نہ لائے  
تو قتل کیا جائے اور اگر کسی مرتد کے سامنے منہ زور دوبارہ اسلام پیش نہ کیا گیا ہو اور اسکو  
کسی نے مار ڈالا تو برا کیا اور اس کے ذمہ قصاص اور دیت نہوگی۔ مسئلہ اگر عورت مرتد ہو جائے  
تو کیا حکم ہے۔ قید کی جائے یہاں تک کہ مسلمان ہو جائے یا مرجائے۔ مسئلہ مسلمان کے  
مرتد ہو جانے سے اسکی ملک اسکی رہے گی یا نہیں۔ مرتد ہونے کے بعد ملک اس کی  
زائل ہو جائیگی اور یہ زوال موقوف رہے گا کیونکہ اگر پھر مسلمان ہو جائے گا تو اسکی ملک  
اسکی طرف لوٹ آئے گی اور جو حالت ارتداد میں وہ شخص مر گیا یا قتل ہو گیا یا دار الحرب  
میں جا ملا اور قاضی حکم حقوق کر دیا تو اسکی کمائی حالت اسلام کی اس کے مسلمان و شدہ کو ملے گی

اور جو کمائی اس خیر وقت کی حالت میں کی ہوگی وہ فی ہونگی مسئلہ اگر کوئی شخص مرتد ہو کر خود کھلا  
 کو چلا جائے اور حاکم اسکی روت پر اور حقوق دار الحرب پر حکم کر دے تو اسکے مدبر اور ام ولد زیاد  
 ہوں گے یا نہیں۔ ہو جائیں گے اور اسکے دین جن لوگوں پر ہوں گے وہ انکو حلال ہو جائیں گے  
 اور حالت اسلام کی جو کمائی اسکی ہوگی وہ اس کے مسلمان وارثوں کو ملے گی مگر قرض کے ادا  
 کے بعد اور جو کمائی حالت ارتداد کی ہوگی وہ حالت ارتداد کے قرض میں دی جائے گی یہ  
 مذہب امام ابو حنیفہ کا ہے اور صاحبین کے نزدیک مطلق قرض مطلق مال سے ادا کیا جائیگا  
 اور باقی وہ نکولے گا اور جو خرید و فروخت اسنے کی ہوگی یا اور کسی قسم کا تصرف مثل بیہ وغیرہ  
 کے کیا ہوگا تو وہ ساقوت رہے گا اگر وہ پھر مسلمان ہو گیا تو وہ کل نفل جائز ہو جائیں گے  
 اور اگر اسی حالت پر مر گیا یا قتل کیا گیا یا دار الحرب کو چلا گیا تو کل تصرفات ناجائز ہوں گے  
 مسئلہ اگر کسی مرتد کو امام نے حقوق دار الحرب کا حکم دیا اور بعد اسکے وہ پھر ایمان لاکر دار الحرب  
 سے دلا اسلام میں واپس آیا تو اسکا وہ مال کہ اسکے وارث قبضہ کر چکے ہیں اور بعینہ موجود ہو  
 تو واپس لے سکتا ہے یا نہیں۔ لے سکتا ہے۔ مسئلہ اگر مرتد عورت کسی چیز میں کوئی  
 تصرف کرے تو جائز ہے یا نہیں۔ سوائے نکاح اور فحش اور ارث کے کل تصرفات جائز  
 ہیں۔ مسئلہ وہ نصاریٰ کہ جو تغلب کے اولاد سے ہیں ان سے کس قدر زکوٰۃ لی جائے ہل  
 اسلام کے دو چند مسئلہ اس قوم کی عورتوں اور بچوں سے زکوٰۃ لی جائے یا نہیں۔ صرف  
 عورتوں سے لی جائیگی مسئلہ مال جزیہ کا اور خراج کا اور جو نبی تغلب سے وصول ہو یا امام  
 کے پاس کفار کا کوئی ہدیہ اسے تو یہ کل مال کس کس جگہ صرف ہوں گے مسلمانوں کی  
 بہتری میں صرف ہوں گے اور دار الحرب اور دار الاسلام میں ایسی حدین بنائی جائیں کہ  
 جن سے کفار کی راہ بند ہو اور دریائوں کے پل بنائے جائیں اور قاضیوں اور  
 عاملوں کے وظیفے مقرر کیے جائیں اور جنگ کے اسباب میں صرف کئے جائیں اور  
 غازیوں اور ان کی اولاد کو روزیہ دیا جائے۔

## باب المغاۃ

باغیوں کے مسائل

باغی کسی کو کہتے ہیں۔ وہ لوگ ہیں کہ جو سرکشی کر کے امام سے منہزت ہو کر اسکی اطاعت چھوڑ دیں مسئلہ  
اگر کوئی گروہ باغی ہو کر کسی گاؤں یا شہر پر غلبہ کرے تو اسکا کیا حکم ہے۔ اگر ان کو کسی قسم کا شہ  
ہو تو پہلے جواب دہانی دے اور ان کے قتل میں بادشاہ اسلام اجتہاد کرے بلکہ وہ ابتداء کریں  
پھر مسلمان بھی ان کو ماریں یہاں تک کہ وہ پرانگندہ ہو جائیں مسئلہ اگر ان میں کوئی مجروح  
ہو تو اسکو کیا کریں۔ ان کے مجروحوں کو مار ڈالیں اور بھاگے ہوئے ان کا تعقب کر کے قید کریں  
یہاں تک کہ توبہ کریں اور جو بڑی جماعت ہو تو مجروح کو مار ڈالیں اور  
بھاگے ہوئے کا پیچھا بھی نہ کریں مسئلہ باغیوں کا مال آپس میں تقسیم کریں یا نہیں۔ اور ان  
کے عورت اور بچوں کو نوٹڈی غلام بنائیں یا نہیں۔ سلطان کو چاہئے کہ ان کے مال وغیرہ  
کی حفاظت کرے اور ان کو نہ دے جب تک کہ وہ توبہ نہ کریں اور اطاعت نہ کریں۔ اگر  
توبہ کریں تو ان کی چیز ان کو واپس کر دے اور ان کے بچوں کو ہرگز نوٹڈی غلام نہ بنائے بلکہ  
مثل اپنے بچوں عورتوں کے انکے بچوں اور عورتوں کے حفاظت کرے مسئلہ اگر انکے  
ہتھیار مسلمانوں کے ہاتھ لگیں تو ان ہتھیاروں سے ان کے ساتھ ساتھ لڑائی کریں یا  
نہیں۔ اگر حاجت ہو تو جائز ہے مسئلہ اگر باغی لوگ اہل شہر سے غلبہ یا کفر خارج اور عشرے  
لیں تو ان اہل شہر سے سلطان دوبارہ خراج اور عشرے لے سکتا ہے یا نہیں۔ نہیں لے سکتا  
ہے اور وہ مال کہ جو باغیوں نے جزیہ وغیرہ میں حاصل کیا ہے اگر اسکو مسلمانوں کی بہتری  
میں خرچ کر دیا ہے تو دینے والے بری الذمہ ہیں اور اگر اس مال کو مسلمانوں کی بہتری میں  
نہیں کیا ہے تو دینے والوں پر دوبارہ عشرہ و خراج اور لگا لیکن حاکم مطالبہ نہ کرے وہ خود ماکرین

## کتاب الحظر والاباحۃ

منع اور جائز چیزوں کے مسائل



مرد کو نہیں پڑا اور سونا پٹنا جائز ہے یا نہیں۔ جائز نہیں ہے مگر عورتوں کو اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک مردوں کے واسطے حریری تکیہ اور فرش جائز ہے اور صاحبین کے نزدیک مکروہ ہے مسئلہ اگر وقت لڑائی کے ویسا پہنے تو جائز ہے یا نہیں۔ اس مسئلہ میں اختلاف ہے یعنی صاحبین کے نزدیک جائز ہے اور امام اعظم کے نزدیک مکروہ ہے اور علم پٹنا جائز ہے کیونکہ اسکا اناریشم کا ہوتا ہے اور باناسوت کا ازترجم اس صفت کا جو کپڑا ہو گا وہ جائز ہے اور جبیں اسکا عکس ہے وہ ناجائز مسئلہ مرد کو چاندی سونے کا زیور پٹنا جائز ہے یا نہیں۔ جائز نہیں ہے مگر انگوٹھی اور مکر کی بیٹی اور تلوار کا زیور اگر چاندی کا ہو تو جائز ہے اور عورتوں کے واسطے سونا اور چاندی دونوں جائز ہیں مسئلہ اور لڑکے کو سونا چاندی پٹنا مکروہ ہے یا نہیں۔ مکروہ ہے مسئلہ چاندی اور سونے کے برتن میں مرد اور عورت کو کھانا اور پینا اور تیل وغیرہ رکھ کر استعمال کرنا جائز ہے یا نہیں۔ ناجائز ہے مسئلہ شیشہ اور بلور اور عقیق کے برتن میں کھانا پینا جائز ہے یا نہیں۔ جائز ہے مسئلہ اگر کسی برتن میں چاندی لگی ہو یا گھوڑے کی زین میں لگی ہو تو جائز ہے یا نہیں۔ جائز ہے مگر پانی پینے کی جگہ جو منہ کو لگتی ہے وہ الگ ہو اور ایسے ہی زینٹھ پیٹھ کی جگہ چاندی سے علیحدہ ہے اور قرآن میں دس آیتوں کے بعد نشان لگانا اور نقطے لگانا مکروہ ہے اور قرآن کا آراستہ سونے چاندی سے کرنا جائز ہے اور سونے کے پانی سے مسجد کے نقش و نگار کرنا جائز ہے مگر نہ کرنا بہتر ہے مسئلہ استخام نصی کا جائز ہے یا نہیں۔ مکروہ ہے اور جائز ہے بہائم کا نصی کرنا اور گدھے کا چرخ پڑانا مسئلہ ہدیہ اور افون میں غلام کا اور لڑکے کا قول مانا جائیگا یا نہیں۔ مانا جائے گا اور فاسق کا قول معاملات میں مانا جائے گا اور دیانات میں مقبول نہوگا مگر عادل کا مسئلہ اجنبی عورت کو دیکھنا جائز ہے یا نہیں۔ چہرہ اور کف دست کا دیکھنا جائز ہے اگر شہوت نہ ہو مگر ضرورت کے واسطے جائز ہے جیسے غلہ منی اور گواہ کو اور طبیب کو بھی موضع مرض کا دیکھنا جائز ہے اگرچہ شہوت ہو مسئلہ مرد و

عہدہ لکھنؤ لکھنؤ اس زمانہ میں تھیں

کے جسم کو دیکھ سکتا ہے یا نہیں۔ سوائے شہر عورت کے کل بدن دیکھ سکتا ہے یعنی ناف کے نیچے سے زانو تک شہر عورت ہے اور مثل مرد کے عورت کو بھی استقدر مرد کا جسم دیکھنا جائز ہے مسئلہ عورت کو عورت کا استقدر جسم دیکھنا جائز ہے۔ جب قدر مرد کا مرد کو مسئلہ مرد کو اپنی بی بی اور نوٹڈی کی فرج وغیرہ دیکھنا جائز ہے یا نہیں۔ جس عورت سے وطی جائز ہے اسکی فرج کا دیکھنا بھی جائز ہے مسئلہ مرد کو اپنی عورت محرم کے کس کس عضو کو دیکھنا جائز ہے۔ سر اور سینہ اور زلف اور پندلیاں اور دونوں بازو اگر شہوت سے امن ہو اور ان کی عیجہ اور پیٹ دیکھنا جائز نہیں اور جب قدر عضو عورت محرم کے دیکھنا جائز ہیں اسی قدر غیر کی نوٹڈی کے بھی دیکھنا جائز ہیں اور فرج پر کے وقت اس کے عضو بدن کو مس بھی کر سکتا ہے اگرچہ شہوت سے ہو اور نظر کرنے میں خصی اور مرد و دونوں ایک سے ہیں اور غلام کو جائز نہیں ہے کہ اپنی مالک کی طرف دیکھے مگر وہ عضو کو جو اجنبی کو دیکھنا جائز ہیں ان کو غلام بھی دیکھ سکتا ہے اور بلا اجازت نوٹڈی کے ساتھ غزل کرنا جائز ہے اور بی بی سے منع ہے مگر باجائز مسئلہ نوٹڈی خرید کر اس سے صحبت کب تک نہ کرے۔ ایک حیض تک مسئلہ غلام اور چارہ بندکر بند کرنا اگر فی قیمت کے واسطے جائز ہے یا نہیں۔ جائز ہے مگر جب وقت اہل شہر کو تکلیف ہو تو مکروہ ہے مسئلہ اگر کوئی شخص اپنی زمین کا غلام اور جو غلام باہر سے لایا ہے اسکو بند کرے تو حلال ہے یا نہیں۔ نہیں۔ مسئلہ سلطان کو اپنی رائے سے سزا کا لٹا جائز ہے یا نہیں۔ جائز نہیں ہے اور فتنہ کے وقت میں ہتھیار فروخت کرنا اہل فتنہ کے ہاتھ مکروہ ہے۔ مسئلہ خریدنا یا نوادے کے ہاتھ انگوٹھا یا جائز ہے یا نہیں۔ جائز ہے۔

# کتاب الوصایا

## زمینیت کے مسائل

وِصیت کے مسائل

وِصیت کیا ہے؟ مستحب ہے مسئلہ وارث کی واسطے وِصیت کرنا جائز ہے یا نہیں۔ جائز نہیں ہے ہاں اگر

اور وارث جائز کہیں تو درست ہے مسئلہ وِصیت تہائی سے زیادہ کرنا جائز ہے یا نہیں۔ ناجائز ہے

مسئلہ قابل سے واسطے وصیت کرنا جائز ہے یا نہیں۔ ناجائز ہے۔ مسئلہ اگر کافر مسلمان کے واسطے اور مسلمان کافر کے واسطے وصیت کرے تو جائز ہے یا نہیں۔ جائز ہے۔ از مہر ہم اس کافر سے کافر مرنے والا ہے مسئلہ وصیت کو قوت قبول کیا جائے۔ موصی کے مرنے کے بعد اگر اس کی زندگی میں موصی نے قبول یا رد کر چکا تو باطل ہے اور تخب یہ ہے کہ وصیت ثلث سے کم کرے۔ موصی۔ وصیت کرنے والا اور موصی۔ او کو جس کے واسطے وصیت کیا جائے۔ موصی وہ جو وصیت کی تعمیل کرے مسئلہ اگر ایک شخص نے ایک شخص کو وصیت کی اور موصی نے اس کے مقابلہ میں قبول کر لی اور پھر اس کی غیبت میں انکار کیا تو انکار جائز ہے یا نہیں۔ ناجائز ہے۔ اور موصی نے مالک ہو جاتا ہے قبول کرنے کے ساتھ مگر ایک مسئلہ میں بغیر قبول بھی مالک ہو جاتا ہے وہ یہ کہ موصی مر جائے اس کے بعد موصی نے بھی موصی بہ کے قبول کرنے سے پہلے مر گیا تو موصی بہ بغیر قبول کے موصی نے کی میراث میں داخل ہو جائے گی مسئلہ اگر کوئی شخص کسی غلام یا کافر یا فاسق کو موصی مقرر کرے تو کیا حکم ہے۔ قاضی کو چاہیے کہ انکو محال کر دے۔ شخص کو موصی مقرر کرے مسئلہ اگر کوئی شخص باغ و دارون کی موجودگی میں اپنے غلام کو موصی کرے تو جائز ہے یا نہیں۔ ناجائز ہے مسئلہ اگر کوئی شخص ایسے شخص کو موصی کرے کہ وہ اس کے قائم کرنے میں عاجز ہو تو کیا کیا جائے۔ قاضی کو چاہیے کہ ایک اور آدمی اس کام کے لایق اس کی امداد کے واسطے مقرر کرے مسئلہ اگر کوئی شخص دو شخصوں کو موصی کرے تو ایک کو بلا موجودگی دوسرے کے وصیت کی کارروائی جائز ہے یا نہیں۔ طرین کے نزدیک ناجائز ہے مگر کفن خریدنا اور تجریمت کر سکتا ہے اور چھوٹے بچوں کو نفقہ بھی دے سکتا ہے اور امانت کو پھر سکتا ہے اور قرض ادا کر سکتا ہے اور کوئی چیز معین کسی شخص کے واسطے موصی نے وصیت کی ہو تو بھی دے سکتا ہے اور معین غلام کو بھی آزاد کر سکتا ہے اور میت کے حقوق میں مالش فرما کر سکتا ہے اور امام ابو یوسف کے نزدیک ایک کافر بھلے کام میں بشل دونوں۔ کہ ہے مسئلہ اگر کسی شخص نے وصیت کی زیر کے واسطے ثلث کے اہل عرو کے



کیا اور اسکے بعد محابات کی تود و نون برابرین اور صاحبین کے نزدیک ہو و مسلک میں آزاد ہی  
 مولیٰ ہے مسئلہ اگر کسی شخص نے اپنے مال کے ایک حصہ کے ساتھ وصیت کی تو اسکے بقدر  
 حصہ مال میں سے دیا جائیگا۔ موصی کے وارثوں سے جسکا حصہ کم بنائے گا برابر دین کر چھوڑے  
 کم نہ دین اور صاحبین کے نزدیک واجب ہے کہ ادنیٰ حصہ وارثوں کے حصوں سے دیا جائے  
 یعنی جس وارث کا حصہ کم ہوتا ہے اسکے برابر دینا واجب ہے اگرچہ چھوٹے سے کم ہو مسئلہ  
 اگر کسی شخص نے اپنے مال سے ایک جز کی کچی کے واسطے وصیت کی تو اسکا کیا حکم ہے اسکے  
 وارثوں سے کما جائے کہ جو کچھ چاہو وہ دے دو مسئلہ اگر کسی شخص نے قلمت و یمنین کہیں اور  
 ان میں ہر قسم کی وصیت ہے تو ان میں سے کس وصیت کو مقدم رکھا جائیگا۔ فراغ نعم  
 رکھے جائیں گے مثلاً حج اور زکوٰۃ اور کفارے کو موصی نے انکو مقدم کیا ہو اور جو خیرین  
 کہ واجبات سے نہیں ہیں ان میں موصی نے وصیت میں جسکو مقدم رکھا ہو گا وہ مقدم  
 رکھی جائیگی مسئلہ اگر کسی شخص نے حج کے واسطے وصیت کی ہو تو کیونکر ادا کیا جائے۔ اسی  
 کے شہر سے حج میل کر نیا لاروانہ ہو اور سواری پر جائے اگر اسنے اسقدر مال کی وصیت کی  
 ہو کہ وہ حج کو کافی ہو تو وہاں سے حج ہو سکے وہاں سے کر دیا جاوے اسکے شہر سے پہنچنا  
 ضرور نہیں مسئلہ اگر کوئی شخص حج کو روانہ ہوا اور راہ میں مر گیا مگر وصیت حج کی کر گیا تو  
 حج کمان سے کیا جائیگا آیا اسی جگہ سے یا اسکی سکونت کی جگہ سے۔ سکونت کی جگہ سے۔  
 مسئلہ وصیت لڑکے کی اور مکاتب کی درست ہے یا نہیں۔ نہیں ہے اگرچہ مال اسکا  
 وصیت کو پورا کر سکتا ہے۔ مسئلہ موصی کو اپنی وصیت سے پھر جانا جائز ہے یا نہیں  
 جائز ہے آیا صریح الفاظ لکر پھر جائے یا کوئی فعل ایسا کرے کہ جس سے پھر جانا ثابت ہو۔  
 مسئلہ اگر کوئی شخص وصیت کرے اور پھر کہے کہ میں نے وصیت نہیں کی تو یہ ایسا کرنا  
 رجوع مانا جائیگا یا نہیں نہیں مانا جائیگا۔ مسئلہ اگر کسی شخص نے اپنے بیٹے کے واسطے  
 ثلث مال کی وصیت کی تو مال کس بیٹے کو دیا جائیگا۔ امام ابو حنیفہ کے نزدیک جس بیٹے

ہاں کسی دوسری کے مکان سے ملے ہوئے صاحبین کے نزدیک کل اہل محلہ کو دیا جائیگا مسئلہ  
 اگر کسی نے وصیت کی کہ پائل میرے خیرین کو دینا تو اس میں کون کون شامل ہونگے۔  
 امام ذہبی رحمہ اللہ اسکی زودہ کی مابین داخل ہیں مسئلہ اگر کسی نے اپنے دلیادوں کو واسطے  
 وصیت کی تو اس میں کون کون شامل ہیں جو جو عورتیں اسکی لہجہ میں ان کے بیوی شامل  
 ہیں مسئلہ اگر کسی نے اپنے اقارب کے واسطے وصیت کی تو کون کون ملو ہونگے۔ اقرب  
 جو کہ ذہبی رحمہ اللہ میں ملو ہونگے مگر بیٹا اور باپ داخل نہیں ہونگے اور دو ہون یا زیادہ ہون۔  
 مسئلہ اگر کسی نے اپنے اقارب کے واسطے وصیت کی اور اسکے دو چچا اور دو خال بھی تھیں تو یہ  
 وصیت کے واسطے ہوگی۔ امام ابو حنیفہ کے نزدیک مرنے والے کے واسطے ہوگی۔ اور  
 صاحبین کے نزدیک خال بھی شامل ہیں اور اگر اسکے ایک چچا اور دو خال ہوں تو نصف  
 چچا کو ملے گا۔ اور نصف دونوں خالوں کو اور صاحبین کے نزدیک کل اقارب ایک  
 سے ہیں۔ مسئلہ اگر کسی شخص نے ایک ثلث روپیہ یا ثلث بکریوں کی وصیت کی  
 اور اس مال کے دو ثلث ہلاک ہو گئے تو باقی کا ثلث موصی کو دیا جائیگا یا نہیں۔  
 دیا جائیگا۔ مسئلہ اگر کسی نے اپنے کپڑوں میں سے ثلث کی وصیت کی اور دو ثلث  
 کپڑے تلف ہو گئے تو کیا حکم ہوگا۔ باقی کپڑوں کے تین حصے ہوں گے ان میں سے ایک  
 موصی کو دیا جائے گا مسئلہ اگر کسی نے وصیت کی ایک ہزار درہم کی اور اسکا  
 مال مذکور قسم کا ہے یعنی نقد بھی موجود ہے اور لوگوں پر اسکا دین بھی ہے تو وہ ہزار درہم  
 کس مال سے دیے جائیں گے۔ اگر نقدی کے ایک ثلث میں سے ہزار درہم کل  
 سکتے ہیں تو نقدی سے موصی کو دیا جائیگا اور اگر نقدی سے ایک ہزار درہم نہیں  
 مل سکتے ہیں تو ایک ثلث نقدی کا دیدین اور جو باقی رہے وہ قرض وصول کر کے  
 ہزار پورے کر دیں۔ مسئلہ علی کے واسطے وصیت جائز ہے یا نہیں۔ اگر بچہ چھ  
 مہینے کے بعد پیدا ہوا ہے تو ناجائز ہے اور اگر چھ مہینے سے کم ہیں پیدا ہوا ہے تو ناجائز

اور چھ مہینے وصیت کے رہنے شمار ہوں گے۔ مسئلہ اگر کسی نے کسی کو نوٹدی  
 وصیت کی مگر سوا اس کے عمل کے تو یہ جائز ہے یا نہیں۔ جائز ہے اور عمل کا مستحق  
 بھی جائز ہے۔ مسئلہ اگر کسی نے نوٹدی کی وصیت کی اور بعد مرنے موصی  
 کے نوٹدی کے بچ پیدا ہوا اور نوٹدی اور بچ اس قیمت کے ہیں کہ موصی کے ثلث مال سے  
 نکل سکتے ہیں تو کیا کیا جائے۔ موصی کو دو دنوں دسے جائیں گے اور اگر نہیں نکل  
 سکتے ہیں تو ثلث کل مال کا بچ اور نوٹدی سے نصف نصف دیا جائے گا مگر جب تک نزدیک  
 اور امام ابو حنیفہ فرماتے ہیں کہ اول ثلث مال نوٹدی سے پورا کریں اگر پورا نہ ہو سکے تب جو  
 باقی رہے وہ بچہ سے لیویں۔ مسئلہ سکونت مکان اور خدمت غلام کی مدت معلوم کے ساتھ  
 وصیت کرنا جائز ہے یا نہیں۔ جائز ہے اور اگر وہ غلام ثلث مال سے نکل سکتا ہے تو موصی کی  
 خدمت کی واسطے موصی کے سپرد کیا جائیگا۔ اور اگر موصی کے پاس سوا اسے اس غلام کے  
 اور کوئی مال نہیں ہے تو وہ غلام دو روز موصی کے وارثوں کے خدمت کرے گا اور ایک روز  
 موصی کے اور اگر خدمت مہینہ کے مدت میں موصی لمر گیا تو وہ ایک روز کی خدمت بھی  
 وارثوں کے طرف لوٹ آئیگی۔ اور اگر موصی لمر موصی کے حیات میں مر گیا تو وصیت باطل  
 ہو جائیگی۔ مسئلہ اگر کسی شخص نے غلام کے اولاد کے واسطے وصیت کی۔ اس  
 وصیت میں عورت مرد دونوں برابر ہیں۔ مسئلہ اگر کسی نے غلام کے وارث کے واسطے  
 وصیت کی تو اس کا کیا حکم ہے۔ اس وصیت میں اس آیت کے موافق عمل کیا جائیگا  
 لہذا کر مثل حظ الانثیین۔ یعنی عورت کے مقابلہ میں مرد کا دو چند۔ مسئلہ اگر کسی نے اپنے  
 ثلث مال کے زید و عمرو کے واسطے وصیت کی اور عمرو اس وقت مر چکا تھا تو اس وصیت کا  
 کیا حکم ہے۔ یہ کل وصیت زید کے واسطے ہوگی اور اگر اس نے یوں وصیت کی تھی کہ میرا  
 ثلث مال زید و عمرو کے درمیان ہے اور زید مر چکا تھا تو ثلث کا نصف عمرو کو  
 دیا جائیگا۔ مسئلہ اگر کسی شخص نے ثلث مال کے کسی کے واسطے وصیت کی اور

و میری سہیلیوں کے پاس مل نہ تھا اور اس کے بعد مثلاً ایک ماہ زندہ رہا اور اس عرصہ میں  
کہ کمانی کی نوکریا کیا جائے گا۔ اس عرصہ کے کمانی سے کہ جو وصیت کے بعد کی ہے ایسا  
خلعت موعی لکھ دیا جائے گا

## کتاب الفاضل

بہار کی تقریر کے مسائل

مسلمہ دونوں میں سے جن دونوں کے وارث ہونے پر اجماع ہے وہ کے ہیں۔ دس ہیں ایک  
بنا دوسرے پوتا اگرچہ بہت دور کا ہو یعنی پر پوتا وغیرہ اور باپ اور دادا اگرچہ بہت دور کا ہو  
یعنی پروادا وغیرہ اور بہائی بھتیجا اگرچہ بہت نیچے کا ہو اور چچا اور چچا کا بیٹا اگرچہ بہت دور کا ہو  
اور خاوند اور آزاد کر نیوالا۔ مسئلہ عورتوں میں جنکے وارث ہونے پر اجماع ہے وہ کے ہیں۔  
سات ہیں بیٹی اور پوتی اور ماں اور چچہ بھتیجی وغیرہ اور دادی یا نانی جس میں میت کی طرف  
نسبت کرنے میں جد فاسد کا واسطہ نہ ہو اور جد فاسد وہ ہے کہ جسکو میت کی طرف نسبت  
کرنے میں عورت کا واسطہ ہو اور بہن اور زوجہ اور آزاد کرنے والی۔ مسئلہ کے آدمی کسی حال  
میں وارث نہ ہوں گے۔ چار۔ غلام اور مورث کا عہد آقل کر نیوالا اور مرتد یعنی اسلام سے  
پھرنے والا اور غیر دین والا یعنی کافر مسلمان کا اور مسلمان کافر کا وارث نہ ہوگا۔ مسئلہ  
حصہ قرآن مجید میں کے مقرر ہیں۔ چھ۔ آدھا اور چوتھائی اور آٹھواں اور دوتہائی اور ایک  
تہائی اور چھٹا پس آدھا حصہ پانچ آدمیوں کے لیے ہے بیٹی اور بیٹی نہ ہونے کی صورت  
میں پوتی اور حقیقی بہن اور اس کے نہ ہونے کی صورت میں علقاتی بہن اور خاوند جبکہ میت کے  
یا اس کے بیٹے یا پوتے وغیرہ کے اولاد نہ ہو اور چوتھائی خاوند کے واسطے ہے جبکہ میت کی یا  
اس کے بیٹے پوتے کے اولاد موجود ہو اور زوجہ کے لئے چوتھائی ہے جبکہ میت کی یا اس کے  
بیٹے کے اولاد نہ ہو اور آٹھواں بیویوں کا ہے جبکہ میت کی یا اس کے بیٹے کے اولاد موجود ہو  
اور خاوند کے ہواے اکیلے ہونے کی صورت میں جن وارثوں کا آدھا حصہ مقرر ہے جب



وہ ہون یا دو سے زیادہ ہوں تو ان کا حصہ دو تہائی ہے اور تہائی حصہ ان سے ہے جبکہ میت کی یا اسکے بیٹے کے اولاد موجود نہ ہو اور میت کے بھائیوں اور بہنوں میں دو شخص بھی موجود نہ ہوں اور ان کے واسطے دو مسئلوں میں باقی کی تہائی مقرر ہے ایک یہ کہ خاوند اور ان باپ وارث ہوں تو سب کے یکساں ہوں اور ان باپ وارث ہوں ان صورتوں میں خاوند یا زوجہ کو حصہ دینے کے بعد جو کچھ باقی رہے گا اسکی تہائی مان کو ملے گی۔ اور تہائی اخیانی بھائی اور بہنوں کا بھی حصہ ہے جبکہ وہ دو ہوں یا دو سے زیادہ ہوں مرد اور عورتیں اس میں برابر ہیں اور چھٹا حصہ سات آدمیوں کے لیے ہوگا۔ مان باپ میں سے ہر ایک کے لیے ہے جبکہ میت کے یا اسکے بیٹے کے اولاد موجود ہو۔ اور جب میت کے بھائی بہنوں میں سے دو شخص یا زیادہ موجود ہوں تو ان کے واسطے اس وقت بھی چھٹا حصہ اور جدات کے لئے بھی چھٹا حصہ ہے اور دادا کے واسطے چھٹا حصہ ہے جبکہ میت کے یا اسکے بیٹے کے اولاد موجود ہو اور ایک بیٹے کے ساتھ پوتیوں کے واسطے بھی چھٹا حصہ ہے اور ایک حقیقی بہن کے ساتھ علاقائی بہنوں کا بھی چھٹا حصہ ہے اور اخیانی بھائی بہن ایک ہو تو اسکا بھی چھٹا حصہ ہے۔

## باب السقوط

اس میں ساقط ہونے کا بیان ہے۔ مسئلہ مان سے دادیاں اور نانیاں ساقط ہونگی یا نہیں۔ ہونگی مان کی موجودگی میں وارث نہ ہونگی اور دادا اور بھائی اور بہن باپ سے ساقط ہو جائیں گی۔ اور اخیانی بھائی بہن ان چار شخصوں سے ساقط ہونگی۔ میت کی اولاد اور اسکے بیٹے کی اولاد اور باپ اور دادا۔ اور جب بیٹیوں کو دو تہائی لجاے تو پوتیاں ساقط ہوں گی مگر جبکہ ان کے ساتھ یا ان سے نیچے کوئی لڑکا ہو یعنی ان کا بھائی یا بھتیجا تو وہ ان سب کو اپنے ساتھ حصہ کر لے گا اور

اوسا سی طرح جب حقیقی بہنیں دو تہائی کے لین گی تو علاقائی بہنیں سا قہ ہو جائیں گی مگر جب کہ ان کے ساتھ کوئی علاقائی بھائی ہو تو وہ ان کو بھی حصہ کر لینگا

## باب العصبات

مسئلہ - عصبوں میں سب سے زیادہ قریب کون ہے بیٹے میں - پھر ان کے بیٹے اگرچہ بہت دور کے ہوں پھر باپ پھر دادا یعنی باپ کا باپ پھر باپ کے بیٹے اور بھتیجے پھر دادا کے بیٹے اور وہ چچا ہیں پھر دادا کے باپ کے بیٹے اور وہ باب کے چچا ہیں اور جب باپ کے بیٹے درجہ میں برابر ہوں تو مستحق ان میں سے وہ شخص ہوگا جس کا رشتہ باپ اور ماں دونوں کے طرف سے ہو یعنی علاقائی بھائی حقیقی مقدم ہے اور بیٹا اور پوتا اور بھائی جب اپنے بہنوں کے ساتھ ہوں تو ان سب میں مال اسی طرح تقسیم ہوگا کہ ہر مرد کو عورت سے دونا حصہ ملے گا اور بیٹوں اور پوتوں اور بھائیوں کے سوا اور قسم کے جو عصبے ہیں ان میں مرد ہی میراث پاتے ہیں عورتوں کو یعنی ان کی بہنوں کو ان کے ساتھ کچھ نہیں ملتا اور جب نسب میں میت کا کوئی عصبہ نہ ہو تو اسکا مولیٰ ہے اور وہ آزاد ذریعہ مالدار پھر مولیٰ کے عصبوں میں جو سب سے زیادہ قریب ہو

## باب النجب

اس میں عجوب ہو نیک بیان ہے مسئلہ اگر میت سے دو بھائی موجود ہوں یا اسکی اولاد یا اسکے بیٹے کی اولاد موجود ہو تو ماں تہائی سے چھٹے حصہ کو طرف النجب ہوتی ہے یا نہیں - ہوتی ہے - مسئلہ بیٹیوں کو حصہ دینے کے بعد جو باقی رہے وہ پوتوں اور پوتوں کو کس طرح ملتا ہے - اس طرح ملتا ہے کہ ہر مرد کو عورت سے دونا حصہ پونچھے اور حقیقی بہنوں کو حصہ دینے کے بعد جو باقی رہے وہ علاقائی بھائیوں اور بہنوں میں بھی اسی طرح تقسیم ہوگا

اور جب ایک بیٹی اور کئی پوتیاں ہوں تو بیٹی کو آدھا اور پوتیوں کو چھٹا حصہ ملے گا اور باقی مال بھی بیٹی اور پوتیوں کو ان کے حصوں کے موافق بانٹ دیا جائیگا پھر اگر پوتیوں کے ساتھ پوتے بھی ہوں تو بیٹی کو نصف دیکر باقی مال پوتوں اور پوتیوں کو اسی طرح دیا جائیگا کہ ہر مرد کو عورت سے دو نا حصہ پونچے اور ایسی ہی ایک حقیقی بہن کو حصہ دینے کے بعد جو باقی رہے گا وہ علاقائی بھائیوں اور بہنوں میں اسی طرح تقسیم ہوگا اور اگر چاہنے دو بیٹے چھوٹے اور ان دونوں میں ایک میست کا اخیانی بھائی بھی ہے تو پہلے اس شخص کو کہ جو اخیانی بھائی ہے چھٹا حصہ جو اسکے لئے مقرر ہے ملے گا باقی مال ان دونوں میں مشترک برابر ہوگا اور اگر عورت نے خاوند چھوڑا اور ایک مان یا نانی چھوڑے اور کئی بھائی اخیانی اور کئی بھائی حقیقی چھوڑے تو اس صورت میں خاوند کو نصف اور مان یا نانی کو چھٹا حصہ اور اخیانی بھائیوں کو ثلث ملے گا اور حقیقی بھائیوں کو کچھ نہ ملے گا

## باب رد الفاضل

اس میں بچے ہوئے مال کے پھر نیک بیان ہے مسئلہ حصہ والوں کو دینے سے جو مال باقی بچے اور کوئی عصبہ نہ تو وہ کیا کیا جائے۔ باقی مال بھی انھیں حصہ والوں کو ان کے حصوں کے موافق دیا جائے گا مگر خاوند اور بیٹی کو باقی مال میں سے کچھ نہ دیا جائیگا انکو حصوں سے زیادہ نہ ملے گا اور قاتل کو مقتول کی میراث نہ ملے گی اور کفر سب قسم ایک ہی مذہب ہے اہل کفر اگرچہ مختلف مذاہب کے ہوں کفر کے سبب سے ایک دوسرے کے وارث نہ ہوں گے اور مسلمان کافر کا اور کافر مسلمان کا وارث نہ ہوگا۔ اور مرتد یعنی اسلام سے پھر نوا لا جو مال چھوڑ جائے وہ اسکے مسلمان وارثوں کو ملے گا مگر جو اسنے مرتد ہونے کے بعد کہا ہے وہ فی کے حکم میں ہوگا از مترجم۔ فی کے احکام کتاب السیر میں مذکور ہیں مسئلہ اگر بہت سے آدمی ذوب کر یا دیوار وغیرہ سے دھ کر مر جائیں اور یہ معلوم

یہ ہو سکے کہ ان میں پہلے کون مرے تو کیا حکم ہے۔ ہر ایک شخص کا مال اسکے زندہ وارثوں کو ملے گا یعنی مرے ماموں میں سے کسی کو کیسا وارث نہ بنایا جائیگا اور جب مجوسی میں دو ایسی قرابتیں جمع ہوں کہ اگر وہ دونوں قرابتیں دو شخصوں میں متفرق ہوں تو ان دونوں میں سے ہر ایک شخص دوسرے کے ساتھ وارث ہو تو اس صورت میں وہ مجوسی دونوں قرابتوں کے حصے لینگا۔ اور مجوسی کو ان فاسد نکاحوں سے کہ جنکو وہ اپنے دین میں حلال سمجھتے ہیں میراث نہ ملے گی اور ولدان یا کا عصبہ اور احان والی عورت کے اولاد کا عصبہ اسکی مان کا مولیٰ ہے۔ مسئلہ اگر میت کی عورت حاملہ ہو تو کیا حکم ہے۔ امام ابو حنیفہ کے قول میں تقسیم کے وقت حل کا حصہ رکھ چھوڑا جائیگا یہاں تک کہ وضع حل ہو اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک دادا میراث میں بھائیوں پر مقدم ہے اور صاحبین کے نزدیک دادا کو بھائیوں کے ساتھ حصہ ملے گا لیکن اگر برائے تقسیم کرنے میں دادا کو تہائی سے کم پونچھے تو وہ بھائیوں کا شریک نہوگا اور جب کئی دادیاں یا نانیاں جمع ہوں تو چھٹا حصہ اسکو ملیگا جو سب سے زیادہ قریب ہو اور باقی سب نجوب ہوں گے اور ناناکا مان وارث نہیں ہوتی ہے اس واسطے کہ وہ جدہ فاسدہ ہے اور جدہ فاسدہ کا کوئی حصہ مقرر نہیں ہے اور ہر جدہ اپنی مان کو نجوب کرتی ہے

## باب فی ولی الارحام

اس میں رشتہ داروں کی میراث کا بیان ہے جو ذی الفرض اور عصبہ نہیں ہیں۔ مسئلہ جب میت کے رشتہ داروں میں کوئی مقرر حصہ والا نہ ہو اور کوئی عصبہ بھی نہ ہو تو کیا کیا چلے رشتہ دار اسکے وارث ہوں گے اور وہ دس ہیں بیٹیوں کی اولاد اور پوتیوں کی اولاد اور بہنوں کی اولاد اور بھتیجیاں اور چچا کی بیٹیاں اور ماموں کی بیٹیاں اور خالاکا بیٹیاں اور نانائیں مان کا باپ اور چھوچی اور انخیانی بھائی کے اولاد اور جوان لوگوں کے

ذریعہ سے میت کے رشتہ دار ہوں وہ سب فوی الارحام میں داخل ہیں پھر ان سب میں مقدم و شخص ہے جو میت کی اولاد ہو جیسے نواسے وغیرہ پھر وہ جو میت کے مان باپ کی یا ان دونوں میں سے ایک کی اولاد ہو اور وہ بھتیجیاں ہیں اور بہن کی اولاد ہے پھر وہ رشتہ دار مقدم ہے جو میت کے مان باپ یا ان دونوں میں سے ایک کی اولاد ہو اور وہ ماموں ہیں اور خالائیں ہیں اور بھوپیاں ہیں اور جو وہ شخص درجہ میں برابر ہوں تو ان میں مقدم وہ شخص ہے جو کسی وارث کے ذریعہ سے میت کا رشتہ دار ہو اور جو ان میں زیادہ قریب ہو تو وہ درجہ کے رشتہ دار پر مقدم ہوگا اور مانا بھائی بہن کے اولاد پر مقدم ہے اور حصے والوں کو دینے کے بعد جو باقی بچے اور کوئی نسبی عصبہ نہ ہو اور میت کو کسی نے آزاد کیا تھا تو وہ آزاد کرنا والا باقی مال کا تحقق ہوگا فوی الارحام کو اس صورت میں نہ ملے گا اور فوی الارحام میں سے بھی کوئی نہ ہو تو ان کے بعد مولی الموالات وارث ہوگا اور مولی الموالات کا حال کتاب ولایم دیکھنا چاہیے۔ اگر میت کے آزاد کرنے والے کا باپ اور بیٹا موجود ہے تو اس کو کل والا آزاد کرنے والے کے بیٹے کو ملے گی اور صاحبین کے نزدیک چھٹا حصہ باپ کو باقی بیٹے کو اور اگر میت کے مولی کا دادا اور بھائی ہو تو امام ابوحنیفہ کے نزدیک دادا کو کل مال ملے گا اور صاحبین کے نزدیک دادا اور بھائی دونوں اس میں شریک ہوں گے جیسا دادا اور بھائی کے حال میں بیان ہو چکا اور ولا کا بچنا اور بہہ کرنا جائز نہیں ہے

## کتاب سب الفرائض

جب مسئلہ میں ایک نصف یا دو نصف یا ایک نصف اور باقی ہو تو وہ اصل مسئلہ دوسے ہوگا۔ اور جب ایک تہائی اور باقی غیر معین ہو تو اصل مسئلہ تین سے ہوگا اور جب ایک چوتھائی اور باقی غیر معین ہو یا ایک چوتھائی اور ایک آٹھواں اور باقی غیر معین ہو تو اصل

مسئلہ چار سے ہوگا اور جب آٹھوان حصہ اور باقی غیر معین ہو یا آٹھوان حصہ اور ایک نصف  
 اور باقی غیر معین ہو تو اصل مسئلہ آٹھ سے ہے اور جب مسئلہ میں ایک نصف کے ساتھ  
 تسائی یا چھٹا حصہ ہو تو اصل مسئلہ چھ سے ہے اور ایسے مسئلہ میں ضرورت کے وقت اس  
 تک عول ہو سکتا ہے اور جب چوتھائی کے ساتھ تسائی یا چھٹا حصہ جمع ہو تو اصل مسئلہ  
 بارہ سے ہے اور ایسے مسئلہ میں ضرورت کے وقت شریک طاق عدد سے عول ہوتا  
 ہے اور جب آٹھوان حصہ کے ساتھ دو تسائی ہوں یا ایک چھٹا حصہ ہو تو اصل مسئلہ  
 چوبیس سے ہے اور ضرورت کے وقت عول میں ستائیس بھی ہو جاتے ہیں۔ از مترجم  
 ضرورت کے وقت عول سے مراد یہ ہے کہ جب اصل مسئلہ سے سب وارثوں کو حصہ نہ  
 پہنچ سکے تو بقدر ضرورت اصل مسئلہ کو بڑھایا جائے۔ مثلاً ایک خاندان دو بیٹین  
 وارث ہوں تو خاندان کو نصف اور بہنوں کو دو تہائی دینا چاہیے اور چھ کا نصف تین اور  
 دو تہائی چار ہوتے ہیں لہذا یہ اصل مسئلہ چھ سے ہے ضرورت کے سبب سے اس کا عول  
 سات کے طرف ہوگا اسی طرح چھ کا عول دس تک ہو سکتا ہے اور بارہ کا عول چودہ  
 اور سولہ کے طرف نہیں ہوتا اور چوبیس کا عول ستائیس کے سوا کسی اور عدد کے  
 طرف نہیں ہوتا پھر جب اصل مسئلہ وارثوں پر پورا تقسیم ہو جائے تو وہی مسئلہ صحیح ہے  
 یعنی اس عدد کو ضرب کی حاجت نہیں ہے اور اگر کسی فریق کے حصے اس فریق پر  
 پورے تقسیم نہ ہو سکیں تو اس فریق کے عدد کو اصل مسئلہ میں ضرب دیا جائے اور اگر  
 اسی مسئلہ میں عول ہوا ہو تو جس عدد کے طرف عول ہوا ہے اس میں ضرب دیا جائے  
 پھر جو حاصل ضرب ہو اسی سے مسئلہ صحیح ہوگا۔ مثلاً ایک زوجہ اور دو بھائی ہوں تو  
 زوجہ کی چوتھائی ہے اور باقی دو بھائیوں کا ہے اصل مسئلہ چار سے ہے لیکن باقی تین  
 دو بھائیوں پر پورے تقسیم نہیں ہو سکتی تو دو کو چار میں ضرب دین کے حاصل ضرب  
 آٹھ ہوں گے اس سے یہ مسئلہ صحیح ہوگا زوجہ کو دو سہام اور ہر بھائی کو تین سہام

پونچھین گے اور جب کسی فریق کے عدد میں اور ان کے حصوں کے عدد میں توافق ہو تو  
 فریق کے وفق کو اصل مسئلہ میں ضرب دین کے مثلاً ایک زوجه اور چھ بھائی ہوں تو  
 کی چوتھائی ہے اور تین اور چھ میں توافق ہے تو چھ کے وفق کو یعنی دو کو اصل مسئلہ میں  
 ضرب دینگے حاصل ضرب سے مسئلہ صحیح ہوگا اور اگر کوئی فریق کے حصے اپنی روپے سے  
 نہو سکیں تو ایک فریق کے عدد کو دوسرے فریق کے عدد میں اور حاصل ضرب کی جگہ سے  
 فریق کے عدد میں ضرب دین اور آخری حاصل ضرب کو اصل مسئلہ میں ضرب دین  
 اس حاصل ضرب سے مسئلہ صحیح ہوگا اور اگر دونوں فریق کے عدد یکساں ہوں مثلاً دو زوجه  
 اور دو بھائی وارث ہیں تو دو کو یعنی ایک فریق کے عدد کو اصل مسئلہ میں ضرب دینا چاہیے  
 اور اگر ایک فریق کا عدد دوسرے فریق کے عدد کا جز ہو تو بڑے عدد کو ضرب دینا چاہیے  
 مثلاً چار زوجه اور دو بھائی ہوں تو چار کو ضرب دینا کافی ہوگا اور اگر نصف یا ثلث وغیرہ  
 میں دونوں فریق کے عددوں میں توافق ہو تو ایک کے وفق کو دوسرے کے کل میں  
 ضرب دیکر حاصل ضرب کو اصل مسئلہ میں ضرب دینا چاہیے مثلاً چار زوجه اور ایک  
 چھ بھائی تو چھ اور چار میں توافق بال نصف ہے تو ان دونوں میں سے ایک کے  
 کو دوسرے کے کل میں ضرب دیا جائے اور حاصل ضرب کو اصل مسئلہ میں ضرب دینا چاہیے  
 کل اڑتالیس ہوں گے اڑتالیس سے مسئلہ صحیح ہوگا۔ از مترجم جہان جہان اصل مسئلہ  
 میں ضرب دینا مذکور ہے اس مسئلہ میں اگر عول کی صورت ہو وہاں اصل مسئلہ کے  
 میں ضرب دیا جائے گا اور دو عددوں میں توافق ہونے کے یہ معنی ہیں  
 دونوں کسی تیسرے عدد پر پورے تقسیم ہو جائیں۔ پھر جب مسئلہ صحیح ہو جائے  
 تو ہر وارث کے حصوں کو ترکہ میں ضرب دیا جائے پھر جو حاصل ہوا ہو اسکو  
 عدد پر تقسیم کرنا چاہیے جس سے مسئلہ صحیح ہوا ہے اس طرح ہر وارث کا حصہ  
 جدا معلوم ہو جائے گا

## باب المناخنة

مسئلہ مناخنة سے کیا مراد ہے۔ یہ مراد ہے کہ مورث کا مال تقسیم کرنے سے پہلے کوئی وارث  
 جائے تو پھر اسکے حصہ کو اسکے وارثوں میں تقسیم کیا جائے اور جب ترکہ تقسیم نہ ہو  
 بیان تک کہ وارثوں میں سے کوئی شخص مر جائے تو جو حصہ اسکو میت اول سے  
 پہنچا ہے اگر وہ اسکے وارثوں پر تقسیم ہو سکتا ہے تو یہ دونوں مسئلے ایک ہی  
 عدد سے صحیح ہو گئے اور اگر پورا تقسیم نہ ہو سکے تو میت ثانی کے وارثوں کا مسئلہ بھی اسی  
 طریق سے صحیح کیا جائے جو پہلے مذکور ہوا پھر اگر میت ثانی کے سهام میں اور اس  
 عدد میں کہ جس سے اس کا مسئلہ صحیح ہوا ہے موافقت نہ ہو تو اس کو پہلے  
 مسئلہ میں ضرب دیا جائے اور اگر موافقت ہو تو دوسرے مسئلہ کے وارثوں کو پہلے  
 مسئلہ میں ضرب دیا جائے پھر جو حاصل ضرب ہوگا اس سے دونوں مسئلے  
 اور پہلے مسئلے سے جسکو کچھ حصہ ملا ہے اسکے سهام کو دوسرے مسئلہ میں ضرب  
 دیا جائے اور دوسرے مسئلے سے جسکو جو حصہ ملا ہے وہ میت ثانی کے ترکہ میں  
 جسکو انی امید کہتے ہیں ضرب دیا جائے یعنی ان سهام میں جو اسکو میت اول  
 سے پہنچے تھے اور جب مناخنة کا مسئلہ صحیح ہو جائے پھر یہ پہچاننا منظور ہو کہ ہر شخص  
 کو درجہ کے حساب سے کس قدر پہنچتا ہے تو جس عدد سے مسئلہ صحیح ہوا ہے اسکو  
 اثربالیس پر تقسیم کیا جائے اور جو خارج قسمت ہو تو اس کے واسطے ہر وارث  
 کے سهام سے حق اس کا لیا جائے۔ واللہ اعلم بالصواب

تمت بالخیر



# ضروری

ترجمہ

## قدوری مجتہائی

یہ قدوری کا اردو باخاورہ ترجمہ ہے مطبع سے کم استعداد اور عام لوگوں کی تفہیم کے واسطے سوال جواب کے پیرایہ میں ایک ایسی مسانت اور خوبصورتی کے ساتھ ترجمہ کرایا جس سے لوئی لیاقت کا آدمی بھی بلا مدد و غیرے قدوری کے اہم اور باریک مسائل نہایت سہولت اور آسانی کے ساتھ بخوبی سمجھ سکتا ہے اور عام اردو خواں اس کا مطالعہ کر کے تمام فقہی مسائل سے واقف ہو سکتا ہے۔ معتبرا و رقابل قدر کتاب ہے۔

## اعلان

مفتی حق مطبع مجتہائی دہلی بندریہ رجسٹری باضابطہ محفوظ ہیں۔

پروفیسر عمنہ مالک مطبع مجتہائی

دہلی ماہ بنوری

۱۸۹۹ء

نعمت اور فتنہ  
الماس فتنائی  
کتاب در غفلت  
دست نہایت بالا  
کد و مسرت  
تنبہ

مکتبہ مجتہائی  
اس کے مناسب  
دل و غرض  
استقلال  
مکتبہ مجتہائی  
مکتبہ مجتہائی  
مکتبہ مجتہائی

فدائے  
کی غرض  
سند اس  
عربی کتاب  
سلیس اور پاکیزہ  
اردو زبان میں  
مکتبہ مجتہائی  
مکتبہ مجتہائی  
مکتبہ مجتہائی

مکتبہ مجتہائی  
مکتبہ مجتہائی  
مکتبہ مجتہائی  
مکتبہ مجتہائی  
مکتبہ مجتہائی



